اُردو حمد کا اِرتقاء

هو الله الذي لا إله إلا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس
السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارئ
المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض
الباسط الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير الحكم
العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلي
الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب المجيب
الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل
القوي المتين الولي الحميد المحصي المبدئ المعيد المحيي
المميت الحي القيوم الواجد الماجد الواحد الأحد الصمد
القادر المقتدر المقدم المؤخر الأول الآخر الظاهر الباطن
الوالي المتعالي البر التواب المنتقم العفو الرؤوف مالك الملك
ذو الجلال والإكرام المقسط الجامع الغني المغني المانع الضار النافع
النور الهادي البديع الباقي الوارث الرشيد الصبور جل جلاله

طاہر سلطانی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اردو حمد کا ارتقاء

اُردو حمد کا اجمالی جائزہ

تصنیف و تالیف

طاہر سلطانی

جہانِ حمد پبلی کیشنز

Marfat.com

11/12 80

"اور اگر زمین پر جتنے درخت ہیں ان کے قلم بنا لیے جائیں اور سمندر کی سیاہی بنالی جائے اور اس پر سات سمندروں کا اضافہ کیا جائے اور ان سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی باتیں لکھی جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہ ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے"۔

(سورۂ لقمان۔ پارہ ۲۱)

☆☆☆

Marfat.com

❁

مَالکُ الملک ، لاشریکَ لَہٗ

وَحدَہٗ ، لَا اِلٰہ اِلَّا ھُو

صوفیا گر بہشت می طلبند

ذکرِ شاں لَا اِلٰہ اِلَّا ھُو

شمس تبریز گر خدا طلبی

خوش بخواں لَا اِلٰہ اِلَّا ھُو

حضرت شمس الدین تبریز رحمۃ اللہ علیہ

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

اُردو حمد و نعت کے حوالے سے یادگار اور منفرد کتابیں

شایع کرنے والا ادارہ "جہانِ حمد" پبلی کیشنز

اہتمام ....میاں محمد لطیف ...سیّد غلام مجتبیٰ احدی

ڈاکٹر ریاض الحق قریشی ... لیاقت علی پراچہ

جملہ حقوق بحق عشرت جہاں طاہر محفوظ ہیں

نام کتاب ۞ اردو حمد کا ارتقاء

تصنیف و تالیف ۞ طاہر سلطانی

کمپوزر ۞ محمد سلیمان طاہر

کمپوزنگ ۞ جہانِ حمد کمپوزنگ سینٹر ۴۹۲۲۷۰۱

سن اشاعت ۞ ۱۴ / اگست ۲۰۰۴ء

سرورق ۞ محمد حمید میم ......عبدالرحمٰن طاہر

ناشر ۞ جہانِ حمد پبلی کیشنز

۲۶/۳۸، بی ون ایریا لیاقت آباد کراچی۔۷۵۹۰۰

Mob :- 0300 - 2831089

ای میل ۞ jhanehamd@yahoo.com

R S..........[redacted]

☆☆☆☆☆

Marfat.com

انتساب

خالقِ کائنات ،مالکِ ارض و سماء،اللہ عزّوجل

کے

پیارے پیغمبر سیّد المرسلین ، رحمتہ للعالمین

خیرالبشر، محسنِ انسانیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت اقدس میں بصد عقیدت و ایمان

بعد ازخدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

Marfat.com

فہرست

سورۂ لقمانؑ

مَا لِکُ المُلک، لاَ شریکَ لَہٗ .... حضرت شمس الدین تبریز رحمۃ اللہ علیہ

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند .... علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

اسمائے گرامی صاحب کتاب حمد گویانِ اردو ۱۱

آراء ۱۲

اردو حمد کی بہاریں .... پروفیسر منظر ایوبی ۱۳

حمد و نعت کی بہاریں سمیٹنے والے طاہر سلطانی .... شہزاد احمد ۲۴

عرضِ طاہر ..... اس بارگاہ ناز کا اعجاز دیکھنا .... طاہر سلطانی ۲۸

قطعات تاریخِ اشاعت

راغب مرادآبادی ،، صابر براری ،، تنویر پھول ۳۳

Marfat.com

باب اوّل	اردو حمد کا اجمالی جائزہ	۳۶
	قرآن اور حمد باری	۳۸
	حمد افضل ترین عبادت	۵۱
	فضائل حمد	۵۲
	حمد کیا ہے	۵۳
	آداب حمد	۵۴
	اردو حمد کا فروغ	۵۵
	اردو حمدیہ رباعیات	۶۳
	اردو حمدیہ قطعات	۶۹
	دو حمدیہ دوہے	۷۲
	اردو حمدیہ ماہیے	۷۵
	اردو حمدیہ ہائیکو	۷۸
	اردو حمدیہ سانیٹ	۸۴
باب دوم	اردو حمد کے کلاسیکی شعراء اور عصر حاضر کے صاحبِ کتاب نعت گویان کی حمد نگاری	۸۷ تا ۲۱۶
باب سوم	تذکرہ صاحب کتاب حمد گویانِ اردو	۲۱۷
	اسمائے گرامی	۲۱۸
	مفتی سرور لاہوری	۲۱۹
	مضطر خیر آبادی	۲۲۶
	امتہ اللہ تسنیم	۲۳۴
	عبدالسلام طور	۲۳۷

Marfat.com

مظفر وارثی ۲۴۵
طفیل دارا ۲۵۴
لطیف اثر ۲۶۱
حافظ لدھیانوی ۲۷۶
کاوش زیدی ۲۸۷
لالہ صحرائی ۲۹۴
ابرار کرت پوری ۳۰۳
مسرور بدایونی ۳۱۲
محبت خاں بنگش ۳۲۳
انوار عزمی ۳۳۶
شیبا حیدری ۳۵۱
گہر اعظمی ۵۶۳
جمیل عظیم آبادی ۳۸۱
طاہر سلطانی ۳۹۱
اجمل نقشبندی ۴۰۸
سجاد سخن ۴۱۴
نگار فاروقی ۴۲۴
تنویر پھول ۴۴۳
علیم النساء ثنا ۴۵۰
منصور ملتانی ۴۶۰
عزیز الدین خاکی ۴۷۱

Marfat.com

راغب مرادآبادی	۴۸۲
سائرہ حمید تشنہ	۴۹۲
خطیب گلشن آبادی	۵۰۳
یونس ہویدا	۵۰۹
مشکور حسین یاد	۵۲۳
صبا اکبرآبادی	۵۳۱
شاعر علی شاعر	۵۳۹
باب چہارم	۵۴۵
فہرست	۵۴۶ .. ۵۴۷
انتخابِ حمد و مناجات ...... صاحب کتاب حمد گویانِ اردو	۵۴۸ تا ۶۱۱

للیپ

خواجہ رضی حیدر .... خواجہ تاجدار عادل

ماخذ ....

☆☆☆☆☆

Marfat.com

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

☆☆☆☆☆☆

اردو حمد کا ارتقاء

اُردو حمدیہ ادب میں خوبصورت اضافہ

Marfat.com

صاحبِ کتاب حمد گویانِ اُردو

مفتی سرور لاہوری ⭐ مضطر خیر آبادی ⭐امتہ اللہ تسنیم

صبا اکبر آبادی⭐راغب مراد آبادی ⭐ مظفر وارثی

حافظ لدھیانوی⭐لطیف اثر ⭐ جمیل عظیم آبادی

عبدالسلام طور⭐طفیل دارا ⭐ انوار عزمی

کاوش زیدی⭐ لالہ صحرائی⭐ ابرار کرت پوری

مسرور بدایونی ⭐سجاد سخن ⭐ گہر اعظمی

مشکور حسین یاد ⭐ محبت خان بنگش ⭐ نگار فاروقی

منصور ملتانی ⭐تنویر پھول ⭐ اجمل نقشبندی

خطیب گلشن آبادی ⭐ عزیز الدین خاکی⭐ یونس ہویدا

علیم النساء ثناء ⭐ سائرہ حمید تشنہ

شیبا حیدری ⭐ شاعر علی شاعر

طاہر سلطانی

⭐⭐⭐⭐⭐

Marfat.com

اظہارِ خیال

پروفیسر منظر ایوبی ...... خواجہ رضی حیدر

خواجہ تاجدار عادل ..... شہزاد احمد

قطعاتِ تاریخِ اشاعت

راغب مرادآبادی...صابر براری...تنویر پھول

☆☆☆☆☆

Marfat.com

اردو حمد کی بہاریں

پروفیسر منظر ایوبی

اُردو شاعری کی تاریخ اس امر کی مظہر ہے کہ اُردو شاعروں نے شروع ہی سے دیگر اصنافِ سخن کے مقابلے میں، حمد، نعت اور منقبت نگاری کی طرف بہت کم توجہ دی، پچیس تیس برس پہلے تک جتنے بھی دواوین یا مجموعے شایع ہوئے ہیں، ان میں حمدیہ، نعتیہ یا منقبتی کلام روایتاً رسماً یا بطورِ عقیدت و ثواب و سعادت شامل کیا گیا ہے۔ اس کے اسباب وعلل پر عہدِ حاضر کے بعض فاضل اہلِ قلم نے اپنی تنقیدی و تجزیاتی تحریروں میں کھل کر اظہارِ خیال کیا ہے۔ میری نظر میں اس موضوع پر سب سے زیادہ مدلل بحث و تمحیص پروفیسر شفقت رضوی کی ہے۔ ''حمد و نعت کو عقیدے اور شاعرانہ نقطۂ نظر سے جانچنا چاہیے'' کے زیرِ عنوان اپنے ایک اظہاریے میں فرماتے ہیں کہ ''میرے خیال میں اس کی سب سے بڑی وجہ تنقیدی شعور کے فقدان کی ہے۔ اُردو شعراء ادب کا معیار ''پسند اور ناپسند'' پر رہا اور ہر دور کے لیے کوئی اصول متعین نہیں کیے گئے۔ دوسری وجہ ہم نے شعر و ادب کو شعر و ادب کے پیمانے سے ماپنے کی عادت کبھی نہیں ڈالی، ہم ہمیشہ ناموں کے پیچھے دوڑتے رہے، تیسری وجہ ادبی تاریخ رکھنے والوں کی تنگ دامانی ہے۔ ان کے دامن اتنے تنگ ہیں کہ اس میں سب کچھ نہیں سما سکتا، تقلیدِ بے جا ان کا شیوہ رہا۔ چوتھی وجہ جامعاتی نصاب کا تعین کرنے اور نصاب کے مطابق تدریس کرنے والوں کا محدود دائرہ علم ہے[1]۔

Marfat.com

شفقت رضوی کی اسی سلسلے میں یہ وضاحت کتنی معنی خیز ہے کہ "ہمارے نقادوں، تاریخ لکھنے والوں، جامعات کے نصاب بنانے اور پڑھانے والوں کا محدود علم ہے جو بعض اصنافِ ادب کو اُبھرنے کا موقع نہیں دیتا، مذہبی و نیم مذہبی لٹریچر کے بارے میں یہ روّیہ رہا کہ ان سب نے انہیں مقدس جانا۔ حمد، نعت، میلاد ناموں، ولادت ناموں، معراج ناموں، شمائل ناموں، وفات ناموں، سلام، منقبت اور مرثیے پر ناقدانہ نظر ڈالنا بے ادبی، تبصرہ کرنا گستاخی اور لب کشائی کرنا جرأتِ بے جا سمجھا گیا، نتیجہ یہ ہوا کہ تنقید و تبصرہ بے لاگ نہ ہونے کی وجہ سے نہ یہ اصناف پھل پھول سکیں اور نہ ادب میں ان کے مقام کا تعین ہوسکا۔ شفقت رضوی کی یہ گراں قدر آراء جو انہوں نے اپنے موقف کو درست ثابت کرنے کے لیے ٹھوس دلائل کے ساتھ پیش کی ہیں حقیقتاً جملہ اہلِ قلم بالخصوص نقادانِ سخن کو دعوتِ فکر و عمل دیتی ہیں۔

علاوہ ازیں، یہ حقایق بھی اپنی جگہ اہمیت کے حامل ہیں کہ بیسویں صدی کے آخری ڈھائی تین عشروں میں سرکاری سرپرستی اور ذرائع ابلاغ کے اداروں کی پذیرائی اور مذہبی و نیم مذہبی لٹریچر کے ناقدین کے جرأت مندانہ اور کڑے احتساب کی وجہ سے اُردو شعراء کی توجہ حمد، نعت، اور منقبت نگاری کی جانب مبذول ہوئی۔ جس کے نتیجے میں دینی و مذہبی موضوعات پر مبنی شعر گوئی کی فضا بھی عام ہوئی اور تواتر کے ساتھ کتابیں بھی منصۂ شہود پر آئیں (اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے)۔

یہ امر بھی باعثِ مسرت ہے کہ ملک کے بیشتر علمی و ادبی ادارے اور شعری تنظیمیں اور انجمنیں بھی دینی و مذہبی شاعری کے فروغ اور ان کی ترویج و اشاعت میں نہایت فعال کردار ادا کررہی ہیں۔ کسی بھی زبان و ادب کے فروغ کا اندازہ لگانے کے لیے صرف کتابوں کی طباعت و اشاعت ہی نہیں دیکھی جاتی بلکہ اخباروں، میگزینوں، رسالوں اور جریدوں کے مسلسل و متواتر اجرا کو بھی نظر میں رکھنا پڑتا ہے۔ مقام شکر ہے کہ ملک کے کئی علمی و اداروں اور انجمنوں کے زیرِ اہتمام کئی ایسے معیاری، معلوماتی، اور تحقیقی

Marfat.com

مواد پر مشتمل رسائل و جرائد شائع ہو رہے ہیں، جن کا بنیادی مقصد مذکورہ اصنافِ سخن کو عوام و خواص میں مقبول بنانا اور فروغ دینا ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی نہایت خوش آیند ہے کہ بیشتر جرائد و رسائل کو ملک اور بیرونِ ملک اُردو کی نئی بستیوں کے مستند ادبا، فضلا اور شعراء کے قلمی تعاون کے ساتھ ساتھ قارئین کرام کی پذیرائی بھی حاصل ہے۔

سرِ دست کراچی میں قائم اپنی نوعیت کے واحد ادارے '' جہانِ حمد'' پبلی کیشنز کی ان علمی و ادبی اور شعری خدمات کا تذکرہ مقصود ہے جس نے اپنی طباعتی و اشاعتی سرگرمیوں کا آغاز گزشتہ صدی کے آخری عشرے میں کیا تھا اور محدود مالی وسائل کے باوجود ''جہانِ حمد'' ہی کے نام سے دینی و نیم مذہبی لٹریچر (شاعری و نثر) پر مبنی تیس (۳۰) ضخیم کتابیں اب تک شائع کی ہیں اور مذکورہ ادارہ آیندہ اہم ادبی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا عزم رکھتا ہے۔

'' جہانِ حمد'' اب تک جتنا مذہبی و نیم مذہبی لٹریچر منصہ شہود پر لا چکا ہے وہ نہ صرف صوری بلکہ معنوی اعتبار سے بھی گوناگوں خصوصیات کا حامل ہے۔ یوں سمجھیے کہ اس ادارے کے زیرِ اہتمام ہر مطبوعہ کتاب اچھوتے اسالیبِ بیان اور دلکش مضامین نظم و نثر کی آئینہ دار ہے نیز اس میں عصرِ حاضر کے جملہ مکاتیبِ فکر بالخصوص مذہبی افکار کے حامل اہلِ قلم کی ایک خوبصورت کہکشاں سجی ہوئی نظر آتی ہے۔ میری معلومات کے مطابق وطنِ عزیز میں '' جہانِ حمد'' پہلا منظم اشاعتی و طباعتی ادارہ ہے جس کی مساعی جمیلہ کے نتیجے میں متذکرہ اصنافِ سخن کو دیگر اقسامِ شاعری کی طرح دنیائے علم و ادب میں توقیر و اعتبار حاصل ہو رہا ہے۔ اس ادارے کے بانی اور سرگرم منتظمِ اعلیٰ جناب طاہر سلطانی (معروف و خوش فکر حمد و نعت گو) یقیناً جہانِ علم و دانش کی داد و تحسین کے مستحق ہیں کہ ذاتی شہرت، نام و نمود سے بے نیاز فن کاروں اور ادھر ادھر بکھرے ہوئے مذہبی ذہن کے حامل قلمکاروں کو تسبیح کے دانوں کی طرح ایک دھاگے میں پرونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ '' جہانِ حمد'' عام ادباء و شعراء کے قلمی تعاون کا روشن نمونہ ہی نہیں بلکہ خالص مذہبی و نیم

Marfat.com

مذہبی لٹریچر تخلیق کرنے والوں کے اتحاد کا ایک قابلِ رشک ادارہ بن گیا ہے۔ یہ اتنا مشکل کام اور مقدس فریضہ تھا کہ اس کی تکمیل کے لیے مستحکم مالی اداروں کی جامع منصوبہ بندی درکار تھی، مگر وابستگانِ ''جہانِ حمد'' نے چند برس ہی میں جہانِ حمد پبلی کیشنز کے تحت مندرجہ ذیل صحیفے شایع کیے:

نمبر شمار	نام کتاب	نوعیتِ کتاب	نام شاعر/مرتب	سن اشاعت
۱۔	مدینے کی مہک	مجموعہ نعت	طاہر سلطانی	۱۹۸۹ء
۲۔	خزینۂ حمد	حمدیہ انتخاب	طاہر سلطانی	۱۹۹۶ء
۳۔	نعت میری زندگی	مجموعہ نعت	طاہر سلطانی	۱۹۹۷ء
۴۔	اذانِ دیر	حمدیہ انتخاب	طاہر سلطانی	۱۹۹۷ء
۵۔	جانِ ایماں	مجموعہ نعت	سعید نقشبندی دہلوی	۱۹۹۸ء
۶۔	جہانِ حمد	کتابی سلسلہ	طاہر سلطانی	۱۹۹۸ء
۷۔	حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر	۹۹ حمد گو شاعرات کا اوّلین حمدیہ انتخاب	طاہر سلطانی	۲۰۰۰ء
۸۔	نکہت و نور	مجموعہ نعت	شاعر لکھنوی	۲۰۰۰ء
۹۔	توشۂ سخن	مجموعہ نعت	خورشید خاور امروہوی	۲۰۰۰ء
۱۰۔	حمد میری بندگی	مجموعہ حمد	طاہر سلطانی	۲۰۰۰ء
۱۱۔	کھلتا ہے دل کا گلشن	مجموعہ نعت	عابد بریلوی	۲۰۰۱ء
۱۲۔	ذکر رسول	مجموعہ نعت	زماں سہرابی	۲۰۰۱ء
۱۳۔	طلوعِ حمد	مجموعہ حمد	لطیف اثر	۲۰۰۱ء
۱۴۔	حضور ﷺ میرے	مجموعہ نعت	گہر اعظمی	۲۰۰۲ء
۱۵۔	زبورِ سخن	مجموعہ حمد	تنویر پھول	۲۰۰۲ء
۱۶۔	تری ہی حمد و ثنا	مجموعہ حمد	علیم النساء ثناء	۲۰۰۲ء
۱۷۔	سجدوں کی معراج	مجموعہ حمد	فاروق نازاں	۲۰۰۲ء

Marfat.com

۱۸۔	اردو میں حمد گوئی	پاکستان میں حمدیہ ادب میں پہلی نثری کتاب	شفقت رضوی	۲۰۰۲ء
۱۹۔	خیابانِ نعت	مجموعۂ نعت	اقبال عالم	۲۰۰۲ء
۲۰۔	عقیدت	مجموعۂ نعت	کنیز فاطمہ	۲۰۰۲ء
۲۱۔	صاحبِ معراج	مجموعۂ نعت	پرویز اختر	۲۰۰۲ء
۲۲۔	رب آشنا	مجموعۂ نعت	قیصر نجفی	۲۰۰۲ء
۲۳۔	اردو میں نعت گوئی		شفقت رضوی	۲۰۰۲ء
۲۴۔	عرفانِ مدینہ	مجموعۂ نعت	ساجد امروہوی	۲۰۰۳ء
۲۵۔	انتخاب مناجات	پونے چار سو شعراء و شاعرات کا مناجاتی کلام شامل ہے	طاہر سلطانی	۲۰۰۳ء
۲۶۔	دستِ دعا	مجموعۂ نعت	صبا اکبرآبادی	۲۰۰۰ء
۲۷۔	ثنائے کبریا	مجموعۂ حمد	یونس ہویدا	۲۰۰۴ء
۲۸۔	قندیلِ حرا	مجموعۂ نعت	تنویر پھول	۲۰۰۴ء
۲۹۔	روحِ الہام	مجموعۂ نعت غیر منقوطہ	شاعر لکھنوی	۲۰۰۴ء

جیسے عظیم حمدیہ و نعتیہ صحیفے منصۂ شہود پہ لا کر اپنی بے لوث محبت پُر خلوص جدوجہد اور بے غرض سعی و کاوش کا عملی ثبوت دنیائے شعر و ادب کے روبرو پیش کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس کشتِ سخن کی آبیاری طاہر سلطانی اور ان کے رفقاء نیز قلمی معاونین اپنے لہو سے کر رہے ہیں، آنے والی نسلیں ہی ان کے ثمرات سے مستفیض نہیں ہوں گی بلکہ دانشمندانِ فکر و نظر کا مشاہدہ ہے کہ عہد حاضر کے فنی و تکنیکی معجزوں، ذرائع ابلاغ کی ہوش ربا ایجادات اور سائنس کی حیرت ناک انکشافات سے مرعوب اور لب بستہ خلقِ خدا کو بھی بابِ سخن وا کرنے کا حوصلہ مل رہا ہے۔ بزرگوں نے سچ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں چند ایسے افراد ضرور پیدا کرتا ہے جو تمام دنیاوی امور سے بے نیاز ہو کر دینی و مذہبی مشن کی تکمیل کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دیتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہر شعبۂ حیات میں ترویج و ترقی کے سفر میں رہبری و منزل کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ دنیا میں

Marfat.com

اصلاحِ معاشرہ اور تعمیرِ انسانیت کی تمام تحریکیں ایسے ہی گروہ انسانی کی مرہونِ منت ہوتی ہیں۔ اس موقع پر مجھے پروفیسر خیال آفاقی کا وہ مکالمہ یاد آرہا ہے جو انہوں نے ایک موقع پر خادمانِ علم و ادب کے حوالے سے ''جہانِ حمد'' کے خالق کو بطور خراجِ تحسین پیش کیا تھا کہ: '' چوبیس قیراط کے سونے اور امریکی ڈالر کی اس کمپیوٹر ایج۔ (Computer age) میں بھی ایسے بے نفس اور بے نیاز زمانہ لوگ موجود ہیں جو تراشِ آذری سے نفرت اور ذوقِ ابراہیمی سے محبت رکھتے ہیں۔ یہ وہ اہلِ جنوں اور عاشقانِ بے بدل ہیں جو حسینانِ شہرِ رنگ و بو سے منہ موڑ کر لیلیٰ دشت غزالاں کی آرزو دل میں لیے اسی کی جستجو میں صحرا نوردی کو مشغلۂ حیات بنائے ہوئے ہیں۔ ان کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے مادی فوائد رقص کرتے چلتے ہیں۔ دنیا کی تابناکیاں ان کی آنکھیں خیرہ کرنے کی کوشش میں لگی رہتی ہیں لیکن وہ اپنے عشق و مستی میں سرشار اپنی لیلیٰ مقصود کا دامن تھامے اپنی دھن میں مگن گزرے چلے جاتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہ

دنیا سجی ہوئی ہے مجھے اس سے کیا غرض
میں تو گزر رہا ہوں تجھے دیکھتا ہوا

طاہر سلطانی بھی ایسے ہی مست و بے خود اور بے نیازانِ سود و زیاں میں سے ہیں جو اس دورِ آذری میں رہ کر بھی ذکرِ ابراہیمی سے رشتۂ دل جوڑے ہوئے ہیں شوبزنس Show Business کے اس ماحول میں کاروبارِ فکر و نظر کرتے اور روح و دل کا پاکیزہ سودا بیچتے ہیں۔ مشاغلِ حاضرہ کے صنم خانوں کو مسمار اور سکہ رائج الوقت اصنام کو پاش پاش کر کے نعرۂ توحید لگاتے اور آوازِ حق بلند کرتے ہیں۔

قارئین کرام! دیکھا آپ نے؟ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے جو خوشنودی الٰہی کے ساتھ ساتھ اپنی بیش قیمت متاعِ حیات خلقِ خدا کی دینی و فکری نشو و نما اور تہذیب روحانی میں صرف کرتے ہیں، ان کو پرستارانِ حق کتنے خوب صورت الفاظ میں دل نشیں انداز میں گلہائے تحسین پیش کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا حقائق و کوائف کی روشنی میں طاہر سلطانی کی ایک اور تاریخ ساز دستاویز کا ذکر مقصود ہے جو تیس (۳۰) حمد گو شعراء کے اذکار (بشمول نمونہ کلام) پر مشتمل

Marfat.com

ہے اور جو ان کی تازہ علمی و ادبی کاوشوں کی روشن مثال ہے۔

اس تذکرے کے مواد، صحت، نئی و تکنیکی جہتوں اور افادی پہلوؤں کی اہمیت پر روشنی ڈالنے سے قبل اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ یہ جن تیس (۳۰) حمد گو شعراء پر مشتمل ہے اُن سب کے حمدیہ کلام کے مجموعے یا دواوین شائع ہو چکے ہیں ۔ قلمکاروں کا تعلق مختلف تاریخی ادوار سے ہے۔ دواوین اور مجموعے انیسویں صدی کے آخری دو عشروں اور جاریہ صدی کے دوران منصۂ شہود پر آئے ہیں۔ تذکرہ نگار کے قول کے مطابق جن ۱۷ حمد نگاروں کے حالات و واقعات بمع نمونۂ کلام انٹر یوز (Interviews) کے ذریعے حاصل کئے گئے ہیں، ان کے اسمائے گرامی اور دواوین یا مجموعے یہ ہیں۔ ۱۹۸۶ء میں شائع ہونے والے مجموعہ ''ذوالجلال والاکرام'' کے خالق حافظ لدھیانوی ، ''صحیفۂ حمد'' ۱۹۸۸ء کے شاعر لطیف اثر ،خالقِ ذوالجلال ۱۹۹۴ء کے شاعر ابرار کرت پوری ،خدائے ذوالجلال ۱۹۹۶ء کے شاعر محبت خان بنگش ۔

''بنامِ حمد و ثنا'' ۱۹۹۸ء کے حمد نگار انوار عزمی، ''حمد نامہ'' ۱۹۹۸ء کی شاعرہ شیبا حیدری، اللہ اکبر ۱۹۹۹ء کے حمد نگار گہر اعظمی، ''الرحمٰن'' ۲۰۰۰ء کے خالق ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی، ''حمد میری بندگی'' ۲۰۰۰ء کے شاعر طاہر سلطانی ، ''ربُ العالمین'' ۲۰۰۰ء کے سجاد سخن، ''زبورِ سخن'' ۲۰۰۲ء کے تنویر پھول، ''تیری ہی حمد و ثنا'' ۲۰۰۲ کی شاعرہ علیم النساء ثنا،حمد و مناجات ۲۰۰۲ء ے حمد نگار منصور ملتانی۔ ''اللہ الصمد'' ۲۰۰۲ء کے نگار فاروقی اور ''الحمد'' ۱۹۸۴ء کے خالق مظفر وارثی ''الحمد للہ'' ۲۰۰۲ء کے خالق عزیز الدین خاکی الاسماء الحسنٰی کے شاعر راغب مراد آبادی ۲۰۰۳ء ،سائرہ حمید تشنہ ''سرچشمۂ حمد'' ''ثنائے کبریا'' یونس ہویدا۔ ۲۰۰۴ء۔ اس طرح کچھ حمد نگاروں میں سے باقی آٹھ شاعروں سے کوشش کے باوجود تذکرہ نگار کی بالمشافہ گفتگو نہ ہو سکی۔ ان آٹھ قلمکاروں میں جہاں تک ''دیوان ایزدی'' ۱۸۸۱ء کے شاعر مفتی سرور لاہوری کا تعلق ہے ،مصنف کی تحقیق کے مطابق ۲۷؍ذی الحج اگست ۱۸۹۰ء سرزمینِ عرب پر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے تھے۔ بعینہ ''نذرِ خدا'' ۱۳۳۵ھ کے خالق مضطر خیر آبادی تشکیلِ پاکستان سے قبل ہی دنیائے فانی سے کوچ کر گئے تھے۔ لاہور کے معروف حمد

Marfat.com

نگار طفیل دارا جن کا حمدیہ مجموعہ "لاشریک" ۱۹۸۴ء میں منظر عام پر آیا تھا زیرِ نظر تذکرے کی تشکیل سے قبل ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے تھے۔ علاوہ ازیں پانچ حمد گو شعراء لالہ صحرائی کا کلام "قلم سجدے" کے نام سے ۱۹۹۳ء میں شایع ہوا۔ اجمل نقشبندی کا "صحیفہ حمد کا" ۲۰۰۰ء میں، کاوش زیدی کا مجموعہ حمد "بحضورِ حق تعالیٰ" (جو بقول تذکرہ نگار ان کی نظر سے نہیں گزرا) ۱۹۹۰ء میں منصۂ شہود پر آیا۔ جب کہ مسرور بدایونی کے "حمدیہ قطعات" ۱۹۹۵ء (فیصل آباد) میں شایع ہوا تھا۔ لالہ صحرائی بھی انتقال کر گئے۔ ان آخری پانچ شاعروں یعنی اجمل نقشبندی، کاوش زیدی، مسرور بدایونی اور لالہ صحرائی سے کوشش کے باوجود "مصنفِ تذکرہ" کا رابطہ ہو سکا اور نہ بالمشافہ گفتگو۔ سو مجبوراً (بقول موصوف) ان حمد نگاروں کے بارے میں مختلف ذرائع سے حاصل کردہ معلومات (بمع نمونۂ کلام) کتاب میں شامل کر لی گئیں۔

جہاں تک تذکرے میں شامل مواد (Matter) کی دستیابی یا حصول کا تعلق ہے اس بارے میں مصنف نے کوئی نکتہ پوشیدہ نہیں رکھا، بغیر کسی تامل کے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ وہ حصولِ مواد کے سلسلے میں جملہ حمد نگاروں سے یکساں طرزِ عمل کیوں اختیار نہ کر سکے۔ مرحومین کے بارے میں دستیاب معلومات پر اکتفا ضروری تھا۔ البتہ جو حمد نگار بقیدِ حیات ہیں ان تک مصنف کی رسائی اور حضوری ممکن تھی لیکن باوجود مصنف کی ہزار کوششوں کے باوجود بعضوں نے عدمِ تعاون کا مظاہرہ کیا۔ مصنف نے ان کی سرد مہری و لاتعلقی پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے اپنی تحریروں میں واضح کیا ہے کہ کچھ حمد نگاروں سے بالمشافہ گفتگو کی اجازت ہی نہیں ملی بلکہ انہوں نے مکتوبات کی رسید تک سے محروم رکھا۔ ایسی صورت میں مصنف کا بالواسطہ حصول مواد پر قناعت کرنا قدرتی امر ہے۔ سو اب ناقدینِ ادب طاہر سلطانی پر کسی نوع کی کوتاہی یا سہل پسندی کا الزام عائد نہیں کر سکتے۔

ادبی تذکروں کی ایک خوبی یہ سمجھی جاتی ہے کہ ان میں شامل مواد صداقت اور حقیقت پر مشتمل ہو۔ سو طاہر سلطانی نے اسی اصول کے پیش نظر بالواسطہ معلومات حاصل

Marfat.com

کرنے پر بلاواسطہ یعنی بالمشافہ گفتگو کو ترجیح دے کر Matter کی درستی اور صحت کی تمام ذمہ داری انٹرویو دینے والوں پر ڈال دی اور خود ہر قسم کی صداقت سے بری الذمہ ہو گئے۔ اس طرح انہوں نے خود کو ناقدینِ ادب کا ہدف نقد بننے سے محفوظ کرلیا۔

فنی اور تکنیکی اعتبار سے طاہر سلطانی کا تذکرہ یقیناً قابلِ توصیف ہے۔ مروّجہ تذکرہ نویسی کے تقریباً تمام اصولوں اور ضابطوں کی پابندی بھی کی ہے اور ہر کلیے کو انہوں نے ملحوظِ خاطر بھی رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حمد نگاروں کے بارے میں ان کی تحریریں ۔ ۱است ،روانی، سادگی، صفائی، اور ہمواری کی آئینہ دار ہیں۔ ہر تذکرہ نگار نہ ان صفات کا حامل ہوسکتا ہے اور نہ ذہنی طور پر دیدہ ریزی و دماغ سوزی کا متحمل!۔ طاہر سلطانی اس نوع کے آزمائشی مراحل سے بھی کامراں گزرے ہیں۔

تذکرہ پر مذکورہ مباحث کے بعد چند نکات کی وضاحت ضروری ہے۔ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ تذکرے میں ۳۰ کے ۳۰ حمد نگار صاحب دیوان ہیں، لیکن یہ تعداد قطعیت سے تعبیر نہیں کی جاسکتی۔ جہانِ شعر و ادب میں نہ جانے کتنے حمد نگار ایسے ہیں کہ جن کی بیش قیمت حمدیہ تخلیقات زیورِ طباعت سے آراستہ نہ ہوسکیں! اور مخطوطات کی صورت میں اب تک لائبریریوں اور مختلف مقامات پر محققین کی نظر تجسس کی منتظر ہیں۔ اس وضاحت کی ضرورت اس لیے لازمی ٹھہری کہ قارئین کہیں تذکرے میں شامل صرف ۳۰ حمد نگاروں ہی کو دنیائے ادب کا ''کل حمدیہ اثاثہ'' نہ تصور کرلیں۔ دیارِ علم و ادب میں تحقیق ولتشیں کا در ہمیشہ باز رہتا ہے۔ آثار الصنادید کی طرح علوم وفنون کے ''گنجہائے گراں مایہ'' کا کھوج لگانے والوں کی بھی خاصی تعداد ہر دور میں سرگرم عمل رہتی ہے۔ آیندہ کا مورخ یا محقق جب اُردو دنیا کے جملہ حمد نگاروں کا ''تذکرۂ ثانی'' مرتب کرے گا تو بہت ممکن ہے کہ تحقیق کرنے والوں کی سعی و کاوش کے نتیجے میں ایسے حمد گوشعراء کی اور ان کا کام منصۂ شہود پر آجائے جن سے اہلِ قلم ہر دور میں لاعلم رہے ہیں۔ اس طرح یہ سلسلہ نسل در نسل جاری رہے، اور آنے والے ہر دور میں اس میں مزید اضافے ہوتے رہیں۔ یہاں

Marfat.com

تک کہ وہ صبح طلوع ہو جب دینی و نیم مذہبی لٹریچر کے ادباء و شعراء اور ناقدین کا دیرینہ خواب کہ نعت، حمد اور منقبت کو اصنافِ سخن کا درجہ ملنا چاہیئے۔ شرمندۂ تعبیر ہو سکے۔ اس بحث و تمحیص کے بعد یہ بات بڑے وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ طاہر سلطانی کا زیرِ نظر تذکرہ اپنے گوناگوں اوصاف کے سبب دنیائے شعر و ادب میں انتہائی افادیت کا حامل بھی ٹھہرے گا اور اب تک لکھے جانے والے تذکروں میں اپنی نوعیت کا واحد تذکرۂ حمد گویاں قرار پائے گا۔

تذکرۂ حمد گویاں پر اتنی طویل بحث و تمحیص کے بعد آخر میں قارئین کرام یقیناً میرے ان خیالات کی تائید کریں گے کہ مصنف کی تحریریں ان کے عمیق مطالعہ اور تبحر علمی ہی کی مظہر نہیں ہیں بلکہ طاہر سلطانی کی اپنے موضوع سے بڑی دلچسپی اور ذہنی مناسبت کی اثر آئینہ دار بھی ہیں۔ حمدیہ کلام کی تحقیق و تفتیش اور ان کو منصۂ شہود پر لانے کے سلسلے میں جو گراں قدر خدمات انہوں نے سر انجام دی ہیں کسی بھی دور کا محقق اور مورخ ان سے صرفِ نظر نہیں کرسکتا، دنیائے ادب کی نظر میں طاہر سلطانی اور دبستانِ "جہانِ حمد" اپنی کارکردگی پر یقینا قدر دانی و پذیرائی کے یقیناً سزاوار ہیں۔

مجھے کامل یقین ہے کہ اُردو میں صاحبِ کتاب حمد نگاروں پر مبنی پہلا تاریخ ساز تذکرہ مع انتخاب حمد و مناجات اپنے اچھوتے اور رنگا رنگ موضوع اور طاہر سلطانی کے دلآویز اُسلوب کی وجہ سے دینی و نیم مذہبی لٹریچر کے شیدائیوں اور عام سنجیدہ قارئین کے لیے ایک بے مثال حمدیہ دستاویز ثابت ہوگا۔ میں بارگاہِ خداوندی میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ طاہر سلطانی کے مذکورہ ہدیۂ خلوص کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ان کی عمرِ عزیز و توفیقات میں اضافہ کرے۔ آمین

اظہارِ رائے کے اختتام سے قبل چند معروضات قارئین کی نذر!

مفتی سرور لاہوری جن کے حمدیہ کلام کا دیوان "دیوانِ ایزدی" کے نام سے ۱۸۸۱ء میں پہلی مرتبہ شایع ہوا تھا، سے طاہر سلطانی نے اپنے تذکرۂ حمد گویاں کا آغاز کیا

111280

Marfat.com

ہے۔اس لئے ذہن میں اک سوال ابھرتا ہے۔کیا حمد نگاری کا آغاز گذشتہ صدی کے آخری عشروں میں ہوا تھا؟ اس ابہام کو دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ قارئین کو یہ یاد دہانی کرادی جائے کہ حمد خوانی، اور حمد گوئی کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنا اس کائنات کا عدم سے وجود میں آنا۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔صرف سرکارِ دوعالم ﷺ کی پیدائش کے موقع پر ان عربی کلمات پر غور کیجیے جو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ سیّدہ آمنہ نے اپنی زبانِ مبارکہ سے (حلیمہ دائی کو سپرد کرتے وقت) ادا کئے تھے کہ میں اس بچے کو خدائے ذوالجلال کی پناہ میں دیتی ہوں کہ وہ تمام آفات سے اُسے محفوظ و مامون رکھے۔ اس نوع کی ان گنت نثری و شعری حمدیں عربی ادبیات کی تاریخ کا حصہ ہیں۔ اس ایک ہی مثال سے بات واضح اور صاف ہوگئی کہ زیرِ طبع تذکرہ طاہر سلطانی اُردو زبان میں تاریخِ حمد نگاری کا ترجمان ضرور ہے کیونکہ یہ اُردو زبان میں لکھا جانے والا پہلا تذکرہ ہے جو قدیم و جدید حمد نگاروں سے متعلق ہے، لیکن دُنیا کی دوسری زبانوں میں محفوظ ہزاروں لاکھوں برس پرانی حمدیہ شاعری سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔اس کتاب کا دوسرا حصہ صاحب کتاب حمد گویان اردو کے حمدیہ و مناجاتی کلام پر مشتمل ہے۔جسے ہم صاحب کتاب حمد گویان کا **"انتخاب حمدومناجات"** بھی کہہ سکتے ہیں۔

پروفیسر منظر ایوبی
یکم اپریل ۲۰۰۲ء
کراچی پاکستان

Marfat.com

حمد و نعت کی بہاریں سمیٹنے والے.... طاہر سلطانی

شہزاد احمد (ایڈیٹر ماہنامہ "حمد و نعت" کراچی)

حمدِ باری تعالیٰ کی روایت یوں تو صدیوں پُرانی ہے۔ ہر دور اور ہر زمانے میں اللہ ربّ العزت جلّ جلالہٗ کی بڑائی اور بزرگی نظم و نثر میں بیان کی جاتی رہی ہے۔ قدیم شعرائے کرام اپنی شاعری کا آغاز ہی اللہ ربّ العزت کی حمد پاک سے کیا کرتے تھے۔ شعرائے کرام کا یہ وطیرہ و طریقہ صدیون پر محیط ہے۔ اِکا دُکا حمدیہ اشعار، ایک یا دو حمدیں تو ہمیں ہر زمانے میں دستیاب ہوتی رہی ہیں۔ مگر آپ جسے "حمدیہ شاعری" کا باقاعدہ آغاز کہہ سکتے ہیں وہ اٹھارویں صدی عیسوی سے شروع ہوتا ہے۔

اٹھارویں صدی عیسوی سے تاحال "شعبۂ حمد نگاری" ابھی ارتقائی منازل میں داخل ہے۔ عصرِ حاضر کو آپ "حمدیہ ادب" کے زریں دور سے تعبیر کرسکتے ہیں۔ نعتِ رسولِ پاک صاحبِ لولاک ﷺ کے فروغ کے حوالے سے جس طرح اس صدی کو افتخار حاصل ہوگیا ہے۔ بِعینہٖ موجودہ صدی کو بھی آپ "حمدیہ ادب" کے فروغ و ارتقاء کی صدی کہہ سکتے ہیں۔ عصرِ حاضر میں "حمدیہ شاعری" کے فروغ و ارتقاء کے سلسلے میں جو تحریک بیدار ہوئی ہے۔ گزشتہ زمانے کے ادوار اس تحریک سے تشنہ دکھائی دیتے ہیں۔

شعبۂ حمد و نعت میں خود ساختہ شعراء، محققین، نام نہاد ناقدین اور "من تُرا حاجی بگویم تو مُرا حاجی بگو" کی روایت کے حامی حضرات اس کوششِ بیجا میں لگے ہوئے ہیں کہ

Marfat.com

اپنا جھوٹا اعتبار قائم کرلیا جائے اپنی بے اعتباری کو اعتبار دلانے کے لیے وہ دوسروں کو اپنی بچکانہ و بے ربط تحریروں میں ڈھڑا ڈھڑ شاعر، محقق و ناقد کی سند سے سرفراز کررہے ہیں تا کہ اُن کی بھی بے اعتباری کو اعتبار حاصل ہو جائے، اور اُن کا اصل چہرہ بھی لوگوں سے مخفی رہے اپنے اس غلط طرزِ عمل کے نتیجے میں وہ کتنے کام کرنے والوں کا حق مار رہے ہیں اس کا انہیں بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس کی کہاں کہاں حق تلفی کررہے ہیں۔ایسے لوگ اپنی جھوٹی انا اور وقتی شہرت کے لئے یہ سب باتیں گوارا کر لیتے ہیں ایسے حضرات آپ کے ارد گرد بھی یقیناً موجود ہوں گے انہیں پہچانیے اور ان کی اصلاح کیجئے تا کہ معاشرے میں اخلاص و محبت سے کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور پذیرائی ہو، اور صحیح روایات فروغ پاسکیں۔

عصرِ حاضر کاالمیہ یہ ہے کہ تیری میری نعتیں لینے والے متشاعر تو جدید لب و لہجہ کے معروف شاعر بن جائیں۔ ادھر اُدھر سے نعتیں جمع کر کے کتابیں مُرتب کرنے والے محقق بن جائیں۔منتشر ذہن کے مالک اور بے ربط و بے محل تحریروں کے حامل حضرات ناقدین کے منصب پر فائز کر دیے جائیں۔خوشامد، مطلب براری، ذاتی مفاد اور مصلحت کوشی کا بازار گرم ہونے لگے تو یہی سب کچھ ظہور میں آتا ہے۔

دورِ جدید میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیشہ سچائی کا ساتھ دیا جائے۔بُرائی سے اجتناب کیاجائے جھوٹی باتوں اور جھوٹے لوگوں کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

ایسے شعرا جن کے سینے کشادہ اور ''علمِ لدنی'' سے معمور ہیں جو نئے مضامین کے ساتھ جدید لب و لہجہ میں تازہ و توانا نعتیں کہہ رہے ہیں۔ان کی نعتوں کو عام کیا جائے۔اور ان کی مسلسل حوصلہ افزائی ہوتی رہے۔

شعبۂ حمد و نعت کے موضوع پر ایسے مرتبین جو شروع سے تحقیقی و علمی مضامین لکھ رہے ہیں۔کتابیں مُرتب کررہے ہیں۔جو صحیح طور پر محقق و ادیب کہلانے کے مستحق ہیں۔ان حضرات کی پذیرائی بہت ضروری ہے تا کہ مزید نئے اور معیاری کام سامنے آسکیں۔

Marfat.com

تنقیدِ حمد ونعت کے سلسلے میں جو ناقدین تنقید برائے اصلاح کی راہ پر گامزن ہیں۔ان کی تحریروں کو عام کیا جائے، سچی اور خدالگتی تحریروں کی تشہیر کی جائے۔

طاہر سلطانی اپنے ہم عمر اور معاصرین میں اپنے ہمہ وقت اور متحرک کام کے سبب سب سے زیادہ قد آور اور ممتاز دکھائی دیتے ہیں۔صبح و مسا فروغ حمد ونعت کے لئے تن تنہا یادگار خدمات انجام دے رہے ہیں۔شروع سے کتابیں بھی تصنیف و تالیف کر رہے ہیں۔شعبۂ حمد ونعت میں تذکرہ نگاری، کے فن کو بھی فروغ دے رہے ہیں۔شعبۂ حمد میں کئی حوالوں سے اوّلیات کے مستحق ہیں۔

خود ساختہ شعراء، نام نہاد محققین و ناقدین کان کھول کر یہ بات سن لیں کہ سب سے بڑا منصف وقت ہوا کرتا ہے یا اس وقت کے وہ انصاف پسند لوگ ہوا کرتے ہیں جو اپنے دور میں کیے جانے والے تمام کاموں کو غیر جانبداری سے دیکھتے اور سراہتے ہیں۔

یہ تحریر انصاف پسند اور خدالگتی کہنے والوں کے لئے شائع کی جارہی ہے۔

آپ انصاف کیجئے کیا طاہر سلطانی ہمارے شکریہ کے مستحق نہیں؟

انہیں دادو تحسین ملنی چاہیے یا نہیں؟ طاہر سلطانیؒ نے شعبۂ حمد ونعت میں کتنا کام کیا ہے۔اس کی مقدار و معیار کی کیا اہمیت ہے۔حمد نگاری کے حوالے سے انہوں نے جو نمایاں ترین خدمات کتابی صورت میں انجام دی ہیں۔حمدِ باری تعالیٰ کہنے کی تحریک بیدار کی ہے۔یہ بنیادی اوصاف طاہر سلطانی کے علاوہ ان کے کسی ہمعصر یا ہم عمر میں موجود نہیں۔یہ سعادت صرف اور صرف طاہر سلطانی کے ماتھے کا جھومر ہے۔

''عام تذکرہ نگاری'' بذاتِ خود ایک مشکل ترین فن ہے۔ چہ جائیکہ اس میں ''شعبۂ حمد نگاری'' کو موضوع سخن بنایا جائے۔''تذکرہ نگاری'' کی تمام روایات و لوازمات کو نبھانے کے لیے از خود تذکرہ نگار کا وسیع المطالعہ اور موضوع سے مطابقت رکھنا ضروری بتایا گیا ہے۔تذکرہ نگار میں اگر ہر دو خصوصیات موجود نہیں، تو وہ کامیاب تذکرہ نگار نہیں کہلائے گا۔

الحمد للہ! طاہر سلطانی نہ صرف ان خصوصیات سے متصف ہیں بلکہ وہ شعبۂ حمد

Marfat.com

نگاری میں قابلِ قدر اور اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ''صاحبِ کتاب حمد گوشعراء'' کا یہ بے مثال تذکرہ شعبۂ حمد نگاری میں نئی روایات کا امین ٹھہرے گا۔ بلکہ اپنے انفرادی موضوع کی مناسبت اور اوّلیات کے سبب شاہراہِ حمد میں سنگِ میل ثابت ہوگا۔ یہی نہیں بلکہ آئندہ آنے والے وقت میں اس سے بھرپور استفادہ بھی کیا جائے گا۔

''اردو حمد کا ارتقاء'' طاہر سلطانی کا مرتب کردہ یہ نیا تذکرہ صاحبِ کتاب حمد گویان پر مشتمل ہے۔ صاحبِ کتاب حمد گویان کے اس تذکرے کو طاہر سلطانی نے وقیع سے وقیع تر بنانے کے لیے حتی المقدور کوشش کی ہے۔ اس حمدیہ تذکرے کی مدد سے آپ حضرات حمد گوئی کی تاریخ اور حمد گوئی کے فروغ وارتقا سے بخوبی واقف ہو جائیں گے۔

''اردو حمد کا ارتقاء'' حمدیہ ادب کا خزانہ ہے۔ اس تذکرے میں حمد نگاری کے سلسلے میں ہونے والی تمام کاوشوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ خداوند قدوس جلّ جلالہٗ سے اُس کے پیارے حبیب صاحبِ لولاک ﷺ کے توسل سے دعا ہے کہ وہ اس تذکرے کو نافع عوام و خواص بنائے۔ طاہر سلطانی کے اس اوّلین چراغ سے چراغ روشن ہوتے رہیں۔

شہزاد احمد

مدیر، ماہنامہ ''حمد و نعت''

کراچی

☆☆☆☆☆

Marfat.com

اس بارگاہِ ناز کا اعجاز دیکھنا

طاہر سلطانی

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ نے بوستانِ سعدی میں ایک حکایت بیان کی ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ زبان حرص و ہوس سے پاک ہو تو دل کو غیب سے فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں ورنہ کچھ نہیں ملتا چونکہ حرص و ہوس گردوغبار کا نام ہے، جس کے ہوتے ہوئے حقیقت ازلی یعنی اللہ تعالیٰ کا دیدار ناممکن ہے،، در حقیقت عاشقانِ حق اور ولی اللہ براہِ راست خدا کی حفاظت اور دستگیری میں ہوتے ہیں۔ اس موقعہ پر مجھے ایک ولی صفت انسان ممتاز شاعر حضرت صبا اکبر آبادیؒ کا ایک خوبصورت شعر یاد آرہا ہے۔

اُس بارگاہِ ناز کا اعجاز دیکھنا
میں چپ رہا تو دستِ دعا بولنے لگے

اُس بارگاہِ ناز کے اعجاز نصیب والوں کو ہی میسّر آتے ہیں اور پھر اس مقام کا کیا کہنا کہ جہاں دستِ دعا بولنے لگیں سبحان اللہ یہ سب اس بارگاہِ ناز کا اعجاز ہی تو ہے کہ ''اُردو حمد کا ارتقاء'' آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ ربّ العزت کا خاص کرم ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے طفیل مجھ جیسے کم مایہ انسان کو توفیق عطا فرماتا ہے اور یہ ناچیز حمد کے فروغ کے لیے خلوصِ نیت سے کوشاں رہتا ہے۔ میں ایک ایسا انسان ہوں جسے نہ لکھنے کا سلیقہ آتا ہے اور نہ بولنے کا ڈھنگ ہاں ایک خوبی ہے اور وہ بھی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہی کے کرم سے ہے کہ جو کام کرتا ہوں پورے خلوص سے کرتا ہوں اور صرف اللہ رب العزت کی رضا کے لیے کرتا ہوں ۔

میری خواہش ہے کہ میرا رب مجھے توفیق دے تو میں مرتے دم تک فروغِ حمد کے لیے سرگرم عمل رہوں یعنی ۔

یہ جو لمحے باقی ہیں عمر کے انھیں وقفِ حمدِ خدا کروں
اسی جستجو میں اجل ملے اسی آرزو میں جیا کروں

(طاہر سلطانی)

صاحبِ کتاب نعت گویانِ اردو کے لیے نعت گو شعرا و شاعرات کے انٹرویو کئی برس سے کر رہا ہوں اور غالباً اپنے محدود دائرے سے آگے بھی بڑھ گیا ہوں ہوا یوں کہ ایک شب کسی غیبی آواز نے میری سماعتوں میں رس گھولتے ہوئے کہا کہ میاں طاہر سلطانی، پہلے صاحبِ کتاب حمد گویان اردو کی اشاعت ہونی چاہیئے اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے میں نے دوسرے ہی دن سے اس تحریک کو آگے بڑھانے کا عمل شروع کر دیا،

بقول جگر مرادآبادی ۔

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں
فیضانِ محبت عام تو ہے عرفانِ محبت عام نہیں

(جگر مرادآبادی)

چند ایک رکاوٹیں بھی آئیں مگر ربِ کائنات کے کرم سے سب مشکلیں آسان ہوئیں ۔

اگر عمل میں خلوص و وفا بھی شامل ہے
چراغ بجھ نہیں سکتے کبھی جلائے ہوئے

(اختر انصاری اکبرآبادی)

الحمدللہ، تذکرہ صاحب کتاب حمد گویانِ اردو ''حُسنِ طباعت سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر نمودار ہوا آپ سے درخواست ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ فرما کر میرے والد

Marfat.com

مرحوم ماسٹر رفیق حسین اٹاوی رحمۃ اللہ علیہ کو سورۂ فاتحہ سے ضرور نوازیں ایک گزارش یہ بھی ہے کہ بہ تقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود رہتا ہے لہٰذا اگر کتاب میں کسی طرح کی کوئی غلطی نظر سے گزرے تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ ایڈیشن میں اسے درست کردیا جائے یقیناً کوئی تحقیق یا کوئی تحریر حرفِ آخر نہیں ہوتی، یہ عمل جاری و ساری ہے اور تا قیامت جاری و ساری رہے گا ۔

ذکر اس کا رہے گا بس قائم
جس کے دم سے یہ کائنات بنی

(صبا اکبرآبادی)

میں ان تمام بزرگوں اور دوستوں کا صمیم قلب سے ممنون ہوں کہ جن کے خلوص کے باعث یہ کتاب تکمیل کو پہنچی اور آیندہ بھی ان کی محبتوں اور شفقتوں کا طلبگار رہوں گا ایک مرتبہ پھر ربِ کائنات کا شکرادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ ''اردو حمد کا ارتقاء'' کو ربِ کائنات اپنی بارگاہِ بے نیاز میں قبول و مقبول فرما کر ہم گنہگاروں پر رحم و کرم فرمائیں اور ہم گنہگاروں کو بھی چاہیئے کہ غیبت، جھوٹ، ظلم و جبر عیاری و مکاری اور منافقت سے بچنے کی بھرپور کوشش کریں ۔

اے عدم مجھ سے کہہ رہا ہے کوئی
تو کسی سے ریا کی بات نہ کر

(عبدالحمید عدم)

آج اگر عبدالحمید عدم موجود ہوتے تو ان کو یہ سن کر افسوس ہوتا کہ عصرِ حاضر میں تو یہ حال ہے کہ الّا ماشاء اللہ .... جو آدمی سب سے بڑا منافق و عیار ہے ۔

وہی سب سے بڑا عقلمند ہے

آج ہر صاحبِ زر کو، معاشرے میں قابل احترام سمجھا جاتا ہے۔

آج غربت سب سے بڑا جرم بن گئی ہے۔آج کتبِ حمد و نعت کے حصول کو

Marfat.com

ناممکن بنایا جارہا ہے میرے بھائیو کتابوں کو قید ناحق میں رکھنے سے آپ کو کیا حاصل ہوگا یہ فکر کوئی اچھی فکر نہیں ہے۔

وہ سورج ہی کیا جو روشنی نہ کرے
وہ چاند ہی کیا جو چاندنی نہ کرے
وہ درخت ہی کیا جو سایہ نہ کرے
وہ لائبریری ہی کیا جس سے کوئی طالب علم اپنی پیاس نہ بجھا سکے

خدارا اپنی ذاتی کتابوں سے مستحق لوگوں کو فیض پہنچانے کی کوشش کریں ورنہ ان کتابوں کا مقصد ہی فوت ہوجائے گا ،، درخت خواہ کتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو بے فیض ہے تو بیکار ہے ،، اسی طرح کتابوں کی تعداد بڑھانے اور بڑے بڑے دعوے کرنے سے کام نہیں چلے گا، بلکہ بات جب ہی بنے گی جب ان کتابوں سے علم کے پیاسوں کی پیاس بجھے۔، اس ضمن میں ایک بات اور عرض کردوں کہ آجکل دنیائے حمد و نعت میں چند نام نہاد محقق و نقاد پیدا ہوگئے ہیں، جن کا کام ہی تنقید برائے تنقید ہے، ان کی تنقید کا معیار صرف یہ ہے کہ اچھائیوں پر پردہ ڈالو اور خامیوں کو اچھالو اور یہی وجہ ہے کہ انہیں اپنی خامیاں نظر نہیں آتی ہیں۔ بحلت مجبوری ایسے نام نہاد محققین و ناقدین کو آئینہ دکھانے کا جلد ہی اہتمام کیا جائے گا .... آج پیسے سے سب کچھ خریدنے کا رجحان پروان چڑھ رہا ہے۔

کیا دولت سے ایمان خریدا جاسکتا ہے؟
کیا دولت سے انسانیت مول لی جاسکتی ہے؟
کیا دولت سے سکونِ قلب حاصل ہوسکتا ہے؟
یقیناً ایسا نہ ہوا ہے نہ کبھی ہوگا

آج ارتقا کے نام پر اسلام کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔ آج ہم قرآن و سنت سے

Marfat.com

دور ہو گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ ناکامیاں پریشانیاں اور رسوائیاں ہمارا مقدر بنتی جا رہی ہیں اب بھی وقت ہے کہ ہم قرآن و سنت پر عمل پیرا ہو کر اللہ رب العزت کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں انسان اور مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائیں اور ہم سب کو وہ قسمت ملے جس کی عظیم شاعر حضرتِ صبا اکبر آبادیؒ نے ان اشعار کے ذریعے دعا کی تھی اور یہ اشعار میرے قلب کی آواز بھی ہیں ۔

اسی طرح ہستی کا قصہ پاک ہو
ہم ہوں اور کوئے نبی ﷺ کی خاک ہو
جان دیں گے ہم تو پڑھ پڑھ کر درود
موت چاہے جتنی ہیبت ناک ہو

حیاتِ و ممات اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے ہر ذی نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے یہ ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ دنیا ایک عارضی ٹھکانا ہے اور یہ ایک امتحان گاہ بھی ہے ، اللہ ربّ العزت ہم سب کو اس امتحان میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم عالمِ اسلام کے مسلمانوں بالخصوص صاحبِ کتاب حمد گویانِ اردو کے لیے دعا گو ہیں کہ ربّ کائنات ختم الرسل ﷺ کے طفیل ہم سب کو دونوں جہانوں میں سرخ روئی عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں آپ سے ایک گزارش ہے کہ اپنے طاہر سلطانی کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

اتری ہیں مرے قلب پہ حمدوں کی بہاریں
ہر سانس میں الحمد کی تکبیر رچی ہے

(طاہر سلطانی)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

پرزیبِ حمد کی ضیا اردو میں

☆ راغب مراد آبادی

(تاریخِ ہجری)

طاہر نے جو مانگی تھی دعا اردو میں
ہاں حمد کا ارتقاء ہوا اردو میں
کردے گی منوّر دلِ اہلِ ایماں
پرزیب حمد کی ضیا اردو میں

۱۴۲۵ھ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

مُعَرّا تاریخِ طباعت

☆...... صابرؔ براری

مقبولِ دوراں اردو حمد کا ارتقاء

۱۴۲۵ھ

لطیف تالیفِ نورِ انجمن طاہر سلطانی

۱۴۲۵ھ

دیکھیے یہ کتاب طاہر کی — حمد گو شاعروں کا جوہر ہے
ہے کتابِ عظیم یہ بے شک — اس کی ہر حمد روح پرور ہے
ہیں بزرگوں کی اس میں جو حمدیں — ان کو پڑھ کر ہر ایک ششدر ہے
حمدِ ربّ العلیٰ کی خوشبو سے — اس کی ہر اک سطر مُعَطّر ہے

اس کا سالِ طبع کہو صابرؔ
حمد کا ارتقاء گُلِ تر ہے

۱۴۲۵ھ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

قطعاتِ تاریخِ اشاعت

''اُردو حمد کا ارتقاء''

☆......تنویر پھولؔ

(تاریخِ ہجری)

ارتقائے حمد دَر اُردو زباں !
پُھولؔ اس کوشش میں ہر دَم ضم رہو!
حامدین رب کا ہے یہ تذکرہ!
''ارتقائے حمدِ ستار'' اب کہو!

۱۴۲۵ھ

(تاریخِ عیسوی)

عظمت و رفعت عطا کرتا ہے وہ!
اُس کے ہی محکوم ہیں یہ مہر و مہہ!
پُھولؔ ہے معراجِ اُردو کے لئے!
''ارتقائے حمدِ خالق شرط'' کہہ!

۲۰۰۴ء

☆☆☆☆☆

Marfat.com

باب اوّل

اردو حمد کا اِجمالی جائزہ

Marfat.com

باب اوّل

قرآن اور حمد باری تعالیٰ ...حمد افضل ترین عبادت ہے

فضائلِ حمد ... حمد کیا ہے

آدابِ حمد ... اردو حمد کا فروغ

اردو حمدیہ رباعیات ...... اردو حمدیہ قطعات

اردو حمدیہ ماہیے...... اردو حمدیہ ہائیکو

اردو حمدیہ سانیٹ

Marfat.com

قرآن اور حمد باری تعالیٰ

قبل اس کے کہ ہم اُردو حمد کا جائزہ لیں آیئے دیکھتے ہیں کہ اس حوالے سے قرآن مجید میں اللہ جل شانہٗ کیا بیان فرما رہے ہیں۔

☆☆☆

ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب اللہ کی حمد کرتے ہیں (القرآن)

سورۂ نصر :۔

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں، تو اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

☆☆☆

سورۂ آلِ عمران۔آیت ۱۹۱ :۔

جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے۔اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں ۔اے رب ہمارے لیے تو نے یہ بیکار نہیں بنایا پاکی ہے تیرے لیے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

☆☆☆

سورۂ نور ،، آیت ۴۲ :۔

اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

سب حمد اللہ کو جو پالنے والا سارے جہان والوں کا

بہت مہربان نہایت رحمت والا (سورہ الفاتحہ آیت:۱۔۲)

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا○

وہ پورب کارب اور پچھم کارب، اس کے سوا کوئی معبود نہیں

تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ (سورہ مزمل آیت:۹)

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا○یُدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِہٖ○

بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے

اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے جسے چاہے (سورہ دہر آیت:۳۰۔۳۱)

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی○

اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے (سورہ الاعلیٰ آیت ۱)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ○

کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں (سورہ والتین آیت ۸)

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ○حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ○

تمہیں غافل رکھا، مال کی زیادہ طلب نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا

(سورہ التکاثر آیت ۱۔۲)

Marfat.com

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْهُ ○

تو اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو (سورہ النصر آیت:۳)

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ○

پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا (سورہ علق آیت:۱)

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ

الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (سورہ تغابن آیت:۱)

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○

ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا زبردست حکمت والا (سورہ تغابن آیت:۱۸)

تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط

وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ○

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا ملک اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

اور وہی زبردست بخشش والا ہے۔ (سورہ ملک آیت:۱۔۲)

Marfat.com

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ

پس اللہ خوب حفاظت کرنے والا اور وہ بہت مہربان ہے۔ (سورہ یوسف، آیت:۶۴)

رَبُّنَا الَّذِیْ اَعْطٰی کُلَّ شَیْئٍ خَلْقَهٗ

ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو ہیئت بخشی۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت ۵۰)

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اللہ رب العزت تمام عالموں کا پالنے والا ۔ (سورۂ الفاتحہ، آیت:۱)

اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ

بے شک میرا پروردگار جو کچھ چاہتا ہے حسن تدبیر سے کرتا ہے۔ (سورۂ یوسف، آیت ۱۰۰)

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ

اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کو بیان کر۔ (سورۂ والضحیٰ، آیت:۱۱)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

جان رکھو کہ خدا ہی زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ (سورۂ الحدید، آیت:۱۷)

تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ

وہ خدا جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے۔ (سورۂ ملک، آیت ۱)

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اللہ کا ہے۔ (سورۂ سبا، آیت ۱)

Marfat.com

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

خدا آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (سورۂ نور، آیت ۳۵)

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ

وہی تو ہے جو مومنوں کے دلوں کو سکون بخشتا ہے۔ (سورۂ الفتح، آیت: ۴)

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ

تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ (سورۂ بقرہ، آیت: ۱۵۲)

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی کوشش کرتا ہے۔ (سورۂ النجم، آیت: ۳۹)

بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ہر طرح کی بھلائی تیرے ہاتھ ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (سورۂ آل عمران، آیت: ۲۶)

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ

کوئی شے اس کی مثل نہیں ہے۔ (سورۂ الشوریٰ، آیت: ۱۱)

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

اے پروردگار ہمیں صبر عطا فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ۔ (سورۂ البقرہ، آیت: ۲۵۰)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰیo

اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام

(سورۂ طٰہٰ، آیت: ۸)

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اھْتَدٰیo

اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی

اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا

(سورۂ طٰہٰ، آیت: ۸۲)

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ اَفَاْئِنْ مِّتَّ فَھُمُ الْخَالِدُوْنَo

اللہ کے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام

(سورۂ انبیاء، آیت: ۳۴)

اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَo

بیشک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو

(سورۂ انبیاء، آیت: ۱۰۶)

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌo

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بیشک قیام کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے

(سورۂ حج، آیت ۱)

Marfat.com

وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيمًا

اور اللہ وسعت والا اور حکمت والا ہے۔ (سورۃ النساء، آیت:۱۳۰)

واللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب رزق دیتا ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت:۲۱۲)

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ

وہ ہر روز ایک شان سے جلوہ گر ہے۔ (سورۃ رحمٰن، آیت:۲۹)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

کہدو کہ وہ اللہ ایک ہے۔ (سورۃ اخلاص، آیت:۱)

وَاِنْ تَعُدُّوْ نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو تم شمار نہیں کر سکتے۔ (سورۃ نحل، آیت ۱۸)

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ

یہ خدا کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا۔ (سورہ النمل آیت:۸۸)

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں جاوداں اور قائم رہنے والا۔ (سورۃ البقرہ، آیت:۲۵۵)

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِO

تم فرماؤ کون ہے مالک ساتوں آسمان کا اور مالک بڑے عرش کا

(سورۃ المومنون، آیت:۸۶)

Marfat.com

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○

تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے

اللہ بے نیاز ہے

(سورہ اخلاص آیت: ۱۔۲)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِکِ النَّاسِ ○ اِلٰہِ النَّاسِ ○

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب

سب لوگوں کا بادشاہ، سب لوگوں کا معبود (سورہ والناس آیت: ۱۔۲۔۳)

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالصّٰبِئِیْنَ وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسَ

وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ یَفْصِلُ بَیْنَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ○

بیشک مسلمان اور یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی اور آتش پرست اور مشرک

بے شک اللہ ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا

بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے

(سورہ حج، آیت: ۱۷)

وَمَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ○

اور جسے اللہ ذلیل کرے اُسے کوئی عزت دینے والا نہیں بیشک اللہ جو چاہے کرے

(سورہ حج، آیت: ۱۸)

Marfat.com

وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ○

اللہ کا وعدہ اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

(سورہ الروم، آیت:٦)

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ○

تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو

(سورۂ الروم، آیت:١٧)

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○

اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو۔

(سورۂ الروم، آیت:٣١)

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ○

یونہی مہر کر دیتا ہے اللہ جاہلوں کے دلوں پر۔

(سورۂ الروم، آیت:٥٩)

وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ○

اور تمہیں سبک نہ کر دیں وہ جو یقین نہیں رکھتے۔

(سورۂ الروم، آیت:٦٠)

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا○

اور کافروں اور منافقوں کی خوشی نہ کرو اور ان کی ایذا پر درگذر فرماؤ

اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس ہے کارساز۔

(سورۂ الاحزاب، آیت:٤٨)

Marfat.com

وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْ افِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْا اَوْمَاتُوْ لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقاً حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ٥

اور وہ جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑ دیے پھر مارے گئے یا مر گئے
تو اللہ ضرور انہیں اچھی روزی دے گا اور بیشک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے

(سورۃالحج ، آیت : ۵۸)

وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِیْمٌ حَلِیْمٌ٥

اور بیشک اللہ علم اور حلم والا ہے

(سورۃ حج ،آیت:۵۹)

یٰاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْ الَهُ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْ ذُبَاباً وَّلَوِ اجْتَمَعُوْ لَهُ وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئاً لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ٥

اے لوگو ایک کہاوت فرمائی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو وہ جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ایک مکھی نہ بنا سکیں گے اگر چہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو اس سے چھڑا نہ سکیں کتنا کمزور چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا۔

(سورۃ حج ،آیت:۷۳)

فَاَقِیْمُو الصَّلٰوةَ وَاٰتُو الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْ بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ٥

نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسّی مضبوطی سے تھام لو وہ تمہارا مولیٰ ہے
تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار

(سورۃ حج ،آیت:۷۸)

Marfat.com

وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِo

اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہر والا ہے۔

(سورۃ الشعراء آیت:۲۱۷)

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَo

یا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے باغ اگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ ان کے پیڑ اگاتے کیا اللہ کیساتھ کوئی اور خدا ہے بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں

(سورہ نمل آیت:۶۰)

Marfat.com

"اللہ کی تسبیح کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین
میں ہے اور وہی غالب اللہ اور حکمت والا ہے اسی
کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت وہی جلاتا
ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی اوّل
بھی ہے اور آخر بھی وہی ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی
اور وہی ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور وہی ہے جس
نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے"۔

(سورۃ الحدید ... رکوع۔1)

حمد و ثنا اس خدائے برتر کے لیے جو وحدہٗ لا شرک ہے
درود و سلام اس نبیؐ آخر الزماں پر جو محبوبِ خدا ہے

صنف حمد مخصوص ہے رب کائنات اللہ عز و جل کی مدح و ثناء کے لیے خود اللہ رب العزت نے "توریت شریف"، "انجیل شریف"، "زبور شریف" اور "قرآن مجید" میں اپنی حمد مختلف مقامات پر بیان کی ہے مثلاً: سورۂ فاتحہ۔ سورۂ اخلاق۔ آیۃ الکرسی اور اسی طرح ایک بڑی تعداد قرآنی آیات کی ایسی ہے کہ جن میں بڑے واضح انداز میں حمد باری تعالیٰ کو بیان کیا گیا اور بلاشبہ یہ آیاتِ قرآنی اللہ رب العزت کی اکمل ترین اور افضل ترین مد کا بہترین نمونہ ہیں۔ اسی طرح احادیث شریف میں بھی جا بجا انتہائی اہتمام سے حمد باری تعالیٰ کا تذکرہ ملتا ہے۔ اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد جس شان سے بیان کی ہے اس کی مثال ملنا ممکن ہی نہیں۔ اسی طرح اللہ رب العزت نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی نعت جس مہتمم بالشان انداز میں بیان کی ہے وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ۝ (سورۃ النشراح آیت 4)

وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا رَحۡمَةٗ لِّلۡعَٰلَمِينَ ۝ (سورۃ الانبیاء آیت 107)

یہ وہ انداز اور مقام مدحت ہے جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کے اوصافِ حمیدہ جس طرح بیان کئے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنا نہ صرف رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے بلکہ

Marfat.com

تمام انبیاء کرام کی سنت ہے اور اسی طرح رسول اکرم ﷺ کی نعت کہنا اللہ عز و جل کی سنت ہے چنانچہ بات اس طرح سامنے آتی ہے کہ حمد و نعت کا ورد ہر مسلمان کے لیے نہ صرف ضروری بلکہ ایک ایسا لازمی فریضہ ہے کہ جس سے غفلت برتنے میں خسارہ ہے۔ دوستو آپ نے کبھی غور کیا کہ ہماری چند روزہ زندگی کا مقصد کیا ہے؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ٥

ترجمہ ۔ ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادیت کے لیے پیدا کیا ہے۔

(سورۃ الذاریت آیت 56)

خود اللہ عز و جل نے قرآن حکیم میں مختلف مقامات پر حمد کہنے کا حکم دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے خطبات کا مطالعہ کیجیے تو معلوم ہوگا کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے اپنے قلب و دہن کو کسی لمحہ بھی اللہ کی حمد سے غافل نہیں کیا۔ آپ صحابہ کرامؓ کو بھی حمد باری کی اکثر و بیشتر تلقین فرمایا کرتے۔ حمد باری نہ صرف ایک عظیم الشان موضوع ہے بلکہ ایک اہم ترین فریضہ بھی۔ اس میں ان گنت پہلو ایسے ہیں جن پر شعراء و شاعرات اود اہل قلم، اپنی فکری کاوشوں کو استعمال کر کے اللہ رب العزت کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

اے ایمان والو تم دین خدا کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے اندر ثابت قدمی اور مضبوطی پیدا کر دے گا۔''

(سورۃ محمد آیت 7)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

حمد افضل ترین عبادت ہے

حمد کے لغوی معنی مالک ارض و سما کی تعریف و ثنا اور توصیف بیان کرنا ہے اللہ رب العزت کی تخلیقات کا شمار ناممکن ہے۔اب جو بھی تخلیق ہماری نظر سے گزرتی ہے اسے دیکھ کر سبحان اللہ کہہ دینا بھی حمد ہے۔جس کا مقصد اس شاہکار کے خالق کی عظمت و برتری کا اعتراف کرنا ہوتا ہے جس چیز کو دیکھ کر اس کے خالق حمد کی جاری ہے اس کا ٹھیک ٹھیک علم بھی ہونا ضروری ہے محض گمان کی بنیاد پر حمد نہیں کی جا سکتی۔''حمد'' کا حق محض فریب تخیل ,تو ہم پرستی اور اندھی عقیدت سے ادا نہیں ہوتا اس کا سر چشمہ یقین محکم اور ایمان کامل ہوتا ہے۔

حمد سرور انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت ہے۔

حمد اللہ رب العزت کی خلاقیت و حاکمیت کا اقرار ہے۔

حمد اعترافِ عبدیت کا اعتراف ہے۔

حمد اللہ جل شانہ کی یکتائی و وحدانیت کا اعلان ہے۔

حمد عبادت بھی ہے اور شانِ عبادت بھی۔

حمد تمام عبادات میں افضل ترین عبادت ہے۔

حمد ادب ہی نہیں بلکہ روحِ ادب ہے۔

حمد اردو ادب میں مستقل اک صنف ہے

حمد قرآن ہے،قرآن حمد ہے،حمد راہِ مستقیم ہے،حمد رضائے ربُ العزت ہے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

فضائل حمد

حمد کی فضیلت کا اندازہ یوں لگایئے کہ کفار مکہ کی جانب سے آنحضرت ﷺ سے کہا جارہا ہے کہ اے محمد ﷺ تم اپنے اللہ کی حمد چھوڑ دو (نعوذ باللہ)۔ہم تمہیں ہیرے جواہرات کی دولت ہی نہیں بلکہ تمہاری ہر خواہش پوری کریں گے۔مگر رحمتہ اللعالمین نے دنیاوی عیش وعشرت کو چھوڑ کر حمد باری کا وظیفہ جاری رکھا۔حمد باری تعالیٰ تمام مسلمانوں پر فرض ہے چونکہ نماز فرض ہے اور نماز میں اگر آپ سورۂ فاتحہ نہیں پڑھیں تو آپ کی نماز نہیں ہوگی۔ام الکتاب کے پہلے حصہ میں اللہ جل شانہٗ کی حمد کی جاری ہے۔دوسرے حصہ میں مالک ارض و سماوات سے حاجات طلب کی جا رہی ہے۔اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم کتاب کا آغاز ہی حمد سے کیا گیا ہے۔معلوم ہوا کہ حمد کے بغیر صراط مستقیم کا حصول اس پر تاحیات گامزن رہنا اور رضائے رب العالمین کا حصول ممکن ہی نہیں۔

حمد کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران انبیاء کرام نے حمدِ رب العالمین کا اس مہتم بالشان طریقے سے اہتمام کیا کہ پروردگار عالم نے کائنات کی ان بزرگ ترین ہستیوں کو عظیم مرتبے عطا فرمائے۔یہی حال صحابہ کرام بالخصوص چاروں خلفائے راشدین کا بھی ہے اسی طرح صدقین شہداء صالحین اور صوفیاء کرام نے نغمۂ حمد کو اپنے قلوب کی اور زبانوں سجائے رکھا۔حضرت آدمؑ کی قید سے رہائی حمد کی برکت حضرت نوحؑ کی کشتی کنارے لگی حمد کا صدقہ، حضرت یونسؑ کی شکم ماہی۔سے رہائی حمد باری کا کرشمہ ہے حضرت ایوبؑ کی بیماری سے شفایابی۔حمد رب کا کمال نہیں تو اور کیا ہے؟ حضرت ابراہیمؑ پر نارنمرود کا گل وگلزار ہوجانا۔ یہ حمد رب العالمین کے ثمرات میں سے ایک ثمر ہی تو تھا۔امیر المومنین حضرت عثمان غنیؓ کی شہر امن کی خاطر شہادت کے موقع پر بصیرت ربانی کے طفیل صبر و استقلال صرف اور صرف وظیفۂ حمد کی فضیلت کی ایک اعلیٰ مثال ہے فضیلت حمد دیکھئے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ نے حمد رب العزت بیان کی اور ایک کاغذ پر لکھ کر دریائے نیل کے حوالے کردی۔دنیا نے اس تاریخی واقعے کے اندر ایمان کامل کے تحت فضیلت حمد کا مشاہدہ بھی کرلیا۔۔سبحان اللہ سبحان اللہ۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

حمد کیا ہے

حمد منشائے ایزدی ہے۔حمد سنت رسول ﷺ ہے۔حمد حسن کائنات ہے شعور وفہم و ادراک کا منبع ہے۔حمد خزینۂ رحمت ہے حمد سے عزت و عظمت ہے۔حمد راہِ مستقیم ہے۔حمد تحفۂ عظیم ہے۔ حمد رنج والم کا مداوا ہے۔حمد مسرت و شادمانی کا سرچشمہ ہے۔حمد سانسوں میں ایمان کی روانی ہے۔حمد زندگی کا قرینہ ہے۔حمد جو ہر طوفاں سے بچالے وہ سفینہ ہے۔حمد خوشبوں ہے رنگ و نکہت ہے حمد نعت ہے۔حمد فرحت ہے۔حمد انصاف کی کسوٹی ہے۔حمد پرچم ہے رحمتوں والا۔حمد تو حق کا بول بالا ہے۔حمد سب انبیاء کی سنت ہے۔حمد خلفائے راشدین کا وظیفہ حیات ہے۔حمد ہے نور کل جہانوں کا۔حمد سے نور آسمانوں کا۔حمد ادراک سب جہانوں کا۔حمد مومن کے دل کی دھڑکن ہے۔

حمد قرآن بھی ایمان بھی ہے۔حمد اللہ کی پہچان بھی ہے۔حمد آجر کی سچی اجرت ہے۔حمد قوت ہے حمد جرأت ہے۔حمد مظلوم کی وکالت ہے۔حمد سچائی کی دلالت ہے۔حمد اللہ کی رضا ٹھہری۔حمد کی وسعتیں بہت گہری۔حمد سب کی زباں پہ آتی ہے۔حمد ذلت سے بھی بچاتی ہے۔

حمد جھومر ہے، ہر عبادت کا۔حمد حسن ادب ہی نہیں، روح ادب بھی ہے۔حمد ایمان کی پہچان ہے بلکہ ایمان کی جان ہے۔

تو پھر آیئے ہم سب مل کر حمد کا وظیفہ صبح و شام کریں نہ صرف زبان و قلم سے بلکہ قلب کی دھڑکنوں کو بھی اس وظیفہ حمد میں اس طرح شریک کرتے ہوئے کہ ان سے بھی ہر آن صدائے اللہ اکبر آتی رہے یہاں تک کہ وقت اجل آجائے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

آدابِ حمد

(۱) حمد کہنے کے لیے قرآن فہمی اور احادیث رسول ﷺ کا مطالعہ ضروری ہے۔

(۲) حمد، نثر میں ہو یا نظم میں اخلاق کی متقاضی ہے۔

(۳) حمد لکھیں پڑھیں اور سنیں ضرور مگر عمل شرط اوّل ہے۔

(۴) حمد میں رب العزت کے شایان شان حمد کا گلدستہ سجائیں اور پرواز فکر بلند رکھیں۔

(۵) حمد بیان کرتے ہوئے عاجزی کے پیکر بن جائیں۔

(۶) حمد کے لیے قلب کی طہارت و آنسوؤں سے وضو ہو تو سبحان اللہ۔

(۷) حمد گو کے لیے لازم ہے کہ وہ پورے کا پورا اسلام میں داخل ہو جائے۔

(۸) حمد گو کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ سب سے زیادہ اور سب سے بہتر اللہ ربّ العزت کی حمد بیان کرنے والی ذات رسول آخر آنحضرت ﷺ کی ہے۔

(۹) حمد باری کا وظیفہ کرتے ہوئے یہ احساس رہے کہ میں اللہ کا شکر گزار بندہ بن جاؤں۔

(۱۰) آداب حمد جاننے کے لیے ہمیں قرآنِ مجید کا گہرائی سے مطالعہ کرنا ہوگا۔

چونکہ قرآن مبین نے ہمیں حمد کے آداب بڑے خوبصورت انداز میں سکھلائے ہیں۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

اُردو حمد کا فروغ

ترے فیصلے ہیں عظیم تر تری حکمتوں کی کسے خبر
تو شعور و فکر سے ماورا تری شان جلّ جلالہٗ

......☆......

خواہش مجھے کہاں ہے کہ کوئی قمر ملے
تا عمر تری حمد لکھوں وہ ہنر ملے
خونِ جگر سے حمد کی شمعیں جلاؤں میں
توفیق اس کی خالق عالم اگر ملے

......☆......

دل کے نگر میں روشنیوں کا قیام ہے
سوچا ہے جب سے میں نے کہ حمد خدا لکھوں

وظیفۂ حمد ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران و انبیاء کرام کے دنیا میں آنے کا مقصد انسانوں کو رب کی بندگی اور حمد باری تعالیٰ بیان کرنے کا سلیقہ و قرینہ سکھانا تھا۔ تمام انبیاء کرام زندگی بھر اللہ رب العزت کی حمد کرتے رہے۔ تمام مذاہب میں اللہ تعالیٰ کا تصور کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔ لیکن اسلام نے اللہ عز و جل کا جو تصور پیش کیا ہے وہ افضل و برتر اور حق و صداقت پر مبنی ہے۔ ہر مسلمان اور ہر انسان، ہر چرند و پرند غرض یہ کہ ذرّہ ذرّہ زبان و قلم سے مالکِ کائنات کی پاکی بیان کر رہا ہے.....شعراء کرام دانشوران عظام اپنی بساط بھر یہ قرض ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

Marfat.com

رد وہ ہر اک عمل ہوا جس میں تیری رضا نہیں
سانس وہ سانس ہی نہیں جس میں تیری ثنا نہیں
کعبہ کلیسا ، بت کدہ ، دیر ہو یا حریم ناز
کون سی جا ہے جس جگہ ذکر ترا ہوا نہیں

یوں تو خدا کے جلووں کی ہر جگہ فراوانی ہے۔عالم امکان کے ہر گوشے اور ہر ذرّہ میں اس کا پرتو موجود ہے لیکن اس کی واضح اور نمایاں نشانیاں خود انسان میں موجود ہیں اس کی روح اور اس کے دل میں خدا ہی جانگزیں ہے یہ ہماری خامی اور عقل کی کوتاہی ہے ہم اسے مظاہر قدرت میں ہر جگہ تلاش کرتے ہیں لیکن اپنی ذات کو فراموش کر دیتے ہیں۔خدا کی تلاش،اس کی جستجو،اسے پانا اور سمجھنا یہی مقصود حیات ہے اور اسی غرض سے انسان تخلیق کیا گیا ۔اگر مقصد حیات حاصل کرنا ہے تو روح و دل کی گہرائیوں میں خدا کو تلاش کیا جائے۔

غافلو ڈھونڈتے پھرتے ہو جس کو عالم میں
غور سے دیکھو وہ ہے دل میں تمہارے بیٹھا

باوجود اس حقیقت کے کہ خدا کا جلوہ ہر طرف اور خود انسان میں موجود ہے اس کو پالینا آسان نہیں اپنی خرد کی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اس لامحدود ذات کو محدود دائرے میں لانے کی کتنی ہی سعی کی جائے مگر کامیابی کا امکان نہیں قرآن میں باری تعالیٰ نے اپنی صفات خود بیان کی ہیں ان میں رحمت ، رحم اور کرم کا ذکر بکثرت ملتا ہے۔تمام مخلوق کی مغفرت اللہ کی انہیں صفات کی مرہون منت ہے اس لیے جہاں انسان ان کے سہارے سے گزرتا ہے وہاں شاعر ان کا ذکر بھی بار بار کرتا ہے۔

تیری رحمت سے نا امید نہیں
اپنی محرومیوں سے ڈرتا ہوں

اہل نظر اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ اس موجودہ صدی کی تیسری دہائی تک

Marfat.com

جن شعراء کے دواوین شائع ہوئے ہیں ان کی ابتدا بسم اللہ یا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوئی ہے اسے محض ایک روایت کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ خیر و برکت کے اس کلمہ کو صرف دواوین و مثنویوں تک محدود نہ سمجھا جائے۔ اُردو میں جو کتابیں لکھی گئیں وہ چاہے نثر میں ہوں یا نظم میں اس کلمۂ برکت سے خالی نہیں۔

زبان و قلب یہ فکر رسا بھی تیری ہے
مرے قلم میں روانی عطا بھی تیری ہے
بلا ستون معلّق ہے عقل ہے حیراں
یہ آسمان کی نیلی ردا بھی تیری ہے
بھٹک رہا تھا اندھیروں میں آدمی کب سے
ترے نبی نے جو بخشی ضیا بھی تیری ہے
ترے حبیب پہ بھیجیں درود کے تحفے
یہ حکم بھی ہے ترا اور رضا بھی تیری ہے

☆

حمد دنیا کی ہر زبان اور ہر صنف میں کہی جا رہی ہے۔ وظیفۂ حمد ہر مسلمان اور انسان پر فرض ہے۔ اردو میں حمد نگاری کا آغاز اردو کے آغاز میں ہی ہو گیا تھا۔ متقدمین اصولِ ثواب کے لیے دواوین کے آغاز میں حمد کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اُردو میں سب سے پہلی حمد لکھنے کا اعزاز فخر الدین نظامی کو حاصل ہوا۔ اُردو کی پہلی مثنوی قدم راؤ پدم راؤ ۱۴۲۱ء سے ۱۴۳۵ عیسوی کے درمیانی عرصے میں لکھی گئی۔ اس مثنوی کا آغاز حمد باری تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ دراز ہوتا ہوا ولی دکنی، سراج اورنگ آبادی، مرزا رفیع سودا، میر تقی میر، بچل سرمست، نظیر اکبر آبادی، مومن خان مومن، ذوق دہلوی، مرزا غالب، بہادر شاہ ظفر، میر انیس، مرزا دبیر، امیر مینائی، داغ دہلوی، محسن کاکوروی، مولانا حسن رضا بریلوی، الطاف حسین حالی، اسمٰعیل میرٹھی، مولانا احمد رضا

Marfat.com

خان بریلوی اور علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خاں، بہزاد لکھنوی، شاعر لکھنوی، صبا اکبر آبادی، صہبا اختر، ماہر القادری تک جا پہنچتا ہے۔ عصر حاضر میں تابش دہلوی، احمد ندیم قاسمی، راغب مراد آبادی، حفیظ تائب، حنیف اسعدی، امید فاضلی، سرشار صدیقی، عاصی کرنالی، راجا رشید محمود، ڈاکٹر ریاض مجید، علیم ناصری، ریاض حسین چودھری، خورشید رضوی، شبنم رومانی، ابوالخیر کشفی، ادیب رائے پوری، اعجاز رحمانی، ظفر عمر زبیری، ابولیث قریشی، ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی، سہیل غازی پوری، حیرت الہ آبادی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن کچھ شعراء و شاعرات نے حمد پر بھر پور توجہ کی اور مجموعہ ہائے حمد، شائع کیے ۔ اُردو میں اوّلین مجموعۂ حمد ''دیوانِ ایزدی'' ۱۳۲۷ ہجری میں لکھنو سے شائع ہوا۔ اس مجموعہ کے خالق مفتی محمد سرور لاہوری ہیں۔ دوسرا مجموعہ حمد مضطر خیر آبادی کا ''نذرِ خدا'' کے نام سے ۱۹۰۸ء میں کانپور سے شائع ہوا۔ تیسرا مجموعہ حمد امتہ اللہ تسنیم کا ''بابِ کرم'' ۱۹۵۴ء میں انڈیا سے شائع ہوا۔ پاکستان میں پہلا مجموعہ حمد ترتیب کے لحاظ سے چوتھا ''پتھر میں آگ'' ۱۹۸۰ء کو لاہور سے شائع ہوا۔ اس مجموعہ کے خالق عبدالسلام طور ہیں۔

پانچواں مجموعہ حمد	''الحمد''	۱۹۸۴ء	مظفر وارثی
چھٹا مجموعہ حمد	''لاشریک''	۱۹۸۴ء	طفیل دارا
ساتواں مجموعہ حمد	''صحیفہ حمد''	۱۹۸۸ء	لطیف اثر
آٹھواں مجموعہ حمد	''سبحان اللہ وبحمدہ''	۱۹۹۰ء	حافظ لدھیانوی
نواں مجموعہ حمد	''بحضور حق تعالیٰ''	۱۹۹۰ء	کاوش زیدی
دسواں مجموعہ حمد	''قلم سجدے''	۱۹۹۳ء	لالہ صحرائی
گیارھواں مجموعہ حمد	''خالق ذوالجلال''	۱۹۹۴ء	ابرار کرت پوری
بارھواں مجموعہ حمد	''حمدیہ قطعات''	۱۹۹۴ء	مسرور بدایونی

Marfat.com

تیرھواں مجموعہ حمد	"خدائے ذوالجلال"	۱۹۹۶ء	محبت خان بنگش
چودھواں مجموعہ حمد	"نام بنام حمد وثنا"	۱۹۹۸ء	انوار عزمی
پندرھواں مجموعہ حمد	"حمد نامہ"	۱۹۹۸ء	شیبا حیدری
سولھواں مجموعہ حمد	"اللہ اکبر"	۱۹۹۸ء	گہر اعظمی
سترھواں مجموعہ حمد	"الرحمٰن"	۲۰۰۰ء	جمیل عظیم آبادی
اٹھارھواں مجموعہ حمد	"حمد میری بندگی"	۲۰۰۰ء	طاہر سلطانی
انیسواں مجموعہ حمد	"صحیفہ حمد کا"	۲۰۰۰ء	اجمل نقشبندی
بیسواں مجموعہ حمد	"ربّ العالمین"	۲۰۰۱ء	سجاد سخن
اکیسواں مجموعہ حمد	"اللہ الصمد"	۲۰۰۱ء	نگار فاروقی
بائیسواں مجموعہ حمد	"زبور سخن"	۲۰۰۲ء	تنویر پھول
تیئسواں مجموعہ حمد	"تری ہی حمد وثنا"	۲۰۰۲ء	علیم النساء ثنا
چوبیسواں مجموعہ حمد	"الحمدللہ"	۲۰۰۲ء	عزیز الدین خاکی
پچیسواں مجموعہ حمد	"حمد ومناجات"	۲۰۰۲ء	منصور ملتانی
چھبیسواں مجموعہ حمد	"حمدیہ رباعیات"	۲۰۰۳ء	راغب مراد آبادی
ستائیسواں مجموعہ حمد	"سرچشمۂ حمد"	۲۰۰۳ء	سائرہ حمید تشنہ
اٹھائیسواں مجموعہ حمد	"محامد باری تعالیٰ"	۲۰۰۳ء	خطیب گلشن آبادی
انتیسواں مجموعہ حمد	"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"	۲۰۰۴ء (زیر طباعت)	صبا اکبر آبادی
تیسواں مجموعہ حمد	"ثنائے کبریا"	۲۰۰۴ء	یونس ہویدا

چھ سو برس میں کل ۳۶ مجموعہ ہائے حمد شائع ہوئے، یہ ہمارے لیے غور وفکر کا مقام ہے۔

۳۰ شعرائے کرام کے ۳۶ مجموعہ ہائے حمد شائع ہوئے ہیں۔

Marfat.com

لطیف اثر کے چار مجموعہ ہائے حمد کراچی سے شائع ہوئے۔حافظ لدھیانوی کے تین مجموعہ ہائے حمد فیصل آباد سے شائع ہوئے۔مظفر وارثی کے دو مجموعہ ہائے حمد لاہور سے شائع ہوئے۔

ترتیب کچھ اس طرح بنتی ہے کہ، تقسیم سے قبل دو مجموعہ ہائے حمد شائع ہوئے۔تقسیم کے بعد ۳۴ مجموعہ ہائے حمد شائع ہوئے۔اب ان کی ترتیب ملاحظہ کیجیے۔

لاہور شہر سے پانچ مجموعہ ہائے حمد شائع ہوئے .... فیصل آباد سے پانچ مجموعہ ہائے حمد شائع ہوئے۔

ملتان شہر سے ایک مجموعہ حمد شائع ہوا............کوہاٹ سے ایک مجموعہ حمد شائع ہوا

بھارت سے چار مجموعہ ہائے حمد شائع ہوئے۔

کراچی شہر سے ۱۸ مجموعہ ہائے حمد شائع ہوئے۔اس حوالے سے اردو حمدیہ ادب میں کراچی کا پچاس فیصد حصہ شامل ہے۔اُردو حمدیہ ادب کے حوالے سے کراچی کو یہ فوقیت بھی حاصل ہے کہ یہاں سے ۱۹۹۸ء کو ''جہانِ حمد'' کا اجراء ہوا۔جہانِ حمد اب تک کم و بیش پانچ ہزار صفحات پر مشتمل حمدیہ مواد شائع کر چکا ہے۔

جہانِ حمد اُردو میں حمد کے موضوع پر اوّلین کوشش ہے۔

الحمدللہ کراچی سے ہی اُردو حمد کے موضوع پر اوّلین ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' کا پہلا شمارہ فروری ۲۰۰۴ء کو شائع ہوا۔ارمغان حمد کا سالانہ زرِ تعاون ۳۰۰ روپے ہے آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ارمغانِ حمد کی ممبرشپ ضرور حاصل کریں............

کراچی شہر کو شہرِ حمد کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا اس عظیم شہر میں ''بزمِ جہانِ حمد'' پاکستان ہر ماہ طرحی حمدیہ مشاعرہ عیسوی مہینے کے پہلے اتوار کو بعد نماز مغرب مختلف مقامات پر منعقد کرتی ہے۔ان مشاعروں کے انعقاد سے حمد کی خوشگوار فضا قائم ہوئی ہے۔

اب ہم جائزہ لیتے ہیں حمدیہ انتخاب و حمد نمبروں کا۔

Marfat.com

حمدیہ انتخاب

حمدیہ انتخاب اور حمد نمبروں کے حوالے سے بھی بہت کم کام ہوا ہے۔ جو ہمارے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ حمدیہ انتخاب اور حمد نمبر کی ترتیب کچھ اس طرح ہے۔

حمدیہ انتخاب......نغمۂ توحید......١٩٨١ء مرتبین۔صوفی عبدالغفار، ظفر صابری۔ (لاہور)

حمدیہ انتخاب......حمد و مناجات......١٩٨٦ء مرتبین۔ضیاء محمد ضیاء، طاہر شادانی (لاہور)

حمدیہ انتخاب......مناجاتِ مقبول......١٩٨٦ء مرتب..انیس احمد نوری۔ (سکھر)

مجموعہ حمد......حمد......١٩٨٥ء۔مرتب..درد اسعدی (حیدر آباد سندھ)

حمدیہ انتخاب......خزینۂ حمد......١٩٩٥ء مرتب..طاہر سلطانی (کراچی)

اس انتخاب میں اردو کے علاوہ دس زبانوں کا حمدیہ کلام اُردو ترجمے کے ساتھ شامل ہے

حمدیہ انتخاب......اذانِ دیر......١٩٩٧ء مرتب..طاہر سلطانی (کراچی)

حمدیہ انتخاب......الف اللہ......١٩٩٧ء مرتب..مرتضٰی اشعر (ملتان)

''اذانِ دیر'' میں غیر مسلم شعراء کا حمدیہ کلام، معہ کوائف کے شامل ہے۔

اوّلین حمدیہ انتخاب......حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر......١٩٩٩ء مرتب..طاہر سلطانی (کراچی)

٩٩ شاعرات کا کلام معہ کوائف شامل ہے

حمدیہ انتخاب......انتخابِ حمد......٢٠٠٢ء مرتب..غوث میاں (کراچی)

حمدیہ انتخاب......خواتین کی حمدیہ شاعری......٢٠٠٣ء مرتب..غوث میاں (کراچی)

حمدیہ انتخاب......حمدِ خالق......٢٠٠٣ء......مرتب......راجا رشید محمود (لاہور)

Marfat.com

حمد نمبر

ماہنامہ.....نعت.....حمد نمبر، ۱۹۸۸ء مرتب راجا رشید محمود (لاہور)

''مفیض حمد نمبر''۔۱۹۹۷ء۔مدیر:محمد اقبال نجمی۔(گوجرانوالہ)

ماہنامہ.....خیال وفن.....حمد نمبر،۲۰۰۰ء مرتب ممتاز راشد

''مفیض حمد نمبر۲''۔۲۰۰۳ء۔مدیر:محمد اقبال نجمی۔(گوجرانوالہ)

کتابی سلسلہ ، نعت رنگ..... حمد نمبر ۲۰۰۰ء مرتب صبیح رحمانی (کراچی)

یہ تھا اردو حمد کا مختصر جائزہ جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

Marfat.com

اُردو حمدیہ رباعیات

اُردو شاعری کی اصناف میں رباعی سب سے مشکل صنف ہے۔ رباعی چار مصرعوں پر محیط ہوتی ہے۔ رباعی کے چار مصرے مروجہ بحور ہزج اخرب یا ہزج اخرم میں کہے جاتے ہیں۔
رباعی میں کوئی ایک بحر یا چار مصرعوں میں چار بحور تک استعمال ہوتی ہیں۔ رباعی کے چار مصرعوں میں پہلے دوسرے اور چوتھے مصرع میں قافیہ اور ردیف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ تیسرے مصرع میں قافیہ اور ردیف کی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ رباعی کی بحور غزل کی بحور سے مختلف ہوتی ہیں۔

صنف رباعی کا موجد عمر خیام کو کہا جاتا ہے۔ اُردو رباعیات کہنے والے شعراء میں میر، غالب، سودا، درد، ذوق، داغ، صفی لکھنوی غرض یہ کہ اس دور کے تمام شعراء کرام نے رباعیات کہیں۔

اُردو رباعیات کے حوالے سے میر انیس اور مرزا دبیر کو تمام شعراء پر سبقت حاصل ہے۔

امجد حیدر آبادی بھی اس صف میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ اس سلسلے کو آگے بڑھانے میں جوش ملیح آبادی اور صبا اکبر آبادی پیش پیش رہے ہیں۔ عصر حاضر میں منظور حسین شور، قمر رعینی اثر صہبائی، خواجہ دل محمد کے نام بھی نمایاں ہیں۔ اس وقت ہمیں راغب مراد آبادی سے بڑا رباعی گو نظر نہیں آتا اب تک چھ ہزار رباعیات کہہ چکے ہیں۔ اور ایک بات جو انہیں تمام شعراء میں نمایاں کرتی ہے وہ ان کی رباعیات کا مجموعہ حمد "لالاسماء الحسنٰی" ہے یہ مجموعہ ۲۰۰۳ء میں شہر حمد کراچی سے شائع ہوا۔

اُردو رباعیات تو بے شمار شعراء و شاعرات نے کہی ہیں مگر حمدیہ رباعیات محدود شعراء و شاعرات نے ہی کہی ہیں۔ نمونہ کلام آپ کے ذوقِ مطالعہ کی نذر۔

گوہر کو صدف میں آبرو دیتا ہے
بندے کو بغیر جستجو دیتا ہے

Marfat.com

انسان کو رزق ، گل کو بو ، سنگ کو لعل
جو کچھ دیتا ہے سب کو تو دیتا ہے

(میر انیس)

کیسا احسان ہے خلقِ عالم کرنا
پھر عالمِ ہستی میں مکرم کرنا
تھا کارِ کرم ہی اے کریمِ مطلق
ناچیز کفِ خاک کو آدم کرنا

(میر تقی میر)

جس ذات کو آفاق میں کہتے ہیں احد
وہ اور امام ایک ہیں نزدیکِ خرد
گر ہندسہ داں ہے تو سمجھ لے تعداد
کتنے ہیں احد کے بحسابِ ابجد

(مرزا رفیع سودا)

ہر دم اس کی عنایت تازہ ہے
اس کی رحمت بغیر اندازہ ہے
جتنا ممکن ہو کھٹکھٹائے جاؤ
یہ دستِ دُعا خدا کا دروازہ ہے

(امجد حیدر آبادی)

تقدیر سے وہ فزوں بیاں سے باہر
ادراک سے وہ بری گماں سے باہر

Marfat.com

اندر باہر ہے وہ پیدا پنہاں
سرحد مکان و لامکاں سے باہر

(اسمٰعیل میرٹھی)

دنیا تری قدرت کی تماشائی ہے
چھائی ہوئی سب پر تری یکتائی ہے
جلوہ ہے دوئی میں بھی تری وحدت کا
دو آنکھیں ہیں اور ایک بینائی ہے

(حافظ پیلی بھیتی)

بدکار ہیں عاصی ہیں زیاں کار ہیں ہم
تعزیر کے بے شبہ سزاوار ہیں ہم
یہ سب سہی پر دل کو ہے اس سے قوّت
اللہ کریم ہے ، گنہگار ہیں ہم

(مولانا حسن رضا خان بریلوی)

ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا
آتش پہ مغاں نے راگ گایا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے
انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا

(مولانا الطاف حسین حالی)

کیا عقل تری ذات کے پہلو جانے
کیا فکر صفت تیری سرمو جانے

Marfat.com

میں اور بھلا دعویٰ عرفاں تیرا
تو کیا ہے یہ راز صرف تو جانے

(صبا اکبر آبادی)

مشرق کو شدائدِ فرنگی سے بچا
مغرب کو مکائدِ نہنگی سے بچا
اے خالق پاک فطرت انساں کو
روباہی و گرگی و پلنگی سے بچا

(تلوک چند محروم)

نزدیک بھی ہر بشر سے اور دور بھی ہے
اک جلوہ منکشف بھی مستور بھی ہے
قائل تری بے پناہ صناعی کا
مردم بھی ہے مردمک بھی ہے نور بھی ہے

(اثر زبیری)

اے خالقِ ارض و فلک و لوح و قلم
اے جلوہ فروز بزمِ اثبات و قدم
ہر چند کہ ہوں معترفِ جرمِ کثیر
اے منبعِ الطاف و کرم مجھ پہ کرم

(قمر رعینی قمر)

دنیا کی ہر اک عظمت و رفعت دے دی
محبوبِ دو عالم ﷺ کی محبت دے دی

Marfat.com

اب کونسی دولت ہے جو حق سے مانگوں
سب سے بڑی ایمان کی دولت دے دی

(رونق بدایونی)

مایوس کو ارجمند کردیتا ہے
ملحد کو بھی ، حق پسند کردیتا ہے
الرّافع سے عیاں ہے ، اس کی حکمت
جس کو چاہے ، بلند کردیتا ہے

(راغب مرادآبادی)

بے مانگے کرم اپنا دکھاتا ہے تو
یوں ذوقِ طلب اور بڑھاتا ہے تو
تھکتا نہیں لینے سے وہ سائل ہوں میں
رکتا نہیں دینے سے وہ داتا ہے تو

(مبارک مونگیری)

تو خالق و مالک ہے ہمارا بے شک
تونے رخِ گیتی کو سنوارا بے شک
جب بھی کبھی نازل ہوئی مشکل ہم پر
تونے ہے دیا ہم کو سہارا بے شک

(عزیز لدھیانوی)

اے مالکِ کُل دیکھ یہ بندہ تیرا
سو جان سے ہے عاشق و شیدا تیرا

Marfat.com

ہر چند کہ مستور ہے نظروں سے مگر
ہر شے سے ہویدا ہے اجالا تیرا

(جمیل عظیم آبادی)

شبنم میں ترا جلوہ شفق میں تو ہے
گلشن میں ہے دشتِ لق و دق میں تو ہے
یہ ارض و سما تیری کتابِ صنعت
صفحے صفحے، ورق ورق میں تو ہے

(ناوک حمزہ پوری)

رحمٰن ہے راحم ہے وہی ہے ارحم
دربار میں اُس کے کرو آنکھیں پر نم
لا تقنطو قرآن میں ہے اُس نے کہا
اللہ تو مائل بہ کرم ہے ہر دم

(تنویر پھول)

قائم بھرم ہے میرا فقط رب کے نام سے
میں اکتساب کرتا ہوں رب کے کلام سے
حمدِ خدائے پاک لکھا اور پڑھا کرو
اتنی سی التجا ہے بہت احترام سے

(طاہر سلطانی)

شیبا کرتی ہے التجا اللہ
مان میری بھی تو دعا اللہ
چاہیے اس کو بادۂ عرفاں
اپنی شیبا پہ رحم فرما اللہ

(شیبا حیدری)

Marfat.com

اردو حمدیہ قطعات

اصنافِ شاعری میں قطعہ کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح غزل کے ایک شعر میں کسی مضمون کو سمودیا جاتا ہے اسی طرح قطعہ کے چار مصرعوں میں کسی مضمون کو نظم کیا جاتا ہے قطعہ میں ہر قسم کے مضمون کو خواہ وہ کسی واقعے یا حالات حاضرہ کی عکاسی کی گئی ہو، کسی سیاسی واقعے یا معاشرے کے کسی اچھے یا برے پہلو کی ترجمانی کی گئی ہو۔ قطعہ کے چار مصرعوں میں دو شعر ہوتے ہیں پہلے مصرع میں قافیہ ردیف کی کوئی قید نہیں ہوتی دوسرے مصرع میں پابندی کی جاتی ہے اسی طرح تیسرے مصرع میں قافیہ ردیف کی پابندی نہیں ہوتی مگر چوتھے مصرع میں پابندی ہوتی ہے۔ قطعہ غزل کی تمام مروجہ بحور میں کہا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قطعہ پورے نفس مضمون کی عکاسی کرسکے اور بات قاری تک آسانی سے پہنچ جائے قطعہ جتنا شگفتہ مربوط اور اثر انگیز ہوگا اتنا ہی مقبول ہوگا۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ شعرائے کرام نے حمدیہ قطعات بھی کہے ہیں حمدیہ قطعات کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

گر تجھ کو ہے یقین اجابت دعا نہ مانگ
یعنی بغیر یک دلِ بے مدعا نہ مانگ
آتا ہے داغ حسرتِ دل کا شمار یاد
مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

(مرزا غالب)

Marfat.com

یارب غریب بندۂ ناداں پہ رحم کر
ہر آدمی پہ فضل ہر انساں پہ رحم کر
ان بیکسوں کے دیدۂ گریاں پہ رحم کر
ان عاجزوں کے حال پریشاں پہ رحم کر

(مفتی غلام سرور لاہوری)

دنیا کسی جلوے سے منوّر ہے ضرور
پوشیدہ کوئی ہستی برتر ہے ضرور
ذرّات کے افلاک کی سیّاروں کی
گردش یہ بتاتی ہے کہ محور ہے ضرور

(احسان امروہوی)

خدا سے آبرو مندی کی استطاعت مانگ
اٹھا کے دستِ طلب سکّۂ قناعت مانگ
خدا کے گھر میں کسی چیز کی کمی تو نہیں
خدا سے مانگ تو دونوں جہاں کی دولت مانگ

(سرشار صدیقی)

شب و روز ہونٹوں پہ ہے یہ دعا
کہ بدحال بندوں کو خوش حال کر
ہے قرضوں میں جکڑا ہوا بال بال
خدا ہمیں فارغ البال کر

(انور شعور)

اے خدا میرے محمد ﷺ کی محبت کے عوض
مغفرت ہی مری ہوجائے تو کیا اچھا ہو

Marfat.com

میرے چہرے پہ جو ہے دھند گناہوں کے سبب
آبِ کوثر سے جو ڈھل جائے تو کیا اچھا ہو

(مونسہ خاتون)

تو جب چاہے کسی صحرا کو بحرِ بیکراں کر دے
فقط اک کُن سے تو چاہے تو تخلیقِ جہاں کر دے
کہاں میرا قلم توصیف تیری کر سکے خالق
نہیں ایسا کوئی بھی لفظ جو تجھ کو بیاں کر دے

(نور جہاں نوری)

وہی رحمٰن و ارحم ہے یقیں ہے یہ قیامت میں
خطا پوشی و غفاری کا دریا بہہ رہا ہوگا !!
دعا پتھر کے بدلے رحمتہ للعالمیں نے دی !!
کیا جس نے انہیں ﷺ پیدا وہ رحمانی میں کیا ہوگا !

(تنویر پھول)

ہم ترے ناچیز بندے ہیں الٰہی فضل کر
ہے ترا ہی آسرا اے مایۂ بے مایگاں
ماہرِ خستہ جگر پر بھی خدایا رحم کر
آخر اس کے صبر کا کب تک رہے گا امتحاں

(ماہر کرنالی)

ذکرِ رب ذکرِ نبی ﷺ زیست کا حاصل سمجھو
اس وظیفے سے مقدم کوئی اظہار نہیں
حمدِ باری ہے فقط عشق و وفا کی خوشبو
اس چمن زار سے بڑھ کر کوئی گلزار نہیں

(طاہر سلطانی)

Marfat.com

اردو حمدیہ دوہے

صنفِ دوہے کا آغاز ہندوستان سے ہوا حضرت امیر خسرو اس صنف کے موجد ہیں باکمال شاعر تھے آپ کے دوہے آج بھی اسی طرح مقبول ہیں جیسے کہ سینکڑوں برس پہلے مقبول تھے۔
امیر خسرو کے بعد بے شمار شعراء شاعرات نے دوہے کہے اور آج بھی کہے جا رہے ہیں۔
عصرِ حاضر میں اُردو حمد نگاری کو اچھا خاصا فروغ ہوا ہے ہمارے شعرائے کرام نے ربّ کائنات کے حضور نذرانۂ عقیدت حمدیہ دوہوں کی شکل میں پیش کیا ہے جو خوش آئند ہے۔
ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی ان اصناف یعنی دوہے، ماہیے، رباعیات، قطعات پر زیادہ توجہ دیں۔ اور یہ تو ہم سب کے لیے بہت زیادہ بہتر ہوگا کہ ہم ان اصناف میں حمد و نعت کہیں کہ یہی ہماری بخشش و نجات کا ذریعہ ہے۔ چند شعرائے کرام کے حمدیہ دوہے ملاحظہ فرمائیں اور اپنے قلوب کو ایمان کی خوشبو سے معطر کریں۔

دونوں جگ کا داتا جو ہے اس سے کرلو پریت
گیان دھیان سے اس کو چاہو اُس کے گاؤ گیت
سانجھ سویرے حمد پڑھو تم سارے دکھ ہوں دور
اللہ آگے ایک ہیں سارے کیا آجر مزدور

(جمیل عظیم آبادی)

کوئی کہے رحیم تو کوئی کہے تو رام
اک ہستی کے رکھ لئے دنیا نے سو نام

(طفیلِ ہوشیار پوری)

Marfat.com

اس کی باتیں کرتے رہنا میرا دین ایمان
اس کے ہیں محتاج ملائک کیا جن کیا انسان
اس کی نظروں میں اک جیسے حیوان و انسان
سب کا پالنہار ہے وہ سب کا رب رحمان

(سجاد مرزا)

آنکھوں میں اترے چمک دل میں تیری یاد
مولا تجھ کو سوچ کر رہتا ہوں شاد

☆

سارے عصیاں ہم کریں کیسے ہو اظہار
پردہ پوشی تو کرے تو مالک ستار

(سہیل غازی پوری)

سانجھ سویرے جگ کو سورج کرتا ہے پرنام
کرلی ہے کیا اس کی پوجا جس نے دیا آرام
اس کا سہارا تھام لے مورکھ جو سب کا رکھوالا
موسیٰؑ کو فرعون کے گھر میں تھا اس نے ہی پالا

(تنویر پھول)

رب کی کیا تعریف کروں میں چھوٹا منہ ہے بات بڑی
کیسے کرے کوئی حمد خدا کی عاجز ہے مخلوق کھڑی
دیکھا نہیں ہے خدا کو کسی نے پھر بھی اس کو خدا مانیں
ہے یہ دلیل خدا ہونے کی سب ہی ایک خدا مانیں

(مشتاق چغتائی)

Marfat.com

تیری حمد ثنا کے آگے سارے لفظ کنگال
تو امثال سے ارفع اعلیٰ اپنی آپ مثال
تیرے پیار کی خاطر بوئیں ہم لفظوں کے کھیت
تیرے نام کو جپتے جپتے گذریں پھاگن چیت

(اقبال نجمی)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

اُردو حمد یہ ماہیے

۱

ماہیا پنجاب کی مشہور و ممتاز صنف ہے۔ یعنی لوک گیت ہے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس صنف کا آغاز بابا فرید گنج شکرؒ کے دور میں ہوا مشہور نقاد ڈاکٹر بشیر سیفی مرحوم رقمطراز ہیں۔

پنجابی ماہیے اپنی اصل شکل میں بہت کم دستیاب ہیں۔ چنانچہ مختلف کتابوں میں مختلف وزن اور صورت میں ملتے ہیں۔ بعض کتابوں میں تو ماہیے کو ڈیڑھ مصرع میں بھی لکھا گیا ہے۔

مصرع کس وزن میں ہو یہ ابھی تک طے نہیں ہو سکا۔ ڈاکٹر صابر آفاقی تینوں مصرعوں کے یکساں ہونے کی شہادت دیتے ہیں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ماہیے کا دوسرا مصرع بقدر ایک سبب لازماً کم ہوتا ہے۔

عہد نو میں دیگر اصناف کے ساتھ ساتھ ماہیے بھی باقاعدگی سے چھپ رہے ہیں۔ ماہیے کا اصل موجد کون ہے یہ تو طے نہ ہو سکا مگر اس زمین میں سیّدہ حنا کو یہ اوّلیت حاصل ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے اپنے ماہیوں کا مجموعہ کلام ''عشق سے طبیعت نے'' فروری ۱۹۹۰ء میں شائع کر دیا ہے۔ یہ بات بھی مسلم ہے کہ اب ہر وہ شاعر جو ماہیے کہہ رہا ہے وہ حمد یہ ماہیے بھی کہہ رہا ہے۔

اُردو حمد یہ ماہیے اب تقریباً تمام رسائل و جرائد اور شعراء و شاعرات کے مجموعہ کلام کی زینت بن رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں اُردو حمد یہ ماہیے۔

رازق بھی جلالی بھی
سب کا نگہباں وہ
باسط بھی جمالی بھی

Marfat.com

سب نام بھی سچے ہیں
خالقِ عالم کے
احکام بھی سچے ہیں

(سہیل غازی پوری)

اللہ کرم کرنا
صدقے میں محمد ﷺ کے
دامن کو مرے بھرنا

(مختار اجمیری)

یہ ارض و سما تیرے
تو خالق و مالک ہے
ہم بندے خدا تیرے

(ساحر شیوی)

تیرے ہی لیے مولا
زیبا ہے تعریف
تو رب ہے عالم کا

(اسلم حنیف)

مختار ہے عالی ہے
نام خدا جس کا
وہ ذات نرالی ہے

(فراغ روہوی)

Marfat.com

تو ہے سب کا رازق
روزی دے تو ہی
دو عالم کے خالق

(تنویر پھول)

معبود ہے برتر ہے
لاریب نہیں کوئی
اک اللہ اکبر ہے

(آفتاب مضطر)

رازق وہ دو جہاں کا
اُس سے غرض نہیں ہے
ہے کون کس مکاں کا

(طاہر سلطانی)

رحمان ہے تو مولا
بکھرے ہیں ترے ہی
جلوے ہر سو مولا

(ارباب عزمی)

Marfat.com

اُردو حمدیہ ہائیکو

ہائیکو کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا سولھویں صدی میں آغاز ہوا ہائیکو کا کنگ باشو کو کہا جاتا ہے جبکہ دوسرے نمبر پر یوسا بوسن ہے ہائیکو پانچ سات پانچ کے علاوہ بھی آپ کی نظر سے گزریں گے معروف شاعر و ادیب، سید معراج جامی لکھتے ہیں۔

آزاد نظم، نظم معریٰ، سانیٹ، نثری نظم، ماہیا اور ہائیکو جیسی نئی اصناف میں ہمیں اظہار و مفاہیم کے خزانے ملتے ہیں۔

اُردو شاعری کے چمن میں ہائیکو کا پودا ابھی نمو پذیر ہے لیکن توانا ہے۔ ہائیکو کے کارواں میں بہت معتبر اور سکّہ بند نام بھی شامل ہیں۔ اور ان میں نئے لکھنے والوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔

ہائیکو میں جہاں شعرائے کرام نے مختلف موضوعات کو اپنی فکر کا محور بنایا ہے وہیں ان شعراء کرام نے اللہ رب العزت کی حمد بھی بیان کی ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں حمدیہ ہائیکوز کا ایک خوبصورت گلدستہ پیش کر رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

یارب تیری شان
لفظوں سے ہے بالاتر
کیسے کروں بیان

(محسن بھوپالی)

Marfat.com

اے میرے معبود
حرفِ ثنا محدود مرا
تو ہے لامحدود

(سرشار صدیقی)

جلوہ نور کا
دمن دمن روشن ہے
کوہِ طور کا

(جمیل عظیم آبادی)

گل کاری کردے
مولا میرے لفظوں کو
معیاری کردے

(سہیل غازی پوری)

اس کی حمد تمام
جس سے پکارو سب اس کے
اچھے اچھے نام

(شفیق الدین شارق)

اونچا اس کا نام
معنی باندھیں جس کی خاطر
لفظوں کا احرام

(تاجدار عادل)

Marfat.com

رگِ جاں سے بھی پاس موجود تو
ہر اک سانس تیرے کرم کا ظہور
ہے شاہد کہیں اور مشہود تو

(علیم صبا نویدی)

ذکر تیرا ہے سب زبانوں پر
ذکر تیرے سے بات بنتی ہے
ذکر تیرا ہی نبضِ ہستی ہے

(اقبال نجمی)

مست بہاروں میں
تیری خوشبو تیرا نور
چاند ستاروں میں

(شہناز نور)

ء

کوئی نہیں ثانی
باقی رہے گا بس تو ہی
دنیا ہے فانی

(مجید فکری)

سب سے اونچا ہے نام اللہ کا
سجدہ اس ہی کے نام کرتا ہوں
پھر محمد ﷺ کا ورد کرتا ہوں

(عبدالقدوس قدوسی)

Marfat.com

میرا رب رازق
مٹی پانی آگ ہوا
سب کا ہے خالق

(معراج حسن عامر)

سب اس کے محکوم
اس کے اشاروں پر رقصاں
مہر و ماہ و نجوم

(فراست رضوی)

دن ہو یا ہو رات
میرے اندر بولتی ہے
میرے رب کی ذات

(معراج جامی)

مالکِ یوم الدین
تیری رحمت سے بے شک
دل کو ہے تسکین

(فراغ روہوی)

نقش ہوا دل پر
کعبے کا اک اک منظر
اللہ اکبر

(وضاحت نسیم)

Marfat.com

دور ہے ہم سے کب
اپناوہ مولا ہردم
شہ رگ سے اقرب

(تنویر پھول)

شکرِ ربِ قدیر کرتے ہیں
جس کی رحمت محیط ہے ہم پر
جس کی ہستی ہے جاوداں نجمی

(اقبال نجمی)

جھوٹ ہیں سارے در
سب سے بڑا سچ دنیا میں
اللہ اکبر

(اقبال حیدر)

ہم نے جس سمت بھی نظر ڈالی
تیری عظمت دکھائی دی ہم کو
مالکِ دو جہان ربِ غفور

(تاباں عابدی)

تو ہی تو اعتبارِ ہستی ہے
جتنی بے اعتبار چیزیں ہیں
سب ترا نام لے کے جیتی ہیں

(جمیل ملک)

Marfat.com

پیاسہ ہے گلہ
پیارے اللہ مینا برسا
بولے چرواہا

(آفتاب مضطر)

اے میرے مولا
مجھ کو اٹھا نا دنیا سے
مومن کے جیسا

(نورالدین موج)

رب کی اونچی شان
یہ فرمانِ سرور ﷺ ہے
کہتا ہے قرآن

(طاہر سلطانی)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

اردو حمدیہ سانیٹ

معروف شاعر،صدر اُردو مرکز نیویارک رئیس وارثی ابن حضرت ستار وارثی " لکھتے ہیں کہ سانیٹ جیسی مستحکم مقبول اور معروف مغربی صنفِ سخن کی اُردو لٹریچر میں قابل ذکر مثالیں موجود ہونے کے باوجود اسے حمدیہ شاعری میں اب تک نہیں برتا گیا۔رئیس وارثی کے اس مشورے پر شعرا کو توجہ دینی چاہیے ہم رئیس وارثی کے اس مشورے کی تائید کرتے ہیں۔

سانیٹ کیا ہے؟

رئیس وارثی نے ابوالاعجاز حفیظ صدیقی کی تحریر کا خلاصہ پیش کیا ہے سانیٹ ایک مغربی صنف سخن ہے جسے اطالوی شاعر پیٹرارک نے ترقی دے کر رواج دیا۔سانیٹ ۱۴ مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے اس کی کئی قسمیں ہیں۔جن میں شیکسپیرین سانیٹ زیادہ معروف ہے پہلے بارہ ۱۲ مصرعے تین بندوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔جن میں چار چار مصرعے استعمال کیے جاتے ہیں۔جن میں پہلا اور چوتھا، دوسرا اور تیسرا مصرعہ ہم قافیہ ہوتا ہے۔آخری دو مصرعے اس قسم میں نکتہ عروج کے کلائمیکس کی حیثیت رکھتے ہیں تاہم اختر شیرانی کے سانیٹس میں اُردو زبان کے مزاج کے مطابق زیادہ تر اس کی ہیئت ان کی صوابدید کے مطابق یوں آتی ہے۔

اب ب ا......اج ج ا......دح ح د......وو...... معروف شاعر رشید وارثی نے حمدیہ سانیٹ میں اختر شیرانی کی تقلید کی ہے قارئین محترم حمدیہ سانیٹ کے نمونے میری نظر سے صرف دو شعرائے کرام تنویر پھول اور رشید وارثی کے گزرے ہیں جو آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

حوالہ "جہانِ حمد" شمارہ نمبر ۱۲ ستمبر ۲۰۰۳ء کراچی۔ص ۱۱۵ تا ۱۲۰۔مرتبہ طاہر سلطانی

Marfat.com

جو حدِّ امکاں سے ماورا ہے اسی کو زیبا ہے کبریائی

اسی کی جلوہ گری ہے ہر سو سوادِ کون و مکاں کی زینت

اسی کی ہیبت سے سرنگوں ہے فرازِ عرشِ علیٰ کی رفعت

وہ دونوں عالم پہ مہرباں ہے اسی کی دیتے ہیں سب دہائی

اسی کی ہستی غنیٔ کل ہے اسی کی محتاج ہے خدائی

دلوں کے اندر چھپے ارادوں کو نیتوں کو وہ جانتا ہے

اسی کی قدرت کی دسترس میں ہر ابتدا ہے ہر انتہا ہے

اسی کی عظمت کی ترجماں ہے شعورِ انساں کی نارسائی

وہ ذاتِ یکتا حروفِ مدحت نقوش سجدہ سے ماورا ہے

یہ بزمِ فطرت کے سب مظاہر اسی کی تسبیح کر رہے ہیں

اسی کی صورت گری پہ حیراں تمام اہلِ ہنر رہے ہیں

وہ ذات اقدس ہی کبریا ہے مجھے یقیں ہے وہی خدا ہے

لبانِ خیر الوریٰ ﷺ کی زینت خدا کی ہے شانِ کبریائی

رشید لیکن رضائے حق ہے درود بر ذاتِ مصطفائی

(رشید وارثی)

Marfat.com

شہ رگ سے بھی قریب ہے سنتا ہے سب کی تُو
بندوں کا اپنے تو ہی ہے معبودِ ذوالجلال
یکتا ہے تو وحید ہے واحد ہے بے مثال
پھیلی ہوئی نشانیاں تیری ہیں چار سُو

......☆......

پھولوں کو رنگ دے دیا تاروں کو دی چمک
ابرِ کرم سے تیرے ہیں فصلیں. ہری بھری
ہر جا ہیں تیری رحمتیں خشکی ہو یا تری
تیرے ہنر کی ایک نشانی ہے یہ دھنک

......☆......

محبوب ﷺ تیرا رحمتِ عالم ہے بے گماں
احسان اپنے بندوں پہ کرتا ہے تو سدا
یہ امر ہے محال کہ حق تیرا ہو ادا
صدقے میں ہوں رسول ﷺ کے الطافِ بے کراں

......☆......

آیا ہے پھولؔ در پہ جو ہے احقر و حقیر
طالب ہے یہ فلاح کا اے قادر و قدیر

(تنویر پھول)

Marfat.com

باب دوم

اُردو کے کلاسیکی شعراء

اور

صاحبِ کتاب نعت گویان کی حمد نگاری

Marfat.com

اردو کلاسیکی شعراء و صاحبِ کتاب حمد گویان

فخرالدین نظامی
قلی قطب شاہ
ولی دکنی
سراج اورنگ آبادی
مرزا رفیع سودا
خواجہ میر درد
میر تقی میر
مرزا غالب
نظیر اکبرآبادی
نیاز بریلوی
مومن خاں مومن
ذوق دہلوی
بہادر شاہ ظفر
مصطفیٰ علی شیفتہ
میر انیس
مرزا دبیر
امیر مینائی
محسن کاکوروی
داغ دہلوی
مولانا احمد رضا بریلوی
مولانا حالی
مولانا اسمٰعیل میرٹھی
حسن رضا بریلوی
اکبر میرٹھی وارثی
علامہ اقبال
اکبر الہ آبادی
بیدم شاہ وارثی
اصغر گونڈوی

مولانا ظفر علی خاں
جگر مرادآبادی
مولانا حسرت موہانی
امجد حیدرآبادی
سیماب اکبرآبادی
حافظ پیلی بھیتی
ثاقب کانپوری
جوش ملیح آبادی
حفیظ جالندھری
ذہین شاہ تاجی
احسان دانش
صبا اکبرآبادی
شاعر لکھنوی
بہزاد لکھنوی
صبا متھراوی
مولانا ضیاء القادری
ماہر القادری
[illegible] بدایونی
محشر بدایونی
سید اقبال عظیم
فدا خالدی
ساجد اسدی
مولانا محمد عبدالحامد بدایونی
رئیس امروہوی
رعنا اکبرآبادی

نیر حامدی
قتیل شفائی
کلیم عثمانی
وقار صدیقی اجمیری
ستار وارثی
قاسم جہانگیری
حافظ مظہرالدین
اعظم چشتی
مولانا قاسم حبیبی
اختر لکھنوی
راسخ عرفانی
مولانا عاقل اکبرآبادی
جامی بدایونی
احمد چاند پوری
علامہ ریاض الدین سہروردی
ناصر کاسگنجوی
حزیں صدیقی
نظیر شاہجہاں پوری
شمس نظامی
احمد سہارنپوری
ہلال جعفری
صائم چشتی
مسرور کیفی
خالق قریشی
صہبا اختر

محمد علی ظہوری
قصری کانپوری
اقبال صفی پوری
یزدانی جالندھری
خالد بزمی
شیدا جبلپوری
مبارک مونگیری
نعیم تقوی
عارف عبدالمتین
حشمت یوسفی
شریف امروہوی
جمیل نظر
بے تاب نظیری
سکندر لکھنوی
عبدالستار نیازی
قمر انجم
غافل اجمیری
زاہد فتح پوری
اسرار عارفی
تابش صمدانی
صابر کوثر
شعیب آبرو
حیدر گردیزی
سعید نقشبندی
امتیاز راہی
امۃ اللہ تسنیم
تہنیت النساء تہنیت

Marfat.com

خیرالنساء بہتر
نصرت عبدالرشید
حیا بریلوی
وحیدہ نسیم
کنیز فاطمہ

عصرِ حاضر کے شعراء و شاعرات

تابش دہلوی
احمد ندیم قاسمی
حفیظ تائب
حنیف اسعدی
راغب مرادآبادی
امید فاضلی
شبنم رومانی
بیکل اتساہی
ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی
سرشار صدیقی
عاصی کرنالی
صابر براری
راجا رشید محمود
ریاض مجید
جعفر بلوچ
علیم ناصری

خالد شفیق
ریاض حسین چوہدری
شاہ انصار الہٰ آبادی
محسن احسان
سہیل غازی پوری
یوسف طاہر قریشی
سجاد مرزا
سلیم اختر فارانی
حیرت الہٰ آبادی
لیث قریشی
ظفر عمر زبیری
گوہر ملسیانی
نسیم سحر
شوکت الہٰ آبادی
حنیف اخگر
جسٹس (ر) محمد الیاس
عثمان ناعم
صابر کاسگنجوی
ماہر کرنالی
عبدالرحمان عبد
صلاح الدین ناصر
بقا نظامی
اسلم فریدی

صدیق فتح پوری
ذکی قریشی
اقبال عالم
خواجہ عابد نظامی
سید محمد امین علی نقوی
حسین سحر
رحمان خاور
اعجاز رحمانی
ع س مسلم
محمد منظور علی منظور
ایاز صدیقی
فہیم ردولوی
ادیب رائے پوری
شمس وارثی
ماجد خلیل
عبدالعلیم کے طالب
مہر وجدانی
مظہر عارف
محمد یعقوب فردوسی
شاہد الوریٰ
نعیم میرٹھی
غوث متھراوی
رہبر چشتی
ثاقب انجان

غالب عرفان
قاری حبیب اللہ حبیب
شفیق بریلوی
نیر اسعدی
کوثر بریلوی
حافظ عبدالغفار حافظ
بدر فاروقی
عابد بریلوی
قمر وارثی
حافظ مستقیم
اختر ہاشمی
کوثر بھوپالی
عارف صدیقی
آفتاب کریمی
یامین وارثی
نفیس القادری
عبدالجبار اثر
محمد شفیع
خالد عرفان
مونس انصاری
امین علی نقوی
عاصم گیلانی
سید محمود گیلانی

Marfat.com

رشید ساقی
اختر شیرازی
محبوب الٰہی
منیر قصوری
ساحر شیوی
منظور اعظمی
محمد فیروز شاہ
شاداں دہلوی
عرفان اکبرآبادی
حکیم راؤ عبداللہ عزمی
عزیز لدھیانوی
سید ظفر اکبرآبادی
شوکت قادری
شوکت جوہر
قمر صدیقی
اقبال نجمی
مسعود چشتی
شاہین اقبال
وقار صدیقی
محمد کمال اظہر

شکیل احمد طاہر
صفوت علی صفوت
حسن اکبر کمال
قیصر نجفی
انجم رحمانی
صوفی جاوید اقبال
زماں سہرابی
خیال آفاقی
خالد محمود
ساجد امروہوی
عبدالوحید تاج
نازش قادری
شہزاد مجددی
ریاض احمد پرواز
نصیر کوٹی
شمیم ٹھٹھوی
پیامی مرادآبادی
سعید وارثی
پرویز اختر
صبیح رحمانی

خالد حسن رضوی
پیر طاہر عثمانی
ممتاز راشد
فاروق نازاں
رشید وارثی
راحت عالم نسیم
خان اختر ندیم
مسعودہ خانم
ریحانہ تبسم
پروین جاوید
انور فاخرہ انوری
قمر سلطانہ سید
رابعہ نہاں
نور جہاں نور
شمع خورشید
عرشیہ علوی

☆☆☆

Marfat.com

اُردو کے کلاسیکی شعراء کی حمد نگاری

حمد کی تاریخ کا تعین تو ابھی تک محققین نہیں کر سکے ہیں بہر حال یہ طویل سفر ہے اس کے لیے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں صفحات بھی کم پڑ جائیں گے البتہ اردو حمد کی تاریخ کا تعین ہو چکا ہے اردو حمد کی عمر تقریباً اتنی ہی ہے کہ جتنی خود اردو کی عمر ہے یعنی کم وبیش چھ سو ۶۰۰ برس۔

فخر الدین نظامی اردو کی پہلی حمد کے بارے میں معروف محقق و ادیب ڈاکٹر جمیل جالبی کے مطابق

فخر الدین نظامی اردو کی پہلی مد کے خالق ہیں۔ اور یہ حمد ۸۲۵ھ ۱۳۹۶ء میں لکھی گئی ہے۔ جسے پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ ہم پنجابی سے ملتی جلتی زبان میں کلام پڑھ رہے ہیں۔ شعر ملاحظہ ہوں۔

گسائیں تہیں ایک دنہ جگ ادار
برو برو نہ جگ تہیں دینہار

آقا مالک تو ہی دونوں جہانوں (یا زمانوں) کا سہارا ہے۔ ٹھیک ٹھیک بحر و بر خشکی و تری دونوں جہانوں کا دینے والا ہے۔

چنہار انگھے رچنہار توں
رہنبار یہ پچھیں رہنہار توں

بنانے والا آگے بنانے والا تو رہنے والا پیچھے رہنے والا تو۔

قطب شاہ ۹۷۳ھ میں پیدا ہونے والے محمد قطب شاہ نے اردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر ہونے کا اعزاز حاصل کیا اور یقیناً اس کے دیوان کا آغاز حمد باری تعالیٰ سے ہوا ہوگا۔ قطب شاہ کا دیوان ہماری نظر سے نہیں گذرا۔

Marfat.com

اردو کے گیسو سنوارنے والے ولی دکنی کی ولادت ۱۰۶۰ھ میں ہوئی ولی کا ایک شعر دیکھیں۔

عشق میں لازم ہے اول ذات کو فانی کرے
ہو فنا فی اللہ دائم یاد یزدانی کرے

ولی دکنی صاحب دیوان شاعر تھا۔ اردو کا یہ خدمت گار ۱۱۱۹ھ کو انتقال کر گیا۔

سیّد سراج الدین سراج اورنگ آبادی ۱۳ صفر ۱۱۲۴ھ میں پیدا ہوئے ۱۱۶۰ھ میں طویل منظوم داستان ''بوستانِ خیال'' تصنیف کی جو آپ بیتی کے انداز میں اردو کی پہلی مثنوی ہے۔ سراج کا انتقال ۱۱۷۷ھ میں ہوا۔ سراج کے دور میں اردو میں کافی حد تک چمک دمک پیدا ہو چکی تھی۔

حمد یہ اشعار ملاحظہ فرمائیں۔ (جہان حمد، شمارہ نمبر ۱۰ ص ۱۰۵)

دیکھا ہے سراج آتش و خاک آب و ہوا کوں
سب میں صفت ذات الٰہی نظر آئی
میں سمجھتا تھا کہ اس یار کا ہے نام و نشاں
یار بے نام و نشاں تھا مجھے معلوم نہ تھا

......☆......

مرزا محمد رفیع سودؔا سنہ ولادت ۱۱۲۵ھ اور سنہ وفات ۱۱۹۵ھ ہے۔ سودا نے تمام صنف سخن میں طبع آزمائی کی اور خوب نام کمایا۔ سودا کے حمد یہ اشعار دیکھیں۔ (صفحہ نمبر ۹۳۔ جہانِ حمد شمارہ نمبر ۱)۔

مقدور نہیں اس کی تجلی کے بیاں کا
جوں شمع سراپا ہو اگر صرف زباں کا
پردے کو تعین کے در دل سے اٹھا دے
کھلتا ہے ابھی پل میں طلسمات جہاں کا

......☆......

Marfat.com

خواجہ میر درد، سودا کے انتقال کے چار برس بعد میر درد بھی دنیائے فانی کو چھوڑ گئے آپ کا نام دنیائے اردو کا مینارۂ نور ہے۔درد کی حمدیہ شاعری سے چند اشعار۔

تجھی کو جویاں جلوہ فرما نہ دیکھا
برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا
ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے یہ کہ جہاں تو سما سکے

☆

میر تقی میر، میر محمد تقی نے میر عبداللہ کے گھر ۱۱۲۵ھ میں آنکھ کھولی غزل کے کئی مجموعے شائع ہوئے ایک کتاب تذکرہ شعراء بھی لکھی۔ میر کو خدائے سخن بھی کہا جاتا ہے۔حمد ونعت بھی کہیں۔ حمد کے چند شعر پیش خدمت ہیں۔

ثنائے جہاں آفریں ہے محال
زباں اس میں جنبش کرے کیا مجال
کمالات اس کے ہیں سب پر عیاں
کرے کوئی حمد اس کی سو کیا بیاں

☆

مرزا اسد اللہ خاں غالب، غالب نے اردو شاعری کو جدید اسلوب سے مزین کیا ان کی شاعری میں مذہب وتصوف کا تصور نمایاں ہے۔حمدیہ اشعار دیکھیں۔

کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کس کی ہے
پردہ چھوڑا ہے وہ اس نے کہ اٹھائے نہ بنے

Marfat.com

کس کی برق شوخی رفتار کا دلدادہ ہے
ذرہ ذرہ اس جہاں کا اضطراب آمادہ ہے

☆

نظیر اکبر آبادی، ولی محمد اس وقت پیدا ہوئے جب کہ نادر شاہ دہلی پر حملہ آور ہوا۔ نظیر اکبر آبادی ایک عوامی شاعر تھے ان کی شاعری میں معاشرے کے جیتے جاگتے مناظر جابجا پھیلے ہوئے ہیں۔ نظیر کی حمد کا رنگ بھی منفرد ہے ملاحظہ فرمائیں۔ نظیر نے ۱۲۴۶ھ کو شہر خموشاں میں سکونت اختیار کرلی۔

زردار جس کو سمجھا ہے تو سیٹھ سا ہو کار
یہ سب اسی سے مانگیں ہیں دن رات بار بار

ہر گز کسی کے سامنے مت ہاتھ کو پسار
پوری تری اسی کے دیے سے پڑے گی یار
غیر از خدا کے کس میں ہے قدرت جو ہاتھ اٹھائے
مقدور کیا کسی کا وہی دے وہی دلائے

☆

Marfat.com

نیاز احمد، نیاز بریلوی باعمل صوفی شاعر تھے ان کا فارسی کلام آج بھی ہر قوالوں کو ازبر ہے معروف شاعر بہزاد لکھنوی آپ ہی کے حلقۂ ارادت میں شامل تھے۔ آپ کے کلام میں تصوف کا رنگ نمایاں ہے۔ آپ ۱۲۵۰ھ میں اس فانی دنیا کو چھوڑ کر کبھی ختم نہ ہونے والی دنیا میں جا بسے آپ کی ایک حمد راقم نے خزینۂ حمد میں شائع کی تھی اس حمد کے چند اشعار پیش کیے جاتے ہیں ۔

نہ تن دیکھتا ہوں نہ جاں دیکھتا ہوں
تجھی کو عیاں اور نہاں دیکھتا ہوں
اگر کوئی جانے جہاں غیر حق ہے
سو میں اوسکو دھوکا گماں دیکھتا ہوں

☆

مومن خان مومن کا شمار اردو کے نامور شعراء میں ہوتا ہے۔ تاریخ گوئی کے بادشاہ تھے۔ ۱۲۶۸ھ میں وفات پائی مومن کی ایک خوبصورت حمد کے چند اشعار نمونتاً پیش کیے جاتے ہیں۔

نہ کیوں کر مطلع دیواں ہو مطلع سر وحدت ہ
کہ ہاتھ آیا ہے روشن مصرح انگشت شہادت ہ

ذنب سے تیرے ڈرتا ہوں رضا لی تیری خواہش ہے
نہ میں بے زار دوزخ سے نہ میں مشتاق جنت کا

☆

Marfat.com

ذوق دہلوی، شیخ محمد ابراہیم ۱۲۰۴ھ کو میں شیخ محمد رمضان کے گھر پیدا ہوئے شاعری کے جوہر شاہ نصیر سے سیکھے۔شاگردوں میں نمایاں نام، محمد حسین آزاد غلام رسول ویراں کے لیے جاتے ہیں۔دنیائے اردو کا یہ نامور شاعر ۱۲۷۱ھ میں ملک عدم روانہ ہوا۔ذوق کے حمدیہ اشعار آپ کے ذوق کی نذر۔

ہوا حمد خدا میں دل جو مصروف رقم میرا
الف الحمدللہ العالمین کا ہے قلم میرا
رہے نام محمد لب پہ یارب اول و آخر
الٹ جائے بوقت نزع جب سینے میں دم میرا

☆

سراج الدین شاہ ظفر، بہادر شاہ ظفر کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں ۱۱۸۸ھ میں آنکھ کھولی ۱۲۷۹ھ میں انتقال کر گئے۔ذوق اور غالب سے اصلاح لی مگر ظفر کی شاعری کا اپنا مخصوص رنگ ہے۔بہادر شاہ ظفر کے چند حمدیہ اشعار ایمان کی روشنی کے لیے۔

مقدور کس کو حمد خدائے جلیل کا
اس جا پہ بے زباں ہے دہن قال و قیل کا
پانی میں اس نے راہبری کی کلیم کی
آتش میں وہ ہوا چمن آرا خلیل کا

☆

Marfat.com

شیفتہ، مصطفیٰ علی خان ۱۲۲۱ھ میں ولادت ہوئی، کم عمری سے شاعری شروع کی مومن خان مومن سے تلمذ حاصل تھا فارسی اور اردو میں دیوان شائع ہوئے مصطفیٰ علی خان نقشبندی شیفتہ کو ۱۲۸۶ھ میں پیغام اجل ملا اور آپ دنیائے فانی کو چھوڑ کر ملک جاودانی کوچ کر گئے۔ شیفتہ کے حمدیہ اشعار ایماں کی شگفتگی کے لیے۔

خواہاں ہوں بوئے باغ منزہ شمیم کا
یارب ادھر بھی بھیج دے جھونکا نسیم کا
تیری نسیمِ لطف سے گُل کو شگفتگی
وابستہ تیرے حکم سے چلنا نسیم کا

☆

میر ببر علی، میر انیس نے مرثیہ گوئی میں خوب نام کمایا۔ وہ ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ ۱۲۱۷ھ کو فیض آباد میں میر خلیق کے گھر ولادت ہوئی ۱۲۹۱ھ کو دنیائے فانی سے انتقال کر گئے۔ میر انیس کا حمد رنگ ملاحظہ کیجیے۔

وہ صبح اور وہ چھاؤں ستاروں کی اور وہ نور — دیکھے تو غش کرے ارنی گوئے اوجِ طور
پیدا گلوں سے قدرتِ اللہ کا ظہور — وہ جا بجا درختوں پہ تسبیح خواں طیور
گلشن خجل تھے وادیٔ مینو اساس سے
جنگل تھا سب بسا ہوا پھولوں کی باس سے

☆

Marfat.com

مرزا سلامت علی دبیر،مرزا دبیر کا سنہ پیدائش غالباً ۱۲۰۰ ھ کے لگ بھگ ہوگا بقول حمایت علی شاعر میر انیس کے انتقال کا انہیں اتنا صدمہ ہوا کہ تین ماہ اور ایک دن بعد وہ بھی اس جہاں سے رخصت ہو گئے یاد رہے میر انیس کا سنہ وفات ۱۲۹۱ھ ہے مرزا دبیر کے استاد میر ضمیر کا اساتذہ میں شمار ہوتا تھا مرزا دبیر نے اردو مرثیہ میں بڑا نام کمایا ہے مرزا دبیر کا حمد یہ قطعہ ملاحظہ فرمائیں۔

یارب خلاق مہر و ماہی تو ہے
بخشندہ تاج و تخت شاہی تو ہے
بے منت و بے سوال و بے استحقاق ہے
دیتا ہے جو سب کو یا الٰہی تو ہے

☆

امیر احمد،امیر مینائی ۱۲۴۴ھ میں کرم محمد کے گھر لکھنو میں پیدا ہوئے۔اردو نعت گوئی میں مولانا احمد رضا خان بریلوی، محسن کاکوروی کے بعد امیر مینائی کا نام لیا جاتا ہے۔آپ کے نعتیہ کلام کو ہر خاص و عام میں پسند کیا جاتا ہے۔یہ عاشقِ رسول روضۂ رسول پر حاضری کی تمنا دل میں لیے ۱۳۱۸ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے۔امیر مینائی کا حمد یہ رنگ دیکھئے۔

دوسرا کون ہے جہاں تو ہے
کون جانے تجھے کہاں تو ہے
لاکھ پردوں میں تو ہے بے پردہ
سو نشانوں پہ بے نشاں تو ہے

☆

Marfat.com

مولوی محمد حسن، محسن کاکوروی کا نعتیہ قصیدہ "مدحِ خیر المرسلیں" (قصیدہ لامیہ) ان کی وجہ شہرت قرار پایا۔ محسن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اردو نعتیہ شاعری کو رنگ نو بخشا۔ ۱۲۴۲ھ میں ولادت ہوئی۔ ۱۳۲۳ھ میں وفات پائی محسن کاکوروی کا حمدیہ رنگ دیکھئے۔

ہے نام خدا سواد تحریر
واللیل اذا سجی کی تفسیر
بندہ کو نگاہ لطف مولا ہے بس
حضرت کا مرے لیے وسیلہ ہے بس

☆

داغ دہلوی، نواب مرزا خاں ولادت ۱۲۴۶ھ کو دہلی میں ہوئی استاد ذوق کے شاگرد تھے کئی اہم خطابات سے نوازا گیا۔ شاگردوں کی تعداد ہزاروں کے لگ بھگ تھی شاعر مشرق علامہ اقبال کو بھی استاد داغ کے شاگردوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ۱۳۲۲ھ میں وفات پانے والے اس نامور شاعر کی حمد سے منتخب اشعار پیش کیے جاتے ہیں

یارب ہے بخش دینا بندے کو کام تیرا
محروم رہ نہ جائے کل یہ غلام تیرا
جب تک ہے دل بغل میں ہر دم ہو یاد تیری
جب تک زباں ہے منہ میں جاری ہو نام تیرا

☆

Marfat.com

مولانا احمد رضا خان رضا بریلوی ہندوستان کے جیّد علماء میں شمار کیے جاتے ہیں آپ حافظ قرآن ۔مفتی ،نعت گو کے علاوہ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔عشق رسول اکرم تو ان کی رگ رگ میں شامل تھا یہی وجہ تھی کہ آپ کی ہر نعت میں عشق رسول ﷺ کی چمک دمک ،دکھائی دیتی اور صدا ئیں سنائی دیتی ہیں آپ کا سنہ ولادت ۱۲۷۲ھ ہے۔آپ اپنے لاکھوں عقیدت مندوں کو سوگوار چھوڑ کر ۱۳۴۰ھ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔حمد یہ اشعار پیش خدمت ہیں۔

اے خدا اے مہرباں موالائے من
اے انیس خلوت شب ہائے من

☆

اے کریم کار ساز بے نیاز
دائم الاحسان شہ بندہ نواز

☆

خواجہ الطاف حسین ،مولانا حالی کی مذہبی شاعری میں ،مسدس حالی ،کو خاص شہرت حاصل ہوئی ۔غالب کے شاگرد تھے مصطفیٰ علی خان شیفتہ سے بھی فیض حاصل کیا۔کئی یادگار کتابیں چھوڑی ہیں ۔حالی ۱۲۵۳ھ میں پیدا ہوئے ۱۳۳۳ھ میں انتقال کر گئے الطاف حسین حالی کا رنگ حمد ملاحظہ ہو۔

کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا
باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جلال تیرا
ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ
ہر دل پہ چھا رہا ہے رعب جمال تیرا

Marfat.com

محمد اسماعیل میرٹھی ۱۲۶۵ھ میں پیدا ہوئے صوم وصلواۃ کے پابند تھے کم عمری سے ہی شاعری کا آغاز کردیا تھا۔ بچوں کے ادب کے حوالے سے آپ کا نام سنہری حرفوں سے لکھا جانا چاہیے۔ آپ کے حمدیہ کلام کا انداز بھی جداگانہ ہے۔ اپنے مخصوص اسٹائل کا یہ ممتاز شاعر ۱۳۳۶ھ میں ملک جاودانی کوچ کرگیا۔ منتخب اشعار دیکھئے۔

تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا
کیسی زمیں بنائی کیا آسماں بنایا
خوش رنگ اور خوشبو گل پھول ہیں اگائے
اس خاک کے کھنڈر کو کیا گلستاں بنایا

☆

مولانا حسن رضا بریلوی تخلص حسن کرتے تھے۔ استاد داغ کے شاگرد تھے ابتدا میں غزل کی جانب مائل تھے۔ کچھ عرصہ بعد بڑے بھائی مولانا احمد رضا خان بریلوی کے کہنے پر اپنی شاعری کو حمد ونعت تک محدود کردیا تھا۔ آپ کی نعتیہ شاعری میں غزل کا رنگ نمایاں ہے۔ مجموعہ نعت ''ذوقِ نعت'' کے ہندوستان اور پاکستان سے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ وفات ۱۳۲۶ھ میں ہوئی۔ مولانا کے چند حمدیہ اشعار نمونتاً پیش خدمت ہیں۔

ہے پاک رتبہ فکر سے اس بے نیاز کا
کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا
کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

☆

Marfat.com

خواجہ محمد اکبر خاں، اکبر میرٹھی اکبر وارثی کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کے پانچ مجموعہ ہائے حمد و نعت و مناقب بالترتیب۔ نہال روضہ اکبر ۱۳۶۰ھ ریاض اکبر ۱۳۶۲ھ۔ گلزار اکبر ۱۳۶۲ھ۔ گلستان اکبر ۱۳۶۲ھ اور باغ کلام اکبر ۱۳۶۶ھ میں شائع ہو چکے ہیں بالخصوص ''میلاد اکبر'' تو بے حد مقبول ہوا۔ ۱۳۷۶ھ میں میرٹھ ہی میں انتقال ہوا۔

اکبر وارثی کے حمدیہ اشعار دیکھیے۔

کس سے توحید کبریا ہو رقم
سر قلم ہیں یہاں قلم کے قلم

......☆......

فرش سے تا بہ عالم بالا
غل ہے سبحان ربی الاعلیٰ

......☆......

علامہ محمد اقبال شاعر مشرق نے اپنے لیے وہ راستہ اختیار کیا جو سب سے جداگانہ ہے۔ علامہ کی شاعری میں اسلامی فکر بڑی شدت سے ابھر کر سامنے آتی ہے۔ ان کی شاعری میں علم و حکمت کا خزانہ پوشیدہ ہے۔ علامہ نے حمد و نعت بھی کہی آپ کے اردو حمدیہ و نعتیہ کلام کو بھی انڈو پاک میں حد درجہ پذیرائی حاصل ہوئی۔ علامہ اقبال ۱۲۹۶ھ میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ۱۳۵۷ھ میں دنیائے فانی کو الوداع کہا۔ علامہ کے حمدیہ اشعار آپ کے ذوق کی نذر کیے جاتے ہیں۔

ہر چیز کو جہاں میں قدرت نے دلبری دی
پروانے کو تپش دی جگنو کو روشنی دی
سایہ دیا شجر کو پرواز دی ہوا کو
پانی کو دی روانی موجوں کو بے کلی دی

......☆......

Marfat.com

سیّد اکبر حسین رضوی، اکبر الہ آبادی شہنشاہ ظرافت طنز یہ ظرافت کے بے تاج بادشاہ اکبر الہ آبادی اپنی شاعری کے ذریعہ مغربی تہذیب کی دھجیاں بکھیر تے رہے۔انہوں نے اپنی شاعری سے دین کی تبلیغ کا کام بھی لیا۔طنز مزاح کے حوالے سے جو عزت و شہرت اکبر الہ آبادی کے حصے میں آئی وہ کوئی دوسرا حاصل نہ کر سکا۔اکبر الہٰ آبادی ۱۲۶۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۶۰ھ کو وفات پائی۔

اکبر الہ آبادی کا حمدیہ کلام نمونتاً پیش کیا جاتا ہے۔

کیا جلوے اس کے پیش نظر سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ ارض و سما یہ شمس و قمر سبحان اللہ سبحان اللہ
بس جائے گی اس میں سانس تری ہو جائے گا تو پاکیزہ نفس
دن رات کہا کر اے اکبر سبحان اللہ سبحان اللہ

☆

بیدم شاہ وارثی میرے والد ماجد ماسٹر رفیق حسین وارثی کے بڑے اچھے دوست تھے میں اپنے دوستوں سے یہ بات بڑے فخر سے کہتا ہوں کہ میری اور بیدم شاہ وارثی کی جنم بھومی ہندوستان کا ایک چھوٹا سا شہر اٹاوہ یوپی ہے۔بیدم شاہ وارثی ۱۳۰۳ھ میں پیدا ہوئے ۱۳۶۳ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔نعتیہ شاعری کے حوالے سے آپ کا نام زندہ و پائندہ ہے آپ کا کلام محافل نعت و سماع میں بڑے ذوق و شوق سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔بیدم شاہ وارثی کا رنگ حمد ملاحظہ ہو۔

ناکام کو کامیاب کرنے والے
قطرے کو درخوشاب کرنے والے
بیدم کی بھی قسمت کا ستارا چمکا
اے ذرّے کو آفتاب کرنے والے

Marfat.com

اصغر حسین، اصغر گونڈوی کا سنہ ولادت ۱۳۰۵ھ اور سنہ وفات ۱۳۵۵ھ ہے اصغر اپنے وقت کے جید شعراء میں شمار کیے جاتے تھے۔ آپ کا کلام مقدار کے لحاظ سے کم ہے مگر معیار کے اعتبار سے بلند مقام کو چھوتا ہوا نظر آتا ہے اصغر گونڈوی کی حمدیہ شاعری سے انتخاب۔

نمایاں کر دیا اس نے بہار روئے خنداں کو
کہ دی نغمے کو مستی، رنگ کچھ صبح گلستاں کو
دکھائی صورتِ گل پر بہار شوخیٔ پنہاں
چُھپایا معنیٔ گل میں کبھی حُسنِ نمایاں کو

☆

مولانا ظفر علی خان زندگی کی چھیاسی بہاریں دیکھ کر ۱۳۷۶ھ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ایسے انسان خال خال ہی نظر آتے ہیں جو بیک وقت کئی خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں ایسے ہی انسانوں میں ایک نام مولانا ظفر علی خان کا ہے۔ آپ ہمیں شاعر، صحافی، ادیب، افسانہ نگار کے روپ میں نظر آتے ہیں ان خوبیوں سے قطع نظر مولانا ایک باعمل مسلمان اور ایک منفرد نعت گو کے حوالے سے بھی اپنی شناخت رکھتے تھے۔ مولانا کی حمد سے چند منتخب اشعار پیش کیے جاتے ہیں۔

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسماں تو نے
دکھائے اپنی قدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تو نے
دلوں کو معرفت کے نور سے تو نے کیا روشن
دکھایا بے نشاں ہو کر ہمیں اپنا نشاں تو نے

☆

Marfat.com

علی سکندر، جگر مراد آبادی کا شمار ان شعراء میں ہوتا ہے جو مشاعروں کو لوٹ لیا کرتے تھے جگر کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی انہیں علی گڑھ یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی، کی اعزازی ڈگری دی حکومت ہند نے بھی اعزازات سے نوازا۔ ۷۰ بہاریں دیکھ کر ۱۳۷۹ھ میں دنیا کو خیر باد کہا جگر مراد آبادی اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حمد سرا ہیں ذرا دیکھئے۔

نظر سے حسن دو عالم گرا دیا تو نے
نہ جانے کون سا عالم دکھا دیا تو نے
ہر ایک دل کو عطا کر کے مدعائے حیات
جگر کو اک دل بے مدعا دیا تو نے

☆

فضل الحسن، مولانا حسرت موہانی ۱۳۷۰ھ کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ حسرت کے سنہ پیدائش کے بارے میں مختلف آرا ہیں۔ قیاس ہے کہ حسرت کی پیدائش ۱۲۰۶ھ میں ہوئی مولانا نے ۱۳ حج کیے جو بڑی سعادت ہے میری دانست میں شعرائے اردو میں یہ سعادت کسی کے حصے میں نہیں آئی۔ مولانا نے حمد و نعت و مناقب بھی کہیں ابھی حال ہی میں میرے دوست اصغر کاظمی نے مولانا کی حمد و نعت و مناقب کا مجموعہ شائع کیا ہے آیئے دیکھتے ہیں کہ مولانا حمد الٰہی کا ورد کس انداز میں کرتے ہیں۔

لاؤں کہاں سے حوصلہ آرزوئے سپاس کا
جب کہ صفات یار میں دخل نہ ہو قیاس کا
دل کو ہو تجھ سے واسطہ لب پہ ہو نام مصطفیٰ
وقت جب آئے اے خدا ہو خاتمہ حواس کا

☆

Marfat.com

احمد حسین، امجد حیدر آبادی صنف رباعی میں خاص مقام حاصل کیا ان کے کلام میں صوفیانہ اور عارفانہ رنگ نمایاں ہے۔ان کا نعتیہ کلام محافل نعت میں آج بھی فرمائش کر کے سنا جاتا ہے۔۷۶ برس دنیا میں گزار کر ۱۳۸۰ھ میں ملک عدم روانہ ہو گئے امجد حیدر آبادی کی حمد سے منتخب اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

ہر ذرّہ پہ فضل کبریا ہوتا ہے
اک چشم زدن میں کیا سے کیا ہوتا ہے
اصنام دبی زبان سے یہ کہتے ہیں
وہ چاہے تو پتھر بھی خدا ہوتا ہے

......☆......

عاشق حسین صدیقی، سیماب اکبر آبادی کا ایک بڑا کارنامہ قرآن مبین کے مفہوم کو منظوم کرنا ہے۔استاد داغ سے اصلاح لیا کرتے تھے۔ ہزاروں شاگردوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔سیماب کی حمد و نعت میں بلند خیالی کے ساتھ ساتھ ان کے جذبۂ صادق کی خوشبو قلوب کو معطر کرتی ہے۔ سیماب اکبر آبادی نے تریسٹھ برس دنیا میں گزار کر ۱۳۷۰ھ میں فانی دنیا کو خیر باد کہا۔

سیماب اکبر آبادی کی ایک مقبول حمد کے چند اشعار آپ کی نذر کیے جاتے ہیں۔

یہ شمس و قمر یہ ارض و سما سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر رنگ میں تیرا ہے جلوہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سیماب ترا مسکیں بندہ ہے طالب رحم و فضل و عطا
کہتا ہے یہی سجدے میں پڑا سبحان اللہ سبحان اللہ

......☆......

Marfat.com

خلیل الدین حسن، حافظ پیلی بھیتی وکیل وآنریری مجسٹریٹ، نعت گوئی کے حوالے سے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ داغ دہلوی اور امیر مینائی جیسے عظیم شعراء کرام نے حافظ صاحب کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ حافظ پیلی بھیتی ہندوستان کے واحد شاعر ہیں جن کے آٹھ مجموعہ ہائے نعت بالترتیب ''نعت مقبول خدا'' ۱۳۰۲ھ۔ ''نغمہ روح'' ۱۳۰۹ھ۔
''خمخانہ حجاز'' ۱۳۱۵ھ۔ ''آئینہ پیغمبر'' ۱۳۳۰ھ۔ ''بیاضِ نعت'' ۱۳۳۳ھ۔
''نغمہ جگر دوز'' ۱۳۳۵ھ۔ ''لذتِ درد'' ۱۳۳۸ھ شائع ہوئے .... حمد رنگ

چمن میں نام ہے ہر برگ پر لکھا ہوا تیرا
گلوں کی پتی پتی دفترِ حمد وثنا تیرا
جمیل آئینے میں دیکھا ہی کرتے ہیں جمال اپنا
جمالِ مصطفےٰ صلِّ علیٰ ہے آئینہ تیرا

سید ابومحمد، علامہ ثاقب کانپوری کی ولادت ۱۹۰۰ء میں کانپور شہر میں ہوئی وہ قادرالکلام شاعر تھے۔ تین شعری مجموعے شائع ہوئے ممتاز اسکالر ڈاکٹر ابوالخیر کشفی آپ کے صاحبزادے ہیں، ممتاز حمد گو شاعر لطیف اثر ان کے ہی شاگرد تھے۔ علامہ ثاقب کانپوری کی حمد ونعت میں ان کا عشق علم وفن کے ساتھ ساتھ ربِّ کائنات اور رسول اکرم ﷺ سے محبت بڑی آب وتاب سے چمکتی اور دمکتی ہے، علامہ ثاقب کانپوری ۱۹۸۵ء میں کانپور شہر سے ملک جاودانی کوچ کر گئے آپ کی حمدیہ نظم کے چند بند پیش خدمت ہیں۔

ثاقب نے تجھ کو اپنے تاریک دل میں پایا
سر کو جھکا کے تیری وحدت کا گیت گایا
عرفاں نے تیرے اسکو بیخود بنا دیا ہے
تو کس لئے پھر اپنی صورت چھپا رہا ہے

وہ کون ہے جو تجھ کو پہچانتا نہیں ہے

Marfat.com

شبیر احمد خان، جوش ملیح آبادی ۱۳۱۳ھ میں ملیح آباد میں پیدا ہوئے جوش کے والد نواب بشیر، دادا اور پر دادا بھی صاحب دیوان شاعر تھے جوش نے نو برس کی عمر سے شعر کہنا شروع کر دیا تھا۔ عزیز لکھنوی سے اصلاح لی نظم کی طرف توجہ زیادہ رہی۔ حمد و نعت بھی کہیں۔ ۱۴۰۲ھ میں اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔ حمد یہ اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

اپنے مرکز سے نہ چل منہ پھیر کر بہر خدا
بھولتا ہے کوئی اپنی انتہا اور ابتدا
یاد ہے وہ دور بھی تجھ کو کہ جب تو خاک تھا
کس نے اپنی سانس سے تجھ کو منور کردیا
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

☆

حفیظ جالندھری کے شاہنامہ اسلام کو حد درجہ مقبولیت حاصل ہوئی اس کے علاوہ انہیں وطن عزیز پاکستان کے قومی ترانے کے خالق ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ حفیظ ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔ شاہنامہ اسلام ان کا زندہ جاوید شاہکار ہے۔ جسے حفیظ نے حمد و نعت کے نور سے مزین کیا ہے حفیظ جالندھری ۱۳۱۷ھ میں جالندھر میں پیدا ہوئے ۱۴۰۲ھ میں انتقال ہوا حفیظ کی حمد یہ شاعری کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔

اسی نے ایک حرف کن سے پیدا کر دیا
کشا کش کی صدائے ہاؤ ہو سے بھر دیا
بشر کو فطرت اسلام پر پیدا کیا جس نے
محمد مصطفیٰ کے نام پر شیدا کیا جس نے

☆

Marfat.com

محمد طاسین فاروقی، ذہین شاہ تاجی کی ۱۹۰۲ء کو ولادت ہوئی۔ جائے ولادت ضلع شیخاڈالی ریاست جے پور (انڈیا) ہے۔ قادرا کلام شاعر تھے۔ ان کا نعتیہ کلام محافلِ نعت و محافل سماع میں ذوق وشوق سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ ۱۹۷۸ء کو انتقال ہوا آخری آرام گاہ کراچی میں واقع ہے۔ حمد رنگ ملاحظہ فرمائیں۔

سب نام ہیں گم جس میں وہ ہے نام خدا کا
یہ کام ہے، وہ کام ہے، ہر کام خدا کا
آغاز اُسی سے ہے ہر انجام اسی سے
آغاز خدا کا ہے نہ انجام خدا کا

☆

احسان الحق، احسان دانش ۱۳۳۲ھ میں کاندھلہ ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے ۱۴۰۲ھ آپ کا سنہ وفات ہے۔ دانش سچے کھرے عوامی شاعر تھے۔ ان کو کئی انعامات بھی ملے جن میں حکومت پاکستان کی جانب سے ستارۂ امتیاز بھی شامل ہے چالیس سے زائد کتابیں تحریر کیں جن میں مذہبی شاعری حمد ونعت بھی شامل ہیں احسان دانش کے حمد یہ اشعار میں ان کی فکر دیکھیے۔

تری حمد میں کیا کروں اے خدا
مرا علم کیا ہے مری فکر کیا
تجھی سے صبا ہے تجھی سے سموم
زمیں پر، ہیں گل آسماں پر نجوم

☆

Marfat.com

خواجہ محمد امیر، صبا اکبر آبادی ڈاکٹر خواجہ علی محمد کے اکلوتے صاحبزادے تھے ۱۹۰۸ء کو ولادت ہوئی۔ شاعری کا آغاز ۱۹۲۰ء سے کیا۔ خادم علی خاں اخضر اکبر آبادی کے شاگرد تھے۔ ہمہ جہت شاعر تھے تمام اصناف میں شاعری کی اور کامیاب شاعری کی۔ ان کی حمدیہ و نعتیہ شاعری انتہائی دلکش اور پر اثر ہے۔ ان کی شاعری میں تبلیغِ اسلام، سیرت آنحضرت ﷺ شمائلِ رسول اکرم اور مکہ و مدینہ سے والہانہ عقیدت و محبت بھی پائی جاتی ہے۔ اردو نعت گویان میں صبا صاحب کا مقام بھی بالا نظر آتا ہے۔ ۱۴ کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور اتنی ہی چھپنے کے لیے تیار ہیں مجھے امید ہے کہ ان کے عظیم فرزند خواجہ تاجدار عادل، صبا صاحب کی غیر مطبوعہ کتابوں کو منظر عام پر لانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اے ساقیِ الطاف خُو اللہ ہو اللہ ہو
لانا ذرا جام و سُبو اللہ ہو اللہ ہو
لا بادۂ گلفام دے بھر بھر کے پیہم جام دے
پیاسا ہوں میں ساقی ہے تو اللہ ہو اللہ ہو

☆

محمد حسن پاشا، شاعر لکھنوی منظور حسن پاشا کے گھر ۱۹۱۷ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے کم عمری سے شاعری شروع کی ۱۹۵۰ء میں لکھنؤ سے کراچی آ گئے۔ مجموعہ غزل ''زخمِ ھنر'' بہت معروف ہوا۔ ستمبر دو ہزار میں شاعر لکھنوی کا مجموعہ نعت ''نکہت و نور'' شائع ہوا۔ ''نکہت و نور'' کو جہانِ حمد پبلی کیشنز نے شائع کیا ہے۔ جو نعتیہ ادب میں قابل قدر اضافہ ہے۔ شاعر لکھنوی کا شمار بلاشبہ ممتاز اردو نعت گویان میں ہوتا ہے۔ پیش لفظ ڈاکٹر ابوالخیر کشفی نے تحریر کیا ہے۔ خواجہ رضی حیدر کا مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔ عرض مرتب کے عنوان سے تحریر ان کے صاحبزادے محمد ایاز پاشا کی ہے۔ شاعر لکھنوی کا حمدیہ و نعتیہ کلام قلب کے تاروں کو چھو کر گذرتا ہے۔ شاعر لکھنوی نے حمدیں بھی لکھیں۔ چند اشعار تحفۂ پیشِ خدمت ہیں۔

Marfat.com

ہے تو ہی ازل ہے تو ہی ابد تو ہی منتہائے خیال ہے
ترا حُسن حُسنِ تمام ہے تری ذات عینِ کمال ہے
ترا ہر جمال حجاب ہے ترا ہر حجاب جمال ہے
ہیں تجلیاں ہی تجلیاں مگر آنکھ اُٹھے یہ محال ہے

☆

سردار حسین خان، بہزاد لکھنوی کو نعت گوئی میں ایک خاص مقام حاصل تھا ان کا نعتیہ کلام آج بھی ریڈیو، ٹی وی اور محافل نعت میں ذوق وشوق سے پڑھا جاتا ہے راقم الحروف نے ۲۰۰۲ء میں جہانِ حمد کا بہزاد لکھنوی نمبر شائع کیا تھا۔ بہزاد لکھنوی کے سینکڑوں مداحوں نے اس نمبر کو سراہا یاد رہے ''جہانِ حمد'' اردو ادب میں حمد کے موضوع پر اولین کتابی سلسلہ ہے۔ بہزاد ۱۳۲۱ھ میں پیدا ہوئے تعلیم کے بعد مختلف کمپنیوں میں ملازمت کی غزل اور گیت بھی کہے جب کرم کا سلسلہ شروع ہوا تو پھر انہوں نے صرف اور صرف حمد و نعت ہی کہی عاشق رسول بہزاد لکھنوی ۱۳۹۴ھ میں انتقال کر گئے۔ بہزاد کا حمد یہ کلام بھی کافی مقدار میں موجود ہے ان کا رنگِ حمد ملاحظہ فرمایئے۔

حمد ہے اس ذات سبحاں کے لئے
بخششیں ہیں جس کی ہر جاں کے لئے
حمد اس کی کیا ادا بہزاد ہو
ہر صفت ہے جس کی عنواں کے لیے

☆

رفیع احمد، صبا متھراوی ۱۹۱۶ء کو متھرا یوپی بھارت میں پیدا ہوئے عاشق رسولؐ تھے۔
یہی وجہ ہے کہ ان کے نعتیہ کلام کا ایک ایک شعر محبت رسول اور خوشبوئے مدینہ سے رچا بسا

Marfat.com

ہے۔مجموعہ نعت ''دربارِ رسالت''۱۹۷۲ءکو شائع ہوا۔۱۹۸۸ء میں شہرِ نعت کراچی میں خالق حقیقی سے جا ملے۔حمد یہ رنگ دیکھئے۔

دل کی دھڑکن میں نام ہے تیرا
ہر نفس میں پیام ہے تیرا
چاند تارے تری کتابیں ہیں
درج ان میں کلام ہے تیرا

☆

مولانا محمد یعقوب حسین، ضیاء القادری نے اپنی شاعری کو حمد و نعت کے لیے وقف کر دیا تھا قیام پاکستان کے بعد کراچی میں طرحی وغیر طرحی نعتیہ مشاعروں کا آغاز کیا۔آپ کا مجموعہ نعت ''تجلیات نعت'' کو خوب خوب پذیرائی حاصل ہوئی آپ کی حمدیہ و نعتیہ شاعری میں ایک مومن کی فکر نمایاں ہے۔کراچی سے آپ کے شاگردوں نے ساٹھ کی دہائی میں آپ کا غیر مطبوعہ کلام شائع کیا دنیائے اردو نعت کا یہ ممتاز شاعر ۱۳۹۰ھ میں انتقال کر گیا۔حمد یہ اشعار میں ان کا انداز بیاں دیکھئے۔

کمال حمد و ثنا لا الہ الا اللہ
جمال ذکر خدا لا الہ الا اللہ
بخیر خاتمہ ہونے کا ہے یقین مجھے
ہے نقش دل پہ ضیا لا الہ الا اللہ

☆

Marfat.com

منظور حسین، ماہر القادری کا سنہ پیدائش ۱۳۲۴ھ ہے جبکہ سنہ وفات ۱۳۹۸ھ ہے گویا مولانا نے زندگی کی ۷۴ بہاریں دیکھیں۔ فرشتہ اجل جب آپ کی روح قبض کرنے آیا اس وقت آپ سر زمین حجاز میں مقیم تھے سبحان اللہ سبحان اللہ۔ ماہر القادری بھی ابتدا میں غزل کی طرف راغب تھے پھر حمد و نعت کی طرف متوجہ ہوئے اور خوبصورت حمدیہ و نعتیہ کلام کہا۔ کراچی سے اپنا رسالہ ''فاران'' نکالا جسے اردو ادب میں خاصی شہرت حاصل ہوئی مجموعہ نعت ''ذکرِ جمیل'' ہے جواب نایاب ہے۔ فضلی سنز یا ویلکم بک بورٹ کے مالکان کو چاہیے کہ ''ذکر جمیل'' کی اشاعت کا اہتمام کریں۔ توحید خالص کا پرچار کرنے والے شاعر کا حمدیہ رنگ دیکھیے۔

تری شانِ تجمل کا وقارِ عرش ہے مظہر
ترا نقشِ جلالت ثبت ہے کعبہ کی عظمت پر
ترے جلوے طلسم رنج و کلفت توڑ دیتے ہیں
ترے لطف و کرم ٹوٹے دلوں کو جوڑ دیتے ہیں

☆

ثقلین احمد، منور بدایونی عیش بدایونی کے تلامذہ میں شامل تھے۔ ان کے والد حکیم حسنین احمد مورخ بدایونی کا تاریخ گوئی میں بلند مقام تھا۔ منور بدایونی ۱۹۰۸ء میں ہندوستان کے شہر بدایوں میں پیدا ہوئے مزاج ہمیشہ صوفیانہ رہا۔ حلقۂ رحمانی سے وابستگی تھی۔ منور بدایونی کا مجموعہ نعت ''منور نعتیں'' ۱۹۷۳ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ آپ کے نعتیہ کلام کو مقبولیت کا درجہ حاصل ہے۔ آپ کا کلام سننے اور پڑھنے والے کو لطف اندوز کرتا ہے۔ منور بدایونی کا انتقال کراچی میں ۱۹۸۴ء میں ہوا۔ حمدیہ رنگ دیکھیے۔

نہ آیا آنکھ سے جب تو نظر تو دل سے پہچانا
تری پہچان مشکل تھی بڑی مشکل سے پہچانا
کسی کی آنکھ روشن ہے کسی کا دل منور ہے
کسی نے آنکھ سے دیکھا کسی نے دل سے پہچانا

Marfat.com

فاروق احمد، محشر بدایونی سنہ پیدائش ۱۹۲۲ء اور مولد ''بدایوں'' یو پی بھارت۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان آ گئے ۱۹۵۰ء میں ریڈیو پاکستان کے رسالے ''آہنگ'' کے مدیر ہو گئے۔ شعر گوئی کا آغاز ۱۹۳۸ء سے کیا۔ محشر کا مجموعۂ نعت ''حرفِ ثنا'' ۱۹۸۷ء میں لاہور سے شائع ہوا۔ محشر بدایونی کی عقیدت و محبت سے بھرپور نعتیہ شاعری کو مقبولیت کا درجہ حاصل ہوا۔ محشر بدایونی ۱۹۹۴ء میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے آخری آرام گاہ کراچی ہے۔ حمد کے چند اشعار آپ کے ذوق کی نذر۔

ترا فضل ہے میرے دامن میں
ترا نور ہے میرے تن من میں
تری حمد ہے دھڑکن دھڑکن میں
ترے نام سے باقی میرا نشاں

☆

سید اقبال عظیم ایک کامیاب نعت نگار تھے اُن کا نعتیہ کلام ریڈیو، ٹی وی اور محافل نعت میں مقبول ہوا مجموعہ ہائے نعت ''قاب قوسین'' ۱۹۷۷ء ''لب کشا'' ۱۹۸۷ء ''پیکرِ نور'' ۱۹۹۵ء چوتھا مجموعہ حضرت حسان نعت کونسل نے شائع کیا اس مجموعے میں اقبال عظیم کا غیر مطبوعہ کلام بھی شامل ہے۔ اس مجموعے کی اشاعت کا سہرا ولی خان، غلا مجتبیٰ احدی، اسد اللہ جنیدی کے سر ہے۔ اقبال عظیم ۱۹۱۳ء کو میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ ۲۰۰۰ء میں شہرِ نعت کراچی میں انتقال کر گئے۔

تیری مدحت اور میں معذور و سرتاپا قصور
میں کہاں سے لاؤں اتنا حوصلہ اتنا شعور
صرف تیرے آسرے پر لب کشا ہوتا ہوں میں
اس سعادت کی مجھے توفیق دے ربِ غفور

☆

Marfat.com

عبدالحمید، فدا خالدی کی ولادت ۱۹۲۰ء میں دہلی میں ہوئی آپ کا تعلق مرزا داغ دہلوی سکول سے رہا۔ بے خود دہلوی کے شاگرد تھے۔ خود فدا صاحب کے شاگردوں کی تعداد اچھی خاصی ہے۔ چند نام درج کیے جاتے ہیں۔ ادیب رائے پوری، خیال آفاقی، سرفراز زاہد، معراج جامی، عزیز احسن، آفتاب مضطر، ظفر خان۔ فدا خالدی کا مجموعہ حمد و نعت م۔ص ۱۹۸۳ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ ان کا کلام پر اثر اور علمی استعداد سے مزین ہے ۲۰۰۰ء میں انتقال ہوا میوہ شاہ میں تدفین ہوئی۔ فدا صاحب بارگاہ رب العزت میں مدح سرا ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

سب کے دل میں قیام ہے تیرا
لب پہ دنیا کے نام ہے تیرا
کون ہے سب کا پالنے والا
میرے مولا یہ کام ہے تیرا

☆

ساجد علی، ساجد اسدی کی ولادت چھ اگست ۱۹۱۱ء کو ہندوستان کے مشہور شہر جے پور میں مولوی عابد علی عابد اسدی کے گھر ہوئی۔ نو برس کی عمر سے شعر کہنے لگے تھے۔ ''پیامبر مغفرت'' (مجموعہ نعت) ۱۹۷۵ء مطابق ۱۳۹۵ھ کو کراچی سے شائع ہوا۔ غالب کی زمینوں میں ۲۳۴ نعتیں کہیں جو انتہائی روح پرور اور دلکش انداز میں کہی گئیں ہیں۔ یاد رہے کہ غالب کی زمینوں میں نعت کہنے کی یہ اولین کوشش ہے .... حمد رنگ

ضربِ الا اللہ کی صقیل سے ہوتی ہے جلا
ہے یہی بس اک طریقہ قلب کی تطہیر کا
لکھ دیا قسمت میں میری عشقِ محبوبِ خدا
ہوں بہت ممنونِ منّت کاتبِ تقدیر کا

Marfat.com

مولانا عبدالحامد بدایونی جید عالم دین تھے۔آپ کا نام بانیانِ پاکستان میں شامل ہے۔آپ کی ولادت ۱۹۰۱ء مدینۃ الاولیاء بدایوں میں ہوئی۔۱۹۷۰ء کو دنیائے فانی سے کوچ کر گئے ''جذباتِ حامد'' مولانا حامد بدایونی کا حمد و نعت و مناقب سے مزیّن مجموعہ کلام ہے جسے ان کے پوتے محمد شاہد عامر قادری نے ۲۰۰۳ء کو کراچی سے شائع کیا۔
حمد رنگ پیش خدمت ہے۔

کیا بیاں ہو حسنِ مطلق کے فروغِ نور کا
ذرّے ذرّے سے نمایاں ہے تجلّی طور کا
وہ اے برقِ جمالِ یار تیری تابشیں
سارا عالم آئینہ خانہ ہے ترے نور کا

☆

سید (اچھے میاں)، رئیس امروہوی ۱۹۱۴ء میں امروہہ میں پیدا ہوئے۔آپ کا تعلق ایک علمی گھرانے سے تھا۔شعر بڑی کم عمری سے کہنا شروع کر دیے تھے۔روزنامہ جنگ میں آپ کے قطعات بھی خاصے کی چیز ہوتے تھے۔رئیس امروہوی کا نعتیہ مجموعہ ''انا من الحسین'' کراچی سے شائع ہوا۔آپ کی مذہبی شاعری کو ادبی حلقوں میں خوب سراہا گیا سفاک ظالموں نے رئیس امروہوی کو ۱۹۸۸ء میں شہید کر دیا۔رئیس امروہوی کا حمدیہ رنگ ملاحظہ فرمائیں۔

اے میرے وجود کے تصور
میں تیرے وجود کی ہوں تصویر
تو روح کا جلوہ جہاں تاب
میں جسم کا سایہ زمیں گیر

☆

Marfat.com

شکور احمد، رعنا اکبر آبادی ۱۸۹۸ء کو اکبر آباد میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۷۹ء کو وفات پا گئے۔ برصغیر کے ممتاز شاعر حضرت صبا اکبر آبادی کے خسر ممتاز افسانہ نگار سلطان جمیل نسیم، ممتاز شاعر و پروڈیوسر، مشیر ''ارمغان حمد'' خواجہ تاجدار عادل کے نانا تھے۔ نجم آفندی اکبر آبادی کے تلامذہ میں شامل تھے۔ رعنا اکبر آبادی کا مجموعہ نعت ''تسبیح رعنا'' ۱۹۶۹ء کو شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔ رعنا صاحب نے نعت کے مشکل ترین راستے کو حسن و خوبی طے کیا ہے۔

رعنا اکبر آبادی کا حمد یہ رنگ ملاحظہ ہو۔

زبانِ شوق پہ ہر وقت نام ہے تیرا
حریمِ قلب میں شاید مقام ہے تیرا
کئے ہیں خار بھی پیدا حفاظتِ گل کو
بہارِ باغ میں کیا انتظام ہے تیرا

☆

مفتی سید محمد ریاض الحسن، نیر حامدی کا مجموعہ نعت ''نعتِ نیر'' ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا جسے معروف نعت گو مسرور کیفی نے شائع کیا نیر حامدی ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے مقامِ پیدائش (جودھپور بھارت) ہے۔ بیدل بدایونی اور مولانا ضیا القادری سے اصلاح لیتے تھے۔ ممتاز نعت گو اختر الحامدی کے بھائی تھے۔ حیدر آباد سندھ میں ۱۹۷۰ء میں انتقال ہوا نیر حامدی کا حمد رنگ ملاحظہ فرمائیے۔

شانِ جلال ہے کہیں شانِ جمال ہے
جلوہ گری ہے تیری ہر اک نور و نار میں
اشعار حمد نیرِ خستہ بصد ادب
ہدیہ ہیں خاص بارگہِ کردگار میں

☆

Marfat.com

قتیل شفائی کا مجموعہ حمد و نعت ''نذرانہ'' ۲۰۰۰ء میں شہرِ نعت لاہور سے صفدر حسین نے شائع کیا۔ ''نذرانہ'' میں شامل حمدیہ و نعتیہ کلام قتیل شفائی نے بستر علالت پر تحریر کیا۔ قتیل شفائی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وطن عزیز کے ممتاز شعرا میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ قتیل شفائی کا زیرِ نذر مجموعہ کلام نعتیہ ادب میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ قتیل شفائی ۲۰۰۰ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔

حمد رنگ پیش خدمت ہے۔

اے رب اے رحمان
ہم ہیں تیرے بندے اپنا تجھ پر ہے ایمان
اے رب اے رحمان

خالق ہے تو ہم سب کا
مالک ہے تو ہم سب کا
لازم ہے ہم پر ہم مانے تیرا ہر فرمان
اے رب اے رحمان

☆

کلیم عثمانی اردو غزل اور گیت نگاری میں اپنا ایک مقام رکھتے تھے۔ وہ مجموعہ نعت ''ماہِ حرا'' میں ایک کامیاب نعت گو شاعر کی حیثیت سے سامنے آئے۔ کلیم عثمانی کا زیرِ تبصرہ مجموعہ نعت ''ماہِ حرا'' ایک یادگار مجموعہ ہے۔ اس مجموعے میں روایتی نعتیہ شاعری کے علاوہ جدید نعتیہ شاعری کے نمونے بھی ملتے ہیں۔ کلیم عثمانی بھارت کے شہر دیو بند میں پیدا ہوئے۔ لاہور میں انتقال ہوا۔

حمد رنگ پیش خدمت ہے۔

تابندہ ہر اک شے میں حقیقت ہے اسی کی
افلاک سے تا خاک حکومت ہے اسی کی
ہے عظمت و جبروت اسی شان کے شایاں
حادی جو ہر اک شے پہ ہے طاقت ہے اسی کی

Marfat.com

محمد عبدالغنی سرتاج،وقار صدیقی اجمیری نے ۱۹۲۳ء میں اجمیر (بھارت) میں آنکھ کھولی بہار کوٹی کے شاگرد تھے۔اپنے استاد کا نام خوب خوب روشن کیا۔آپ کا حمدیہ ونعتیہ کلام ہر خاص و عام میں پسند کیا جاتا ہے۔آپ کے شاگردوں میں تین نام قابل ذکر ہیں قمرالدین قمرانجم۔خالد محمود خالد۔عابد بریلوی ان کا مجموعہ حمد ونعت ''حرف حرف خوشبو'' ۱۹۹۸ء میں کراچی سے فرید پبلشرز نے شائع کیا۔وقار صدیقی ۱۹۸۳ء میں اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ان کی آخری آرام گاہ عظیم پورہ قبرستان کراچی میں واقع ہے۔وقار صدیقی کے حمدیہ اشعار آپ کے ذوق مطالعہ کی نذر کیے جاتے ہیں۔

تو احد ہے تو صمد ہے قادر و قیوم ہے
خالقِ ہر ہستی معلم و نا معلوم ہے
ذوق سجدہ کو بھی ہے تسلیم تو مسجود ہے
بندگی تیرے لیے ہے صرف تو معبود ہے

عبدالستار خان وارثی،ستار وارثی ایک روحانی شخصیت کے علاوہ ایک معروف شاعر بھی تھے ان کی نعتیہ شاعری کا محور عشق رسول اکرمؐ ہی ہے مگر ان کی شاعری میں سیرت نبوی اور پیغام توحید بھی جا بجا ملتا ہے۔تین نعتیہ مجموعے ''آیۂ رحمت''،''معطر معطر''،''حرف معتبر'' شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔آپ کے صاحبزادگان میں سعید وارثی۔رشید وارثی۔رئیس وارثی بھی شاعر ہیں اور حمد ونعت کہتے ہیں۔ستار وارثی کی ولادت ۱۹۲۴ء میں بریلی (بھارت) میں ہوئی۔ ۱۹۸۵ء میں شہر نعت کراچی سے ملک جاودانی کوچ کر گئے۔ستار وارثی کا رنگ حمد ومناجات دیکھئے۔

یقیں تیرے کرم پہ ہے اس قدر مولا
ہے حرف حرف مرا حرفِ معتبر مولا
ثنائے خواجہ کونین اور کہاں ستار
چلا ہے ترے سہارے پہ یہ ہنر ملا

☆

Marfat.com

خواجہ محمد غیاث الدین، قاسم جہانگیری نے ۱۹۴۴ء سے شاعری کا آغاز کیا۔ ابتداء میں تخلص شیدا رکھا آپ کے مرشد مولانا عبدالشکور قادری نے تخلص قاسم عطا فرمایا۔ مجموعہ نعت ''جمالِ مجسم'' ۲۰۰۰ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ تمام تر نعتیہ کلام عشق میں ڈوب کر کہا گیا ہے۔ مذکورہ مجموعہ میں چار حمد و مناجات بھی شامل ہیں۔ قاسم جہانگیری ۱۹۲۶ء میں نصیر آباد ضلع اجمیر (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۹۰ء میں خالق حقیقی سے جا ملے آخری آرام گاہ نارتھ کراچی میں واقع ہے۔ نمونہ حمد پیش خدمت ہے۔

میں ترا بندہ، مجبور ہوں معبود ہے تو
سر بہ سجدہ ہوں ترے سامنے مسجود ہے تو
نام تیرا ہی تو مشکل کی گرہ کھولتا ہے
ذکر تیرا ہی تو سمجھاتا ہے موجود ہے تو

☆

حافظ محمد مظہر الدین، مظہر الدین کا شمار نامور نعت گویان میں ہوتا ہے مجموعہ نعت ''تجلیات'' تقریباً ۳۵ برس قبل شائع ہوا۔ دوسرا ایڈیشن اہل دل کی فرمائش پر ۱۹۸۳ء میں لاہور سے شائع ہوا۔ حافظ صاحب کی نعتیہ شاعری کا محور حب رسولؐ اکرم ہی ہے۔ لیکن انہوں نے سیرتِ پاک کو اپنی نعتیہ شاعری کا مرکز و محور بنایا ہے۔ حافظ صاحب کا سنہ ولادت ۱۹۱۴ء اور سنہ وفات ۱۹۸۱ء ہے۔ حافظ صاحب کا رنگ حمد دیکھئے۔

سکون قلب تپاں لا الٰہ الا اللہ
دوائے درد نہاں لا الٰہ الا اللہ
بہا کے آج لیے جا رہا ہے مظہر کو
برنگ سیل رواں لا الٰہ الا اللہ

☆

Marfat.com

محمد اعظم خان، اعظم چشتی ایک خوش الحان نعت خواں تھے۔ ان کا انداز نعت خوانی بے حد مقبول ہوا۔ بے شمار نعت خوانوں نے ان کا انداز اپنایا انہیں نعت خوانی کے حوالے سے حکومت پاکستان کی جانب سے پہلا صدارتی ایوارڈ بھی دیا گیا۔ اعظم چشتی کے نعتیہ مجموعے "تیر اعظم" "غذائے روح شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی ولادت ۱۹۲۱ء میں ہوئی ۱۹۹۳ء میں دنیائے فانی کو خیر باد کہا ان کا حمدیہ انداز دیکھئے۔

اے خدائے جمال و زیبائی
خوب ہے تیری عالم آرائی
تو کہاں ہے کہاں نہیں ہے تو
محوِ حیرت ہے تابِ گویائی

......☆......

مولانا قاری قاسم حبیبی برکاتی مولانا عبدالستار عثمانی قادری کے گھر الہ آباد (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ کانپور (بھارت) شفیع آباد کی جامع مسجد میں خطیب وامام کے فرائض انجام دے ان کا مجموعہ نعت "آبشار رحمت" ۱۹۹۵ء کو کانپور سے شائع ہوا۔ علامہ الحاج حق بنارسی کی تربیت نے نعت گوئی کا سلیقہ سکھایا۔ قاسم حبیبی کی حمد و نعت نگاری میں ان کی بلندی پرواز اور ان کے قلبی کیفیات کی عکاسی واضح ہے۔ مذکورہ مجموعہ میں دو حمدیں بھی شامل ہیں۔ حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

کمال جو بھی ہے میرا، کمال ہے اس کا
مرے عروج کا ضامن خیال ہے اس کا
میں اس کے لطف و کرم کا ہوں معترف قاسم
کرم قبول مرا بال بال ہے اس کا

......☆......

Marfat.com

محمود الحسن، اختر لکھنوی کا شمار کراچی کے ممتاز نعت گویان میں ہوتا تھا آپ کی حمدیہ ونعتیہ شاعری میں صداقت و خلوص، اصلاح و ہدایت کا پہلو نمایاں ہے ان کے دو مجموعہ ہائے نعت ''حضور ﷺ'' سرکار ﷺ کراچی سے شائع ہوئے۔ اختر لکھنوی نے ۱۹۲۵ء میں لکھنؤ میں آنکھ کھولی ۱۹۹۵ء کراچی میں انتقال ہوا۔ حمدیہ شاعری میں ان کے خیالات دیکھئے۔

یہ آب و ہوا ارض و سما کچھ بھی نہیں ہے
اس قادر مطلق کے سوا کچھ بھی نہیں ہے

حمد اس کی ثنا اس کی بیاں کیجئے اختر
ہستی کا ثمر اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے

☆

مولانا عبدالواحد، راسخ عرفانی کا مجموعہ نعت ''نکہت حرا'' ان کے انتقال سے ایک برس قبل شائع ہوا۔ اس کے علاوہ ان کے چار مجموعہ ہائے نعت پہلے ہی شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ راسخ کا شمار مستند اور کامیاب نعت گویان میں ہوتا ہے۔ وہ ۱۹۱۴ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے اور اسی شہر میں انتقال ہوا ان کا سنہ وفات ۱۹۹۰ء ہے۔ راسخ عرفانی کی حمدوں کی تعداد اچھی خاصی ہے۔ راسخ کا رنگ حمد و ثنا دیکھئے۔

نور و نکہت فلک فلک تیرے
رنگ پھیلے شفق شفق تیرے
صرف راسخ کی زیست کا مصرف
لکھے عنواں ورق ورق تیرے

☆

Marfat.com

مولانا محمد اسمعیل خاں، عاقل اکبر آبادی نے ۱۹۰۹ء کو آگرہ میں آنکھ کھولی۔ مجموعہ نعت ،،گلدستہ،، کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۲ء ،دوسرا ایڈیشن ۱۹۶۸ء، تیسرا ایڈیشن ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا۔ عاقل اکبر آبادی کو حضرت صبا اکبر آبادی سے فیض تلمذ حاصل تھا۔ ان کا نعتیہ کلام اہل ذوق سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔ عاقل اکبر آبادی ۱۹۹۲ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ حمد کے منتخب اشعار پیش خدمت ہے:

خدائے دو جہاں ہم بیکسوں کی داستاں سن لے
نہیں تجھ سے نہاں کچھ بھی ہے سب تجھ پر عیاں سن لے

☆

محمد عبدالجامع، جامی بدایونی کا مجموعۂ نعت زادِ آخرت ۱۹۹۱ء میں ان کے صاحبزادے عبدالقدیر صدیقی نے کراچی سے شائع کیا۔ جامی بدایونی ۱۸۸۰ء کو بدایوں (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۵ء کو کراچی میں واصل بحق ہوئے۔ ان کی نعتیہ شاعری میں وہ سب کچھ موجود ہے جو ایک اچھے نعت نگار کے ہاں ہونا چاہیے۔ جامی بدایونی کا حمد رنگ دیکھئے۔

دیکھ حالِ تباہ یا اللہ
رحم کی اک نگاہ یا اللہ
آئے ایمان میں توانائی
دل سے اسلام کے ہوں شیدائی

☆

Marfat.com

مولانا احمد علی، احمد چاند پوری کا مجموعہ نعت ''نغمۂ محبت'' ۱۹۰۷ء اشاعت دوم ۱۹۹۳ء دوسرا ایڈیشن محمد احمد صاحب نے، گلستان مصطفےٰ کراچی سے شائع کیا وہ قادر الکلام شاعر تھے۔ مومن مسلمان تھے .... حمد رنگ

حمد تیری کیا بیاں ہو یا خدا
ہے بہت مجبور عقلِ نا رسا
ماہ اور خورشید کو روشن کیا
نورِ قدرت سے انہیں حصّہ دیا

☆

علامہ سید ریاض الدین ریاض سہروردی بیک وقت کئی خوبیوں کے مالک تھے آپ باعمل عالم دین، معروف نعت گو اور نعت خواں بھی تھے۔ اپنی زندگی دین کی خدمت کے لیے وقف کر دی تھی، بالخصوص فروغ نعت کے حوالے سے آپ کا نام اور کام کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ آپ کا نام تاریخ نعت میں سنہری حرفوں سے لکھا جانا چاہیے آپ کے مجموعہ نعت ''دیوانِ ریاض'' کو بے حد پذیرائی حاصل ہوئی۔ خطابت و امامت و قرأت میں سیّد اعجاز الدین سہروردی نعت خوانی میں سیّد فصیح الدین سہروردی اپنے والد محترم کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں علامہ صاحب ۱۹۳۸ء کو جالندھر میں پیدا ہوئے ۲۰۰۰ء کو کراچی شہر میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

آپ کا حمد رنگ ملاحظہ فرمائیں۔

نام سے کرتا ہوں تیری ابتدا
نام بابرکت ہے تیرا اے خدا
تو نے تنہا خلق کو پیدا کیا
کیوں ترا ہمسر ہو کوئی دوسرا

Marfat.com

ناصر محمود خان، ناصر کاسگنجوی کا مجموعہ نعت ''دیارِ گل'' ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا۔ دیار گل میں تین حمدیں بھی شامل ہیں۔ قادر الکلام شاعر تھے۔ ۱۹۲۸ء کو کاسگنج ایٹہ میں ولادت ہوئی۔ ۲۰۰۲ء کو کراچی میں انتقال ہوا۔ حمدیہ و نعتیہ کلام دلکش و پرتاثیر ہے حمد رنگ دیکھئے۔

مالک کل بلند و پست خالق جملہ خشک و تر
تو ہے خدائے کائنات تو ہے خدائے بحر و بر
دیکھ سکے گی کیا تجھے فرصتِ دید مختصر
تیرا جمال شام شام حسن ترا سحر سحر

☆

قاضی محمد عفیف الدین، حزیں صدیقی نے ۱۹۲۰ء کو مشرقی پنجاب کے شہر رو ہتک کے ایک دیندار گھرانے میں آنکھ کھولی۔ شاعری کی ابتدا ۱۹۳۹ء میں کی مجموعہ نعت ''حرفِ ابد'' ۱۹۹۶ء کو ملتان سے شائع ہوا۔ ان کے ذوق سلیم کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے ان کا شمار ممتاز شعراء میں ہوتا ہے۔ ان کا مجموعہ نعت دنیائے نعت میں خوبصورت اضافہ ہے۔ ''حرفِ ابد'' کا قادر الکلام شاعر ۱۹۹۵ء کو خالقِ حقیقی سے جاملا۔ حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

زمیں جب تنگ ہوجائے فلک پر جا بنا دینا
کسی اچھے، سے سیارے کا باشندہ بنا دینا
مجھے تو خیر' جیسا چاہو تم ویسا بنا دینا
دل دنیا ہے نابینا اسے بینا بنا دینا

☆

Marfat.com

شمس الحق، شمس نظامی کا نعتیہ مجموعہ ''طلوعِ شمس'' ۱۹۸۹ء کو ان کے صاحبزادگان نے کراچی سے شائع کیا۔ ۱۹۰۴ء کو ضلع بھچراؤں مرادآباد (بھارت) میں ولادت ہوئی۔ ۱۹۷۲ء کو شہرِ نعت کراچی سے ملکِ جاودانی کوچ کر گئے حمد رنگ دیکھئے۔

یہ مری خطائیں یہ لغزشیں وہ تری عطا وہ نوازشیں
مجھے مل رہا ہے قرارِ جاں ترے عفو بندہ نواز میں
تری ہر ادا پہ ہوں میں فدا جو نہیں ترا وہ نہیں مرا
یہی اک صدا ہوئی نغمہ زن ترے میرے ناز و نیاز میں

......☆......

احمد سہارنپوری غریب سہارنپوری کے شاگرد تھے۔ ۱۹۴۶ء میں دہلی سے مجموعہ نعت ''ہلالِ یثرب'' شائع ہوا تھا۔ احمد کے شاگرد ضبط سہارنپوری اپنے استاد کا دوسرا مجموعہ نعت ''ہلالِ طیبہ'' کو ۱۹۸۵ء کو کراچی سے شائع کیا۔ ہلالِ یثرب کا نعتیہ کلام ہلالِ طیبہ میں کچھ غیر مطبوعہ نعتوں کے اضافے کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ احمد سہارنپوری کا تمام تر نعتیہ کلام عشقِ رسول سے سرشار ہو کر لکھا گیا ہے...................حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

بشر اور پھر حمدِ باری تعالیٰ
کہاں مشتِ خاک اور کہاں عرشِ اعلیٰ
کرم اس کا خورشید کے روپ میں ہے
اسی سایہ کی روشنی دھوپ میں ہے

Marfat.com

سیّد اشرف علی جعفری، ہلال جعفری کا نام نعتیہ تضامین کے حوالے سے نمایاں ہے۔
"کشکولِ ہلال" ۲۰۰۰ء تضامین کے حوالے سے عمدہ مثال ہے۔ نعتیہ مسدّس طلوعِ سحر ۱۹۷۱ء ہلال حرم ۱۹۸۴ء نعتیہ قطعات کاسۂ ہلال ۱۹۹۸ء میں شائع ہوکر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ ۱۹۲۱ء کو ریاست الور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ۲۰۰۱ء کو انتقال ہوا اسلام آباد کے قبرستان میں مدفون ہیں۔ ہلال جعفری کا حمد رنگ دیکھئے۔

حسن تصورات نہ رنگ تعینات
آرائش جمال دو عالم ہے بے ثبات
باقی رہے گا دہر میں خلاق کائنات
کس سے بیاں ہو آیہ توحید کے نکات

حمد خدا کہاں ہے کہاں بندۂ حقیر
نور ازل کہاں یہ کہاں ذرۂ حقیر

☆

محمد ابراہیم، صائم چشتی وطن عزیز کے معروف نعت گو تھے۔ ان کا نعتیہ کلام ذوق وشوق سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ ۱۹۳۲ء کو مشرقی پنجاب میں ولادت ہوئی۔ صائم چشتی کے سات مجموعہ ہائے نعت شائع ہوئے۔ صائم چشتی فیصل آباد میں انتقال کر گئے۔ حمد یہ رنگ دیکھئے۔

فقط دلوں کے سکوں کا باعث ہے ذکر رب الانام تیرا
سہارا سب کا ہے ذات تیری بلند سب سے ہے نام تیرا
میں کب ہوں تیری ثنا کے لائق، میں کب ہوں تیری مدحت کے قابل
حقیر صائم تو کچھ نہیں ہے، ہے بات تیری کلام تیرا

☆

Marfat.com

صالح محمد، مسرور کیفی کے ہمراہ عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کا شمار معروف نعت گویاں میں ہوتا ہے۔ پندرہ مجموعہ ہائے نعت شائع ہو چکے ہیں۔ کیا تقدیر پائی سبحان اللہ ۱۹۲۸ء کو کراچی میں ولادت ہوئی۔ ۲۰۰۳ء میں اسی شہر میں انتقال ہوا حمد یہ اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

حمد زب جلیل کیا کہیے
جو بھی کہیے وہ سب بجا کہیے
ہم سے مسرور یہ کہا ممکن
حرف اس کی صفات کا کہیے

☆

خلیق قریشی کا مجموعہ نعت "برگِ سدرہ" کو ۱۹۹۱ء میں نعت اکادمی فیصل آباد نے شائع کیا۔ یہ مجموعہ ان کے انتقال کے اٹھارہ برس بعد شائع ہوا۔ خلیق کی نعت میں جذبۂ صادق، علم و فن سب ہی کچھ موجود ہے۔ ۱۹۷۳ء میں فیصل آباد میں انتقال کر گئے۔ حمد رنگ ملاحظہ کریں۔

شاخوں کو کس نے سبز و حسیں پیرہن دیا
پھولوں کو کس نے رنگ دیا بانکپن دیا
ذرّوں میں کسی نے وسعتِ صحرا سمیٹ دی
قطروں کو کس نے جوشِ یم موجزن دیا

Marfat.com

اختر علی، صہبا اختر، ۱۹۳۲ء کو جموں کشمیر میں پیدا ہوئے غزل، گیت اور قومی نغمے لکھے۔ اصل کارنامہ، ان کا ۱۹۸۱ء میں ''اقراء'' (مجموعہ نعت) کے نام سے منصۂ شہود پر نمودار ہوا۔ صہبا اختر کی نعت نگاری میں جدت و انفرادیت نمایاں ہے۔ صہبا اختر نے دنیائے فانی کو خیر باد کہا۔ حمد رنگ ملاحظہ فرمائیں۔

اے ورائے گمان و قیاس و خیال
میرے قلب و نظر میں ہے تیرا جمال
خاکداں ، خاکداں تیری عظمت کا نور
آسماں ، آسماں تیرا جاہ و جلال

☆

محمد علی ظہوری، کا نعتیہ کلام پاکستان میں بڑے ذوق و شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ ظہوری خود بھی بہت بڑے نعت خواں تھے۔ بے شمار شاگرد چھوڑے ہیں ان کا مجموعہ نعت ''توصیف'' ۱۹۹۸ء میں شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکا ہے۔ ظہوری قصوری، ۱۹۳۲ء، کو پیدا ہوئے۔ ۱۹۹۹ء میں ارائیاں ضلع لاہور میں انتقال ہوا حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

انتِ حمد بھی ، ثنا بھی تو
میرا معبود بھی ، خدا بھی تو
بے نواؤں کی آخری امید
بے سہاروں کا آسرا بھی تو

☆

Marfat.com

قصری کانپوری ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ ناطق لکھنوی سے ذہنی اور فکری استفادہ کیا ۱۹۳۶ء سے شاعری کا آغاز کیا۔ مجموعہ نعت ''نورِ ازل'' ۱۹۸۰ء کو شہر نعت کراچی سے مکتبۂ قصری کانپوری لیاقت آباد نے شائع کیا۔ ان کی نعتیہ شاعری میں اثر آفرینی اور عقیدت و محبت نمایاں ہے۔

اے خداوندِ دو عالم مالکِ ارض و سما
اے کہ تیری ذات ہے فہم و خرد سے ماورا
زندگی تیری رضا تیری عبادت میں کٹے
کم سے کم قصریؔ کو یہ توفیق دے میرے خدا

☆

اقبال صفی پوری ۱۹۱۶ء کو صفی پور ضلع اناؤ۔ یو پی بھارت میں پیدا ہوئے۔ مجموعہ نعت ''رحمت لقب'' ۱۹۸۸ء کو شہرِ نعت کراچی سے شائع ہوا۔ اقبال صفی پوری نے نعتیہ شاعری اور نعتیہ مشاعروں کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ کی نعتیہ شاعری سماعتوں کو تسکین بخشتی ہے۔

حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

یارب تو عطا جو آب کردے
خاشاک کو بھی گلاب کردے
حد کیا ہے ترے کرم کی معبود
تو ذرّے کو آفتاب کردے

☆

Marfat.com

سید عبدالرشید یزدانی، یزدانی جالندھری، قادرالکلام شاعر تھے۔ عروض پر دسترس رکھتے تھے۔ نعتیہ مجموعے "صبح سعادت" ۱۹۸۱ء توصیف خیرالبشر ۱۹۸۲ء لاہور سے شائع ہوئے۔

ان کی نعتیہ شاعری میں مدینے کی مہک اور گنبد خضرا کی چمک جابجا محسوس ہوتی ہے۔

یزدانی جالندھری نے 1915ء کو جالندھر کی سرزمین پر آنکھ کھولی۔ ۱۹۹۰ء کو لاہور سے ملکِ جاودانی کوچ کر گئے۔ ان کی حمد سے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

فرش تا عرش ترے حُسن کا جلوہ دیکھا
کہیں پنہاں تجھے دیکھا، کہیں پیدا دیکھا
تو کہ ہے ارض و سماوات کی ہر شے پہ محیط
تجھ کو ہر روح میں ہر دل میں سمایا دیکھا

☆

محمد یونس، خالد بزمی، کئی کتابوں کے مصنف ہیں عربی زبان کے ماہر تھے۔ دو مجموعہ ہائے نعت "سنہری جالیوں کے سامنے" ۱۹۹۳ء سید سادات، ۱۹۹۴ء شائع ہو کر مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ ۱۹۳۲ء کو پیدا ہوئے حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ بزمی کی نعتیہ شاعری میں آنحضرت ﷺ کے خصائل و شمائل اور جمال کی جلوہ سامانیاں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کا حمد رنگ دیکھیے۔

اے کہ ترے وجود سے برگ و ثمر ہیں پُر بہار
اے کہ ترے شہود سے شمس و قمر ہیں تابدار
اے کہ تری ہی شان میں نغمہ سرا ہے جوئبار
اے کہ تری ہی رفعتوں کے ہیں گواہ کوہسار

☆

Marfat.com

سید احمد علی، شیدا جبل پوری آپ کا مجموعہ نعت ''زادِراہ'' کراچی سے اقبال حیدر نے ۱۹۸۵ء کو شائع کیا۔ شیدا جبل پوری ۵ فروری ۱۹۱۰ء کو جبل پور میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے حمد و نعت اسلامی جذبات مؤمنانہ احساسات کے ساتھ فرضِ عبودیت سمجھ کر کہی۔

شیدا جبل پوری کا حمد رنگ ملاحظہ کیجیے۔

لائق حمد و ثنا وہ کردگار
جس نے کن سے کردیا سب آشکار
عرش پہ لوح و قلم پیدا کیے
فرش پر دیر و حرم پیدا کیے

☆

مبارک مونگیری کا مجموعہ نعت ''ذکرِ ارفع'' ۱۹۹۴ء شہرِ نعت کراچی سے شائع ہوا۔ مبارک مونگیری ۱۰ جنوری ۱۹۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ وفات ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۸ء کراچی میں ہوئی۔ آپ ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ کے نعتیہ کلام میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی کرنیں جابجا محسوس ہوتی ہیں۔

مبارک مونگیری کا حمد رنگ پیشِ خدمت ہے۔

ٹھکانا ہر جگہ تیرا ہے منزل چار سو تیری
تجھے میں نے وہیں پایا جہاں کی جستجو تیری
ترے بحرِ کریمی کا کرے گا کون اندازہ
کرم ہے یم بہ یم تیرا ہے رحمت جو بہ جو تیری

Marfat.com

سید نعیم حسن تقوی نے ۱۹۴۰ء کو سید ضیا حسن نقوی کی آغوش میں آنکھ کھولی۔ بچپن سندھ میں گزارا باون برس کی زندگی میں باون کتابیں لکھیں جن میں پانچ شعری مجموعے شامل ہیں۔ ۱۹۷۸ء میں مجموعہ نعت ''بصیرت'' کی اشاعت ہوئی۔ بصیرت میں شامل حمدیہ و نعتیہ کلام نعیم تقوی کے اخلاص و محبت اور ان کی تبحر علمی کا آئینہ دار ہے۔ نعیم تقوی کی حمدیہ مثنوی سے چند اشعار آپ کی نذر۔

پہلے حمدِ خدا لبوں پر ہے
میرا مسجود ربِّ اکبر ہے
مانگتا ہوں میں بس خدا سے نعیم
یعنی معبود و کبریا سے نعیم

☆

عارف عبدالمتین کا وطنِ عزیز کے ممتاز شعرا میں شمار ہوتا ہے۔ آپ کا مجموعہ نعت ''بے مثال'' ۱۹۸۵ء کو ملتان سے شائع ہوا۔ عارف عبدالمتین کا نعتیہ کلام روح پرور اور اثر انگیز ہے۔
عارف متین کی ولادت ۱۹۳۰ء کو اور وفات ۲۰۰۰ء میں ہوئی .... نمونۂ حمد

مرے خیالوں کو لفظوں میں تولتا ہے کون
جو تو نہیں تو بتا مجھ میں بولتا ہے کون
میں اپنے رنگوں کے بجھنے سے جب لرزتا ہوں
مرے وجود میں رنگ اپنا گھولتا ہے کون

☆

Marfat.com

حشمت علی خان، حشمت یوسفی کو بابا رفیق عزیزی سے فیض تلمذ حاصل رہا مجموعہ نعت ''جمالِ الہام'' ۱۹۸۵ء شہرِ نعت کراچی سے شائع ہوا گیارہ حمدوں سے مزین یہ نعتیہ مجموعہ حشمت یوسفی کی کہنہ مشقی کے ثبوت فراہم کرتا ہے ان کا حمدیہ و نعتیہ کلام قاری کے قلب و جاں کو منور معطر کرتا ہے۔ جمال الہام کا شاعر چھتارہ (ہندوستان) میں پیدا ہوا، شہرِ نعت کراچی میں انتقال ہوا۔

خوبیوں کے تری شایاں کلمہ ہے نہ کلام
تیرے ہر اسم میں مضمر ہے مگر حمد تمام
اسمِ اللہ کے معنی یہی سب نے سمجھے
تو سزاوارِ عبادات ہے معبودِ انام

......☆......

سید شریف حسین رضوی، شریف امروہوی کا مجموعہ نعت ''قندیل عرش'' کو ۱۹۸۴ء میں گلبہار نعت کونسل نے کراچی سے شائع کیا۔ شریف امروہوی کی نعتیہ شاعری میں جذبوں کے سچے رنگ نمایاں ہیں۔ شریف امروہوی ۱۹۰۰ء کو امروہہ میں پیدا ہوئے۔ وفات کراچی میں ہوئی .... حمد رنگ ملاحظہ کیجئے۔

خالقِ نظمِ دوجہاں تو ہے
گو عیاں ہے مگر نہاں تو ہے
ذرّے ذرّے میں تیری جلوہ گری
پھر بھی کھلتا نہیں کہاں تو ہے

......☆......

Marfat.com

جمیل احمد نظر کا مجموعہ نعت ''ایقان'' ۱۹۹۴ء کو شہرِ نعت کراچی سے وکیل احمد نے شائع کیا۔

جمیل نظر، شیوا بریلوی کے حلقہ تلامذہ میں شامل تھے جمیل نظر کی شاعری میں سرکار دو عالم سے والہانہ محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ ایک کہنہ مشق شاعر تھے۔ ان کی ولادت ۱۲؍دسمبر ۱۹۲۵ء کو قصبہ سولی تحصیل آنولہ ضلع باس بریلی، یو پی، بھارت میں ہوئی۔ وفات ۱۸؍اگست ۱۹۹۳ء کو کراچی میں ہوئی .... جمیل نظر کا حمد رنگ آپ کے ذوق کی نذر۔

ناز کرتا ہے جہاں ذات پہ بندہ تیرا
اپنی تعریف میں لکھتا ہے قصیدہ تیرا
تیری توصیف سے اونچا ہے فسانہ تیرا
خاک تعاریف کرے خاک کا پتلا تیرا

☆

عبدالوہاب خان، بے تاب نظیری کا مجموعہ نعت ''نغمۂ بے تاب'' شائع ہو چکا ہے کہنہ مشق شاعر تھے علم عروض پر دسترس رکھتے تھے۔ ۱۹۱۴ء کو [illegible] (یو پی بھارت) میں ولادت ہوئی ۱۹۸۷ء کو خالق حقیقی سے جا ملے آخری آرام گاہ شہرِ نعت کراچی میں ہے۔

اے خدا خالق زمین و زماں
فہم پر تو عیاں نظر سے نہاں

☆

مہر و مہ میں ظہور ہے تیرا
پاک ظلمت سے نور ہے تیرا

☆

Marfat.com

سکندر لکھنوی نے بہزاد لکھنوی سے فیض تلمذ حاصل کیا ان کے سات مجموعہ ہائے نعت میری نظر سے گزرے ہیں۔ حبِ رسول ﷺ سے سرشار ہو کر نعتیں کہیں زبان سادہ و سلیس ہے۔ عاشق رسول سکندر لکھنوی ۱۹۹۳ء کو کراچی میں انتقال کر گئے۔ حمد یہ اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

اے خالق کریم تری پاک ذات ہے　　ہم بے ثبات ہیں تجھے حاصل ثبات ہے
تابع ہیں تیرے دن ہے تصرف میں رات ہے　　قبضے میں تیرے سب کی حیات و ممات ہے
زندہ ترے کرم سے ہر ایک ذالحیات ہے

☆

عبدالستار نیازی کا شمار ان نعت گویان میں ہوتا ہے جنہیں اللہ رب العزت نے ترنم سے بھی نوازا ہے۔ ان کا نعتیہ کلام عوام الناس میں پسند کیا جاتا ہے۔ کئی مجموعہ ہائے نعت شائع ہو چکے ہیں۔ مجموعہ نعت ''بدرالدجیٰ'' ۱۴۱۱ھ کو فیصل آباد سے شائع ہوا۔ یہ معروف نعت گو نعت خواں اب دنیا میں موجود نہیں ہے لیکن اس کا نعتیہ کلام اس کی یاد دلاتا رہتا ہے۔

'' مالک الملک لاشریک '' ہے تو
توہی تو ہے مرے خدا ہر سو
دونوں عالم کا توہی مالک ہے
ہر زباں پہ صدائے اللہ ہو

☆

Marfat.com

قمر الدین، قمر انجم کا نام کراچی کی تاریخِ نعت میں عزت و احترام سے درج کیا جائے گا۔

خوش الحان نعت خواں، معروف نعت گو، قمر انجم ۱۹۲۶ء کو اودے پور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۹۹ء کو دنیائے فانی کو خیر باد کہا۔ مجموعہ نعت ''حسنت جمع خصالہ'' ۱۹۸۵ء کو شہر نعت کراچی سے شائع ہوا ...... حمد رنگ پیشِ خدمت ہے۔

کرم کر ہمارے حال پر اے کریم
ترا نام رحمٰن ہے اور رحیم

شعورِ خام سہی فکرِ نا رسا ہی سہی
تری ثنا تری توصیف میرا مذہب ہے
جو تیری حمد سے غافل ہے آدمی ہی نہیں
جو تیری حمد سے غافل نہیں مہذب ہے

☆

ڈاکٹر امتیاز الدین فاروقی، غافل اجمیری کی پیدائش ۱۹۱۵ء میں ہندوستان کے مشہور شہر اجمیر شریف میں ہوئی۔ آپ کے مجموعہ نعت ''برکات النعت'' کو آپ کے صاحبزادے اسلام الدین فاروقی، برکات احمد فاروقی نے ۱۹۹۶ء کو شہرِ نعت کراچی سے شائع کیا غافل اجمیری کی نعتیہ شاعری میں آنحضرت ﷺ سے خلوص محبت کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔

غافل اجمیری کی وفات ۱۹۹۹ء کو ہوئی ...... غافل اجمیری کا حمد رنگ ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
اپنے اشک ندامت سے کرکے وضو
یہ دعا ہے خدا بخش دے مجھ کو تو
میں سراپا خطا اور عطا تیری خو
وحدہ وحدہ لاشریک لہ

Marfat.com

سیّد کرار حسین، زاہد فتح پوری ۱۹۱۶ء کو فتح پور یو پی بھارت میں پیدا ہوئے شاعری کی ابتدا ۱۹۳۲ء میں کی۔ مجموعہ نعت "نقشِ اوّلین" ۲۰۰۱ء میں شہرِ نعت کراچی سے شائع ہوا۔ زاہد فتح پوری کہنہ مشق شاعر تھے ان کی نعتیہ شاعری کو اہل علم کی جانب سے سراہا گیا ہے۔ ۲۰۰۲ء میں کراچی میں انتقال ہوا۔ حمد رنگ دیکھیے۔

کون و مکاں کے مالک میں ہوں غلام تیرا
دل میں ہے یاد تیری لب پر ہے نام تیرا
زاہد کا دل بھی یارب ہے جلوہ گاہ تیری
سنتے ہیں مومنوں کا دل ہے مقام تیرا

......☆......

اسرار عارفی مدینۃ اولیا، ملتان میں ۱۹۲۴ء کو پیدا ہوئے مجموعہ نعت، ہادی برحق، شہرِ نعت کراچی سے مسرور کیفی مرحوم نے ۱۹۹۷ء میں شائع کیا۔ اللہ کرے ان کی نعتیہ شاعری ان کے لیے نجات کا سامان بن جائے۔ اسرار عارفی ۱۹۹۰ء کو ملتان میں انتقال کر گئے۔ حمد رنگ دیکھیے۔

قادرِ مطلق ہے تو اے خالقِ کون و مکاں
نور سے تیرے منور ہیں زمین و آسماں
ان کے صدقے نور کے قطرے عطا ہو جائیں چند
آدمیت جن کے دم سے ہے جہاں میں سر بلند

Marfat.com

طفیل احمد، تابش صمدانی، ۱۹۴۱ء میں بیکانیر (راجھستان) میں خلیل احمد خلیل صمدانی کے گھر پیدا ہوئے۔ ان کے جدِ امجد شیخ محمد ابراہیم آزاد نقشبندی مجددی بے خود دہلوی کے شاگرد تھے وہ صرف حمد و نعت ہی کہتے تھے ان کی نعتوں کا مجموعہ ثنائے محبوب خلق کے نام سے شائع ہوا۔
تابش کے والد ماجد کا مجموعہ نعت ''گلزار خلیل'' ۱۹۲۸ء جے پور (بھارت) سے شائع ہوا۔ تابش صمدانی کا مجموعہ نعت ''برگِ ثنا'' ۱۹۸۰ء میں ملتان سے شائع ہوا ان کا حمدیہ و نعتیہ کلام قلب کو کیف و سرور فراہم کرتا ہے تابش صمدانی نے ۲۰۰۱ء میں دنیائے فانی سے کوچ کر کے ملک جاودانی کو آباد کر لیا برگِ ثنا میں ایک حمد شامل ہے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

ہر نفس ہے ترے کرم کا ورد
سازِ جاں میں لا الہ کا سرور
سب کا خالق ہے سب کا تو معبود
سب ہیں محدود تو ہے لا محدود

☆

امتیاز راہی ہندوستان کے شہر شاہ جہاں پور (بھارت) میں پیدا ہوئے اور ۱۹۹۶ء کو رنگ بدلتی دنیا کو خیر باد کہہ کر مالک حقیقی سے جا ملے۔ ۱۹۹۸ء میں مجموعہ نعت ''چراغِ مدحت'' منظر عام پر آیا۔ امتیاز راہی کی شاعری میں خلوص و محبت کی کرنیں جا بجا محسوس ہوتی ہیں۔ حمدیہ رنگ ملاحظہ فرمائیے۔

تری تعریف کوئی کیسے لفظوں میں بیاں کر دے
تیری قدرت وہ قدرت ہے جو ساکن کو رواں کر دے
تو خالق ہے تو مالک ہے تو داتا ہے تو قادر ہے
جو تو چاہے تو اک ذرّے کو عالم پر گراں کر دے

☆

Marfat.com

محمد صابر انصاری، کوثر شاطر حکیمی سے اصلاح لیتے تھے۔۱۹۳۱ء کو ہندوستان کے ضلع ناگپور کے علاقے کامٹی میں ولادت ہوئی۔ مجموعہ نعت ''حرا کا چاند'' ۱۹۸۷ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ محبت رسول اور سیرت محبوبؐ دو عالم کا اثر ان کی نعتیہ شاعری میں نمایاں ہے۔ حمد رنگ دیکھئے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں خدا کچھ بھی نہیں ہے
یہ سوچ بغاوت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے
دانا ہے تو کر غور پس رونق محفل
نادان چراغوں کی ضیاء کچھ بھی نہیں ہے

☆

شعیب آبرو فیض آباد میں پیدا ہوئے اور کراچی کی نواحی آبادی اورنگی ٹاؤن میں انتقال ہوا مجموعہ نعت ''نظر نظر طیبہ'' ۱۹۹۴ء میں شہر نعت کراچی سے بزم حمد و نعت نے شائع کیا۔ کاش یہ مجموعہ ان کی زندگی میں شائع ہو جاتا۔ ان کی نعت نگاری روز محشر ان کے لیے رحمت بے کراں ثابت ہو اور انہیں نگاہ لطف کا جام ملے ...... حمد رنگ

جھکی ہے کس کے تصور میں جبینِ سجود
ہے کون جس کا تخیل میں ہوگیا ہے ورود
وہی کہ جس کی ثناء لا الٰہ الا اللہ
وہی کہ جس کی صفت آبرو ہو الموجود

☆

Marfat.com

حیدر گردیزی کا مجموعہ نعت ''آنکھ میں گنبد خضرا'' ۱۹۹۹ء کو مدینۃ اولیا وملتان سے شائع ہوا حیدر گردیزی کی نعتیہ شاعری میں نقشِ کف پا کو چومنے کی تمنا لہجے میں چاندنی اور قلم میں چمک کی آرزوئیں نمایاں ہیں ...... رنگ مناجات

خدایا...... کاغذ کی قتل گہہ پر...... خیال کے اب بریدہ سر کو...... خرد کی نوک سنان دے دے

اور اس کی تطہیر کرنے والے...... خود اپنی شام الم میں...... گم ہو کے میرے نوحے

میرے قصیدے پڑھیں تو بازارِ لفظ چیخیں

سعید خان، سعید نقشبندی کی ولادت ۱۹۳۶ء کو دہلی میں ہوئی۔ مجموعہ ہائے نعت ''جانِ ایماں'' ۱۹۹۹ء ''روحِ ایماں'' منصۂ شہود پر نمودار ہوئے۔ سعید نقشبندی دہلوی اپنی اہلیہ کے ہمراہ مناسک حج ادا کرتے ہوئے منیٰ میں ۲۰۰۴ء کو رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ حج پہ روانگی سے ایک دن قبل بزمِ جہانِ حمد کے طرحی حمدیہ مشاعرے میں شرکت کی۔ یہ مشاعرہ ممتاز شاعر حضرت صبا اکبر آبادی کے بڑے فرزند مشہور افسانہ نگار سلطان جمیل نسیم کے دولت کدے پر منعقد ہوا تھا۔ حمد رنگ دیکھیے۔

برتر ہے خدا اپنے کمالات میں یکتا
جز اس کے نہیں کوئی بھی درجات میں یکتا
کہتے ہیں خدا جس کو وہ ہے ذات میں یکتا
آتا ہے نظر بس وہی دن رات میں یکتا

......☆......

Marfat.com

حمد سب تیرے لئے تو ہے خدائے لم یزل
پاک ہے بے مثل ہے کوئی نہیں تیرا ابدل
ذرۂ ناچیز اک منظور بھی صحرا میں ہے
بادِ صر صر کے مقابل دے اسے فکرِ عمل

☆

عائشہ امتہ اللہ، تسنیم رائے بریلوی ۱۹۰۹ء کو بریلی میں پیدا ہوئیں۔ ''موج تسنیم'' (مجموعۂ نعت) (مجموعۂ مناجات) ''باب کرم'' شائع ہو چکے ہیں۔ تسنیم کی وفات ۱۹۷۶ء کو ہوئی۔ عائشہ امتہ اللہ تسنیم کا حمد رنگ پیشِ خدمت ہے۔

تری حمد مجھ سے ہو کیا بیاں تری شان جلّ جلالہٗ
ترا ذکر راحتِ قلب و جاں تری شان جلّ جلالہٗ
تیرا فضل فضلِ عظیم ہے ترا لطف لطفِ عمیم ہے
تری ذات ذاتِ کریم ہے تری شان جلّ جلالہٗ

☆

تہنیت النساء تہنیت نواب رفعت یار جنگ کی صاحبزادی ۱۹۱۱ء کو حیدر آباد (دکن) میں پیدا ہوئیں تین مجموعہ ہائے نعت بالترتیب۔ ذکر و فکر ۱۹۵۵ء۔ صبر و شکر ۱۹۵۷ء۔ حیدر آباد دکن سے شائع ہو چکے ہیں .... حمد رنگ دیکھئے۔

عرش پر دیکھ رہا ہے ترا جلوہ کوئی
بر سرِ طور ہے مصروفِ تقاضا کوئی
تیرے دینے کے ہیں انداز نرالے سب سے
تو جو دیتا ہے تو ہوتا نہیں چرچا کوئی

☆

Marfat.com

خیر النساء بہتر کا مجموعہ نعت "باب رحمت" ۱۹۴۲ء کو لکھنو سے چھپا تھا۔
بریلی میں سید شاہ ضیاء النبی کے گھر پیدا ہوئیں ۔ حمد رنگ پیش خدمت ہے۔

تیری رحمت کی کبھی ہم پر نظر ہوگی ضرور
نہ رہے گی شب تاریک سحر ہوگی ضرور
رکھ خدا سے ہر اک امید بہتر ہے یہی
تیری بھی امداد یاں شام و سحر ہوگی ضرور

☆

نصرت عبدالرشید کا مجموعہ نعت "دعائے نیم شبی" ۱۹۸۰ء کو بھاولپور سے شائع ہوا
اپنے ماموں میاں عبدالمجید سے اصلاح لیتی تھیں ۔ حمد رنگ دیکھیے۔

میں خطا کار سہی لائقِ دربار نہیں
ہاں مگر تیرے سوا کوئی مددگار نہیں
اپنے انوار سے سینے کو منور کردے
فیض و الطاف سے نصرت کا بھی سینہ بھر دے

☆

حیا بریلوی کا تعلق بریلی کے سید گھرانے سے ہے۔ شیدا بریلوی سے مشورۂ سخن کرتی تھیں
مجموعہ نعت "رنگِ عقیدت" ۱۹۷۷ء کو شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔ آخری آرام گاہ کراچی میں ہے۔ حمد رنگ

یہ شرق و غرب و جنوب و شمال تیرا ہے
جہاں میں جو بھی ہے سب ذوالجلال تیرا ہے
تو عالمین کا رب ہے تو خالقِ اکبر
حیا سمجھ نہ سکے وہ کمال تیرا ہے

Marfat.com

وحیدہ خاتون، وحیدہ نسیم ۱۹۴۸ء کو اورنگ آباد دکن میں پیدا ہوئیں۔ مجموعہ نعت ''نعت اور سلام'' ۱۹۷۹ء کو مدیر شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔ نوے کی دہائی میں انتقال ہوا۔ حمد رنگ دیکھئے۔

ازل ہے نورِ جمال تیرا　　ابد ہے رنگِ جلال تیرا
ہر ایک دل میں خیال تیرا　　یہ سارا عالم کمال تیرا

☆

کنیز فاطمہ ۱۹۰۹ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئیں اور ۱۹۴۹ء کو انتقال کر گئیں۔ مجموعہ نعت ''عقیدت'' ۲۰۰۲ء کو شہر نعت سے جہانِ حمد پبلی کیشنز نے شائع کیا۔ حمد رنگ دیکھئے۔

ذرّے ذرّے میں نمودار خدایا تو ہے
میرا ہر لحظہ مددگار خدایا تو ہے

☆

Marfat.com

عصر حاضر کے ممتاز نعت گویانِ اردو کی حمد نگاری

مسعود الحسن، تابش دہلوی عصر حاضر کے شعراء میں سب سے سینئر ہیں قادر الکلام شاعر ہیں،اساتذہ میں شمار ہوتا ہے۔ مجموعہ نعت ''تقدیس'' ۱۹۸۵ء میں شائع ہوکر پذیرائی حاصل کر چکا ہے۔ ''تقدیس'' دنیائے نعت میں خوبصورت اضافہ ہے۔ تابش صاحب ۱۹۱۱ء کو دہلی (بھارت) میں پیدا ہوئے گویا زندگی کی ۹۳ بہاریں دیکھ چکے ہیں۔ ان کا حمدیہ انداز ملاحظہ فرمائیں۔ یہ اشعار ہم نے تابش صاحب کی طرحی حمد سے لیے ہیں جو بزمِ جہانِ حمد کے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرے کے لیے برادرم خواجہ تاجدار عادل کی فرمائش پر کہی گئی ہے۔

کُن کہہ کے عرش و فرش کی محفل سجائے کون
اک پل میں لاکھ عالمِ اِمکاں بسائے کون
مہر و مہہ و نجوم میں تنویر تیری ہے
یہ روز و شب ہیں تیرے سوا جگمگائے کون

احمد شاہ، احمد ندیم قاسمی ۱۹۱۶ء کو پیر غلام نبی کے گھر میں پیدا ہوئے پیر غلام نبی موضع انگہ ضلع خوشاب میں چن پیر کے نام سے مشہور تھے قاسمی صاحب کے شعری مجموعوں کی تعداد کم ہے جبکہ افسانوں کے مجموعے زیادہ ہیں تابش صاحب کے بعد شاعری میں آپ ہی کا نام لیا جاتا ہے۔ مجموعہ نعت ''جمال'' کی ۱۹۹۲ء میں اشاعت ہوئی۔ قاسمی صاحب کی نعتیہ شاعری اردو نعت میں بیش بہا اضافہ ہے۔ حمدیہ نظم سے اقتباس پیشِ خدمت ہے۔

اے خدا
میری دعا ہے
کہ کسی صبح
جب آنکھیں کھولوں

Marfat.com

میری سانسوں میں

ترے قرب کا گلشن مہکے!

☆

عبدالحفیظ، حفیظ تائب کی ۱۹۳۱ء کو احمد نگر ضلع گوجرانوالہ میں ولادت ہوئی حفیظ صاحب نے اپنی زندگی کو نعت گوئی اور فروغ نعت کے لیے وقف کر دیا۔ وطن عزیز کے ممتاز نعت گویان میں شمار ہوتا ہے۔ کئی مجموعے نعت کے شائع ہو کر ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔ پہلا مجموعہ نعت ۱۹۷۸ء میں شائع ہوا ۲۰۰۳ء میں مجموعہ نعت ''کوثریہ'' کی اشاعت ہوئی۔ ان کا حمدیہ کلام بھی اتنا ہو گیا ہے کہ ایک مجموعہ حمد ترتیب دیا جا سکتا ہے۔ حفیظ تائب کا حمد رنگ دیکھیے۔

موجود بہر سمت ہے اک ذاتِ الٰہی
دیتی ہے گواہی یہی آیاتِ الٰہی
انساں کے حواس اُس کے ہی ارشاد سے قائم
گھیرے ہیں خلائق کو عنایاتِ الٰہی

☆

حنیف احمد، حنیف اسعدی نے ۱۹۱۹ء کو شاہ جہاں پور میں ممتاز شاعر اسعد شاہ جہاں پوری کی آغوش میں آنکھ کھولی۔ شاعری کا آغاز کیا تو شاعری کی نوک پلک ان کے والد ماجد اسعد شاہ جہاں پوری نے ہی سنواری۔ مجموعہ نعت ''ذکرِ خیرالانام'' ۱۹۸۴ء کو اور مجموعہ نعت ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم'' ۱۹۹۵ء کو شائع ہو کر اہلِ علم سے داد حاصل کر چکے ہیں۔ حنیف اسعدی کا شمار پاکستان کے ممتاز نعت گویان میں ہوتا ہے۔ حمد رنگ ملاحظہ فرمائیں۔

روح میں تن میں رگ و پے میں اتاروں تجھ کو
اور پھر دل کی صدا بن کے پکاروں تجھ کو
ذرّہ ذرّہ تری وسعت کا پتہ دیتا ہے
ہر بن مُو میں زباں ہو تو پکاروں تجھ کو

☆

Marfat.com

سیّد اصغر حسین ،راغب مراد آبادی کا وطن عزیز کے ممتاز شعراء میں شمار ہوتا ہے فی البدیہ شعر کہتے ہیں عصر حاضر میں کوئی ثانی نہیں ،تاریخ گوئی میں بھی کمال حاصل ہے پانچ مجموعہ ہائے نعت شائع ہوکر عشاقانِ رسولؐ سے داد و تحسین حاصل کر چکے ہیں محمد ﷺ کی ردیف کے حوالے سے ایک نعتیہ انتخاب بھی مرتب کیا۔ مجموعہ نعت ''مدح رسول'' غیر منقوطہ ہے راغب مراد آبادی ۱۹۱۸ء کو دہلی میں پیدا ہوئے آبائی وطن مراد آباد بھارت ہے راغب صاحب کی ایک حمد کے منتخب اشعار پیش کیے جاتے ہیں۔ مذکورہ حمد بزمِ جہانِ حمد کے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرے میں پڑھی گئی۔

مسلسل اس کا کرم لا الہ الا اللہ
ہو ورد دم ہمہ دم لا الہ الا اللہ
ملال دور ہوا حل معاً سوال ہوا
کھلا وہ سرِ عدم لا الہ الا اللہ

☆

محمد امان صدیقی ،سرشار صدیقی اپنے مجموعۂ نعت ''اساس'' میں منفرد لب ولہجہ میں نظر آتے ہیں۔ مجموعہ نعت اساس ۱۹۹۰ء میں شائع ہوکر اہلِ علم سے پذیرائی حاصل کر چکا ہے۔ سرشار صدیقی کہنہ مشق شاعر ہیں کراچی کے ادبی حلقوں میں نمایاں مقام حاصل ہے۔

خدا سے آبرو مندی کی استطاعت مانگ
اٹھا کے دست طلب سکہ قناعت مانگ
خدا کے گھر میں کسی چیز کی کمی تو نہیں
خدا سے مانگ تو دونوں جہاں کی دولت مانگ

☆

Marfat.com

ارشاد احمد، امید فاضلی کے مجموعہ نعت "مرے آقا" ۱۹۸۴ء کو آدم جی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ مجموعہ نعت بلاشبہ اردو نعتیہ ادب میں بہترین اضافہ ہے امید فاضلی کا وطن عزیز کے ممتاز شعراء میں شمار ہوتا ہے۔ ۱۹۲۳ء ڈبیائی بلند شہر (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ امید فاضلی کی حمدیہ شاعری کا انداز ملاحظہ کیجیے۔

ہے عجب اس کی شان یکتائی
خود وہ جلوہ ہے خود تماشائی
ذات نادیدہ کے تصور سے
روشنی قلب و ذہن نے پائی

......☆......

لو مرادیں دلوں کی مولا سے
مانگ لو بھیک اپنے داتا سے

......☆......

مرزا عظیم بیگ چغتائی، شبنم رومانی ۱۹۲۸ء کو یوپی کے شہر شاہ جہاں پور میں پیدا ہوئے آپ کا شمار عصر حاضر کے ممتاز شعراء میں ہوتا ہے۔ مجموعہ حمد و نعت مناقب ۱۹۸۴ء کو شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔ روح پرور ایمان افروز نعتیں کہتے ہیں۔ حمد رنگ دیکھئے۔

میں ہوں اے پردہ نشیں اور ترے گھر کا طواف
یہ مرا ذوقِ طلب ہے کہ ترا منشا ہے
قدر کی شب سے بھی افضل ہے شبِ مزدلفہ
جوہری ہے وہی کنکر جو یہاں چنتا ہے

......☆......

Marfat.com

الحاج بیکل اتساہی بلرامپوری، کو عندلیب باغ رسالت اور حسان الھند کے خطابات مل چکے ہیں۔ بیکل صاحب نہ صرف برصغیر انڈو پاک بلکہ جہاں جہاں اردو بولی پڑھی لکھی جاتی ہے وہاں وہاں آپ کا شہرہ ہے۔ مجموعہ نعت ''انتخابِ بیکل'' کلکتہ بھارت سے شائع ہوا۔

بیکل صاحب کی حمدیہ و نعتیہ شاعری کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ان کا ہر ہر مصرع اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ یہ کلام کسی عاشق صادق کا ہے۔ بیکل صاحب کا حمد رنگ ملاحظہ کیجئے۔

کشتیٔ نوحؑ کو جودی سے لگایا تو نے
نیل میں غرق سے موسیٰؑ کو بچایا تو نے
کس سے فریاد کریں تیرے سوا ربِ جلیل
تو ہی مظلوموں کا ہوتا ہے مصیبت میں کفیل

☆

ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی دنیائے اردو کے نامور ادیب، محقق شاعر ہیں۔ ۱۹۳۲ء کو علامہ ثاقب کانپوری کی آغوش میں کانپور (بھارت) میں آنکھ کھولی۔ ۱۹۹۹ء کو شہر نعت کراچی سے مجموعہ نعت ''نسبت'' شائع ہوا۔ کشفی صاحب کی نعت گوئی کو اہل علم نے سراہا ہے۔ حمد رنگ دیکھئے۔

رحمت ہے تیری بے کراں
تو ہے رحیم و مہرباں
رحمٰن بھی قدوس بھی
خالق بھی تو باری بھی تو
تخلیق تیری شان ہے
منشا تیرا صورت گرِ حسن و جمال

☆

Marfat.com

محمد امان صدیقی، سرشار صدیقی ہندوستان کے شہر کانپور میں ۱۹۲۶ء کو پیدا ہوئے
مجموعہ نعت ''اساس'' ۱۹۹۰ء مجموعہ نعت ''میثاق'' ۲۰۰۲ء کو شہر نعت کراچی سے شائع ہوئے۔
آپ کا شمار ممتاز منفرد نعت گویان اردو میں کیا جاتا ہے۔ حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

نئے لہجے میں بصد عجز و ندامت لکھوں
صرف اشکوں کی زباں میں تری مدحت لکھوں
دل دھڑکتا ہے تو آتی ہے صدائے لبیک
میں اسے روح کی تصدیقِ محبت لکھوں

......☆......

شریف احمد، عاصی کرنالی ان خوش نصیبوں میں شامل جو حمد و نعت پر پی ایچ ڈی کر چکے ہیں ''مدحت'' ۱۹۷۶ء۔ ''نعتوں کے گلاب'' (مجموعہ نعت) ۱۹۸۷ء صدارتی ایوارڈ یافتہ۔ ''حرف شیریں'' (نعت) ۱۹۹۳ء آپ کا شمار بھی وطن عزیز کے معروف نعت گویان میں ہوتا ہے۔ ان کی نعتیہ شاعری میں ایمان کی خوشبو کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت کی گونج جابجا محسوس ہوتی ہے ۱۹۲۷ء میں کرنال (بھارت) میں پیدا ہوئے ملتان میں قیام ہے عاصی صاحب نے حمدیں بھی کہیں ہیں۔ میرا خیال ہے انہیں ایک مجموعہ حمد بھی شائع کرنا چاہیے۔ عاصی کرنالی کا حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

مشت گل ہوں وہ خرام ناز دیتا ہے مجھے
عرش تک گنجائش پرواز دیتا ہے مجھے
کہنہ ہونے ہی نہیں دیتا وہ میری داستاں
جب بھی لکھتا ہوں نیا انداز دیتا ہے مجھے

......☆......

Marfat.com

احمد مرزا قادری، صابر براری ان صاحب کتاب نعت گویان میں شامل ہیں جن کے مجموعہ ہائے نعت پچاس کی دھائی میں شائع ہوئے۔ نامور نعت گو مولانا ضیاء القادری کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ صابر براری کا کلام پر تاثیر ہے فرط عقیدت مجموعہ نعت ۱۹۵۸ء جام طہور مجموعہ نعت ۱۹۷۸ء کراچی سے شائع ہوئے۔ سنہ پیدائش ۱۹۲۸ء شہر ایلچ پور ضلع امراؤتی برار۔
حمد باری تعالیٰ کے منتخب اشعار دیکھئے۔

تری تسبیح ہے عالم میں صبح و شام یا اللہ
تری توصیف ہے کون و مکاں میں عام یا اللہ
سہارا بے سہاروں کو ہے بیشک تیری رحمت کا
مٹاتا ہے تو بندوں کے غم و آلام یا اللہ

☆

رشید احمد، راجا رشید محمود ۱۹۴۳ء کو ذ سَالہ ضلع سیالکوٹ میں راجا غلام محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ قادرالکلام شاعر ہیں اختر الحامدی کے شاگرد ہیں۔ ماہنامہ ''نعت'' لاہور کے مدیر ہیں۔
یہ ماہنامہ ۱۶ برس سے باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ میری نظر میں یہ بہت بڑی بات ہے۔
۱۷ نعتیہ مجموعے اردو ۳ نعتیہ مجموعے پنجابی زبان میں شائع ہو چکے ہیں۔ بزم جہان حمد کے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعروں کے لیے حمدیں اگست تا دسمبر تک ہمارے ہمیں بھجوائی ہیں۔ یہ خوش آئند بات ہے۔
راجا رشید محمود کا حمد رنگ پیش خدمت ہے۔

رب کریم میری دعا کو اثر ملے
تیرے حبیب پاک کا فیض نظر ملے
خالق سے مانگتا ہوں، مگر چاہتا ہوں میں
جو کچھ ملے حضور ﷺ کی دہلیز پہ ملے

Marfat.com

ریاض الحق طاہر، ریاض مجید نے ۱۹۴۲ء کو جالندھر شہر میں آنکھ کھولی ریاض مجید اردو نعت پر پی ایچ ڈی کرنیوالے پہلے پاکستانی ہیں ان کے مجموعہ ہائے نعت حیّ علی الثناء ۱۹۹۱ء اللھم صلِ علی محمد ۱۹۹۴ء کو شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ان کا شمار پاکستان کے معروف نعت گویان اردو میں ہوتا ہے فیصل آباد میں فروغ نعت کے لیے بھرپور طریقے سے کوشاں ہیں۔مجموعہ حمد عنقریب منصۂ شہود پر نمودار ہوگا۔منتخب حمدیہ اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

نہیں ہے جس کے کرم کی، کوئی بھی حد اس نے
ہمیشہ کی ہے مری غیب سے مدد اس نے
ہمیشہ رکھا مجھے سر بلند و سرافراز
دیا نہ جھکنے کبھی آندھیوں میں قد اس نے

☆

غلام حسن خان محمد جعفر بلوچ کے گھر ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے۔۱۹۸۹ء میں آپ کا مجموعہ نعت ''بیعت'' شائع ہوا اہلِ علم نے بیعت کا شاندار استقبال کیا۔جعفر بلوچ نے عمدہ و اعلیٰ معیاری نعتیں تخلیق کیں ہیں۔جعفر بلوچ حمد پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ان کا حمد یہ انداز دیکھئے۔

کرتا ہے اہلِ درد کی دل بستگی وہی
دیتا ہے ظلمتوں میں ہمیں روشنی وہی
وہ راہِ مستقیم دکھاتا ہے خود ہمیں
کرتا ہے دور دیدہ و دل کی کجی وہی

☆

محمد علیم ناصری علم عروض سے آشنا پختہ کار نعت گو ہیں ۱۹۵۹ء سے اس میدان میں قدم رکھا اور ۱۹۷۰ء سے باقاعدگی سے حمد و نعت کہہ رہے ہیں۔قرآن و حدیث کے مضامین زبان کی صحت

Marfat.com

عشق ومحبت کی کیفیات نمایاں ہیں۔مجموعہ نعت ''طلع البدر علینا'' لاہور سے ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا
۱۹۱۹ء کو موضع سبھراؤ ضلع لاہور میں پیدا ہوئے تقسیم سے پہلے یہ گاؤں ضلع امرتسر میں آتا تھا۔
علیم ناصری کا مجموعہ حمد بھی جلد شائع ہوگا۔حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

وردِ زباں ہے روز و شب حمد خدائے ذوالجلال
جس کا نہیں کوئی مثیل جس کی نہیں کوئی مثال
خالقِ کائنات ہے مالکِ شش جہات ہے
مملکت اس کی بے حدود سلطنت اس کی بے مثال

☆

خالد شفیق یہ نام دنیائے نعت کا جانا پہچانا نام ہے۔شام وسحر کے نعت نمبر کے چھ شمارے خالد شفیق کا ایسا کارنامہ ہے کہ جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ان کا مجموعہ نعت ''عالم افروز'' ۱۹۹۶ء میں لاہور سے شائع ہوا۔اس مجموعہ کو سیرت کمیٹی حکومت پاکستان کی جانب سے پہلا انعام بھی مل چکا ہے۔خالد شفیق کی حمد و نعت میں جہاں عقیدت و محبت کی لہریں موجود ہیں وہیں شیفتگی و وارفتگی بھی نمایاں ہے۔عالم افروز میں ۱۵ حمد و مناجات شامل ہیں۔خالد شفیق کی پیدائش ۱۹۳۲ء کو بٹالہ ضلع گورداسپور کشمیری گھرانے میں ہوئی۔حمد یہ کلام سے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

پتے پتے میں قدرتیں تیری
ڈالی ڈالی پہ عظمتیں تیری
سب کا رازق ہے سب کا تو داتا
سب پہ یکساں ہیں رحمتیں تیری

☆

Marfat.com

سید انصار حسین، الہٰ آبادی قادرالکلام شاعر ہیں۔ ۱۹۱۷ء کو الہٰ آباد (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ مجموعہ ہائے نعت۔ تحفہ نظامی ۱۹۹۲ء، سراج السالکین ۱۹۹۳ء، صلوٰۃ وسلام ۱۹۹۳ء کلام لاکلام ۱۹۹۴ء میں شہر نعت کراچی سے شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ ان کا شمار کراچی کے ممتاز نعت گویان میں ہوتا ہے۔ حمد رنگ دیکھئے

جب مدح خواں ہوا میں خدائے عظیم کا
دل شاہکار بن گیا باغ نعیم کا

کعبے کی لو لگی تھی مدینے پہنچ گیا
اللہ رے کارِ حُسن رہِ مستقیم کا

☆

ریاض حسین چوہدری کے چار مجموعہ ہائے نعت،، زرِ معتبر۔ رزق ثنا۔ تمنائے حضوری۔ متاعِ قلم۔ لاہور سے شائع ہو چکے ہیں۔ ان کا شمار دنیائے نعت کے ممتاز شعراء میں کیا جاتا ہے۔ ان کی نعت نگاری پرتاثیر ہے۔ ان کا لہجہ بھی جداگانہ ہے ۱۹۴۱ء کو الحاج عبدالحمید کے گھر سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ حمد رنگ دیکھئے۔

شبِ غم میں برہنہ سر ہوں دستارِ گہر دینا
اجالا ہر طرف کردوں وہ خورشیدِ ہنر دینا
ترے دربار میں جرأت کسے ہے لب کشائی کی
خدائے لم یزل مجھ بے زباں کو چشمِ تر دینا

☆

Marfat.com

سہیل احمد خان، سہیل غازی پوری کا مجموعہ حمد و نعت ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا جبکہ شہرِ علم ۱۹۸۷ء میں شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکا ہے۔ قادرالکلام شاعر ہیں، بزمِ جہانِ حمد پاکستان، کراچی کے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعروں میں شریک ہوتے ہیں ۱۹۳۲ء میں غازی پور بھارت میں ولادت ہوئی۔ سہیل غازی پوری نے بہت خوبصورت حمدیں کہی ہیں ان کا حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

تری ہی شان سے اے کردگارِ ارض و سماء
بنی ہے ذاتِ نبیؐ شاہکارِ ارض و سماء
وہی تو سب کا خدائے بزرگ و برتر ہے
چلا رہا ہے جو لیل و نہار ارض و سما

☆

محسن احسان درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ کہنہ مشق شاعر ہیں۔ مجموعہ نعت ''اجمل و اکمل'' ۱۹۹۶ء کو اسلام آباد سے شائع ہوا۔ احمد ندیم قاسمی، حفیظ تائب نے آپ کے نعتیہ کلام کو سراہا ہے۔ محسن احسان ۱۹۲۸ء کو پشاور میں پیدا ہوئے .... حمد رنگ ملاحظہ کیجئے۔

سرِ افلاک ہے وہ اور تہِ دریا وہ ہے
ذرۂ خاک سے ہر آن ہویدا وہ ہے
سینۂ سنگ میں کرمک کو بھی دے رزقِ مدام
یہ حقیقت ہے کہ ہر ذات کا داتا وہ ہے

Marfat.com

محمد یوسف شاہ، یوسف طاہر قریشی کا مجموعہ نعت ''روحِ عالم'' (غیر منقوطہ) ۱۹۹۷ء میں نعت اکادمی فیصل آباد نے شائع کیا۔ ان کا یہ مجموعہ دنیائے نعت میں ان کے نام کو چمکاتا رہے گا۔ ان کی شاعری میں ایمان و عمل کی خوشبو قلب کو گداز اور روح کو معطر کرتی ہے۔

یوسف طاہر قریشی ۱۹۵۲ء کو شہر چنیوٹ ہاشمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔

حمد کا اہل وہ اک اللہ ہے
عالم کا وہ حکم روا ہے
کرم ہے اس کا اور عطا ہے
معسکر اسلام ملا ہے

☆

مرزا عبدالحمید بیگ، سجاد مرزا کی ولادت بھارت کے شہر ہوشیار پور میں ۱۹۴۴ء کو ہوئی کیف دوام ۱۹۸۸ء۔ چراغِ آرزو ۱۹۹۲ء کو اکادمی ادب گوجرانوالہ نے شائع کیا۔ پختہ کار شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں حب رسولؐ کے ساتھ ساتھ فنی پختگی دیکھی جا سکتی ہے۔

فکرِ نمود ہے نہ الم انتشار کا
مجھ پہ بڑا کرم ہے مرے کردگار کا
دونوں جہاں میں تو ہی مرا کار ساز ہے
تو آسرا ہے عاجز و امید وار کا

☆

Marfat.com

اختر سلیم، سلیم اختر فارانی، رانا عبدالغنی کے گھر ہوشیار پور میں ۱۹۲۸ء کو پید ہوئے۔ قادرالکلام شاعر ہیں عصر حاضر کے ممتاز نعت گویان کی فہرست میں یقیناً ان کا نام شامل ہونا چاہیئے ''نغمہ فاراں'' کے بعد مجموعہ نعت ''ضیائے ہفت رخشاں'' ۱۹۸۹ء کو شائع ہوا اہل علم کی جانب سے خراج تحسین اس مجموعے میں حاصل کیا ۱۳ احمد و مناجات بھی شامل ہیں۔
سلیم اختر فارانی کا رنگِ حمد دیکھیئے۔

وہ ایک نور جو نیرنگی حیات میں ہے
فروغ اس کا ہی رخشندہ کائنات میں ہے
کبھی ہے دھوپ کی صورت کبھی ہے تاریکی
فنا کا رنگ نمایاں ہر اک ثبات میں ہے

☆

سید مہدی حسن ،، حیرت الہ آبادی، کے والد عبرت الہ آبادی معروف شاعر تھے حیرت الہ آبادی نے شاعری کی تربیت اپنے والد ماجد سے حاصل کی پہلا مجموعہ نعت منارہ نور ۱۹۸۹ء نورِ بے مثال ۱۹۹۷ء میں شائع ہوئے حیرت الہ آبادی نے حمد و نعت بڑے محتاط انداز سے کہی ہے اور خوب کہی ہے بالخصوص پوربی پر بی نعتیہ کلام کا جواب نہیں۔ حیرت صاحب جب اپنے مخصوص ترنم سے پڑھتے ہیں تو سامعین پر وجد طاری کر دیتے ہیں۔ حیرت ۱۹۲۶ء میں قصبہ بہت پور ضلع الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ کراچی میں قیام ہے بزم جہانِ حمد پاکستان کراچی کے ماہنامہ طرحی حمدیہ مشاعرے میں پڑھی گئی حمد کے منتخب اشعار آپ کے ذوق مطالعہ کی نذر۔

کروں میں یاد تجھ کو ذہن و دل کو اِک زباں کر دے
قیامت رک رہے جو یاد وہ حسنِ بیاں کر دے
تو اعلیٰ ہے تو افضل ہے تو مالک ہے تو خالق ہے
تو ہی تو ہے تو پھر دعوائے باطل رایئگاں کر دے

Marfat.com

ابوا للیث قریشی، لیث قریشی ۱۹۲۲ء میں موضع پھوجاپور، ضلع غازی پور میں پیدا ہوئے۔ مجموعہ نعت ''تاباں تاباں'' القمر پبلی کیشنز نے ۱۹۹۱ء میں کراچی سے شائع کیا۔

ان کی حمدیہ ونعتیہ شاعری میں قرآن وحدیث کے مفہوم جا بجا ملتے ہیں۔

لیث قریشی کا حمدیہ رنگ دیکھئے۔

صدیوں تراشتے رہے الفاظ کے صنم
قاصر رہے مگر تری حمدوثنا سے ہم
یہ نور و کہکشاں یہ بہارِ گل و سمن
ہر منظرِ حسیں میں ہیں جلوے ترے بہم

......☆......

ظفر عمر زبیری نے پہلا شعر ۱۹۴۰ء میں کہا تھا ابتدا میں اختر عرفانی لکھنوی سے اصلاح لی تھی۔ تصنیفات وتالیفات کی تعداد گیارہ ہے۔ شعری مجموعہ ''کتابِ حمد ونعت'' ۱۹۹۴ء میں زبیری پبلشرز کراچی کے تحت شائع ہوا سہل ممتنع میں کہا گیا کلام زبیری صاحب کے جذبہ صادق کی ترجمانی کرتا ہے سنہ پیدائش ۱۹۲۵ء ایٹہ (بھارت) موجودہ رہائش کراچی۔ ا

ظفر عمر زبیری کے حمد کے منتخب اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

ہر وقت یہی ساز دو عالم کی صدا ہے
اللہ بڑا سب سے بڑا سب سے بڑا ہے
آواز اذاں ، حاوی ہے لمحات پہ لاریب
تکبیر سے یہ ارض و سما گونج رہا ہے

......☆......

Marfat.com

میاں طفیل محمد، گوہر ملسیانی کا مجموعۂ نعت "مظہر نور" ۱۹۸۲ء "متاعِ شوق" ۱۹۹۵ء شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے "عصرِ حاضر کے نعت گو" اس میں ۲۶ چنیدہ شعراء کا تذکرہ شامل ہے۔ راقم اس کتاب کی زیارت سے ابھی تک محروم ہے گوہر ملسیانی کہنہ مشق شاعر ہیں ان کے کلام میں شیرینی اور خلوص و محبت کے ساتھ ساتھ غار سے خلاصی پائی جاتی ہے۔ گوہر ملسیانی کی پیدائش قصبہ ملسیان تحصیل نکودر ضلع جالندھر مشرقی پنجاب انڈیا میں ۱۹۳۴ء کو ہوئی۔ حمد یہ کلام بھی اب اتنا ہوتا جا رہا ہے کہ ایک مجموعہ ترتیب دیا جا سکتا ہے۔ ان کا رنگِ حمد آپ کی نذر۔

گلوں کے ہاتھ میں گلگونہ جام تیرا ہے
کلی کلی کی زباں پر بھی نام تیرا ہے
زمان و کون و مکاں پر ہے دسترس تیری
دلِ بشر میں ہمیشہ مقام تیرا ہے

محمد نسیم ملک، نسیم سحر نے محمد امین ملک کے زیر سایہ ۱۹۴۴ء کو راولپنڈی میں آنکھ کھولی۔ شاعری نسیم کو ورثے میں ملی۔ ان کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں بالخصوص ان کا مجموعہ نعت "یہ جو سلسلے ہیں کلام کے" اس کتاب میں حبِ رسولؐ کی خوشبو کے ساتھ ساتھ تازہ کاری کے نمونے دیکھے جا سکتے ہیں۔ مگر اس وقت ہم ان کی حمد کے چند اشعار آپ کے ذوقِ مطالعہ کی نذر کر رہے ہیں۔

یقین کرنا مجھے مشکل نہیں ہے اس کی وحدت پر
کہ میں اب تک تو خود اپنے ہی ثانی تک نہیں پہنچا

☆

ایک صورت ہے سب کی صورت میں
دیکھتی ہیں جہاں جہاں آنکھیں

☆

Marfat.com

محمد زبیر فاروقی، **شوکت الہ آبادی** صاحب طرز شاعر ہیں مجموعہ نعت ''چراغِ حرا'' ۱۹۹۵ء کو شہرِ نعت کراچی سے شائع ہوا۔شوکت الہ آبادی کے نعتیہ اشعار قلب کے تاروں کو چھو کر گزر تے ہیں۔آپ کی ولادت یکم جنوری ۱۹۲۱ کو قصبہ کڑا، ضلع الہ آباد، (یو پی انڈیا) میں ہوئی۔
شوکت الہ آبادی کا حمد رنگ ملاحظہ کیجئے۔

آنکھوں سے تو نہاں ہے پروردگار عالم
ہر چیز سے عیاں ہے پروردگار عالم
موت و حیات و روزی تیرے ہی حکم سے ہے
تو مالک جہاں ہے پرودگار عالم

سید محمد حنیف اخگر ممتاز شاعر، شاعر لکھنوی کے تلامذہ میں شامل ہیں۔مجموعہ نعت ''خلقِ مجسم'
۲۰۰۳ء کو کراچی سے شائع ہوا۔حنیف اخگر، ۱۹۲۲ء ملیح آباد میں پیدا ہوئے۔
امریکہ میں سکونت اختیار کی .... حنیف اخگر کا حمد رنگ ملاحظہ کیجئے۔

لامکاں وہ کل بھی ہوگا آج بھی ہے کل بھی تھا
روحِ جاں وہ کل بھی ہوگا آج بھی ہے کل بھی تھا
مالکِ روزِ جزاء اور خالقِ کتب و رسل
مہرباں وہ کل بھی ہوگا آج بھی ہے کل بھی تھا

......☆......

Marfat.com

جسٹس (ر) محمد الیاس کا مجموعہ حمد و نعت ''ثنائے کریمین'' لاہور سے شائع ہوا۔ سنہ اشاعت درج نہیں ہے۔ ملک کے نامور شعراء نے جسٹس الیاس کی شاعری کو پسند کیا ہے۔ حمد رنگ پیشِ خدمت ہے۔

میرا خدا عظیم ہے وہ بے نیاز ہے
لیکن بہت رحیم ہے بندہ نواز ہے
پکڑے اسے جو ظلم کرے اہلِ دہر پر
رسّی مگر کبھی کبھی ہوتی دراز ہے

محمد عثمان، عثمان ناعم مظفر پور کے ایک قصبے پھول میں ایک دینی گھرانے میں ۱۹۴۳ء کو پیدا ہوئے۔ بارہ برس کی عمر سے شاعری شروع کی دنیائے نعت میں مجموعہ نعت ''روحِ کونین'' ۱۹۹۹ء میں پیش کر چکے ہیں روح کونین کی شاعری پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے سینے میں عشق رسول ﷺ کی شمع فروزاں ہے۔ وہ واہ کینٹ میں آج بھی نعتوں کے پھول کھلانے میں مشغول رہتے ہیں ان کے مجموعہ نعت میں چھ حمدیں ایک مناجات شامل ہے۔ ان کی ایک حمد سے منتخب اشعار پیش کیے جاتے ہیں۔

تو ارفعِ ادراک ہے بالائے زمیں ہے
تو قادر و قیوم، سدا دل کے قریں ہے
تو حاکم مطلق ہے بڑائی ہے تجھی کو
تیرے ہی سماوات میں تیری ہی زمیں ہے

☆

Marfat.com

ایوب قریشی، صابر کاسگنجوی کا سنہ ولادت ۱۹۲۶ء ہے۔ان کی ولادت کاسگنج ضلع ایٹہ یوپی انڈیا میں ہوئی۔ناصر کاسگنجوی سے اصلاح لیتے ہیں۔ان کا مجموعہ نعت ''قندیلِ نور'' اشاعت اول ۱۹۷۵ء اشاعت دوم ۱۹۸۵ء اسلام آباد سے شائع ہوا۔

''قندیل نور'' کے خالق کا حمد یہ رنگ ملاحظہ کیجیے۔

ایمان اور یقین کی دولت نصیب ہو
یارب ہمیں نبی ﷺ کی محبت نصیب ہو
روزِ حساب حشر کے میدان میں ہمیں
سردار انبیاء کی شفاعت نصیب ہو

☆

اسلام الدین ، ماہر کرنالی کرنال انڈیا میں ۱۹۴۲ء کو پیدا ہوئے مجموعہ نعت ''متاعِ کون و مکاں'' ۱۹۹۹ء میں لاہور سے شائع ہوا علامہ عابد سیمابی سے اصلاح لیتے رہے ہیں۔ان کی نعتیہ شاعری عقیدت ومحبت سے مزین ہے۔حمد رنگ دیکھیے۔

اے خداوند جہاں اے خالق کون و مکاں
تیری قدرت کے کرشمے ہیں زمین و آسماں
تیری یکتائی کا شاہد ہے یہ دنیا کا نظام
ہے یگانہ ذات تیری تو ہے یکتا بے گماں

Marfat.com

ڈاکٹر عبدالرحمان، عبدالرحمان عبد، کا تعلق ریاست جموں کشمیر سے ہے ۱۹۴۴ء کو میرپور کے ایک راجپوت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۹۱ء کو مجموعہ نعت ''عرفانِ عبد'' نیویارک سے شائع ہوا۔ عبد کی حمدیہ و نعتیہ شاعری ایمان افروز ہونے کے ساتھ ساتھ غلو سے مبرّا ہے۔

عبدالرحمان عبد کا قیام نیویارک، امریکہ میں ہے۔ حمد رنگ ملاحظہ کیجئے۔

کروں شان اس کی بیاں بھی کیا کہ زباں کو تابِ بیاں نہیں
وہ قدیم ہے وہ قدیر ہے وہ کریم ہے وہ کہاں نہیں
سرِ لامکاں پہ زمیں پہ ہے وہی ذاتِ عرشِ بریں پہ ہے
جہاں دیکھیے وہ وہیں پہ ہے اسے قید حدّو مکاں نہیں

☆

صلاح الدین، صلاح الدین ناصر، کی امریکہ میں فروغ نعت کے لیے جو کوششیں اور کاوشیں سامنے آئی ہیں۔ وہ یقیناً قابل تعریف ہیں۔ دو مجموعہ ہائے نعت ''عقیدت کے پھول، یہ میری عقیدت'' شائع ہو چکے ہیں۔ تیسرا مجموعہ ''انتخابِ نعت'' گنبد خضرا شائع کیا اس کتاب میں امریکہ میں مقیم شعراء و شاعرات کا حمدیہ و نعتیہ کلام یکجا کر دیا ہے۔

ان کی حمدیہ و نعتیہ شاعری میں عشق رسول ﷺ کی کرنیں نمایاں ہیں۔ حمد رنگ دیکھیے۔

میرے خدا ثنا تری میرا نصیب ہے
دھڑکن کے مثل تو بھی تو میرے قریب ہے
میری دعائے عجز ہو کیونکر نہ مستجاب
تو ہی سمیع تو ہی نصیر و مجیب ہے

☆

Marfat.com

سید محمد برہان الدین، بقا نظامی، کا پہلا مجموعہ نعت "لوائے حمد" ۱۹۸۸ء میں اور دوسرا مجموعہ نعت "شہپر جبرئیل" ۱۹۹۲ء میں کراچی سے شائع ہوئے۔ شاعری کے استاد علامہ ابوالبیان مائل لکھنوی وفات ۱۹۶۸ء کلکتہ۔ تلمیذ، عزیز لکھنوی، صفی لکھنوی آغازِ شاعری نویں برس۔ جائے پیدائش، عظیم آباد پٹنہ، سنہ پیدائش ۱۹۲۵ء صاحب سلسلہ اور صاحب طرز شاعر ہیں۔ رنگِ حمد دیکھیے۔

تو ہی شش جہت میں ہے جلوہ گر، تری شان جل جلالہ
ترا جویا پھر بھی ہے ہر بشر، تری شان جل جلالہ
تو ہی خود بتا کہ ترا بقا، ترے در کا کیوں نہ بنے گدا
پھرے کیوں وہ اس طرح در بدر، تری شان جل جلالہ

☆

سید محمد اسلم، اسلم فریدی، ۱۹۴۶ء کو پیدا ہوئے "نازش دو عالم" (مجموعہ نعت) ۲۰۰۱ء کو کراچی سے شائع ہوا۔ اسلم فریدی کو اس مجموعہ نعت پہ حکومتِ پاکستان کی جانب سے انعام مل چکا ہے۔ کہنہ مشق شاعر ہیں نعت کی نزاکتوں سے بخوبی واقف ہیں ان کی نعتوں میں محبت کی چاشنی اور دل میں اتر جانے والی تاثیر موجود ہے۔ حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

رب کی حکمت سے مرے جسم میں جان آئی ہے
میرا رب میری حقیقت، مری سچائی ہے
مجھ پہ اے خالقِ کل! چشمِ عنایت رکھنا
میرا دل تیری ہی قربت کا تمنائی ہے

☆

Marfat.com

محمد صدیق، صدیق فتح پوری، عبداللطیف کے گھر ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوئے فتح پوری، ضلع گیا، بہار جائے ولادت ہے۔اظہار عقیدت، مجموعہ نعت کا نام ہے، ۱۹۸۷ء کو حسان پبلی کیشنز کراچی نے شائع کیا صدیق فتح پوری باعمل نعت گو ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی نعتیہ شاعری قلب کو کیف و سرور بخشتی ہے حمد کے منتخب اشعار ملاحظہ کیجئے۔

جو سمجھا اس حقیقت کو کہ ہے صبح و مسا تیرا
وظیفہ پڑھ رہا ہے رات دن وہ با وفا تیرا
سمجھ سکتا نہیں صدیق تیری اس حقیقت کو
کہ بخشش کا بھی تو، انداز سب سے ہے جدا تیرا

☆

رفیع الدین، ذکی قریشی یزدانی جالندھری کے تلامذہ میں شامل ہیں چھ مجموعہ ہائے نعت شائع ہو چکے ہیں۔ پہلا مجموعہ نعت، خورشید حرا، ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا جسے اورنٹ پبلشرز لاہور نے شائع کیا ذکی نے اپنی نعت گوئی میں سیرت مصطفیٰ کو عام کرنے کی سعی کی ہے ۱۹۳۴ء کو پیدا ہوئے آجکل ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں۔ حمد رنگ دیکھیے۔

ترا نام جس دم بھی میں نے لیا ہے
دلِ مضطرب کو سکوں مل گیا ہے
نہیں کوئی تیرے سوا میرے مولا
ذکی پُر خطا کو ترا آسرا ہے

☆

Marfat.com

اقبال عالم کی ولادت حاجی محمد میاں قادری کے گھر بریلی میں ۱۹۳۸ء کو ہوئی۔

اقبال عالم قادر الکلام شاعر ہیں۔ ''مجموعہ قطعات'' شائع ہو چکا ہے۔ مجموعہ نعت ''خیابانِ نعت'' طباعت کے لیے پریس جا چکا ہے۔ ''خیابانِ نعت'' کا پیش لفظ وطنِ عزیز کے ممتاز تاریخ گو راغب مراد آبادی نے تحریر کیا ہے۔ اقبال عالم کی نعت نگاری میں خلوص و محبت کی خوشبو اور فن کی پختگی نمایاں ہے۔ اقبال عالم نے اپنی نعتیہ شاعری میں سیرت آنحضرت ﷺ کو بھی بڑی خوبصورتی سے اجاگر کیا ہے۔.............................. حمد رنگ ملاحظہ فرمائیں۔

اس کی قدرت سے کھلیں گے پھول تپتی ریت پر
خاک کے ذرّوں میں پیدا کچھ نمو کرتے رہو
ہر جگہ ہر چیز میں اقبالؔ وہ موجود ہے
ہر نفس ہر آن اس کی جستجو کرتے رہو

عابد حسین، خواجہ عابد نظامی کا شمار عصر حاضر کے معروف نعت گویان میں ہوتا ہے چار مجموعہ ہائے نعت شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہیں۔ ماہنامہ درویش لاہور کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ ۱۹۳۶ء کو لاہور میں پیدا ہونے والے عابد نظامی کا حمد رنگ دیکھیے۔

ہر طرف پھیلی ہے آفاق میں رحمت اس کی
ذرّے ذرّے میں نظر آتی ہے قدرت اس کی
اس کے محبوب مکرّم کا ہے صدقہ عابدؔ
ہم کو حاصل ہے بلاؤں میں حفاظت اس کی

☆

Marfat.com

سید محمد امین علی نقوی ۱۹۴۲ء کو ضلع لدھیانہ میں عالم دین شیخ طریقت سید شاہ محمد نقوی کے گھر پیدا ہوئے پانچ مجموعہ ہائے نعت شائع ہوئے۔صنعتِ غیر منقوطہ میں دو مجموعے۔ محمد رسول اللہ، محمد ہی محمد، شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں حسنِ محمد (مجموعہ نعت) حرف الف استعال نہیں ہوا۔ یہ انعامات ہیں قدرت کی جانب سے نقوی صاحب کے لیے کہ انہیں قادرا کلام مذہبی شاعر بنادیا۔امین نقوی، ممتاز محققِ نعت پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کے ماموں جان ہیں آپ کا حمد یہ کلام ہمیں شہید آفتاب کے ذریعہ ملا!۔امین نقوی کا حمد رنگ دیکھیے۔

یا حی یا قیوم تو کشاف مکتوب
ہر چیز کا تو مسجود یا اللہ ، یا معبود
لاریب ہے تو رحمٰن لاریب ترا قرآن
تو احد لا محدود یا اللہ ، یا معبود

☆

خادم حسین، حسین سحر کے مجموعہ ہائے نعت ''تقدیس'' ۱۹۸۹ء ''سعادت'' ۲۰۰۰ء ملتان سے شائع ہو چکے ہیں۔ملتان کے ممتاز نعت گویان میں شمار ہوتا ہے۔سحر کی نعتیہ شاعری قلب و ذہن کو منور کرتی ہے۔حسین سحر ۱۹۴۲ء کو جلال آباد، ضلع فیروز پور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ حسین سحر کا حمد رنگ ملاحظہ کیجیے۔

اللہ تو کریم ہے اور کارساز ہے
تو خالقِ عظیم ہے تو بے نیاز ہے
اے ربِّ ذوالجلال ترا ذکر اور خیال
میری نوائے شوق کا سوز و گداز ہے

☆

Marfat.com

محمد ظلِ الرحمٰن خان، رحمٰن خاور کے مجموعہ ہائے نعت، بعد از خدا بزرگ تو ہی، ۱۹۸۵ء محراب حرم، ۱۹۹۷ء شہر نعت کراچی سے شائع ہوئے۔ پہلی حمد و نعت ۱۹۵۵ء میں کہی۔ قادر الکلام شاعر ہیں خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ ترنم بھی شاندار ہے۔ نعتیہ کلام عشق رسول میں ڈوب کر کہا گیا ہے۔ پروفیسر رحمان خاور نے مولوی بنے خان سرخوش شادانی رام پوری کے گھر میں ۱۹۳۷ء کو رام پور (بھارت) میں آنکھ کھولی۔

گلہ ہی کیا نہ اگر مال و زر خدا نے دیا
مجھے بہت ہے جو مجھ کو ہنر خدا نے دیا
مرا سفر بھی مرے واسطے قیام رہا
نہ جب تلک مجھے حکمِ سفر خدا نے دیا

☆

سیّد اعجاز علی، اعجاز رحمانی کا ممتاز نعت گو شعراء میں شمار ہوتا ہے۔ ان کا کلام ان کا ترنم عوام الناس میں مقبول ہے۔ مجموعہ ہائے نعت اعجاز مصطفیٰ ۱۹۷۳ء پہلی کرن آخری روشنی ۱۹۸۲ء افکار کی خوشبو، ۱۹۸۷ء چراغِ مدحت، ۱۹۹۹ء کو شہر نعت کراچی سے شائع ہو چکے ہیں۔ اعجاز رحمانی ۱۹۳۶ء کو یو پی کے شہر علی گڑھ میں پیدا ہوئے۔ حمدیہ مجموعہ زیر طبع ہے۔ حمد رنگ دیکھئے۔

صرف اک رب ہے رب کے سوا کون ہے
دوستو اور مشکل کشا کون ہے
آگ، پانی، ہوا کس کی تخلیق ہیں
ہے جو خلاقِ ارض و سما کون ہے

☆

Marfat.com

عبدالستار، ع۔س۔ مسلم، یکم مئی ۱۹۲۵ء کو ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے مجموعہ ''حمد و نعت'' ۱۹۸۴ء کو لاہور سے شائع ہوا۔ ع۔س۔ مسلم کی چند نعتیں تو بے حد مقبول ہوئیں۔ صفحہ ۵۰ تا ۱۲۰ احمد و مناجات پر مشتمل ہے.........حمد رنگ ملاحظہ فرمائیں۔

گہرائیوں سے دل کی تو اس کو بُلا کے دیکھ
آہِ رسا سے عرشِ عُلا بھی قریب ہے
وہ بھی یہیں کہیں ہیں رگِ جاں کے آس پاس
اک محشرِ خیال بپا بھی قریب ہے

☆

پروفیسر محمد منظور علی منظور کی ولادت ۱۹۳۱ء کو ہوئی۔ معاشیات کے ممتاز اساتذہ میں شمار ہوتا ہے۔ ''حسنِ رحمت'' ان کا پہلا مجموعہ نعت جسے علمی کتاب خانہ لاہور نے ۱۹۸۹ء میں بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ منظور بڑے کامیاب نعت گو کی حیثیت سے سامنے آئے ہیں۔ ان کی نعت نگاری میں تعلیم رسولؐ، توصیف رسولؐ کے ساتھ ساتھ دعاؤں التجا کی صدائیں بھی شامل ہیں۔ منظور کی حمد نگاری کی جھلک دیکھئے۔

تری شانِ اقدس ہے **لَیْسَ کَمِثْلِہٖ**
تری ذات ہے **لاشریک** اور یکتا
تو میری رگِ جاں سے نزدیک تر ہے
مری سب دعائیں تو سنتا ہے مولا

☆

Marfat.com

قاضی ایاز الدین، ایاز صدیقی وطن عزیز کے معروف نعت نگار ہیں۔ مجموعہ نعت ''ثنائے محمد'' ۱۹۹۳ء کو ملتان سے شائع ہوا۔ غالب کی زمینوں میں کہا گیا نعتیہ کلام ان کی کہنہ مشقی کا پتہ دیتا ہے۔ ممتاز شاعر حزیں صدیقی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ۱۹۳۲ء سنہ پیدائش ہے۔ جائے ولادت روہتک (مشرقی پنجاب) ہے۔ حمد رنگ دیکھئے۔

اے خدائے لم یزل میرے جنوں کی لاج رکھ
جس کے ذرّے چاند سورج ہوں وہ صحرا دے مجھے
اے صبا سرکار کے روضے پہ پہنچادے
گنبدِ خضرا کی تنویروں سے نہلادے مجھے

......☆......

محمد فہیم ردولوی،، قادرالکلام شاعر ہیں۔ نعتیہ مجموعہ ''آہنگِ اذاں'' ۱۹۹۹ء کو بزم سراج الادب، کراچی کی کوششوں سے منظر عام پر نمودار ہوا۔ فہیم ردولوی کی نعتیہ شاعری میں عشق رسول اکرم کی فراوانی موجود ہے اور کیوں نہ ہو شاعر کو شعور وفکر اور علم وہنر کی روشنی میسر ہے۔ فہیم ردولوی ۱۹۳۷ء کو ردولی ضلع بارہ بنکی۔ بھارت میں پیدا ہوئے .... فکر حمد ملاحظہ کریں۔

یہ میں نے کب کہا یارب کہ مجھ کو بیکراں کردے
بس اپنی ذات کی پہنائیوں میں بے نشاں کردے
اسی کے ابرِ رحمت سے علاجِ تشنگی چاہو
سرابوں میں جو تاحدِ نظر دریا رواں کردے

......☆......

Marfat.com

سیّد حسین علی، ادیب رائے پوری کی نعت نگاری محتاج تعارف نہیں۔ ترنم بھی دلکش ہے۔ مجموعہ ہائے نعت اس قدم کے نشاں، ۱۹۷۷ء تصویر کمال محبت، ۱۹۷۹ء مقصود کائنات ۱۹۹۸ کو کراچی سے شائع ہوکر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ ادیب رائے پوری ۱۹۲۸ء کو رائے پور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ کراچی سے اردو نعت کا پہلا ماہنامہ ''نوائے نعت'' کا اجراء کیا۔ چند شماروں کے بعد یہ سلسلہ بند ہوگیا۔ حمد رنگ پیش خدمت ہے۔

جو تصور میں نہیں جس کی نہیں کوئی خبر
اس کی تصویر بناؤں میں قلم سے کیونکر

وہ خیالوں میں اتر جائے تو واسع کیسا
چند لفظوں میں سماجائے تو جامع کیسا

سیّد شمس الحسن، شمس وارثی سینیئر شاعر ہیں انہوں نے کچھ عرصہ سے خود کو حمد و نعت کے لیے وقف کر دیا ہے۔ ۲۰۰۳ء کو ان کا مجموعہ نعت ''حاصلِ زندگی'' منصۂ شہود پر نمودار ہوا۔ حاصل زندگی میں دس حمدیں شامل ہیں۔ ان کے گلہائے عقیدت قابل ستائش ہیں۔ سنہ پیدائش ۱۹۳۵ء جائے پیدائش قصبہ کھیولی، ضلع بارہ بنکی، یوپی، ہندوستان۔ حمد کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

ہم جتنی بھی تعریف کریں تیری بجا ہے
بس ذات تری لائقِ توصیف وثنا ہے
یہ چاند ستارے ہیں ترے نور کا پرتو
خورشید کی کرنوں میں تو ہی جلوہ نما ہے

Marfat.com

ماجد خلیل کا وطن عزیز کے معروف نعت گو شعرا میں شمار ہوتا ہے۔۱۹۳۵ء کو ہندوستان کے شہر سیتا پور میں ولادت ہوئی۔ماجد خلیل کا مجموعہ نعت ''روشنی ہی روشنی'' کے نام سے ۲۰۰۱ء کو کراچی سے شائع ہوا .... ماجد خلیل کا حمد رنگ ملاحظہ کیجیے۔

مان کر بھی تجھے ہے نا فرمان
کیا ظلوم و جہول ہے انسان
تو ہی خالق ہے ، ہیں دلیل اسکی
یہ شب و روز یہ زمان و مکان

☆......

عبدالعلیم کے طالب نے ہندوستان کے شہر میں آنکھ کھولی غزل کی پرخار وادیوں کو خیر باد کہہ کر حمد و نعت کے گلزار میں داخل ہوئے مجموعہ حمد و نعت ''یا اللہ یا رسول اللہ'' ۱۹۹۴ء میں العلیم اکیڈمی کراچی نے شائع کیا۔کہنہ مشق شاعر ہیں انہوں نے عبد و معبود کے فاصلے کو برقرار رکھا ہے میرے نزدیک یہی ان کی شاعری کا حسن ہے۔عبدالعلیم کے طالب کا حمد یہ رنگ دیکھیے۔

وہ اب بھی پوری طرح سے نہیں عیاں مجھ پر
وہ آج بھی ہے نہاں در نہاں سے بھی آگے

Marfat.com

محمد قریش احمد، مہر وجدانی کا سنہ ولادت ۱۹۳۰ء مولد بریلی (بھارت) شاعری کی ابتدا ۱۹۵۴ء سے کی۔ کہنہ مشق شاعر ہیں۔ مجموعۂ نعت ''مصدرِ انوار'' ۱۹۸۸ء کو کراچی سے گابا پبلی کیشنز نے شائع کیا۔ مہر وجدانی کی حمد و نعت میں کیف و سرور کے رنگ موجود ہیں جہانِ حمد کے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرے کے لیے کہی گئی حمد سے منتخب اشعار آپ کے ذوق کی نذر۔

مدحت سرا ہوں خالقِ کل کائنات کا
ہے دخل میری ذات میں اس کی صفات کا
قادر ہے مقتدر ہے علیم و خبیر ہے
مالک ہے از سمک تا سما جزئیات کا

☆

محمد مظہر عارف کہنہ مشق شاعر ہیں ان کا مجموعۂ نعت ''حدیقۂ عقیدت'' ۲۰۰۲ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ مظہر عارف نے حبِ رسولؐ سے سرشار ہو کر خلوص و محبت، علم و عمل، عجز و انکساری کے ساتھ حدیقۂ عقیدت کو سجایا۔ ہے ان کا کلام قلب میں اتر کر کیف و سرور پیدا کرتا ہے مختصر یہ کہ یہ مجموعۂ نعت دنیائے نعت (اردو) میں خوبصورت اضافہ ہے۔ مظہر عارف رام پور میں پیدا ہوئے آج کل سرسیّد یونیورسٹی سے وابستہ ہیں۔ چند اشعار دعائیہ دیکھئے۔

اے خدا! قوتِ اظہار و بیاں دے مجھ کو
وقفِ توصیفِ نبیؐ ہو، وہ زباں دے مجھ کو
نعت لکھے، تو سیاہی سے شعاعیں نکلیں
ایسا اک خامۂ اعجاز نشاں دے مجھ کو

☆

Marfat.com

محمد یعقوب فردوسی کا نعتیہ مجموعہ ''آقا کملی والے'' ۲۰۰۳ء میں راولپنڈی سے شائع ہوا۔ اس مجموعہ میں حمدیہ اور نعتیہ ماہیے شامل ہیں اردو نعتیہ ماہیا کی تاریخ کا سب سے پہلا مجموعہ کلام'' مدینہ مدینہ پیارا مدینہ'' ۱۹۹۰ء میں منصہ شہود پر نمودار ہوا۔ نعتیہ ماہیے کا دوسرا مجموعہ ''محمد'' ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا۔ یعقوب فردوسی خوش بخت ہیں کہ اللہ پاک نے انہیں اس کام کے لیے منتخب کر لیا موصوف تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا سے تعلق رکھتے ہیں۔ حمدیہ ماہیے سے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

دل یوں آباد کرو
خالق باری کو
کثرت سے یاد کرو

☆

موجود ہے حاضر ہے
میرا مالک تو
ہر چیز پہ قادر ہے

☆

نذیر محمد انصاری، شاہد الوری ریاست الور (ہندوستان) میں ۱۹۲۳ء کو پیدا ہوئے۔ ارمان اجمیری کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ قابل اجمیری استاذ بھائی ہیں۔ پہلی نعت ۱۹۵۲ء پہلی حمد ۱۹۶۲ء میں نوشاد نوری کی تحریک پر کہی۔ کراچی کے ممتاز شعراء میں شمار ہوتا ہے۔ پختہ کار شاعر ہیں۔ حمدیہ، نعتیہ کلام ان کے لیے توشۂ آخرت ہے۔

ترے ہی نور سے ہے آسماں روشن زمیں روشن
یہ قرآنِ مبیں روشن، ترا دینِ متیں روشن
جواہر کر دیے ہیں تو نے جب زیرِ زمیں روشن
جو تو چاہے تو ہوں وہم و گماں مثلِ یقیں روشن

☆

Marfat.com

نعیم الرحمٰن خان، نعیم میرٹھی محمد عثمان علی کے فرزند ہیں ۱۹۳۰ء کو ہندوستان کے قصبہ فرید نگر ضلع میرٹھ میں پیدا ہوئے، حرف تابندہ، نعیم میرٹھی کے مجموعہ نعت کا نام ہے ۱۹۹۴ء میں کُل پاکستان حلقۂ ادب نے شہر نعت کراچی سے شائع کیا۔

مقصدِ تخلیق ہم پر کیا کُھلا
نطقِ حمدِ ربی الاعلیٰ کُھلا
یہ بھی سنّت ہے تیرے رب کی نعیم
رکھنا اپنے دل کا دروازہ کُھلا

☆

سیّد غوث محمد شاہ، غوث متھراوی مرد با صفا بابا ظہور الحسن شاہ ظاہر کے گھر ۱۹۳۹ء کو متھرا (یوپی بھارت) میں پیدا ہوئے۔ پہلی حمد و نعت ۱۹۷۷ء میں کہی۔ مجموعہ نعت، بلاوا، ۱۹۹۰ء کو شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔ غوث متھراوی کی شاعری میں خلوص و محبت کے ساتھ ساتھ انکھیوں کا جشن اور قلب کی دھڑکنوں کا رقص بھی شامل ہے کراچی کے شعراء میں نمایاں مقام رکھتے ہیں حمد رنگ دیکھئے۔

ممکن کہاں ہے تجزیہ اس کی صفات کا
نکتہ ہے یوں سمجھئے وہ سرِ نکات کا
وہ کون ہے جو ہم کو دکھاتا ہے رات دن
یہ معجزہ یہ کھیل حیات و ممات کا

☆

Marfat.com

مولانا مسعود احمد، رہبر چشتی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔عالم و فاضل صوفی باصفا معروف نعت گو ۱۹۲۹ء کو کڑامہیاں سنگھ امرتسر میں پیدا ہوئے۔مولانا غلام محمد ترنم مولانا ضیا القادری بدایونی سے فیض تلمذ حاصل کیا۔مجموعہ نعت ''گلہائے نعت'' ۱۹۵۵ء ''رہبر رہبراں'' ۱۹۶۰ء ''نبی الحرمین'' ۱۹۹۵ء کو شائع کر چکے ہیں۔صوفی رہبر چشتی کا حمد و نعتیہ کلام ان کی اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کا آئینہ دار ہے۔حمد رنگ دیکھیے۔

کیوں نہ ہر دم بھرے دم تیری قسم تیرا ہے
اسم ہی اسم میرے دل پہ رقم تیرا ہے
عرش تیرا ہے عرب تیرا عجم تیرا ہے
جس کو کہتے ہیں حشم تیری قسم تیرا ہے

☆

محمد ثاقب، ثاقب انجان نے شاعری کا آغاز تیرہ برس کی عمر میں کیا۔حدیث غم واقعات کربلا ۱۹۹۴ء۔ابر کرم مجموعہ نعت ۲۰۰۰ء شہر نعت کراچی سے شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ان کا کلام پڑھ کر قلب میں صلے علیٰ کے ترانے گونجنے لگتے ہیں۔۱۹۲۷ء کو کاٹھیاواڑ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔حمد رنگ ملاحظہ کیجیے۔

فلک و مہر کو اکب ماہ — لا الہ الا اللہ
لاکھ شواہد لاکھ گواہ — لا الہ الا اللہ
شجر حجر گل برگ گیاہ — لا الہ الا اللہ
پربت ٹیلے میداں راہ — لا الہ الا اللہ

☆

Marfat.com

محمد غالب شریف ، غالب عرفان ۱۹۳۸ء کو جمشید پور (انڈیا) میں پیدا ہوئے مجموعہ نعت "م" ۱۹۹۹ء میں شہر نعت کراچی سے معراج جامی نے شائع کیا غالب عرفان نے نعتیہ شاعری میں تازہ کاری کے نمونے پیش کیے ہیں۔ غالب عرفان کا حمد رنگ ملاحظہ کیجیے۔

واقفِ حال و راز داں خالقِ کائنات
تجھ سے نہیں ہے کچھ نہاں خالقِ کائنات
ہم ہیں حصارِ وقت کے ہر فاصلے میں قید
تیرا وجود لامکاں ! خالقِ کائنات

☆

قاری حبیب اللہ حبیب عالم باعمل صوفی باصفا حضرت شفیق احمد فاروقی المدنی کے خلیفہ اوّل ہیں معروف نعت گو شاعر ہیں۔ مجموعہ نعت "ثنائے حبیب" ۱۹۹۰ء میں شائع ہو چکا ہے قاری صاحب ۱۹۳۷ء کو حیدر آباد (دکن) ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ حمد رنگ دیکھیے۔

دلوں میں جلوہ فرما ہے ازل سے آرزو تیری
لئے پھرتی ہے مجھ کو قریہ قریہ جستجو تیری
حبیبؔ زار پر جب نزع کا عالم رہے طاری
تو ہو لب پر صدائے دل نشین اللہ ہو تیری

☆

Marfat.com

شفیق احمد، شفیق بریلوی ولادت ۱۹۲۰ء بریلی (بھارت) مجموعہ نعت "بہارِ گنبد خضرا" کی ۱۹۹۹ء میں شہر نعت کراچی سے اشاعت ہوئی۔ قادرا کلام شاعر ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری کا محور عشق رسول ﷺ ہے۔ حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

زمیں ہو کر بھی وہ عرش بریں ہے
وہ دل جس دل میں یارب تو مکیں ہے
بنے کونین بس اک لفظ کن سے
عیاں کس پر تری قدرت نہیں ہے

......☆......

آغا نیّر علی، نیّر اسعدی ۱۹۵۴ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ ورد اسعدی کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ مجموعہ نعت "نعت ہی نعت" ۱۹۸۷ء میں شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔ نیر کی نعتیہ شاعری ان کے جذبۂ صادق کا اقرار ہے۔ حمد رنگ دیکھیے۔

رات دن خالقِ اکبر کی ثنا کرتا ہوں — اس طرح محوِ عبادت میں رہا کرتا ہوں
فرض کا قرض بہ ہر طور ادا کرتا ہوں — پھر بہ درگاہِ الٰہی یہ دعا کرتا ہوں

......☆......

Marfat.com

محمد فاروق،کوثر بریلوی ۱۹۳۸ء کو بانس بریلوی (بھارت) میں پیدا ہوئے پہلی حمد ونعت ۱۹۶۰ء میں کہی۔ عارف اکبرآبادی سے فیض تلمذ حاصل رہا مجموعہ نعت "جتنا دیا سرکار نے مجھ کو" کراچی سے شائع ہوا۔ ان کا نعتیہ کلام حبِ رسول سے معمور ہے۔ حمد رنگ دیکھئے۔

یارب مرے دماغ کو فکر و خیال دے
وہ عشق دے کہ جس کی زمانہ مثال دے
ہر حرف کو یقین کے سانچے میں ڈھال دے
پھر اس کا میرے ذہن پہ عکسِ جمال دے

......☆......

حافظ عبدالغفار حافظ کی ولادت ۱۹۴۸ء میں کھنڈہ (مدھیہ پردیش۔ بھارت) میں مارواڑی کھتری گھرانے میں ہوئی (۱) ارمغانِ حافظ (مجموعہ نعت) (۲) قصیدہ رسول تہامی۔ (۳) نگارِ عقیدت (اعلیٰ حضرت کے سلام کی تضمین) شائع ہو چکے ہیں ان پر اللہ کا خاص کرم ہے ان کی نعت نگاری وارفتگی و شیفتگی کا امتزاج ہے۔ حمد رنگ دیکھیے۔

ادا ہو کس طرح حق مدحت زباں پہ ہے صرف نام تیرا
مرے تخیل کی دسترس میں کہاں ہے یارب مقام تیرا
جہاں میں کوئی بھی شے نہیں ہے بقا ملی ہو دوام جس کو
مگر ہمیشہ رہے گا باقی مرے خدا ایک نام تیرا

......☆......

Marfat.com

شاہ محمد زبیر فاروقی۔ بدر فاروقی کہنہ مشق شاعر ہیں۔مجموعہ نعت،،اشکِ فروزاں شہرنعت کراچی سے منصۂ شہود پر نمودار ہوا ان کی نعتیہ شاعری میں قرآن وحدیث کی ترجمانی سے مزین ہے میں سمجھتا ہوں کہ نعت نگاری کا اصل مقصد بھی یہی ہے۔بدر فاروقی ۱۹۲۴ء کو قصبہ منڈیا ہو ضلع جونپور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔کراچی میں قیام ہے۔حمد رنگ دیکھیے۔

اے خدائے پاک اے ربِّ جلیل
میں ہوں مجرم بیکس و ادنیٰ ذلیل
تو کریم و تو حکیم و تو رحیم
بخش دے میرے گنہ تو ہے عظیم

☆

عابد علی خان، عابد بریلوی سیدھے سادھے سچے مسلمان ہیں۔عشق رسولؐ سے سرشار ہیں ۱۹۴۲ء میں بریلی کے محلہ پرانے شہر میں پیدا ہوئے۔وقار صدیقی اجمیری کے تلامزہ میں شامل ہیں۔ان کے دو مجموعہ ہائے نعت۔’’ کھلتا ہے دل کا گلشن سرکار کی گلی میں‘‘ کراچی شہرنعت سے شائع ہو چکے ہیں۔ان کی نعتیہ شاعری میں سرکار دوجہاں سے محبت اور اسوہ سرکار کی تقلید کا پیام کثرت سے ملتا ہے۔حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

مجھے یا الٰہی وہ عشق دے ترا ذکر میں بھی کیا کروں
ترے نام پاک سے روز و شب دلِ مبتلا کی دوا کروں
مجھے عشق اپنا کریم دے مجھے اپنا علم عظیم دے
مجھے ایسا ذوقِ سلیم دے ترے در پہ ہر دم جھکا کروں

Marfat.com

ارشاد حسین، قمر وارثی ۱۹۵۰ء کو فرخ آباد (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ رشید انجم کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ مجموعہ نعت "شمس الضحیٰ" ۱۹۸۶ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ دوسرا مجموعہ نعت "کیف الوریٰ" ۱۹۹۵ء ہے۔ کراچی کے معروف نعت گویان میں شمار ہوتا ہے۔ حمد رنگ دیکھیے۔

یارب ترے کرم کا یہ ادنیٰ کمال ہے
مجھ سا گناہ گار بھی آسودہ حال ہے
بخشے اسی نے فکر و نظر کو یہ علم و فن
ورنہ ثنائے خالقِ اکبر محال ہے

☆

حافظ محمد مستقیم خان، حافظ مستقیم کا شمار معروف نعت خواں و نعت گو میں ہوتا ہے ۱۹۵۷ء کو ناظم آباد کراچی میں پیدا ہوئے۔ مجموعہ ہائے نعت "معراجِ سخن" "تاجِ سخن"، "شہرِ نعت" کراچی سے ۱۹۸۷ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ حمد رنگ دیکھیے۔

اللہ رے تیرے جلوۂ مستور کا عالم
پردوں کی جھلک بھی ہے سرِ طور کا عالم
سو جان سے صدقے ترے اے عشقِ الٰہی
اک لفظ میں کیا ہوگیا منصور کا عالم

☆

Marfat.com

سید منقاد حیدر، اختر ہاشمی کا تعلق ایک علمی، ادبی، مذہبی گھرانے سے ہے سید وحید الحسن ہاشمی، اختر کے چچا ہیں۔شعری ذوق کو جلا بخشنے والوں میں شاہد نقوی۔اختر جونپوری کا نام سرفہرست ہے۔اختر ہاشمی کا مجموعہ نعت۔حروف مدحت'' ۲۰۰۱ء کولاہور سے ڈاکٹر سید شبیہ الحسن نے شائع کیا۔یہ مجموعہ ایک تازہ کار شاعر کا نزرانہ عقیدت ہے۔حروف مدحت کا شاعر ۱۹۵۴ء کولاہور میں پیدا ہوا۔حمد رنگ دیکھیے۔

وسعتِ آوازِ کُن کا راز داں تو ہی تو تھا
جو عیاں تھا اُس کا بھی رازِ نہاں تو ہی تو تھا
اب ہر اک عنصر پہ ہے تخلیقِ ہستی کا مدار
کل عناصر کا مگر روحِ رواں تو ہی تو تھا

.....☆.....

محمد صابر، کوثر بھوپالی ۱۹۱۸ء کو بھوپال بھارت میں پیدا ہوئے پہلی نعت ۱۹۳۶ء میں کہی۔ممتاز شاعر حیدر علی سے متاثر رہے۔مجموعہ نعت ''چمن در چمن'' کراچی سے شائع ہوکر پذیرائی حاصل کر چکا ہے۔ان کی نعتیہ شاعری میں عقیدت کے ساتھ ساتھ فن کی پختگی موجود ہے۔حمد رنگ دیکھئے۔

آدمی سے کیا بیاں ہوں گی تری ذات و صفات
مالکِ کون و مکاں تو خالقِ کل تیری ذات

کچھ نہیں ہوتا کہیں بھی تیری مرضی کے بغیر
تیری ہی تخلیق ہے یہ زندگی یہ کائنات

.....☆.....

Marfat.com

شیخ محمد عارف، عارف صدیقی ۱۹۳۳ء کو غازی پور (یو پی) بھارت میں پیدا ہوئے پہلی نعت ۱۹۵۴ء میں کہی۔ مجموعہ نعت ''تجلیات حرم'' ۱۹۲۲ء میں اسلام آباد سے شائع ہوا۔ ان کی نعتیہ شاعری میں حبِ رسول ﷺ نمایاں ہے۔ حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

سبزہ و غنچہ و گل، رنگ ہے رعنائی ہے
میرے معبود! تری سب چمن آرائی ہے
واہ کیا خوب یہ اعجازِ مسیحائی ہے
کنکروں کو بھی عطا کی گئی گویائی ہے

☆

محمد آفتاب خان، آفتاب کریمی کا مجموعہ نعت ''آنکھ بنی کشکول'' ۱۹۹۹ء میں شہر نعت کراچی سے اقلیم نعت نے شائع کیا۔ دو ایڈیشن چھپ چکے ہیں تیسرا ایڈیشن طباعت کا منتظر ہے۔ آفتاب کریمی ۱۹۴۴ء کو دہلی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ''سفیر نعت'' کتابی سلسلہ کراچی سے شائع کرتے ہیں۔ حمد رنگ دیکھیے۔

ہر وقت تیری یاد میں یوں محو رہوں میں
بس حمد کہوں حمد کہوں حمد کہوں میں
زیبا ہے تجھے حمد و ثناء تیرے لئے ہے
تو قائم و دائم ہے بقا تیرے لئے ہے
بس حمد کہوں حمد کہوں حمد کہوں میں

Marfat.com

محمد یامین وارثی، یامین وارثی کی سنہ ولادت ۱۹۶۳ء اور مقام ولادت لانڈھی کراچی مجموعہ ہائے نعت ''منبع انوار'' بنائے کن فکاں، عظمت کون و مکاں، شہر نعت کراچی سے شائع ہو چکے ہیں۔ یامین وارثی کا نام نعت کے حلقوں میں جانا پہچانا نام ہے۔ یامین وارثی کی نعتیہ شاعری میں عشقِ رسول ﷺ کا رنگ نمایاں ہے۔ حمد رنگ دیکھئے۔

ہاں ہر اک حجرۂ ہستی کی صدا ہے اللہ
سب کا معبودِ حقیقی ہے بڑا ہے اللہ
اپنے محبوب ﷺ کی راہوں پہ چلادے اس کو
تیرا یامیںؔ تجھے مانگ رہا ہے اللہ

☆

نفیس احمد، نفیس القادری معین نظامی کے تلامذہ میں شامل ہیں ۱۹۶۲ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ پہلی نعت ۱۹۸۸ء میں کہی۔ چار مجموعہ ہائے نعت بالترتیب ''نفیس نعت''، ''لوحِ نفیس'' ''روحِ نفیس''، ''انفاسِ نفیس'' منظر عام پر آ چکے ہیں۔ حمد رنگ ملاحظہ فرمائیے۔

نور کو صورتِ انساں میں اتارا کس نے
اک اشارے میں دو عالم کو سنوارا کس نے
غرق ہو کیوں نہ بصد ناز شعورِ سجدہ
موجِ طوفان کو بخشا ہے کنارا کس نے

☆

Marfat.com

عبدالجبار اثر کا مجموعہ نعت ''ثنائے آقا'' ۲۰۰۰ء میں شہر نعت کراچی سے شائع ہوا ۱۹۴۰ء کو ریاست جھالا وارڑ (راجھستان) انڈیا میں پیدا ہوئے۔ معروف ادیب شاعر نقاد پروفیسر آفاق صدیقی کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

تو ہے یکتا تجھے حاصل تری یکتائی ہے
''ذرّے ذرّے میں نمایاں تری رعنائی ہے''
جانے کس جرم کی ہم نے یہ سزا پائی ہے
جو قیامت صفِ اغیار نے اب ڈھائی ہے

......☆......

محمد شفیع، شفیع اسٹیل والا کا مجموعہ نعت ''شفیع المذنبیں'' ۱۹۹۹ء کو شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔ شفیع اسٹیل والا ممتاز شاعر راغب مراد آبادی کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ حمد رنگ دیکھیے۔

ہے یقیں رحمت تری چشمِ کرم بن جائے گی
یہ دعا بھی ایک ضرب دردِ غم بن جائے گی

......☆......

تو ہی داتا تو ہی مالک ہے تو ہی پروردگار
قبضۂ قدرت میں ہے تیرے دو عالم کی بہار

Marfat.com

پیر بخش انصاری، مونس انصاری ۱۹۱۵ء کو اناؤ ضلع لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ مجموعہ نعت ''فخر بشر'' ۱۹۹۹ء کو شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔ حمد رنگ پیش خدمت ہے۔

نہاں تیرا جلوہ ہے شمس و قمر میں
زمیں آسماں اور ہے بحر و بر میں
پرندے جو یہ چہچاتے ہیں یارب
ترا ذکر کرتے ہیں شام و سحر میں

☆

خالد عرفان آج کل نیویارک میں مقیم ہے۔ طنز و مزاح کی شاعری کے حوالے سے مشہور ہیں خالد نے نہ صرف حمد و نعت کہی بلکہ ان کا مجموعہ نعت ''الہام'' ۱۹۸۶ء کو کراچی سے شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکا ہے۔ نعت نگاری میں انہوں نے اپنے لیے منفرد راستہ تلاش کیا ہے۔
خالد عرفان کا حمد رنگ دیکھیے۔

بھٹکے ہوؤں کو نقشۂ جغرافیائی دے
ان کا وجود خضر کو بھی رہنمائی دے
میرے خدا وہ قوّت بینائی دے مجھے
جس وقت بھی میں چاہوں مدینہ دکھائی دے

Marfat.com

سید محمد امین نقوی، علی کا مجموعہ نعت ''محمد ہی محمد'' (غیر منقوط) ۱۹۸۵ء میں جامعہ امینیہ رضویہ آزاد کشمیر نے شائع کیا۔ دیگر مجموعہ ہائے نعت، کی تعداد سات ہے قادر الکلام شاعر ہیں ان کی نعتیہ شاعری میں عشق رسول کی خوشبو اور فنی رعنایاں نمایاں ہیں۔ حمد رنگ دیکھئے۔

یا حی یا قیوم تو کشاف مکتوب
ہر چیز ۔ کا تو مسجود یا اللہ یا معبود

......☆......

سید عاصم گیلانی کے مجموعہ ہائے نعت ''وسیلہ'' ۱۹۸۵ء ''وظیفہ'' ۲۰۰۱ء شہر نعت لاہور سے شائع ہو چکے ہیں۔ باعمل مسلمان ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی نعتیہ شاعری سے سچائی کی خوشبو پھیلتی ہوئی قلب میں اترتی ہے۔ حمد رنگ دیکھئے۔

جو مجھے یاد رکھے اس کو بھلاؤں کیسے
اس کی دہلیز سے سر اپنا اٹھاؤں کیسے
اس کو سوچوں تو اسے سوچتا جاؤں عاصم
اپنی حیرت کو میں اذہان میں لاؤں کیسے

......☆......

Marfat.com

سید محمود گیلانی کا مجموعہ نعت ''گلِ نایاب'' ۱۹۹۹ء میں شہر نعت لاہور سے شائع ہوا۔ محمود گیلانی ۱۹۶۴ء کو پیدا ہوئے ان کی نعتیہ شاعری روح پرور اشعار سے مرصع ہے۔ حمد رنگ دیکھئے۔

دم مست قلندر اللہ ہو
ہر سانس کی لے پہ اللہ ہو
محمودؔ یہ جن و انس ملک
ہے سب کی زباں پہ اللہ ہو

☆

عبدالرشید بھٹی، رشید ساقی کی سنہ ولادت ۱۹۲۶ء ہے۔ مجموعہ نعت ''تقدیس قلم'' ۲۰۰۰ء میں اسلام آباد، راول پنڈی سے شائع ہوا۔ رشید ساقی کہنہ مشق شاعر ہیں ''تقدیس قلم'' میں وہ ایک کامیاب نعت گو کی حیثیت سے سامنے آئے ہیں۔ حمد رنگ آگے صفحات پر دیکھیے۔

زندگی اور کیا دے گی مجھ کو
مل گئی رحمتِ خدا مجھ کو
میں کہاں اس کرم کے قابل تھا
کر دیا تو نے کیا سے کیا مجھ کو

☆

Marfat.com

اختر شیرازی کا تعلق لاہور سے ہے ان کے دو مجموعہ ہائے حمد و نعت شائع ہو چکے ہیں (اول) توحید و رسالت (دوم) صبح مدینہ،،۱۹۹۸ء کو شہر نعت لاہور سے شائع ہوا۔ اختر شیرازی علامہ انور فیروز پوری کے صاحبزادے ہیں علم عروض سے واقفیت رکھتے ہیں ان کی نعتیہ شاعری آخرت کے لیے سرمایہ ہے۔ حمد رنگ دیکھئے۔

ترئی ذات موجود ہے چار سو
مقید نہیں ہے کسی طور تو

خدایا کرم کر دے اختر پہ اب
یہی ہے یہی ہے مری آرزو

☆

محبوب الٰہی عطا کا نعتیہ رباعیات کا مجموعہ ''چراغِ اطلس'' ۲۰۰۱ء میں لاہور سے شائع ہوا۔ میری معلومات کے مطابق نعتیہ رباعیات کا یہ پہلا مجموعہ ہے اس حوالے سے محبوب الٰہی عطا مبارک باد کے مستحق ہیں۔ حمد رنگ دیکھئے۔

حد جلوہ نمائی کی نہ تھی اور نہ ہے
حد تیری خدائی کی نہ تھی اور نہ ہے
گھیرا ہوا ہر شے کو ہے وسعت نے تری
حد تیری بڑائی کی نہ تھی اور نہ ہے

☆

Marfat.com

منیر قصوری کے تین مجموعہ ہائے نعت شائع ہو کر پذیرائی کر چکے ہیں'' آیہ رحمت ،، مجموعہ نعت ۱۹۹۰ء میں بوصیری منزل ،لاہور سے شائع ہوا منیر کی نعتیہ شاعری میں ارمان زیارت سرکار ﷺ کی قربت کی تمنا ،شفاعت کی خواہش اور توفیق مدحت کی طلب شامل ہے۔

منیر قصوری کا حمد رنگ ملاحظہ کیجیے ۔

اے کہ ناچیز پہ انعام ہے کیا کیا تیرا
میں ثنا خوانِ کرم ہوں مرے مولا تیرا
تیرے محبوبِ گرامی کو نہ کیوں چاہے منیر
ان کے صدقے میں ہی ملتا ہے سہارا تیرا

☆

عبداللہ محمد پالیکر ،،ساحر شیوی ،مہاراشٹر کے ضلع رتنا گری جنوبی ہند میں ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوئے برطانیہ کے شہر لیوٹن میں قیام ہے۔مجموعہ نعت ''وسیلہ نجات'' ۱۹۹۸ء کو دہلی سے شائع ہوا ان کی نعتیہ شاعری آنحضرت کی رہبری حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔حمد رنگ دیکھئے۔

آباد ہے یہ سارا جہاں کس کے نام سے
مالا اسی کی جپتا ہوں بیٹھا میں شام سے
ساحر خدائے پاک ہے آقائے کائنات
توصیف کیا بیاں ہو اک ادنیٰ غلام سے

☆

Marfat.com

منظور احمد خان، منظور اعظمی نے ۱۹۲۱ء کو موضع حمید پور ضلع اعظم گڑھ میں آنکھ کھولی۔ مجموعہ نعت،، سرودِ حرم،، ۱۹۹۶ء میں شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔ ان کے نعتیہ کلام میں درود و سلام کی دلکش صدائیں موجود ہیں۔ حمد رنگ دیکھیے۔

اے کہ ناچیز پہ انعام ہے کیا کیا تیرا
میں ثنا خوانِ کرم ہوں مرے مولا تیرا
تیرے محبوبِ گرامی کو نہ کیوں چاہے منیر
ان کے صدقے میں ہی ملتا ہے سہارا تیرا

......☆......

محمد فیروز شاہ،، اپنی امی جان اور اپنے ابو جان کی دعاؤں کے سائے میں مجموعہ نعت "باوضو آرزو" لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ جس میں ان کے والدین کی تربیت کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ سے عقیدت و محبت نمایاں ہے۔ ان کی نعتیہ شاعری کیف سرور کی وادیوں میں ارتقا پزیر ہے۔ مجموعہ نعت "باوضو آرزو" ۲۰۰۴ء کو میانوالی سے شائع ہوا"۔

فیروز شاہ بارگاہِ ربُّ العزّت میں حمد سرا ہیں۔

صبا کے روپ میں خوشبو بھری جاگیر ہے کس کی
ہوا کے ہاتھ پر فیروز یہ تحریر ہے کس کی
پہنچ جاتی ہے جب تاریکیٔ شب انتہا پر تو
افق پر جو ابھر آتی ہے وہ تنویر ہے کس کی

......☆......

Marfat.com

مظفر حسین، شاداں دہلوی کی ولادت ۱۹۳۱ء کو دہلی میں ہوئی۔ مجموعۂ نعت ''عالم رحمت'' شہر نعت کراچی سے ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا۔ شاداں دہلوی ایک قادر الکلام شاعر ہیں انہوں نے دل کی زمین میں نعتیں کہی ہیں...... شاداں دہلوی کا حمد رنگ دیکھئے۔

اس کی ثنا ہے الحمدللہ
جو کبریا ہے الحمدللہ
وہ ابتدا ہے الحمدللہ
وہ انتہا ہے الحمدللہ

......☆......

عرفان جعفری، عرفان اکبر آبادی ۱۹۲۲ء کو اکبر آباد (آگرہ) میں پیدا ہوئے۔ مجموعۂ نعت ''کنز العرفان'' ۲۰۰۳ء کو شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔ صبا اکبر آبادی کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ عرفان اکبر آبادی کی نعت نگاری میں آنحضرت ﷺ کے خلق عظیم کا بیان اور عشق و محبت کی لے پر صلِ علیٰ کے ترانے گونجتے ہیں۔ حمد رنگ پیشِ خدمت ہے۔

یارب ہے زیبا تجھ کو بڑائی
بزمِ دو عالم تونے سجائی
آگاہ و واقف دانا و بینا
ہر شے سے ظاہر تیری خدائی

......☆......

Marfat.com

حکیم راؤ عبداللہ علیگ، عبداللہ عزمی نے نواب زادہ حکیم راؤ عبدالرزاق خاں رنگیں کی آغوش میں ۱۹۳۲ء کو علی گڑھ میں آنکھ کھولی مجموعہ نعت ''رنگ وخوشبو نور ونکہت'' ۲۰۰۲ء میں شہر نعت کراچی سے حرا فاؤنڈیشن نے شائع کیا۔ عبداللہ عزمی ایک کہنہ مشق شاعر ہیں ان کی نعتیہ شاعری میں رنگ وخوشبو بھی ہیں اور نور ونکہت بھی ہے۔ حمد رنگ پیش خدمت ہے۔

اپنے بھی عکس کا نظر آنا محال ہے
رقصاں ہر آئینے میں اسی کا جمال ہے
ہم سے نہ حقِ بندگی کچھ بھی ادا ہوا
عزمؔی کو اپنے حال پہ بے حد ملال ہے

☆

عزیز الرحمٰن، عزیز لدھیانوی ۱۹۳۲ء کو لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ مجموعہ ہائے نعت ''متاعِ عزیز'' رفیع الشان، اذنِ حضوری ۱۹۹۹ء کو گوجرانوالہ سے فروغ ادب اکادمی نے شائع کیا۔ ان کی نعتیہ شاعری کا لب لباب یہ ہے کہ وہ ذکر رسول کو نجات کا سامان قرار دیتے ہیں اور آقاؐ کی غلامی کو سب سے بڑا اعزاز سمجھتے ہیں۔ حمد رنگ دیکھئے۔

رحم کر مجھ پہ اے رحیم و غفور
میں ہوں اک تیرا بندہ مجبور
رحم سے تیرے مشکلیں حل ہوں
تیری رحمت سے میرے دکھ ہوں دور

☆

Marfat.com

سیّد ظفر اکبر آبادی، اکبر آباد (آگرہ) میں پیدا ہوئے۔ اسلام آباد میں قیام ہے۔
کہنہ مشق شاعر ہیں مجموعہ نعت ''رحمت مآبؐ'' ۲۰۰۰ء میں لاہور سے الحمد پبلی کیشنز نے شائع کیا
ان کی نعت نگاری میں ان کی وہ صدائیں جو درود پاک کا ورد کر رہی ہیں صاف سنی جاسکتی ہے۔
حمد رنگ ملاحظہ کیجیے ۔

ہے عجز کیش بڑے سے بڑا ترے آگے
خمیدہ سر ہیں سبھی اے خدا ترے آگے
کرم سے اپنے ظفر کو نواز دے یارب
ہے کب سے ملتجی یہ بے نوا ترے آگے

☆

شوکت علی، شوکت قادری نے بھارت کے مشہور شہر بنارس میں ۱۹۴۷ء کو آنکھ کھولی
''پرتو ماہِ تمام'' (مجموعہ نعت) ۲۰۰۲ء میں شہر نعت کراچی سے دبستان وارثیہ نے شائع کیا ان کا
نعتیہ کلام ان کی عقیدت و محبت کا آئینہ دار ہے .... حمد رنگ

اے خدا کر دے عطا کچھ اپنی مدحت کا کمال
میرے فکر و فن میں بھی پیدا ہو وسعت کا کمال
تیرے ہی لطف و کرم سے حمد شوکتؔ نے لکھی
اس میں یارب کچھ نہیں میری لیاقت کا کمال

☆

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر شوکت اللہ خاں، شوکت جوہر نے اپنے نعتیہ قصائد پر مبنی مجموعہ ''ایک طاق دو چراغ'' کو ۱۹۹۴ء میں شہر نعت کراچی سے شائع کیا جوہر صاحب صاحب طرز شاعر ہیں۔ نعتیہ قصائد میں، دل کے ویرانے میں یادِ محمد کے خوش رنگ چراغ روشن کیے ہیں ..حمد رنگ

اللہ تو کریم ہے اور کارساز ہے
تو خالقِ عظیم ہے تو بے نیاز ہے
اے ربّ ذوالجلال ترا ذکر اور خیال
میری نوائے شوق کا سوز و گداز ہے

.......☆.......

قمر صدیقی راولپنڈی کے معروف شاعر ہیں۔ مجموعہ نعت ''حرف حرف روشنی'' ۱۹۸۲ء میں راولپنڈی سے مطبوعات حرمت نے شائع کیا۔ نعتیہ کلام کے علاوہ پانچ حمدیں بھی شامل ہیں۔ قمر صدیقی کا حمدیہ و نعتیہ کلام دلکش و پُر اثر ہے .... حمد رنگ

بے سہاروں کو سہارا اے خدا دیتا ہے تو
ذرّۂ ناچیز کو بھی جگمگا دیتا ہے تو
تیری بندہ پروری کی کیا کریں توصیف ہم
تاجور اپنے گداؤں کو بنا دیتا ہے تو

.......☆.......

Marfat.com

محمد اقبال حسین، اقبال نجمی کی ولادت ۱۹۵۳ء گاؤں چک تحصیل چوکی ضلع لاہور میں ہوئی۔ معروف ادیب و شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ کے روح رواں ہیں۔ نعتیہ ہائیکو پر مشتمل مجموعہ نعت شائع ہو کر مقبولیت حاصل کر چکا ہے پنجابی زبان میں مجموعہ حمد شائع ہوا۔ یہ مجموعہ پنجابی زبان میں اوّلین کوشش ہے۔

مفیض کے حمد نمبر میں ان کی کئی حمدیں شائع ہوئی ہیں۔ نمونہ حمد ملاحظہ ہو۔

یہ کس سے ملنے کی پلتی ہے آرزو دل میں
یہ کس کو پانے کی بڑھتی ہے جستجو دل میں
نفس نفس میں رواں ہے جو میری رگ رگ میں
اسی کی یاد میں ہوتی ہے ہاؤ ہو دل میں

☆

سید اسد مسعود بابر، مسعود چشتی راغب مرادآبادی کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ شاعری کا آغاز ۱۹۹۰ء میں کیا۔ ۱۹۶۸ء کورتی رتہ شریف ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ مجموعہ نعت ''تسکین قلب'' کو ۱۹۹۸ء میں راغب مرادآبادی اکیڈمی نے شہر نعت کراچی سے شائع کیا ... حمد رنگ

اللہ نے حیات کو آسان کردیا
عشقِ نبی کو حاصلِ ایمان کردیا
مسعود ہوگیا جو خدا و رسول کا
اس شخص کو زمانوں کا سلطان کردیا

☆

Marfat.com

شاہین اقبال اثر کا مجموعہ نعت ''کلام اثر'' ۱۹۹۵ء میں منصۂ شہود پر نمودار ہوا شاہین اثر اپنے بڑے بھائی نائب جونپوری سے اصلاح لیتے ہیں .... حمد رنگ

حمدِ خدائے پاک کوئی سہل تو نہیں
اتنے عظیم کام کا میں اہل تو نہیں

......☆......

فقط اک ذاتِ باقی کو نگاہوں کا بنا مرکز
اثرؔ اس کے علاوہ بند ساری کھڑکیاں کردے

......☆......

وقار احمد وقار صدیقی کا مجموعہ نعت ''نقشِ کفِ پا'' ۱۹۹۵ء کو ادارہ شعاع ادب نے شہر نعت کراچی سے شائع کیا۔ وقار صاحب کراچی میں مقیم ہیں۔ فالج کا اثر ہوا صاحب فراش ہیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ .... حمد رنگ

نامِ نامی ترا وجہِ تسکینِ جاں
تیرا ذکرِ حسیں کرتی ہے ہر زباں
تو نے قائم کیے زندگی کے نشاں
خالقِ دو جہاں مالکِ دو جہاں

......☆......

Marfat.com

محمد کمال اظہر دہلی کے ایک ادبی گھرانے میں پیدا ہوئے آج کل کویت میں علم وادب کو عام کرر ہے ہیں ۔مجموعہ نعت ''حرف عقیدت'' ۱۹۹۴ءکوشہر نعت لاہور سے شائع ہوا۔

محمد کمال اظہر کا حمد رنگ پیشِ خدمت ہے۔

خورشید صبح دم جو نکلتا نظر آیا
ہر سمت ترے حُسن کا جولہ نظر آیا
بخشش کا مرے دل کو یقیں ہو گیا اظہؔر
جب تیرے کرم کا مجھے دریا نظر آیا

☆

سید شکیل احمد طاہر کا مجموعہ نعت ''صل اللہ علیٰ محمد'' ۱۹۸۵ء میں منظر عام پر آیا شکیل طاہر مختار اجمیری کے تلامذہ میں شامل ہیں .... حمد یہ رنگ دیکھئے۔

رحیم بھی ہے تو قادر بھی ذوالجلال بھی ہے
وہ تیری ذات ہے خالق جو لازوال بھی ہے
تیرا کرم میری ہستی پہ ہے خدائے کریم
تو ہی ہے طاہؔر و مطہر و بے مثال بھی ہے

Marfat.com

صفوت علی صفوت، امریکہ میں مقیم ہیں۔ ۲۰۰۱ء میں امریکہ سے ان کی کتاب ''مثنوئ رسول'' شائع ہوئی۔ یہ مثنوی راولپنڈی کے ایک۔ رسالے ''چہارسو'' میں قط وار شائع ہو چکی ہے ''چہارسو'' کے مدیر گلزار جاوید ہیں۔ صفوت کی اس کاوش کو ان کی اہلیہ فوزیہ نے وجہ نجات قرار دیا ہے سو ہم بھی ان کی تائید کرتے ہیں۔

''مثنوی رسول'' کا سرورق برادرم رئیس وارثی کی بہترین کاوش ہے ..... حمد رنگ

سربلندی کی باتیں بھی ہوں گی مگر عجز کی پہلے معراج ہونے تو دے
بے نیازی کے سب راز کھل جائیں گے سر مرا سرنگوں آج ہونے تو دے
یار صفوت دُعا تیری مدح و ثنا اب تو میری زباں پر بھی چڑھنے لگی ہے
تو مسلسل ہلاتا ہے تختِ بریں عرش پر کام اور کاج ہونے تو دے

......☆......

حسن اکبر کمال کا شمار کراچی کے معروف شعرا میں ہوتا ہے۔ ''التجا'' آپ کے مجموعہ نعت کا نام ہے۔ نسیم درّانی نے ۲۰۰۲ میں کراچی سے شائع کیا۔ حسن اکبر کمال کی نعتیہ شاعری میں درود و سلام کی مہک اور کرم وعطا کی بہار شامل ہے............ حسن اکبر کا حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

ترے کرم اور تیری رحمت کا سائباں ہے
رواں دواں جس کے سائے میں کائنات کا پیہم
کھلے سمندر میں ہر سفینے کا حال تیری نگاہ میں
ہر اک مسافر جو راہ میں ہے
مہیب صحرامیں کوہساروں میں

......☆......

Marfat.com

محمد رمضان، قیصر نجفی ۱۹۴۱ء کو ڈیرہ غازی خاں میں پیدا ہوئے محرک شعروسخن ان کے بڑے بھائی خدا بخش نازش تھے۔ مجموعہ نعت "رب آشنا" ۲۰۰۲ء میں شہر نعت کراچی سے جہان حمد پبلی کیشنز نے شائع کیا۔ قیصر نجفی کی نعتیہ شاعری میں تازہ کاری کے نمونے ملتے ہیں۔ حمد رنگ ملاحظہ کیجیے۔

حمد گوئی شعار کرتا ہوں
حرف کو باوقار کرتا ہوں
غازۂ حمد و نعت سے قیصر
زندگی کا سنگھار کرتا ہوں

......☆......

انجم رحمانی ۱۹۵۴ء کو شہر نعت کراچی ملیر میں پیدا ہوئے۔ انجم رحمانی کا مجموعہ نعت "صاحب الجمال" ۱۹۸۶ء میں منصۂ شہود پر نمودار ہوا۔ ان کی نعت نگاری میں۔ سراپا نور ایمان چراغ بزم امکانی بعثِ تخلیق انسانی آنحضرت ﷺ سے عقیدت و محبت شدت سے نمایاں ہے۔ حمد رنگ

وہ بے مثال ہے، تو پل میں فیضیاب کرے
گدا کو شاہ تو ذرّے کو آفتاب کرے
مٹیں نہ کعبۂ دل سے نقوشِ یاد ترے
مری دُعا مرے اللہ مستجاب کرے

......☆......

Marfat.com

صوفی جاوید اقبال معصومی کا مجموعۂ نعت "محبوب ﷺ" کو دبستان بولان نے انجمن خدام خواجگان معصومیہ کوئٹہ کے تعاون سے ۱۹۹۷ء میں شائع کیا جاوید اقبال ۱۹۵۴ء کو کوئٹہ شہر یوسف زئی گھرانے میں پیدا ہوئے ان کی نعتیہ شاعری عقیدت و محبت کے اظہار کا ذریعہ ہے۔
حمد یہ رنگ دیکھئے۔

توفیق کی ہے بات تجھے کیا سے کیا لکھوں
چلتا رہے قلم تری حمد و ثناء لکھوں
آنکھوں میں تیرا نور ہو لب پر ہو تیرا نام
اس اہتمام سے تری حمد و ثناء لکھوں

......☆......

محمد حنیف ،،زماں سہرانی کا مجموعۂ نعت ۲۰۰۱ء میں شہر نعت کراچی سے جہان حمد پبلی کیشنز نے شائع کیا۔ سنہ ولادت ۱۹۲۷ء ہے۔ مقام ولادت قصبہ ردولی، ضلع بارہ بنکی (یو پی بھارت) زماں سہرانی نے مجموعۂ نعت "ذکرِ رسول" پیش کر کے اپنا نام، صاحبِ کتاب نعت گویان میں درج کرا لیا ہے۔ حمد رنگ

کلی کا پھول کا ہے گلستاں کا مالک تو
شفق کا شمس و قمر کہکشاں کا مالک تو
زماں چمن میں سلامت ہے آشیاں اب تک
کرم ہے تیرا ، ہے اس آشیاں کا مالک تو

......☆......

Marfat.com

خورشید حیدر ابن مولوی فیاض علی صدیقی، پروفیسر ڈاکٹر خورشید خاور
امروہہ میں ۱۹۳۴ء کو پیدا ہوئے۔والد ماجد شاعر تھے شاعری گھر کے ماحول سے وراثت میں ملی۔مجموعہ نعت ''توشۂ سخن'' ۲۰۰۰ء میں کراچی سے شائع ہوا۔کراچی کے معروف شعراء میں شمار ہوتا ہے۔قادر الکلام شاعر ہیں اور فنِ عروض کے ماہر ہیں ..... حمد رنگ دیکھئے۔

یارب تری تعریف ہو بندے کی زباں سے
وہ طرزِ تکلم وہ ادا لاؤں کہاں سے
بے عیب ہے تو کوئی نہیں ہے ترا ہمسر
بے مثل ہے تو کوئی نہیں تیرے برابر

......☆......

عقیل احمد، خیال آفاقی چالیس برس سے مشقِ سخن جاری ہے۔مجموعہ نعت، ''مری آواز کے مدینے''، ۱۹۹۷ء کو بک پیلس لاہور نے شائع کیا اس مجموعہ نعت میں روح پرور نعتیہ کلام شامل ہیں۔خیال آفاقی (آگرہ) میں صوفی علاوالدین نقشبندی مجدّدی کے گھر پیدا ہوئے مستقل مسکن کراچی ہے ... خیال آفاقی کا حمد رنگ پیشِ خدمت ہے۔

مرے سخن کو حقیقت کا ترجماں کر دے
مرے اللہ مجھے صاحب زباں کر دے
میں اپنے فکر کے صحرا میں ہوں ابھی تنہا
کوئی نگاہ مرے دل کی راز داں کر دے

Marfat.com

خالد محمود، خالد نقشبندی ۱۹۴۱ء کو پیدا ہوئے تین مجموعہ ہائے نعت قرار جاں ۱۹۷۲ء قدم قدم سجدے ۱۹۸۲ء، حسن ازل ۱۹۹۹ء کراچی سے شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں وقار اجمیری کے شاگرد ہیں۔ دلکش اور پر اثر نعتیہ کلام ہے۔ ان کا حمدیہ انداز دیکھیے۔

میرے مالک اے خدائے ذوالجلال
لاشریک و بے نظیر و بے مثال
تیری رحمت ہے محیط دو جہاں
سرخرو تجھ سے ہر اک دست سوال

☆

صوفی ساجد علی ساجد قادری پروفیسر رحمان خاور کے حلقہ تلامذہ میں شامل ہیں۔ ''عرفانِ مدینہ'' (مجموعہ حمد و نعت) ۲۰۰۳ء کو شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔ سہل ممتنع میں کہا گیا نعتیہ کلام ساجد امروہوی کے قلبِ صادق کی صداؤں کا نام ہے۔ ساجد امروہوی ۱۹۳۷ء کو تحصیل امروہہ ضلع مراد آباد میں پیدا ہوئے۔ ساجد علی ساجد کا حمد رنگ ملاحظہ کیجئے۔

خدا میرا مجھ پر بہت مہرباں ہے
اسی کے کرم سے زمیں آسماں ہے
ہر اک جانتا ہے ہر اک مانتا ہے
بڑا خوبصورت تیرا جہاں ہے

Marfat.com

عبدالوحید تاج خوش بخت ہیں کہ ان کا نام صاحبِ کتاب نعت گویان میں شامل ہوگیا ہے۔ ''صاحبِ ام الکتاب'' (مجموعہ حمد و نعت) ۲۰۰۳ء کو شہرِ نعت کراچی سے شائع ہوا۔ دعا ہے کہ عبدالوحید تاج کی نعت گوئی حشر میں ان کی بخشش کا سامان بن جائے۔ عبدالوحید تاج کی ولادت ۱۹۴۲ء کو ناگپور (سی پی) (بھارت) میں ہوئی.......... حمد یہ اشعار پیش خدمت ہیں۔

مجھ کو دیا ہے علمِ ہنر بھی عطا ہوا
یارب تیرے کرم سے ہے دامن بھرا ہوا
اللہ جب رحیم و کریم و خبیر ہے
اس سے کسی کا حال نہیں ہے چھپا ہوا

......☆......

محمد حنیف، نازش قادری ۱۹۳۵ء کو حاجی رحمت اللہ کے گھر امرتسر میں پیدا ہوئے مجموعہ نعت ''سخن سخن خوشبو'' ۱۹۹۶ء کو فیصل آباد سے نعت اکادمی نے شائع کیا یاد رہے نعت اکادمی کے روح رواں ڈاکٹر ریاض مجید ہیں۔ نازش قادری کی نعتیہ شاعری میں حب نبی کے ساتھ ساتھ پرکاری کے نمونے بھی ملتے ہیں۔ ''سخن سخن خوشبو'' میں ایک حمد شامل ہے منتخب اشعار دیکھئے۔

اے خداوندِ جہاں پروردگار چار سو
تیرا چرچا سو بسو ہے ؛ ذکر تیرا کو بکو
صدقۂ خیر الوریٰ دونوں جہاں میں خیر کر
ہاتھ میں تیرے ہے نازش قادری کی آبرو

......☆......

Marfat.com

محمد شہزاد مجددی ''ثنا کا موسم'' (مجموعہ حمد و نعت) داتا کی نگری لاہور سے ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا شہزاد مجددی کے نعتیہ کلام میں تصوف کا رنگ نمایاں ہے.......... حمد رنگ ملاحظہ فرمائیں۔

میرے عیبوں پہ ڈال دے پردہ
ٹال سارے عذاب یا تواب
تیری رحمت بنا بھی دیتی ہے
معصیت کو صواب یا تواب

☆

ریاض احمد پرواز کا تعلق فیصل آباد سے ہے۔آپ کی نعتیہ مثنوی ''ردائے رحمت'' کے نام سے ۱۹۹۵ء کو فیصل آباد سے ''نعت اکادمی'' نے شائع کی۔ ریاض احمد پرواز کے حمدیہ اشعار پیش خدمت ہیں۔

کن سے تخلیق کر دیا آخر
رنگ خاکے میں بھر دیا آخر

خلق پر اس کو برتری بخشی
آدمیت کو سروری بخشی

Marfat.com

نصیر کوٹی، بہار کوٹی کے تلامذہ میں شامل ہیں۔۲۰۰۲ء کو ''سیل تجلی'' (مجموعۂ نعت) منصۂ شہود پر نمودار ہوا۔ نصیر کوٹی کی سنہ ولادت ۱۹۲۸ ہے۔ شعبہ درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔

نصیر کوٹی کے حمدیہ اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

قاصر مرا قلم ہے تو عاجز مری زباں
ممکن کہاں کہ وصف ترے کر سکوں بیاں
کس کو پکارتا یہ اسیرِ ملال و غم
تیرے سوا نصیرؔ کا ہے کون پاسباں

☆

محمد حامد بیگ،، شمیم ٹھٹھوی کا مجموعۂ نعت ''بوئے گل'' ۱۹۹۷ء کو کراچی سے معراج جامی نے شائع کیا۔ ۱۹۲۸ء کو ہندوستان میں پیدا ہوئے۔

کہنہ مشق شاعر ہیں..... حمد رنگ ملاحظہ فرمائیں

اے مرے ربِّ ذوالجلال والیِ روزگار تو
مالکِ ملکِ دوجہاں صاحبِ اقتدار تو
تیرے ہی قرب سے مجھے حاصل قرارِ جان ہے
قطرۂ چشمِ نم ہوں میں قلزمِ بے کنار تو

Marfat.com

حکمت اللہ صدیقی، پیامی مراد آبادی حضرت راغب مراد آبادی کے تلامذہ میں شامل ہیں آغاز شاعری ۱۹۴۸ء مجموعہ ہائے نعت "ثنائے حبیب"، "بعد از خدا" شہر نعت کراچی سے بالترتیب شائع ہوئے ۱۹۸۳ء، ۱۹۹۴ء۔ پیامی مراد آبادی کی شاعری نبی کریمؐ سے عشق و محبت اور غلامی رسول کی غماز ہے ۱۹۳۳ء کو مراد آباد (بھارت) میں پیدا ہوئے کراچی میں ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں حمد یہ انداز دیکھئے۔

مانگو دعا دعا میں اثر رب سے مانگیے
دنیا میں آخرت میں ثمر رب سے مانگیے
اوّل بھی رب سے بارِ دگر ربّ سے مانگیے
جو کچھ بھی مانگنا ہے مگر ربّ سے مانگیے

☆

محمد سعید خان یوسف زئی وارثی، سعید وارثی نے بریلوی کے علمی و عسکری گھرانے میں ۱۹۴۶ء کو حضرت ستار وارثی کی آغوش میں آنکھ کھولی۔ مجموعہ نعت "ورثہ" ۱۹۸۷ء کو شائع ہوا۔ سعید وارثی کی نعت گوئی میں ایک طرف اگر خلوص و محبت کی مٹھاس ہے تو دوسری طرف ان کے لب ولہجہ میں توانائی بھرپور طریقے سے محسوس ہوتی ہے۔ حمد رنگ دیکھئے۔

مدحتِ شاہ دو عالم کا سلیقہ دے دے
میرے مالک مجھے جبریلؑ کا لہجہ دے دے

Marfat.com

پرویز الرحمٰن،، پرویز اختر نے ۱۹۴۰ کو محفوظ الرحمٰن کے گھر چھپرا بہار (بھارت) میں آنکھ کھولی۔ آپ کے نعتیہ کلام کا مجموعہ ''صاحبِ معراج'' ۲۰۰۲ء کو جہانِ پبلی کیشنز نے کراچی سے شائع کیا۔ آپ کا نعتیہ کلام غلو سے پاک ہے.......... پرویز اختر کے حمدیہ اشعار پیش خدمت ہیں

ہر تجلی میں عیاں مطلعِ انوار میں تو
شمع میں نور ترا لمعۂ رُخسار میں تو
تیری سرحد سے نکل جائے یہ کس کی ہے مجال
دل کی دھڑکن میں بھی تو سانس کی رفتار میں تو

.....☆.....

صبیح الدین، صبیح رحمانی نعت خوانی کی راہوں سے نعت گوئی کی وادی میں داخل ہوا۔ اس کی نعت گوئی میں حضوری کی تمنا، اور محبت مصطفیٰ کے پہلو نمایاں ہیں۔ سن پیدائش ۱۹۶۵ء ہے۔ مجموعۂ نعت۔ ''جادۂ رحمت'' ۱۹۹۳ء شہر نعت کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔ حمد رنگ دیکھئے۔

وہ نیتوں میں چھپے خیر و شر کو تولتا ہے
قریب رہتا ہے ساز نفس میں بولتا ہے
جمال ہم کو دکھاتا ہے اجلی صبحوں کا
وہی جو آنکھ کٹوری میں نیند گھولتا ہے

.....☆.....

Marfat.com

پیرزادہ سیّد خالد حسن رضوی کا مجموعۂ حمد و نعت ''کلامِ رضوی'' ۲۰۰۱ء میں شہرِ نعت کراچی سے سید قیصر رضوی نے شائع کیا۔۱۹۵۲ء کو امروہہ شریف میں ایک معزز و علمی و ادبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ان کی نعتیہ شاعری یقیناً ان کی بخشش کا سامان بنے گی .... حمد رنگ ملاحظہ کیجئے۔

تو نے حضرت ﷺ کو دو عالم کے خزانے بخشے
کیسے محروم رہے گا کوئی منگتا تیرا
تو نے دو حرف سے بخشا ہے دو عالم کو فروغ
کیوں ؟ نہ ہر ذرّہ پڑھے جھوم کے کلمہ تیرا

☆

پیر محمد طاہر عثمانی کریمی ،، کا مجموعۂ نعت ''لمحاتِ کریمی'' ۲۰۰۳ء کو کراچی سے شائع ہوا۔ واکینٹ،راولپنڈی میں قیام ہے۔آپ کے دو مجموعہ ہائے نعت ''نغماتِ رحمانی'' ''بوئے حبیب'' شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔آپ کے کلام میں وحدت الوجود اور وحدت الشہود کا پرتو نمایاں ہے۔حمد کے اشعار آپ کی نذر۔

ممنون ہے تیرا قطرہ قطرہ سبحان اللہ سبحان اللہ
مشکور ہے تیرا صحرا صحرا سبحان اللہ سبحان اللہ
گلزاروں میں تو صحراؤں میں تو دریاؤں میں تو میدانوں میں تو
ہر نوکِ زباں ہے اللہ اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

☆

Marfat.com

محمد ممتاز راشد ،۱۹۵۳ء میں داتا کی نگری لاہور میں پیدا ہوئے ۱۹۸۸ء میں مجموعہ نعت ''عقیدت خام'' شائع ہو چکا ہے۔دوحہ (قطر) میں فروغ نعت کے لیے کوشاں ہیں۔''خیال و فن'' کے مدیر ہیں ''خیال وفن'' کا حمد نمبر شائع کر چکے ہیں۔ان کی نعتیہ شاعری میں خلوص ومحبت کی روشنی ہی روشنی محسوس ہوتی ہے۔راشد کا حمد رنگ آپ کی نذر۔

ہر جگہ جو حمد خوانی ہے تری
میرے مالک مہربانی ہے تری
کارِ تخلیقِ محمد مصطفیٰ ﷺ
سب سے اعلیٰ کامرانی ہے تری

محمد فاروق نازاں نے صوفی شیخ عبدالکریم ناگپوری کے گھر میں ۱۹۵۳ء کو کراچی میں آنکھ کھولی۔''سجدوں کی معراج'' (مجموعہ نعت)۲۰۰۱ءکوشہرِ نعت کراچی سے شائع ہوا۔سہل ممتنع میں کہا گیا نازاں کا حمدیہ اور نعتیہ کلام ان کی اللہ اور رسول سے عشق ومحبت کا آئینہ دار ہے۔

نازاں کا حمد رنگ پیشِ خدمت ہے۔

میرے دل میں تو ہی تو ہے لب پہ ہے نام تیرا
پیتا رہوں سدا میں اللہ جام تیرا
نازاں کے اس قلم میں تو بخش ایسی طاقت
لکھتا رہے ہمیشہ مولا کلام تیرا

Marfat.com

عبدالرشید خان رشید وارثی، ،معروف نعت گو حضرت ستار وارثی کے لائق و فائق فرزند ہیں اگست ۱۹۴۷ء کو بریلی (بھارت) میں ولادت ہوئی۔ مجموعہ نعت ''خوشبوئے التفات'' ۲۰۰۴ء کو، ،بزم وارث نے شائع کیا جو انتہائی دیدہ زیب دلکش ہے۔ رشید وارثی کی نعتیہ شاعری کو ڈاکٹر فرمان فتح پوری ڈاکٹر اسحاق قریشی، ڈاکٹر جمیل جالبی، افتخار عارف نے خوب خوب سراہا ہے۔
مجھے یقین ہے مجموعہ نعت ''خوشبوئے التفات'' سے نعتیہ ادب کو روح پرور خوشبو میسر آئے گی۔
بارگاہِ ربُّ العزت میں رشید وارثی کا نذرانہ عقیدت

تیرا جمالِ دل نشیں ہر سو ہے کائنات میں
ڈوبے ہوئے ہیں دو جہاں خوشبوئے التفات میں
اب ہے رشید وارثی مدھم چراغ دوستی
یادِ خدا ہے روشنی غم کی سیاہ رات میں

☆

راحت عالم نسیم، ،کا مجموعہ نعت ''گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں'' معروف شاعر جناب انور بریلوی صاحب حیدر آباد کے توسل سے موصول ہوا۔ مجموعہ ۲۰۰۳ء کو شائع ہوا۔
یہ مجموعہ راحت صاحب کے خلوص و محبت کا آئینہ دار ہے۔ کتاب کا پیپر، پرنٹگ، بائنڈنگ اور سرورق کو دیکھ کر شاعر کا جذبۂ خلوص و محبت صاف ظاہر ہوتا ہے۔ راحت صاحب کی شاعری سے ذوق وجدانیت، نعت عشقیہ، دولتِ روحیہ کا اظہار ہوتا ہے۔ راحت عالم نسیم کی حمدیہ کاوش ملاحظہ کیجئے۔

فکر کا لازمہ حرفِ اظہاریہ
حرفِ اظہار مرہونِ تخیلیہ
حسنِ تخیلیہ سرخی تجربہ
سرخی تجربہ جلوہ واہمہ
جلوہ واہمہ کی حقیقت ہے کیا!
ماورائے خرد کاوشِ حمدیہ

Marfat.com

خان اختر ندیم کا مجموعہ نعت ''ساقی کوثر ﷺ'' جولائی ۲۰۰۴ء کو برادرم شہزاد احمد مدیر ماہنامہ حمد و نعت کراچی،، نے اپنے دست مبارک سے خاکسار کو پیش کیا۔ اسی دوران محترم رشید وارثی کا مجموعہ نعت ''خوشبوئے التفات'' بھی جناب شہزاد احمد کے توسل سے موصول ہوا۔ کتاب کی پیسٹنگ آخری مرحلے میں داخل ہو چکی تھی بحر کیف ان دونوں شعراء کی اس کتاب میں شمولیت باعثِ مسرت ہے خان اختر ندیم کئی خوبیوں کے مالک ہیں۔ بالخصوص ''نعت گو شاعر، ناظم محفل'' اور ایک باعمل مدرس کے حوالے سے مقبول ہیں۔ حیدر آباد شہر میں نعت کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ۱۹۵۸ء کو حیدر آباد سندھ میں پیکر اکبر آبادی کے گھر میں ولادت ہوئی۔

آپ کی نعتیہ شاعری عقیدت و محبت کا حسین امتزاج ہے.......... حمد رنگ ملاحظہ فرمائیں

خدا وندِ عالم ہے تو سب کا رب ہے
جہانوں میں جو کچھ ہے تیرے سبب ہے
ترے حکم کو ٹالنا وجہِ زحمت
تری بندگی رحمتوں کا سبب ہے

☆

مسعودہ خانم ۱۹۳۳ء کو لدھیانہ (بھارت) میں پیدا ہوئیں۔ تین مجموعہ ہائے نعت ''ابر رحمت'' ۱۹۹۱ء ''رحمت بے کراں'' ۱۹۹۳ء ''منبعِ رحمت'' ۱۹۹۹ء کو شائع ہوئے۔

حمد رنگ دیکھئے۔

یوں سنا ہے کہ تو سنتا ہے دعا سے پہلے
مانگنے والوں کو دیتا ہے صدا سے پہلے
دی ہمیں عقل و خرد جس سے کہ معلوم ہوا
دہر میں کچھ بھی نہ تھا میرے خدا سے پہلے

☆

Marfat.com

ریحانہ تبسم فاضلی ۱۹۴۶ء کو دہلی میں پیدا ہوئی۔نعتیہ مجموعوں کی تعداد تین ہے ''مہکتے حرف''،''خطیب الامم''روشنی شائع ہو چکے ہیں۔

دونوں جہان پر ہے رب کی ہی حکمرانی
یہ بھی جہاں اُسی کا وہ بھی جہاں اُسی کا
اک حرفِ کُن سے جس کے پیدا ہوئے دو عالم
میرا نبی ﷺ تبسمؔ ہے عکسِ جاں اُسی کا

☆

پروین جاوید ۱۹۵۲ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں ۲۰۰۱ء میں مجموعہ نعت ''حضوری چاہتی ہوں'' شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔حمد رنگ ملاحظہ ہو۔

آج اللہ کی رحمت جو سہارا دے دے
وہ مجھے راہِ محمد ﷺ کی تمنا دے دے
مجھ کو دنیا سے غرض ہے نہ کوئی عقبیٰ سے
مجھ کو اللہ مدینے میں ٹھکانا دے دے

Marfat.com

انور فاخرہ انوری کا سکھر سے تعلق ہے آبائی وطن کا سگنج (بھارت) ہے مجموعہ نعت ''گل ہائے عقیدت'' ۱۹۸۷ء کو عزیز جبران انصاری، آنسہ شاہدہ اعوان کے تعاون سے منظر عام پر آیا۔ سکھر سے شائع ہونے والا یہ مجموعہ کسی خاتون شاعرہ کا پہلا مجموعہ نعت ہے۔ حمد رنگ دیکھئے۔

خلاقِ دوجہاں ترا ہمسر کوئی نہیں
تیرے سوا کسی کا مرے دل میں گھر نہیں
ہمت نہ ہار انوری منزل ہے اب قریب
اس سے کٹھن ترے لیے کوئی سفر نہیں

☆

قمر سلطانہ سیّد کو نصیر کوٹی سے فیض تلمذ حاصل ہے۔ ۱۹۴۲ء کو انڈیا کے ضلع پربھنی دکن میں پیدا ہوئیں۔ مجموعہ نعت ''تنویر حرا'' ۱۹۹۹ء کو شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔

قمر سلطانہ سیّد کا حمد رنگ ملاحظہ فرمائیں۔

سیر ہوتا ہے کہاں دن رات شغل جام سے
جو سکون ملتا ہے تیرے ذکر تیرے نام سے
تو نے مال و زر نہ دے کر ہم پہ یہ احساں کیا
مفلسی میں زندگی گزری ہے کس آرام سے

☆

Marfat.com

سیدہ رابعہ خاتون نہاں کا قیام راولپنڈی میں ہے آبائی وطن میرٹھ ہے۔ مجموعہ ہائے نعت "نور کے جھروکے" ۱۹۸۲ء لاہور اور "صبح تجلّی" ، ہو چکے ہیں ...... حمد رنگ ملاحظہ کیجیے۔

خوب سے خوب یہ عالم ہیں بنائے تو نے
خوش نما رنگ کے پھولوں سے سجائے تو نے
سبز مخمل کی طرح فرش زمیں کو بخشا
کیسے خوش رنگ یہ پودے ہیں لگائے تو نے

......☆......

نور جہاں نور بنت عرب ۱۹۵۵ء کو بھارت کے مشہور شہر احمد آباد میں پیدا ہوئیں۔
مجموعہ نعت "تحفۂ نور" ۲۰۰۰ء میں شہر نعت کراچی سے شائع ہوا۔
پروفیسر منظر ایوبی کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ حمد رنگ ملاحظہ کیجیے۔

تو ازل سے دل میں مقیم ہے ترا فضل فصلِ عمیم ہے
تو خبیر ہے تو علیم ہے ترا ذکر فرش تا آسماں
تری حمد کیسے بیاں کروں
تری حمد کیسے بیاں کروں

Marfat.com

خورشید بانو، شمع خورشید بھارت کے صوبہ راجھستان میں پیدا ہوئیں۔

مجموعہ نعت ''عطائے حرم'' ۱۹۹۸ء میں کوئٹہ سے شائع ہوا ۔ حمد رنگ دیکھئے۔

شکر کیسے کروں مرے رب علی تو نے ..... مشکل میں مجھ کو سہارا دیا ..... کشتی مری تھی منجدھار میں

تو نے اپنے کرم سے کنارا دیا ..... حکم تیرا ہی چلتا ہے مولا میرے

.....☆.....

عرشیہ علوی ،، کا مجموعہ نعت ''عقیدت'' ۱۹۸۲ء کو کراچی سے شائع ہوا۔ شاعرہ نے اپنی نعتیہ شاعری سے تبلیغ کا کام لیا ہے۔ جو وقت کی اہم ضرورت ہے۔ قلب گداز رکھنے والی شاعرہ عرشیہ علوی ایک باعمل خاتون ہیں .... آپ کا حمدیہ رنگ ملاحظہ کیجئے۔

تو سب کو رزق دیتا ہے الٰہی
کوئی تخصیص مسلم کی نہیں ہے
زباں تعریف . تیری کیا کرے گی
کہ حقِ بندگی . ممکن نہیں

.....☆.....

Marfat.com

باب سوم

تذکرہ صاحب کتاب حمد گویانِ اردو

بہ اعتبارِ سن اشاعت مجموعہ حمد

Marfat.com

اسمائے گرامی ...... صاحب کتاب حمد گویانِ اردو

به اعتبارِ سنِ اشاعت مجموعۂ حمد

مفتی سرورلاہوری	ابرار کرت پوری	تنویر پھول
مضطر خیرآبادی	مسرور بدایونی	علیم النساء ثنا
امتہ اللہ تسنیم	محبت خان بنگش	منصور ملتانی
عبدالسلام طور	انوار عزمی	عزیز الدین خاکی
مظفر وارثی	شیبا حیدری	راغب مرادآبادی
طفیل دارا	گہر اعظمی	سائرہ حمید تشنہ
لطیف اثر	جمیل عظیم آبادی	خطیب گلشن آبادی
حافظ لدھیانوی	طاہر سلطانی	یونس ہویدا
کاوش زیدی	اجمل نقشبندی	مشکور حسین یاد
لالہ صحرائی	سجاد سخن	صبا اکبرآبادی
	نگار فاروقی	

☆☆☆ شاعر علی شاعر ☆☆☆

Marfat.com

مُفتی سرور لاہوری

نام	ر	مفتی غلام محمد سرور
قلمی نام	ر	مفتی سرور لاہوری
ولادت	ر	۱۸۲۸ء لاہور
وفات	ر	۱۸۹۰ء، سرزمین عرب مقام بدر کے قریب

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد	ر	دیوانِ ایزدی
اشاعت	ر	۱۹۰۸ء
صفحات	ر	۱۰۰، اے فور ۲۰۰۳ سائز
قیمت	ر	----
ناشر	ر	مطبع نامی، منشی نول کشور، کانپور

Marfat.com

دیوانِ ایزدی

(مجموعہ حمد)

کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور انبیاء کرام کے دنیا میں آنے کا مقصد انسانوں کو رب کی بندگی اور حمدِ باری تعالیٰ بیان کرنے کا سلیقہ و قرینہ سکھانا تھا۔ تمام انبیاء کرام زندگی بھر اللہ ربُّ العزت کی حمد کرتے رہے۔ تمام مذاہب میں اللہ تعالیٰ کا تصور کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔ لیکن اسلام نے اللہ عزوجل کا جو تصور پیش کیا ہے وہ افضل و برتر اور حق و صداقت پر مبنی ہے۔ ہر مسلمان اور ہر انسان، ہر چرند و پرند غرضیکہ ذرّہ ذرّہ زبان وقلم سے مالکِ کائنات کی پاکی بیان کررہا ہے۔

شعراء کرام، دانشوران عظام اپنی بساط بھر یہ قرض ادا کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اُردو کی تاریخ میں مفتی سرور لاہوریؒ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کا مجموعۂ حمد ''دیوانِ ایزدی'' اوّلین حیثیت کا حامل ہے یہ مجموعۂ حمد پچانوے (۹۵) برس قبل ہندوستان کے شہر لکھنؤ، کانپور اور لاہور سے شایع ہوا، رسالہ سائز اور سو صفحات پر مشتمل ہے۔

جامعیتِ فنون میں یکتا، عندلیب گلستانِ سخن، خوش بیاں، عالمِ باعمل مفتی غلام سرور لاہوریؒ کثیر التصانیف مصنفین میں ہوتا ہے۔ آپ کی چند مشہور و مقبول کتابیں گلدستۂ کرامت۔ خزینۃ الاصفیا۔ گنجینۂ سروری۔ مخزنِ حکمت۔ اخلاق سروری۔ گلشن سروری۔ لغاتِ سروری۔ حدیقۃ الاولیاء۔ دیوانِ سروری۔ دیوان نعت سروری۔ دیوان حمد ہیں مفتی سرور کا حمدیہ کلام ردیف وار مخمسات کا گلدستہ ہے۔ مفتی سرور لاہوری نے اپنے ناقابل فراموش شہ پاروں سے اُردو ادب کو جو رونق بخشی ہے، اس سے تشنگانِ علم و ادب اپنی

Marfat.com

پیاس بجھاتے رہیں گے۔

حمدِ خداوند حقیقی کو مضامینِ فکرِ اسلامی سلوک و تصوف کے دلکش پیرائے میں بیان کیا گیا ہے، مفتی سرور لاہوری کے دو شعر جن میں فکر دنیا و عاقبت کی منظر کشی کی گئی ہے

برائے نام بھی اپنا نہ کچھ باقی نشاں رکھنا
نہ تن رکھنا نہ دل رکھنا نہ جی رکھنا نہ جاں رکھنا
بہت مضبوط گھر ہے عاقبت کا دار دنیا سے
اٹھا لینا یہاں سے اپنی دولت اور وہاں رکھنا

مفتی سرور لاہوریؒ نے دنیا میں وہ سرمایۂ آخرت چھوڑا ہے جو ان کے لیے دونوں جہانوں میں سرخ روئی کا باعث ہے۔ اللہ ربُّ العزت جب کسی انسان کو مقامِ تقدیم عطا کرنا چاہتا ہے تو پھر اس سے کوئی بڑا کام بھی لے لیتا ہے۔ مفتی سرور لاہوری کا سب سے بڑا کام ان کا حمدیہ مجموعہ ''دیوانِ ایزدی'' ہے جو حمدیہ ادب میں نقشِ اوّل کی حیثیت سے حوالہ بن رہا ہے اور تا قیامت حوالہ بنتا رہے گا۔

مفتی سرور لاہوری نے ۱۸۲۸ء میں شہر لاہور میں آنکھ کھولی ۱۸۹۰ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اُن کی آخری آرام گاہ عرب کی مقدس سرزمین مقامِ بدر کے قریب واقع ہے۔

قارئینِ محترم! اس عظیم حمد گو کے یادگار مجموعہ سے نمونۂ کلام آپ کی نذر کیا جاتا ہے

زباں پر ذکر حمد ایزدی ہر دم رواں رکھنا
فقط یاد الٰہی سے غرض اے میری جاں رکھنا
حاضر و ناظر ہے وہ خلاقِ اکبر روز و شب
ہر گھڑی ہر وقت، ہر دم ہر زماں ہر روز و شب
چہرہ دکھلاتا ہے وہ ہر طالبِ دیدار کو
چاند بن کر اور کبھی خورشید بن کر روز و شب

Marfat.com

بادشاہانِ زمانہ مالکانِ مملکت
سب کھڑے رہتے ہیں سائل اس کے در پر روز و شب

☆

نہ چھوڑ اپنا کوئی ترکہ کسی کو مت بنا وارث
بجز ذاتِ الٰہی اپنا مت رکھ دوسرا وارث
تو کیوں ہے چھوڑتا یہ مال و زر اولاد کی خاطر
خدا خود اس کو دے گا جو کوئی ہوتا ترا وارث
جو خود ہے بندۂ محتاج اس پہ کیا امید
خدا کی ذات پہ رکھ بندۂ خدا امید

☆

وحدت کا کر زبان سے اقرار، بار بار
کر منہ سے حق کے کلمے کی تکرار، بار بار
برسا خدا کے خوف سے خونِ جگر مدام
آنکھوں سے شکلِ ابرِ گہر بار، باربار

☆

ورد کر نامِ خدا لیل و نہار
بندہ بن اور بندگی کر اختیار

☆

خدا کو جب تری خواہش ہمیشہ رہتی ہے
تو اس کی کیوں نہیں رکھتا یہاں سدا خواہش
خدا سے مانگو جو تم مانگتے ہو اے سرور
کسی کی رکھ نہ بجز ذاتِ کبریا خواہش

Marfat.com

بندگی کا بندگان حق سے ہے اظہار شرط
ہے زباں سے کلمۂ توحید کا اقرار شرط
ختم ہم کرلیں گے انشاء اللہ حمد ایزدی
زندگی اپنی مگر سرور ہے دن دو چار شرط

عالم باعمل۔ قادر الکلام شاعر مفتی سرور لاہوریؒ نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ''دیوانِ حمد ایزدی'' مکمل کیا اور خوب کیا۔

اللہ ربُّ العزت ''دیوانِ حمد ایزدی'' کو مفتی صاحب مرحوم کی مغفرت کا ذریعہ بنادے۔

اس یادگار کتاب کو ۱۳۴۷ھ میں مطبع نامی منشی نول کشور کانپور نے زیور طباعت سے آراستہ کیا۔

''دیوانِ حمد ایزدی'' کے صفحہ نمبر سو پر تاریخ اشاعت موجود ہے، قطعۂ تاریخ لکھنے والوں میں مولانا محمد حامد علی خاں حامدؔ شاہ آبادی۔ افضل منشی بھگوان دیال عاقل شامل ہیں۔ قطعۂ تاریخ ملاحظہ فرمائیں ؎

(۱)

یہ دیوان جو ہے حمد اور نعت میں
تو دیوانوں میں سب سے بڑھ کر یہ ہے
نہ کیوں سر بر آوردہ ہو اس کی نظم
کہ مشہور تصنیف سرور یہ ہے
تصانیف ہے اس کی مطبوع کل
حقیقت میں اعلیٰ سخنور یہ ہے
ہوئی سالِ تاریخ کی مجھ کو فکر
کہ اب مشغلہ میرا اکثر یہ ہے

Marfat.com

لکھا میں نے حامدیہ مصرع طبع
چھپا خوب دیوانِ بہتر یہ ہے
.... ۱۳۲۷ھ ہجری ....

(۲)

لکھا سرور نے یہ دیوان حمد و نعت میں ایسا
کہ جس کی بزمِ اہل قال میں تعریف بے حد ہے
تفکر تم عبث کرتے ہو فکرِ سال ہجری میں
لکھ عاقل نکوں حمد خدا ونعت احمد ہے
.... ۱۳۲۷ھ ہجری ....

غرضیکہ تاریخ حمد کا ابتدائی دور ہر لحاظ سے ادوار مابعد کا مقدم اور پیش رو ہے، یہی نہیں بلکہ متوسطین اور متاخرین نے اسی دور کی قائم کردہ بنیادوں پر اپنی بنیادیں رکھیں، راقم حمدیہ ادب کو اوّلین حمدیہ دیوان سے سرفراز کرنے والے عالم و فاضل، شاعر بے بدل مفتی سرور لاہوری کی مساعی جمیلہ کو انتہائی عقیدت و محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، نیز مفتی صاحب کی عظمتوں کو سلام عاجزانہ پیش کرتا ہے۔

Marfat.com

نذرِ مفتی سرور لاہوری

عالمِ باعمل مفتی سرور میاں
زندگی آپ کی آئینہ آئینہ شاعری آپ کی
ضوفشاں ضوفشاں
رب نے اعزاز یہ
آپ کو دے دیا حمد کا نقشِ اوّل
جو تخلیق ہے نام، دیوانِ ایزدی
جس کا ہوا
مرحبا مرحبا مرحبا

راقم نے مفتی سروری لاہوری کے مجموعہ حمد ''دیوانِ ایزدی'' کی فوٹو کاپی ہمدرد لائبریری ''مدینۃ الحکمت'' سے حاصل کی، اس سلسلے میں راقم محترم المقام رفیع الزماں زبیری صاحب، محترم ومکرم حکیم نعیم الدین زبیری صاحب کا بے حد ممنون ہے۔ اللہ ربُّ العزت ان دونوں صاحبان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

Marfat.com

مُضطر خیر آبادی

نام	:	خان بہادر نواب سیّد افتخار حسین
قلمی نام	:	مضطر خیر آبادی
ولادت	:	۱۸۶۵ء خیر آباد
وفات	:	۱۹۲۶ء، رمضان المبارک

............☆☆☆☆☆............

مجموعہ حمد	:	نذرِ خدا
اشاعت	:	۱۹۱۲ء/ اشاعت دوم:۔ مارچ ۱۹۹۶ء
صفحات	:	۳۱۰
قیمت	:	۲۰۰ روپے
ناشر	:	بی۔۳۔ بلاک ایس، نارتھ ناظم آباد کراچی، ۶۶۳۸۵۱۲

Marfat.com

نذرِ خدا

(مجموعہ حمد)

جیدّ عالم دین مجاہد اسلام افضل العلماء ،مولانا فضلِ حق خیر آبادی کی علمی بصیرت اور مجاہدانہ کارناموں سے کون واقف نہیں آپ دین اسلام کے دفاع کے لیے فرنگیوں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار کی مانند سینہ سپر ہوگئے، آپ نے وہ باب رقم کیا جو یادگار بھی ہے اور ہمارے لیے مشعل راہ بھی اس انتہائی مختصر تعارف کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس وقت ہم علامہ فضل حق خیر آبادی کے نواسے مضطر خیر آبادی کی شخصیت اور ان کی حمدیہ شاعری پر اظہار خیال کرسکیں، اظہار خیال کے لیے ہمیں افتخار الشعراء مضطر خیر آبادی کا مجموعہ حمد ، درکار تھا، ہمارے دوست شہزاد احمد (ایڈیٹر ماہ نامہ حمد و نعت) نے ہمیں بتایا کہ مطلوبہ مجموعہ حمد ''نذرِ خدا'' محترم لطیف اثر (حمد گو۔ نعت گو) سے مل جائے گا۔ الحمد اللہ (نذرِ خدا) لطیف اثر مرحوم نے راقم کو تحفتاً پیش کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اس وقت میرے سامنے ''نذرِ خدا'' کا دوسرا ایڈیشن موجود ہے ، جسے الحاج حکیم پروفیسر امیر احمد عثمانی عرشی سندیلوی نے مرتب کیا اور مارچ ۱۹۹۶ء میں کراچی سے شائع کیا۔ حکیم صاحب نے اعتبار الملک افتخار الشعراء خان بہادر نواب سیّد افتخار حسین مرحوم مضطر خیر آبادی کا مختصر تعارف کچھ اس طرح لکھا ہے۔ نام سیّد افتخار حسین۔ تخلص: مضطر۔ وطن خیر آباد ضلع سیتا پور (اودھ) یو پی انڈیا۔ تاریخ پیدائش ۱۲۸۲ھ خیر آباد۔ تاریخ وفات ، رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ حروف ابجد کے اعتبار سے لفظ افتخار سے تاریخ پیدائش نکلتی ہے۔ والد کا نام حافظ سیّد احمد حسین رسوا خیر آبادی۔ دادا کا نام ،مولانا تفضّل حسین خیر آبادی نانا کا نام،

Marfat.com

افضل العلماء مولانا فضل حق خیر آبادی، والدہ کا نام محترمہ سعید النساء بنت مولانا فضل حق خیر آبادی، بڑے بھائی کا نام حافظ سیّد محمود حسین بسمل خیر آبادی ، آپ کا سلسلہ نسب، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ مضطر کی شاعری آغوش مادر میں پروان چڑھی تھی، مضطر کی والدہ سعید النساء حزیں کے صرف ایک شعر سے اُن کی شاعرانہ عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے ۔

نالہ کرنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

۱۹۱۲ء سے ۱۹۲۵ء تک ریاست گوالیار میں سرکاری ملازمت میں ترقی کرتے کرتے سیشن جج کے عہدے پر فائز ہوئے۔ استادِ خاص کا لقب ملا۔ بقول پروفیسر ظفر عمر زبیری، حکیم امیر احمد عثمانی نے ایک درخشندہ ستارے کو از سر تو دریافت کر کے اہل ادب اور اہل نظر پر وہ احسان کیا ہے، جسے آسانی سے فراموش نہیں کیا جا سکے گا، یاد رہے "نذرِ خدا" کا پہلا ایڈیشن ۱۳۳۰ھ میں شایع ہوا، حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ تائید ایزدی کے ساتھ ساتھ مشہور ومعروف شاعر پروفیسر منظر ایوبی صاحب ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری صاحب، حکیم نعیم الدین زبیری صاحب جیسے صاحبان علم و ادب کا تعاون تھا کہ میرا یہ کام آسان ہوا، ہم حکیم امیر احمد عثمانی مرحوم کے لیے دعا گو ہیں کہ یہ نایاب کتاب آج ہمارے سامنے ہے۔ مضطر خیر آبادی کی شاعرانہ عظمتوں سے کسے انکار ہوسکتا ہے۔

مضطر کے مشہور شاگردوں میں نواب محمد ابراہیم علی خان، والی ٹونک کے علاوہ صاحبزادہ حسن رضا رامپوری اور افسر رام پوری بھی شامل ہیں، مضطر کے صاحبزادے سیّد جاں نثار اختر، پوتے جاوید اختر اور پرنواسے عزم بہزاد قابلِ ذکر ہیں، "نذرِ خدا" حمدیہ اشعار کا مکمل ردیف وار دیوان ہے، بحرِ طویل میں انہیں خاص ملکہ حاصل ہے۔ بحیثیت جج ریاست گوالیار بھارت، مضطر نے دو مقدمات میں فیصلے نظم میں لکھے یاد رہے یہ منظوم فیصلے پہلے اور آخری تھے، یعنی یہ حوالہ مضطر خیر آبادی کی قادر الکلامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

Marfat.com

۱۳۳۰ھ میں اُردو ادب کو حمدیہ دیوان دینے والے مضطر خیر آبادی کی قسمت پر رشک آتا ہے، اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں پر جتنا رشک کیا جائے کم ہے، مضطر خیر آبادی کی حمدیہ شاعری نے میرے قلب پر ایسے نقوش قائم کیے ہیں جن سے راقم کو خوشبوؤں سے گندھی ہوئی روشنی نے اپنے حصار میں لے رکھا ہے، راقم آپ کی خدمت میں افتخار الشعراء مضطر خیر آبادی کے خوشبوؤں سے معطر، ایمان و آگہی سے لبریز اشعار پیش کرتا ہے ۔

صاحب بخشش و الطاف و عنایات خدا
ساری مخلوق کا ہے کعبۂ حاجات خدا
شب کو چاہے تو گھڑی بھر میں وہ تڑکا کردے
دن کو چاہے تو گھڑی بھر میں کرے رات خدا

......☆......

حکم چلتا ہے زمانے میں الٰہی تیرا
ہے سبھی پر کرمِ نامتناہی تیرا
وقتِ آخر ترے مضطر کی تمنا ہے یہی
یاد رہ جائے مجھے نامِ الٰہی تیرا

......☆......

دل کی باتیں بھی وہ سنتا ہے کہو یا نہ کہو
کیوں اُسے یاد کسی طرزِ فغاں سے کرنا
کام دے گا تو وہی دے گا کہ تم اے مضطر
اپنے معبود کی طاعت دل و جاں سے کرنا

......☆......

سب کے دل میں ہے تری یاد مجیب الدعوات
ٹالتا ہے تو ہی افتاد مجیب الدعوات

Marfat.com

دھیان میں دھیان ترا دھیان ہے اے ربِ کریم
یاد میں یاد تری یاد مجیب الدعوات

☆

زاہدوں کو ہوگا اپنے زہد و طاعت پر گھمنڈ
ہے ہمیں تو صرف یارب تیری رحمت پر گھمنڈ
اس کے جلوے نے جلا رکھے ہیں لاکھوں ہی چراغ
شمع داغِ دل کو کیوں ہے اپنی طلعت پر گھمنڈ

☆

دینے والا ثمرِ گلشن مقصود ہے تو
پتا پتا یہی کہتا ہے کہ موجود ہے تو
تیری طاعت ہی سے ثابت ہے اطاعت تیری
خود عبادت کا مقولہ ہے کہ معبود ہے تو
کچھ نہ ہونے ہی سے ہونے کا پتا چلتا ہے
کچھ نہ رہنے ہی سے ثابت ہے کہ موجود ہے تو
ساتھ کب جائیں گے دنیا کے بکھیڑے مضطر
جان جھگڑوں میں پھنسائے ہوئے بے سود ہے تو

مضطر خیر آبادی نہ صرف یہ کہ بڑے شاعر تھے، بلکہ وہ ایک رجحان ساز شاعر تھے، وہ مومنانہ صفت کے راسخ العقیدہ مسلمان تھے، انہوں نے حق تعالیٰ کی وحدانیت کے نغمے ایمان کی لے میں اس طرح گنگنائے ہیں کہ دل کی دھڑکنیں مالکِ کائنات کی محبت میں دیوانہ وار رقصاں محسوس ہوتی ہیں۔

عظیم انسان افتخار الشعراء مضطر خیر آبادی کے دیوان سے چند خوبصورت اشعار مزید آپ کے ذوق طبع کی نذر ۔

Marfat.com

شمع میں نور ترا لمعۂ رخسار میں تو
لذتِ دیدۂ مشتاق ہے دیدار میں تو
نہ طبیبوں کی ضرورت نہ دوا کی حاجت
بس گیا جب سے دلِ مضطر بیمار میں تو

☆

یہ اُسی نے دی ہے گلوں کو بُو، زہے شان جل جلالہ
یہ اُسی کا جلوہ ہے چار سُو، زہے شان جل جلالہ
مری مضطر ایسی مجال کیا کہ کروں میں اس کی ثنا ادا
زہے شان جل جلالہٗ ، زہے شان جل جلالہٗ

☆

داورِ حشر رحم کر دل کی گرہ کو کھول دے
ہلکا ہے نامۂ عمل اپنے کرم سے تول دے
ابرِ عطا کے سامنے ہیں بھی اگر تو کیا ہیں یہ
تو میرا نامۂ عمل اب آبِ کرم میں گھول دے

آبِ کرم میں نامۂ اعمال گھولنے کی خواہش کو کس خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے، سبحان اللہ سبحان اللہ۔

ربِّ کائنات کی مدح سرائی کا ایک اور انداز ملاحظہ فرمائیں ۔

سب میں مشہور ہے وفا تیری
ذات برحق ہے اے خدا تیری
یاد کرتے ہیں جابجا تجھ کو
یاد ہوتی ہے جابجا تیری

Marfat.com

چاہے جس روز بھیج کرلے لے
جان تیری ہے اور قضا تیری

اُس کو مضطر یوں ہی پکارے جا
سن ہی لے گا ترا خدا تیری

مضطر کس شان سے کہہ رہے ہیں کہ چاہے جس روز بھیج کر لے لے۔

جان تیری ہے اور قضا تیری

مومن کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ موت کو خوش آمدید کہنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اللہ ربّ العزت نے اپنے مومن بندے مضطر خیر آبادی پر اتنا کرم کیا اتنا کرم کیا کہ وہ کہہ اٹھے ۔

جس عیش سے اللہ نے مضطر کی گزاری
ایسی تو کسی اور کی، کٹتے نہیں دیکھی

مجھے امید ہے کہ خوش قسمت مضطر خیر آبادی اپنی آخری آرام گاہ میں بھی چین کی نیند سو رہے ہوں گے ۔

کیا چین سے مرقد میں سلایا ہے خدا نے
یہ نیند بجز حشر اچٹتے نہیں دیکھی

مرقد میں چین کی نیند سونے والے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے،

مضطر خیر آبادی، آپ کا مداح طاہر سلطانی آپ کو سلام عاجزانہ پیش کرتا ہے ۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ مضطرؔ خیرآبادی

حمد کا ایک دیوان نذرِ خدا
آفتابِ سخن مضطرِ باصفا
پیش ''نذرِ خدا''
کردیا آپ نے
یوں کرم در کرم
کبریا کا ہوا
یہ بھی بارانِ رحمت سے
کچھ کم نہیں
مضطرِ باصفا کے لیے
اب ذرا طاہرِ بے نوا
کر دعا کر دعا کر دعا
سورۂ فاتحہ سورۂ فاتحہ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

عائشہ اَمۃُ اللہ تسنیم

نام	:	عائشہ، امۃ اللہ کنیت
قلمی نام	:	امتہ اللہ تسنیم
ولادت	:	۱۹۰۹ء
وفات	:	جنوری ۱۹۷۶ء

..........☆☆☆☆☆..........

مجموعہ حمد	:	بابِ کرم
اشاعت	:	اشاعت اوّل ۱۹۵۴ء/ دوم ۱۹۶۴ء
صفحات	:	۸۰
قیمت	:	---
ناشر	:	مکتبہ اسلام، گوسن روڈ، لکھنؤ (بھارت)

Marfat.com

بابِ کرم

(مجموعہ حمد)

عائشہ نام، امۃ اللہ کنیت، تسنیم تخلص، ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم مولانا عبدالحی مولف ''گل رعنا'' کی صاحبزادی، ڈاکٹر سید عبدالعلی کی چھوٹی اور مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی بڑی بہن، ان کی والدہ خیر النساء بہترین شاعرہ تھیں۔ تسنیم کی شادی سید ابوالخیر حسینی سے ہوئی۔

تسنیم ۱۹۰۹ء میں دائرۂ شاہ علم اللہ رائے بریلی میں پیدا ہوئیں۔ ایک علمی اور مذہبی خاندان سے تعلق کی بنا پر ان کا رجحان طبعی بھی علم اور مذہب کی جانب رہا۔ ان کے مجموعہ نعت ''موجِ تسنیم'' اور مجموعہ مناجات ''بابِ کرم'' شائع ہو چکے ہیں۔ انہوں نے ''ریاض الصالحین'' کا سلیس اُردو میں ترجمہ ''زادِ راہ'' کے نام سے کیا۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی نے ''القصص النبیین الاطفال'' کے تین حصے عربی میں تحریر کئے۔ ان کا اُردو میں ترجمہ تسنیم نے کیا ہے۔ تسنیم کی وفات جنوری ۱۹۷۰ء میں ہوئی۔ تسنیم کی حمدیہ شاعری نہ صرف ان کے پاکیزہ جذبات کی ترجمان ہے بلکہ ان کی شاعری میں قرآن و حدیث کے مفاہیم بھی ملتے ہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ ربُّ العزت عائشہ امۃ اللہ کی سعی کو قبول و مقبول فرما کر انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ امتہ اللہ تسنیم

تسنیم پہ کریم نے اپنا کرم کیا
تاریخ ساز بابِ کرم کردیا عطا
حمد و ثنائے رب بڑا بے مثل کام ہے
"بابِ کرم" کا شہرہ یہاں صبح و شام ہے
لکھنؤ جیسے شہر میں "بابِ کرم" چھپا
افسوس آج تک وہ ہمیں بھی نہیں مِلا
اک تنگ دل کے پاس تھا "بابِ کرم" مگر
رکھتا تھا قید میں وہ کتابوں کو بے ہنر
اک سلسلہ ہے آج زبر اور زیر کا
کیا فائدہ ہے گھر میں کتابوں کے ڈھیر کا
اللہ ایسے لوگوں کو فکرِ عمیم بخش
زیادہ نہیں تو تھوڑی سی عقلِ سلیم بخش

بابِ کرم مجموعہ حمد و مناجات

☆☆☆☆☆

Marfat.com

عبدالسّلام طُور

نام	:	عبدالسلام
قلمی نام	:	عبدالسلام طور
ولادت	:	۱۹۶۱ء
پتا	:	پوسٹ بکس، ۵۰۸۷ لاہور

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد	:	پتھر میں آگ
اشاعت	:	۱۹۸۰ء، لاہور
صفحات	:	۱۲۰
قیمت	:	۱۵، روپے
ناشر	:	ٹیلنٹ کلب، لاہور

Marfat.com

پتھر میں آگ

(مجموعۂ حمد)

فرمانِ رسالت مآب ﷺ ہے کہ:

''اپنے بھلائی کے کاموں کو احسان جتا کر یا بتا کر ضایع نہ کرو''۔

مگر ہماری عادت کچھ اس طرح ہے کہ احسان کر کے اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔ اور دوسروں پر اپنی فوقیت کے خواہاں ہوتے ہیں، لیکن اس کے برعکس ابھی دنیا میں اچھے انسان بھی موجود ہیں۔ جو احسان کر کے جتاتے بھی نہیں ہیں بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ کوئی اور خدمت ہو تو بتایئے راجا رشید محمود حاضر ہے اللہ ربُّ العزت اپنے پیارے حبیب آنحضرت ﷺ کے طفیل راجا صاحب کو دونوں جہانوں میں سرخ رو فرمائے۔ آمین

راجا صاحب کا مجھ سے تعارف کرانے کا کریڈٹ مشفق و محسن خواجہ رضی حیدر صاحب کو جاتا ہے، راجا رشید محمود صاحب کا ماہنامہ ''نعت'' لاہور بھی مجھے سب سے پہلے خواجہ صاحب ہی نے عنایت فرمایا تھا۔ راجا رشید محمود صاحب نے فروغِ نعت کے لیے جو عظیم کارنامے انجام دیے ہیں، اُن کی مثال دور دور تک نظر نہیں آتی، راجا صاحب سے دس و محبت پر مبنی رابطہ قائم ہے، اللہ اس خلوص و محبت کو قائم و دائم رکھے، حال ہی کی بات ہے کہ مجھے عبدالسلام طور کا مجموعہ حمد ''پتھر میں آگ'' کی ضرورت پیش آئی تو راجا صاحب کو فون کیا ابھی دو دن ہی گزرے تھے کہ تیسرے دن پوسٹ مین مطلوبہ کتاب لے کر حاضر ہوگیا، راجا صاحب کے لیے دل سے دعائیں نکلیں اور اس طرح راجا رشید محمود صاحب، تذکرۂ صاحب کتاب حمد گویانِ اُردو، کے قافلے میں شامل ہوگئے، اللہ تعالیٰ

Marfat.com

راجا رشید محمود صاحب کے درجات بلند فرمائے آمین۔

تقسیم کے بعد اُردو ادب کے دامن کو مجموعۂ حمد، پتھر میں آگ، یعنی نقشِ اوّل سے سجانے والے خوش بخت عبدالسلام طور کی ولادت ۱۹۶۱ء میں ہوئی، باقاعدہ شاعری کا آغاز ۱۹۷۷ء سے کیا، ۱۹۸۰ء میں بے مقصد شاعری کو دریا برد کرنے کے بعد اپنے آپ کو صرف حمد و نعت کہنے کی حد تک محدود کرلیا۔ عبدالسلام طور نے ننانوے حمدوں کا یہ گلدان بڑی خوبصورتی سے سجایا ہے، ایک سو بیس صفحات پر مشتمل اس یادگار کتاب کے سترہ صفحات دیگر موضوعات کے لیے مختص ہیں مثلاً اندرونِ سرورق، انتساب جو کہ خادم الحرمین شریفین خالد بن عبدالعزیز کے نام کیا گیا ہے۔ فرمانِ الٰہی جس میں سورۂ شعراء کا ترجمہ بیان کیا گیا ہے۔ ایک صفحہ پر محیط ہے، پانچ صفحات پر فہرست دی گئی ہے۔

ڈاکٹر یاسین رضوی ایم اے (پنجاب) پی ایچ ڈی۔ تہران۔ کی تقریظ تین صفحات پر مشتمل ہے، حرفِ اوّل کے عنوان سے عبدالسلام طور نے کتاب کے محرکات بیان کیے ہیں جو کہ تین صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ بقیہ صفحات پر ننانوے حمدیں کتاب کو معطر و منور کر رہی ہیں ترتیب ایک صفحہ پر ایک حمد دی گئی ہے۔ ہر حمد کے سات اشعار دیے گئے ہیں، تمام حمدیہ کلام غزل کی فارم میں کہا گیا ہے۔ عبدالسلام طور کی حمدیہ شاعری سلیقۂ بیان اور حسنِ فکر سے سجی ہوئی ہے، طور کی حمد نگاری، میں روح پرور کیفیات کے ساتھ ساتھ نغمگی کا ایک حسین سنگم پایا جاتا ہے۔ طور کے اکثر اشعار عام روایتی سطح سے بلند نظر آتے ہیں۔

صحت الفاظ میں روانی اپنی مثال آپ ہے، البتہ کہیں کہیں ادق الفاظ استعمال کیے ہیں۔ اُنتیس برس کی عمر میں مجموعہ حمد مکمل کرنے والے عبدالسلام طور اُردو ادب میں واحد شاعر ہیں کہ جنہوں نے کم عمری میں یہ کارنامہ انجام دیا ہے بلکہ طور کے مجموعہ حمد کو تقسیم کے بعد پاکستان میں نقشِ اوّل کا اعزاز بھی حاصل ہوا اُن کی عمر کو دیکھتے ہوئے مجھے ان کی پرواز فکر اور ان کی قسمت پر رشک آتا ہے۔

Marfat.com

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

آیئے! اس نوجوان کی فکرِ پاکیزہ سے مزین ایمان افروز، اور اثر انگیز اشعار ملاحظہ فرمائیں ۔

تو اس طرح کہ جیسے خوشبو چمن کے اندر
موجود ذات تیری ہر انجمن کے اندر
تجھ سے بڑا نہ کوئی عالی مقام ہووے
تیری ثنا کے نغمے ہر اک سخن کے اندر
موقوف طور پر ہی اس کا ہو کیوں چراغاں
لاکھوں ہی بجلیاں ہیں نورِ کہن کے اندر

☆

انجمن میں اس کی ہستی کے سوا کچھ بھی نہیں
ربط سے اس کے سبھی، عالم جدا کچھ بھی نہیں
ہر مکاں کی قید سے آزاد ہے وہ لامکاں
اس کے آگے وسعتِ ارض و سما کچھ بھی نہیں
عالمِ کون و مکاں کی گھس گئیں پیشانیاں
اِک جھلک یہ مقتدر کی، انتہا کچھ بھی نہیں

☆

جس کو تری عنایت و رحمت ہوئی نصیب
اس کے تو لب ہی سل گئے تیری رضا کے بعد
لیتا ہے امتحان وہ تکمیلِ ذات کا
گھبرا نہ جائے زندگی موجِ بلا کے بعد

Marfat.com

وہ تو رحیمِ کل ہے، اسے کیا گرفت سے
کوئی اگر ہو منفعل اپنی خطا کے بعد
سب کچھ ہے طورؔ حسن کے محور کے اِرد گرد
عالم کو کچھ نہ مل سکا نورِ خدا کے بعد

......☆......

کیوں کر نہ وہ وجود و عطا روبرو کرے
اس کی عنایتوں سے عدم بھی وضو کرے
آئینۂ نگاہ میں گلشن ہزار رنگ
لیکن ترا ہی حسن سبھی جا نمو کرے

......☆......

عظمت تری کہ ذرۂ بے نور دیکھ کر
شب کی سیاہ اوڑھنی ہر جا سے پھٹ گئی
اس سا کوئی رحیم نہ، اک ہی نگاہ سے
اے طورؔ ہر نگاہ کی توقیر گھٹ گئی

......☆......

عشق ہو اگر عنقا سیڑھیاں نہیں کھلتیں
عقل سے تو منزل کی بیڑیاں نہیں کھلتیں

......☆......

جلوۂ حق کی تو متلاشی گہر کی ایڑیاں
ٹک نہیں سکتیں کبھی پائے نظر کی ایڑیاں
منفعل کوئی بھی ہو گر، تو کرے توبہ قبول
تیرے عالم کو چھوئیں ہیں چشمِ تر کی ایڑیاں

Marfat.com

افتخارِ زندگی ہے ہوشمندی کو اے طورؔ
آگ میں جھونکے ہے وہ ہر بے خبر کی ایڑیاں

......☆......

ادراک کی بُو عشق کے باغوں میں نظر بند
رہتی ہے مگر سوچ دماغوں میں نظر بند

......☆......

کائناتِ بے کراں ہے تیری قدرت کا ثبوت
کیوں نہ صحرا تک بھی دے پھر اپنی حیرت کا ثبوت
یاد ہے عالم کو طوفاں نوح کا اے مقتدر
کس طرح سے کوئی مانگے تیری قوت کا ثبوت
رنگ و بو میں صرف تیرے حسن کی آرائیاں
گلشنِ ہستی فقط ہے تیری مدحت کا ثبوت
مالکِ کل! تیری ہستی ہے محیطِ لامکاں
عرشِ بے پایاں تری تختِ حکومت کا ثبوت
طورؔ ہر اک نعرۂ تکبیر اس کے ساتھ ساتھ
ہر جبین و ذہنِ عالم عجز و حسرت کا ثبوت

......☆......

تری قدرت نے ہر اعجاز میں حیرت نہاں رکھ دی
کہ تو نے لامکانوں میں بھی بنیادِ مکاں رکھ دی
چمن میں نعرۂ حمد و ثنا ہے مقصدِ اوّل
دہن میں ہر کلی کے اے خدا تو نے زباں رکھ دی

Marfat.com

طورؔ کی ایک فکر انگیز حمد جس میں آپ کو طور کے ذوق وشوق کی لہریں ترانۂ حمد گنگناتی ہوئی محسوس ہوں گی ۔

تجھ پر کیا جو غور تو سوچیں بکھر گئیں
نکلا کوئی سفر پہ تو راہیں بکھر گئیں
بے خود ترے جنوں میں سبھی ہیں، اے لامکاں
ساحل پہ اضطراب کی موجیں بکھر گئیں
نیرنگیٔ حیات کے اعجاز کے لیے
قدرت تری کہ ، چار سُو زلفیں بکھر گئیں
روشن ہر آفتاب، تری عظمتوں کا ہے
کسریٰ کے ہر چراغ کی سانسیں بکھر گئیں
اک بستۂ عمل کو لیے، تیرے خوف سے
ہر سینۂ بساط میں آہیں بکھر گئیں

☆

ربّ کائنات کے ذکرِ خیر سے شمعیں فروزاں کرنے والے عبدالسلام طورؔ کہتے ہیں کہ ۔

کم بیانی بھی مری منظور اس نے کی بہت
طور میری ساری حمدیں چاہِ رضواں ہوگئیں

یقیناً انسان کو اچھی توقعات ہی رکھنی چاہیں، اور طور اپنے پالنہار اللہ ربُ العزت سے بھی اچھی توقعات کا اظہار کررہے ہیں۔ انشاء اللہ طور کی خواہشات ضرور پوری ہوں گی۔

میری دعا ہے کہ عبدالسلام طور کا مجموعہ حمد بارگاہِ احدیت میں قبول ومقبول ہو، آخر میں چند اشعار عبدالسلام طور کی نذر کررہا ہوں ۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ عبدالسلام طوؔر

عبدالسلام طوؔر پہ برساتِ کرم ہے
پتھر میں آگ طور کی سوغاتِ کرم ہے
کتنا حسین طور تمہارا کلام ہے
پتھر میں آگ حق ہے حسیں اہتمام ہے
فکرِ جہاں کو سوچ کے گھبرا گیا ہے دل
پڑھ کر کلامِ طوؔر سکوں پا گیا ہے دل
طاؔہر دعائیں دیتا ہے تم کو یہ بار بار
آئے خزاں نہ تم پہ رہو تم سدا بہار

☆☆☆☆☆

Marfat.com

مُظفر وارثی

نام : محمد مظفر الدین احمد
قلمی نام : مظفر وارثی
ولادت : ۲۳ دسمبر ۱۹۳۳ء میرٹھ
پتا : ۲۵۔ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور ۔ ۵۴۵۷۰
فون:۔۷۸۳۰۹۶۹۔۷۸۴۰۹۶۹

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد : ''الحمد''۔۔۔''لاشریک''
اشاعت : ۱۹۸۴ء لاہور ۔۔۔ ۲۰۰۰ء
صفحات : ۱۰۴
قیمت : ۵۰ روپے
ناشر : القمر انٹرپرائزز
رحمن مارکیٹ ۔ اردو بازار، لاہور
پاکستان

Marfat.com

الحمد

(مجموعہ حمد)

اللہ رب العزت اپنی ربوبیت کا اظہار فرماتے ہیں کہ، یہ تخلیق کائنات بھی یہ قیام زمین و آسمان بھی، یہ عرش و کرسی بھی، یہ نقش لوحِ محفوظ بھی غرضیکہ یہ سب اُسی کے لیے ہے کہ میں اپنا ایک واحد محبوبؐ بناؤں جس کو عرش والے احمد مجتبیٰ اور زمیں والے محمد مصطفیٰؐ کے پیارے نام سے یاد کریں۔ اور وہ میری حمد اس طرح بیان کرے کہ نہ پہلے نہ آخر میں آنے والوں نے کی ہو اور نہ قیامت تک کوئی میرے محبوبؐ کی طرح میری حمد بیان کر سکے، اللہ کے پیارے محبوب ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔

افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

اللہ کی حمد بیان کیا کرو کہ یہ عمل اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

خاتم الانبیاء ﷺ کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے نامور شاعر، مخصوص لب و لہجے کے حمد گو مظفر وارثی نے اُردو حمد یہ ادب کو ۱۹۸۴ء میں ایک انمول تحفہ بنام ''الحمد'' دیا، بلا شبہ الحمد کو یادگار مجموعہ حمد قرار دیا جا سکتا ہے، مظفر وارثی صاحب اسلوب، پختہ کار شاعر ہیں، ان کا کلام خاص و عام میں یکساں مقبول ہے۔

استاد جگر مراد آبادی نے کہا تھا کہ ۔

کارگیران شعر سے پوچھے کوئی جگر
سب کچھ تو ہے مگر یہ کمی کیوں اثر میں ہے

جگر صاحب کے اس کلیے سے ہمارے مظفر وارثی مستثنیٰ ہیں۔

Marfat.com

دلیل کے طور پر ہم مظفر وارثی کے حمدیہ کلام سے منتخب اشعار پیش کرتے ہیں۔ اتنے اچھے اچھے ایمان افروز شعر کہنے والے مظفر وارثی کا نامۂ اعمال انشاء اللہ اسے تبدیل کردیں اپنے مافی الضمر کو کچھ اس طرح ادا کریں (آپ کے ان ایمان افروز اشعار کے طفیل آپ سے درئیں ہاتھ کو زینت بخشے گا)۔

ہم الحمد کے شاعر کے لیے قلب کی گہرائیوں سے دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت انہیں اپنے پیارے رسول محمد ﷺ کے طفیل دونوں جہانوں میں سرخرو کرے، آمین۔ مظفر وارثی کے قلب کو چھو لینے والے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

خدا ہے ایک مگر ایک کی بھی حد میں نہیں
اِکائی اُس کی کسی زمرۂ عدد میں نہیں

☆

مقام اُس کا شعور و مثال سے بھی پرے
وہ ہے رسائی لفظ و خیال سے بھی پرے

☆

تھکن سے اُس کا تعلق نہیں خلل سے نہیں
ہر ایک شے کا ہے خالق مگر عمل سے نہیں

☆

کلام کرتا ہے لیکن لب و صدا کے بغیر
وہ سن رہا ہے مگر کان اور ہوا کے بغیر

☆

حواس پر جو مرا اختیار ختم نہ ہو
کہوں وہ حمد کہ جس کا شمار ختم نہ ہو

Marfat.com

وہ حمد جس سے لبالب یہ کائنات رہے
پسِ حیات بھی حاصل مجھے حیات رہے

☆

آنکھ اٹھے تیرے لیے کھلتے ہیں لب تیرے لیے
میرا جینا میرا مرنا میرے رب تیرے لیے
مسجدِ الفاظ میں بھی دے رہا ہوں میں اذاں
میرا فن میرا ہنر میرا ادب تیرے لیے
تیرے مداحوں میں شامل ہے مظفر کا بھی نام
اس نے دنیا سے لیا ہے یہ لقب تیرے لیے

ہم الحمد کے شاعر کو قلب کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔
اور ان کی نذر کچھ ٹوٹے پھوٹے لفظوں کی سوغات ۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذیرِ مظفر وارثی

عزت و مرتبہ رب نے
ایسا دیا جس پہ تقدیر بھی
ناز کرنے لگی
لحن ایسا جسے اہلِ دل نے سُنا
یہ بھی اللہ کا
ایک احسان ہے
فکر ایسی جو سب سے الگ منفرد
اک دعا تم کو طاہر
یہ دیتا چلے روزِ محشر
نمایاں نظر آؤ تم
اور رب کا کرم تم پہ بے حد رہے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

مظفر وارثی سے گفتگو

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، ولدیت۔

ج: پیدائش، ولدیت اصل نام تعلیمی کیفیت بچپن کے واقعات آغازِ شاعری پہلی حمد ونعت کب کہی اور اس کے علاوہ بہت کچھ میری خود نوشت ''گئے دنوں کا سراغ'' میں تفصیل سے آپ کو مل جائے گا، کتاب پیش کرتا لیکن ناشر کی دی ہوئی کتابیں ختم ہو چکی ہیں۔ صرف ریکارڈ کی باقی ہے کراچی اُردو بازار سے اگر آپ حاصل کرلیں تو تفصیلات کے علاوہ سچائیوں کے ڈھیر آپ کی دسترس میں ہوں گے بڑی اہم دستاویز ہے بڑے بڑے بھیانک اور عظیم پردہ نشینوں کی نقابیں نوچی ہیں۔ کچھ جوابات حاضر ہیں۔

س: حمد باری تعالیٰ شعراء وساعرات نے بہت کم لکھی ہیں ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: تمام انبیا اور رسول ﷺ آخر نے جس کی رضا چاہی وہ کتنا اہم اور وسیع ترین ہوگا، توحید سمندر ہے رسالت کنارہ۔ ایسے ہی کسی نے نہیں کہا۔

''جو سمجھ میں آگیا پھر وہ خدا کیونکر ہوا''

جس کا ایک ایک لمحہ ریکارڈ پر موجود ہے اس تک فکر ونظر کی دسترس آسان نہیں چہ جائیکہ اس کی تعریف جسے عرفان کی حدیں بھی نہ چھو سکیں متقدمین نے بھی اپنے دواوین میں تبرکاً ایک ایک دو دو حمدیں شامل کی ہیں شاید چھوٹوں نے

Marfat.com

بڑوں کا اتباع کیا ہو۔لیکن موجودہ نسل جس سے میں بہت پر امید ہوں اپنے پیروں پر کھڑے ہوکر چلنا جانتی ہے ہم سے زیادہ وقیع ہے بے پایاں نعتوں کے علاوہ حمدوں کے بھی کئی مجموعے آچکے ہیں سچ پوچھیے تو پچھلے ادوار کی نسبت یہ سائنسی دور اللہ کے زیادہ قریب ہے نئی نسل ہم اور ہمارے بزرگوں سے زیادہ کھل کر حمد باری تعالیٰ کہہ سکتی ہے اور کہہ رہی ہے خوف،خدا برائی سے روکنے کے لیے لازم ہے یقیناً ''باخدا دیوانہ باش و با محمد ﷺ ہوشیار'' سے متفق نہیں حمد ہو یا نعت معمولی سے معمولی لغزش یا گستاخی کی متحمل نہیں۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: مجازی محبوب کی تعریف یعنی غزل صنف ادب ہوسکتی ہے تو خلاقِ دوعالم کی توصیف کیوں نہیں ہوسکتی۔

س: کیا آپ کوحرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: بحمداللہ ۱۹۸۱ء میں عمرے کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔خانہء کعبہ کا طواف کر کے انسان اللہ کا اثبات ہی نہیں اپنی نفی بھی کرتا ہے۔رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ جوشخص میری قبر پر آیا وہ ایسا ہے جیسے زندگی میں مجھ سے ملا یہ اعزاز تاج کی طرح میرے سر پر جگمگا رہا ہے یہ تو میں کہہ ہی چکا ہوں ؎

''مری اندر کی آنکھیں ہیں صحابی یارسول ﷺ اللہ''

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اول کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟اور تجاویز بھی۔

ج: خوبصورت سرنامہ ہے یہ کائنات ایک جہانِ حمد ہی تو ہے جس طرح ذرہ ذرہ

Marfat.com

اس کی تعریف کر رہا ہے حمدوں کا ڈھیر بھی ایسے ہی ذرات کا ایک پہاڑ ہے۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نگاہ سے دیکھنا چاہئے؟

ج: اس موضوع پر کئی سال پہلے اخبار میں اظہار خیال کر چکا ہوں جس احترام او
احتیاط سے حمد و نعت کہی ایک شخص کنارے پر کھڑے ہو کر کپڑے بھگولائے او
ایک شخص ڈوب کر دریا پار کرے دونوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: حکومت ریڈیو ٹی وی سے باقاعدہ حمد و نعت کے مشاعرے کا ہفتہ وار نہ سہی ماہا
سہی اگر انعقاد کر لیا کرے تو بہت غنیمت ہوگا۔

س: آپ کی آخری خواہش؟

ج: اپنی ذمے داریوں سے جیتے جی عہدہ برآ ہو جاؤں یہی کافی ہے۔

س: اپنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: برف کی ناؤ۔۔لہجہ۔۔کھلے دریچے بند ہوا۔۔راکھ کے ڈھیر میں پھول۔۔تنہا
گذری ہے۔۔دیکھا جو تیر کھا کے۔۔یہ چھ مجموعے غزلوں کے شایع ہو۔
ہیں۔باب حرم ۔۔نور ازل۔۔کعبہ عشق۔۔الحمد۔۔لاشریک۔۔
لقمی ﷺ۔۔دل سے در نبی تک۔۔میرے اچھے رسول ﷺ۔۔صا
التاج ﷺ۔۔یہ نو مجموعے حمد و نعت کے شایع شدہ ہیں۔۔حصار۔۔ظلم
سہنا۔۔(نظم)۔۔لہو کی ہریالی (گیت) ستاروں کی آبجو (قطعات) گئے دنو
سراغ (نثر) سوانح شایع ہونے والی کتابیں حسب ذیل ہیں۔ صبح کا
(ہائیکو) سمندر (نظم) پر بت کا پانی (گیت) زمین کے چاند (بچوں
نظمیں) لہو کا رقص جاری ہے (انتخاب کلیات) قلم قتلے (اخبار قطعات) قر

Marfat.com

سخن (قرآنی قطعات) تیری خموشی بھی اذاں (نعت) آخری موڑ (غزل)
بھولی بسری باتیں (نثر)۔ (زیادہ کتابوں کے کئی کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں)۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں نیزان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: خاموشی سے طے شدہ رقم لینا کہیں زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ بیلوں کی طرح پیسے لیے جائیں بیلیں لینے کے لیے نعت خواں حضرات خود ایک دوسرے کو پیسے دیکر اس بڑے وطیرے کا آغاز کرتے ہیں ایک زمانہ تھا جب پیسے نہ لینا اچھا سمجھا جاتا تھا اب ایسے شاعر یا نعت خواں کی بلانے والے کی نظر میں اتنی عزت نہیں ہوتی جتنی طے کر کے پیسے لینے والے کی ہوتی ہے۔ میری رائے سے اختلاف کیا جاسکتا ہے لیکن میرا تجربہ یہی ہے اور میں جہاں بھی جاتا ہوں میزبان کی شرائط پر نہیں اپنی شرائط پر جاتا ہوں۔

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: عشق خدا، عشق رسول ﷺ

س: حمد کہتے وقت آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

ج: مسجد الفاظ میں بھی دے رہا ہوں میں اذاں۔ بس یہ کیفیت ہونی چاہیے۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: پہلا مجموعہ حمد میں نے ہی پیش کیا تھا این سعادت بزور بازو نیست۔ تانہ بخشد خدائے بخشندہ۔ اخبارات میں اعلان پہلے کر بیٹھا اجرا بوجوہ تاخیر سے ہوا جس کا ''خیر خواہوں'' نے فائدہ اٹھایا۔

Marfat.com

طفیل دارا

نام : میاں محمد طفیل

قلمی نام : طفیل دارا

ولادت : ۱۹۲۳ امرتسر بھارت

وفات : لاہور، پاکستان

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد : لاشریک

اشاعت : ۱۹۸۴

صفحات : ۱۲۸

قیمت :

ناشر : آئینہ ادب ۔ چوک انارکلی ل

Marfat.com

لاشریک
(مجموعہ حمد)

علامہ محمد اقبال اور الطاف حسین حالیؔ کے مداح پختہ کار شاعر طفیلؔ دارا کا مجموعہ نعت ،بعد از خدا، ۱۹۸۲ء میں لاہور سے شائع ہوا، ۱۹۸۴ء میں اُن کا مجموعہ حمد ''لاشریک''، آئینہ ادب، چوک انار کلی، لاہور نے شائع کیا یہ مجموعہ ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔طفیل دارا کی شاعری سے متعلق نامور ادیب و نقاد ڈاکٹر سیّد عبداللہ کے تاثرات:

''طفیل دارا بڑی دیر سے لکھ رہے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی شاعری منزل بہ منزل اور درجہ بہ درجہ ترقی کرتی جارہی ہے، لفظ و معنیٰ تک رسائی اب ان کی ایک عام خصوصیت بن چکی ہے، اُن کا حمدیہ کلام بہت پُر تاثیر ہے، یہ دعا اور روح کی عبادت کا پختہ کلام معلوم ہوتا ہے، دعا غم بھی ہے اور سرور بھی ، یہ دونوں عناصر ان کے دعائیہ حمدیہ کلام میں موجود ہیں''۔یہ تو تھے ڈاکٹر عبداللہ کے خیالات۔

ہم مسلمانوں کا ایمان ہے کہ ہر کام کا آغاز اللہ کے پاک نام سے ہو تو باعثِ خیر و برکت ہوتا ہے،طفیل دارا کا انداز آغاز دیکھیے ۔

ہر اک آغاز تیرے نام سے ہے
یوں ہونا بھی ترے اکرام سے ہے
ترے کن ہی سے یہ سب کچھ ہوا ہے
تجھی سے ربط میری ابتدا ہے

Marfat.com

میں تیرا نام لے کر چل پڑا ہوں
یوں لگتا ہے کہ منزل پر کھڑا ہوں

☆

تری تائید حاصل ہوگئی ہے
مجھے ہر موج ساحل ہوگئی ہے

طفیل دارا، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سفر کا آغاز کرتے ہیں تو اُنہیں محسوس ہوتا ہے کہ منزل ان کے سامنے موجود ہے، اُنہیں اللہ ربُّ العزت پر کامل بھروسہ ہے، یہ کامل ایمان و یقین کا ہی نتیجہ ہے کہ اُنہیں خدائے لم یزل کی تائید حاصل ہے، یقیناً یہ تائید ربّی کی روشن نشانی ہے کہ دارا کا پہلے مجموعہ نعت اور پھر مجموعہ حمد شایع ہوکر پذیرائی حاصل کررہے ہیں، اور کرتے رہیں گے ۔

نہیں دارا تجھے اب دھوپ کا غم
ترے سر پر ہے دستِ اسمِ اعظم

اور جب دستِ اسمِ اعظم کسی کے سر پر موجود ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کرے یہ ناممکن بات ہے، چنانچہ طفیل دارا، الحمد للہ، کے عنوان سے اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر و مناجات کی سوغات لے کر بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہیں ۔

اللہ تری حمد کُجا اور کُجا میں
تو شاہِ شہاں، تیرے گداؤں کا گدا میں

☆

اِک تیرا ہی میں حامد و وصاف رہوں گا
دریا ہوں مگر تیرے ہی گلشن میں بہوں گا
اے قادرِ مطلق مجھے توفیقِ دعا دے
پھر کیسے دعا مانگوں مجھے یہ بھی سکھا دے

Marfat.com

دارا اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب رہے ہیں یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ ؎

شاعر ہوں مگر صورتِ سحبان نہیں ہوں
حامد ہوں، مگر وارثِ حسان نہیں ہوں

☆

میں عشقِ محمدؐ ہوں، مری سوچ ثنا ہے
کونین میں وہؐ تیرے سوا سب سے بڑا ہے

ساتھ ہی ساتھ وہ یہ اعتراف بھی کرتے ہیں کہ ؎

میں تیری محبت میں تو پُر جوش رہا ہوں
پر حمد و ثناء میں تری کم کوش رہا ہوں

ایک شاعر کا یہ اعتراف دراصل عاجزی و انکسار کا امتزاج ہے، یہ عاجزی اور انکسار اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ شے ہے، اِسی عاجزی و انکسار کے صدقے شاعری میں بڑی شاعری کے امکانات بھی روشن ہوتے جاتے ہیں، چنانچہ طفیل دارا ہمیں لاشریک میں ؟ ے شاعر نظر آتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جب شاعر اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو اس کے عطا کرنے والے کی شان بیان کرنے پر مرکوز کردیتا ہے تو پھر اللہ رب العزت کا کرم اس شاعر کی فکر وقلم کو اپنے حصار میں لے لیتا ہے اور جب شاعر کی فکر اور قلم اس کریم کے کرم کے حصار میں ہو تو پھر شاعری عبادت کا درجہ اختیار کرلیتی ہے اور جس شاعری کے ذریعہ عبادت کی جائے تو پھر وہ شاعری ہی وہی شاعری قرار پائے گی۔

طفیل دارا کے حمدیہ کلام میں روانی، سادگی، اور نغمگی کا حسین سنگم موجود ہے، طفیل دارا کا انداز حکیمانہ ملاحظہ فرمایئے ؎

تو ہے ترے ہونے کا یقیں ہے مرا ہونا
رقت کی علامت ہے کسی آنکھ کا رونا

☆

Marfat.com

تو میرا مصوّر ہے میں تصویر ہوں تیری
تو رازِ تدبر ہے میں تدبیر ہوں تیری

......☆......

تو خالقِ مطلق ہے یہ ایمان ہے میرا
ہر شان کی تو شان ہے یہ مان ہے میرا

اپنے خالق و مالک سے ہمکلام طفیل دارا عشق محمد ﷺ سے مخاطب ہوتے ہیں۔

اے عشقِ محمد ﷺ مرے وجدان کو پَر دے
اور دل کو مرے سیرتِ معراج سے بھر دے

عشق محمد رسول اللہ ﷺ کامل ایمان کی پہلی سیڑھی ہے، اگر اس میں کچھ کمی ہے تو پھر سب کچھ نامکمل ہے، چنانچہ ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنی اور اپنے محبوب رسول ﷺ کی محبت سے طفیل دارا کا سینہ بھر دیا تھا، جب سینہ تجلیات کا مرکز بن جائے تو یہی صدائیں آتی ہیں کہ ۔

ہر چیز تری ذات کی تشہیر ہے یارب
ظلمت بھی تو اک صورتِ تنویر ہے یارب

......☆......

تو اور تری ذات کے اوصاف قدیمی
ہر آن میں ہر گام پہ ہے تیری کریمی

......☆......

یہ چاند یہ سورج یہ زمیں تیری عطا ہے
تو جود و سخا جود و سخا جودو سخا ہے

طفیل دارا پر جون کی سولہ تاریخ ۱۹۸۲ء کو فالج کا حملہ ہوا اور چار پانچ گھنٹوں میں افاقہ ہو گیا اس موقع پر رب کا شکر ادا کرتے ہوئے رطب اللساں ہیں۔

Marfat.com

اک مورِ ناتواں پہ تھا کوہِ گراں گرا
رحمت نے تیری دستِ کرم سے ہٹادیا

☆

رحمت تری قدیم ہے اور لازوال ہے
انسان کے لیے یہ گل بے مثال ہے

☆

رحمت چھپی ہوئی ہے ترے ہر عذاب میں
جلوے ہیں بے شمار ترے ہر حجاب میں

☆

یارب ترے کرم کی کوئی انتہا نہیں
ایسا کرم کہ جس میں کہیں بھی جفا نہیں

طفیل دارا نے حمدیہ ادب کو اتنا خوبصورت مجموعہ حمد عطا کیا جو یقیناً ان کی بخشش کا ذریعہ بنے گا اور کیوں نہ بنے کہ جب وہ برملا اُس کا اظہار کر رہے ہیں کہ

تیری رحمت کا مرے افکار پر احسان ہے
جانتا ہوں میرے تیرے درمیاں قرآن ہے
تیرا بندہ ہوں ترے محبوبؐ کا درویش ہوں
دہر سے کہہ دو کہ دارا کی یہی پہچان ہے

اللہ تعالیٰ کا پیارا بندہ اور نبی کریم ﷺ کا حسین درویش طفیل دارا اس فانی دنیا سے مُلکِ جاودانی کوچ کرگیا۔

طفیل دارا تم دنیا میں نہیں ہو تو کیا ہوا تمہارا حمدیہ اور نعتیہ کلام دنیا میں تمہارے نام کو ہمیشہ ہمیشہ زندہ و پائندہ رکھے گا اور امید ہے کہ آخرت میں بھی یہی تمہاری بخشش کا ذریعہ بنے گا۔

طاہر سلطانی تمہارے لیے دعا گو ہے اور جب تک زندہ ہے، دعا گو رہے گا۔

Marfat.com

نذرِ طفیلؔ دارا

سلامِ طاہر ہے استعارا
طفیل دارا طفیل دارا

جو تو نے لکھی ہیں حمدیں نعتیں
ہیں سب خدا کے کرم کی باتیں

ہے تیرے اشعار میں حقیقت
خدا نے بخشی ہے تجھ کو عزت

ہے مجموعۂ لاشریک ایسا
ہے صفحے صفحے پہ نور پھیلا

ہو راضی تم سے خدائے برتر
نبی بھی راضی ہوں روزِ محشر

حضور اب بس یہی دعا ہو
کہ ہر نفس لطفِ شہ عطا ہو

(ممتاز ادیب و نقاد، جناب شہزاد احمد صاحب (مدیر ماہنامہ حمد و نعت کراچی) نے طفیل دارا کا مجموعہ حمد ''لاشریک'' ہمیں عنایت فرمایا۔ ہم اس تعاون پر جناب شہزاد احمد کے ممنون ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے)۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

لطیف اثر

: لطیف اثر

قلمی نام : لطیف اثر

ولادت : ۱۰؍ دسمبر ۱۹۲۲ء کانپور، بھارت

وفات : آٹھ جون ۲۰۰۰ء، کراچی

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد : صحیفہ حمد۔ صحیفہ ذات، طلوع حمد۔ اللّٰھم۔

اشاعت : ۱۹۸۸ء/ ۱۹۹۲ء/ ۱۹۹۵ء/ ۲۰۰۰ء

صفحات : ۲۳۰/ ۲۲۷/ ۸۸/ ۱۲۸

قیمت : ۹۸/ ۱۲۵/ ۱۴۰/ ۱۵۰

ناشر : جہانِ حمد پبلی کیشنز کراچی

۳۸/۲۶ بی ون ایریا لیاقت آباد کراچی ۷۵۹۰۰

فون:۔ ۴۹۲۲۷۰۱۔ ای میل:۔ jahanehamd@yahoo.com

: وقاص اکیڈمی، بی/۹، بلاک آئی نارتھ ناظم آباد

کراچی، پاکستان۔ فون ۶۶۳۴۲۶۳

(نوٹ:۔ لطیف اثر مرحوم کا پانچواں مجموعہ حمد "ربنا" چھپنے کے لئے تیار ہے)

Marfat.com

☆صحیفۂ حمد..........صحیفۂ ذات☆

☆طلوعِ حمد..........اللھم☆

مجموعہ ہائے حمد..........لطیف اثر

حمد، عربی زبان کا لفظ ہے، اس کے معنی، تعریف و توصیف کے ہیں۔ حمد کہنا، حمد پڑھنا، انبیاء کرام کی سنت ہے، اللہ ربُّ العزت نے زبور، انجیل، توریت اور قرآنِ مبین میں اپنی حمد خود بیان کی ہے، مثلاً بسم اللہ شریف، الحمد شریف، آیت الکرسی وغیرہ۔ انسان کی کیا مجال کہ اللہ کے شایانِ شان حمد بیان کر سکے۔ لیکن اللہ کی حمد بیان کیے بغیر چارہ بھی نہیں۔ چونکہ رب تعالیٰ ہمارا پالنہار رازق ہے ہم اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں، جتنی بھی حمد کریں کم ہے۔

سرورِ کونین رحمتِ عالم ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہے تو تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری میری سنت''۔

جس طرح کلمہ شریف دو حصوں پر مشتمل ہے، یعنی پہلا حصہ ال الہ الا اللہ حمد باری تعالیٰ ہے اور دوسرا حصہ محمد رسول اللہ نعت رسولِ مقبول ﷺ سے ہی عبارت ہے۔ اسی طرح شافع محشر ﷺ کے مذکورہ تاریخی جملے کہ میں تمہارے لیے کتاب اللہ اور اپنی سنت چھوڑ کر جارہا ہوں۔ گویا آپ فرمارہے ہیں کہ حمد باری تعالیٰ سے پہلو تہی نہ کرنا، اسے حرزِ جان بنائے رکھنا اور اسی طرح میری نعت کو بھی اپنا وظیفہ حیات بنائے رکھنا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنے بھی انبیاء بھیجے سب نے اپنی قوم اور اپنے ملک کے بادشاہ کو مخاطب کیا اور اُنہیں اللہ ربُّ العزت کے پیغام وحدت سے آگاہ کیا اور اُنہیں اللہ کی حمد بیان کرنے کی ترغیب دی۔ حمد باری دنیا کا انتہائی مہتمم بالشان موضوع ہے۔

یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ حمد سب سے بڑا موضوع اور سب سے اوّلین و اعلیٰ موضوع ہے، ہمارا اس مضمون کو تحریر کرنے کا مقصد تو دنیائے حمد کے منفرد و بے مثل شاعر لطیف اثر کی حمدیہ شاعری کا جائزہ ہے۔ دس دسمبر ۱۹۲۲ء کو حاجی عوض علی کے گھر پیدا ہونے والے لطیف اثر ۱۴ برس کی عمر سے ہی شعر کہنے لگے تھے۔ حضرت ثاقب کانپوری کی شفقت و اصلاح کے سائے تلے یہ شوق پروان چڑھتا رہا اور ہزاروں شعر کہہ ڈالے۔ حمد و نعت کے محرکات کے بارے میں لطیف اثر صاحب فرماتے ہیں کہ ''اللہ توفیق دے تو ایک کیا ہزاروں حمد و نعت کہی جاسکتی ہیں''۔

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کی بات نہیں

لیکن جب اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کی تو اس نااہل بندے نے دو ماہ میں پورا مجموعہ کہہ ڈالا۔ لطیف اثر صاحب کی تصنیفات کا مختصر جائزہ:۔

۱۔ صحیفہ حمد۔ مجموعہ حمد۔ ۱۹۸۸ء کراچی/ ۲۔ صحیفہ نعت۔ مجموعہ نعت۔ ۱۹۸۸ء کراچی/ ۳۔ صحیفہ ذات۔ مجموعہ حمد۔ ۱۹۹۲ء، کراچی/ ۴۔ صحیفہ نور۔ مجموعہ نعت۔ ۱۹۹۲ء، کراچی/ ۵۔ بساط کرب۔ قصائد شہدائے کربلا۔ ۱۹۹۳ء کراچی/ ۶۔ چراغِ راہِ حرم۔ مجموعہ نعت۔ ۱۹۹۴ء۔ کراچی/ ۷۔ سرکارؐ دوعالم۔ مجموعہ نعت (غیر منقوطہ) ۱۹۹۵ء کراچی/ ۸۔ شافع محشرؐ۔ مجموعہ نعت (غیر منقوطہ) ۱۹۹۵ء کراچی/ ۹۔ اللّٰھم۔ مجموعہ حمد (غیر منقوطہ) ۱۹۹۶ء۔ کراچی/ ۱۰۔ احمدؐ و محمدؐ۔ مجموعہ نعت (غیر منقوطہ) ۲۰۰۰ء کراچی/ ۱۱۔ طلوعِ حمد۔ مجموعہ حمد۔ ۲۰۰۰ء۔ کراچی/

زیر ترتیب کتابوں کی فہرست:۔

توسین۔ مجموعہ حمد و نعت/ پیکر نور۔ مجموعہ نعت/ شعاعِ نور۔ مجموعہ حمد/ بارانِ رحمت۔ مجموعہ نعت/ محمد۔ مجموعہ نعت (محمدؐ کی ردیف میں)/ تجلیاتِ نور۔ حمدیہ رباعیات/ احمد۔ مجموعہ نعت

Marfat.com

(حمد کی ردیف میں)/ مجموعہ نعت (حروف تہجی کی ردیف میں)/صحیفہ ذات و صفات مجموعہ حمد (اللہ تعالٰی کے اسمائے گرامی کے ذریعے علاج کا طریقہ بتایا گیا ہے)

لطیف اثر صاحب کے بے مثل شہ پاروں کی فہرست دیکھنے کے بعد یہی کہنا پڑتا ہے کہ ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

لطیف اثر صاحب فروغ حمد و نعت کے خاموش سفیر ہیں، اُنہوں نے سعادت کے اس مختصر سفر میں اتنا طویل راستہ طے کرلیا ہے جس کا اب کوئی حمد گو یا نعت گو تصور ہی کرسکتا ہے، یہ سب رب کریم کے خاص کرم کی بات ہے۔

لطیف اثر کی نمایاں خصوصیات:۔

۱۔ اردو کے پہلے شاعر ہیں کہ جن کے چار مجموعہ حمد شایع ہو چکے ہیں، ان میں ایک مجموعہ غیر منقوط ہے۔

۲۔ لطیف اثر صاحب اس حوالے سے بھی منفرد نعت گو ہیں کہ انکے ۶ مجموعہ نعت شایع ہو چکے ہیں۔ ان میں دو مجموعہ نعت غیر منقوط ہیں۔ آج تک کسی شاعر کے دو مجموعہ نعت (غیر منقوط) شایع نہیں ہوئے ہیں۔ اس حوالے سے بھی منفرد شاعر ہیں۔

کبھی کبھی لطیف اثر صاحب کی تصنیفات کے بارے میں سوچتا ہوں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے، راقم نے کئی مرتبہ کوشش کی ایک حمد اور نعت غیر منقوط کہوں۔ آپ یقین کریں کہ بات ابھی تک دو تین شعروں تک ہی پہنچ سکی ہے، لیکن اللہ تعالٰی کی ذاتِ بابرکات سے امید ہے کہ میری یہ خواہش بھی میرا رب ضرور پوری کرے گا۔ آمین

آیئے اس عظیم حمد گو کے روح پرور حمدیہ کلام سے اپنے قلوب کو منور کرتے ہیں، لطیف اثر صاحب نے اپنی شاعری کا آغاز اس شعر سے کیا ہے ملاحظہ فرمائیں ؎

جلوہ ترا تاحدِ نظر دیکھ رہا ہوں ہوں
اِک حسن کا عالم ہے جدھر دیکھ رہا ہوں

Marfat.com

معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا میں ہی لطیف اثر صاحب کی نگاہِ قلب روشن ہو چکی تھی اور یہ بڑی سعادت کی بات ہے۔ لطیف اثر صاحب کی کہی ہوئی پہلی حمد کا پہلا شعر دیکھیں ۔

ہو زباں پہ مری کیوں نہ کلمہ ترا
میں ہوں بندہ ترا تو ہے میرا خدا

عبد و معبود کے اقرار کے بعد لطیف اثر، ربِ کائنات کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں ۔

قبل از ہر ابتدا ربِ جلیل
بعد از ہر انتہا ربِ جلیل
گرمِ بزمِ مصطفٰے ربِ جلیل
مرحبا صلِ علیٰ ربِ جلیل
دل کے غم خانہ میں میرے آج بھی
صرف تیرا آسرا ربِ جلیل
اور میں کس کی طرف جاؤں بھلا
کون میرا ماسوا ربِ جلیل

لطیف اثر کے یہ اشعار اس بات کی غمازی کر رہے ہیں کہ لطیف اثر نے اپنے دل کے آئینے میں اللہ اور رسولؐ کا نام لکھ لیا ہے، اور جس قلب میں اللہ رسولؐ کی محبت جاگزیں ہو جائے تو پھر اللہ پر توکل کامل ہو جاتا ہے اور جب توکل کامل ہو جاتا ہے تو پھر وہ انسان دنیا و مافیہا کے غموں سے آزاد ہو جاتا ہے اور پھر اس کے کلام کا رنگ یہ ہوتا ہے ۔

نور میں تیرگی نہائی ہے
تو نے وہ انجمن سجائی ہے
دونوں عالم کا حکمراں ہے تو
تیری عظمت دلوں پہ چھائی ہے

Marfat.com

ہر تجلی میں عکس تیرا ہے
یہ بھی انداز خود نمائی ہے

جب کسی انسان کو ہر تجلی میں کسی کے عکس کی جھلکیاں نظر آنے لگیں تو پھر ایسے انسان کو دنیا کے کسی اعزاز کی پروانہیں رہتی بلکہ اس کے لبوں پر کچھ اس طرح کے ترانے مچلنے لگتے ہیں ۔

قند پارے ملے ہیں ہونٹوں کو
مدحت شانِ کبریائی ہے
تیرے دربار کا بھکاری ہوں
رشک شاہی مری گدائی ہے

تاریخ گواہ ہے کہ جس انسان نے اللہ کے نام کا کاسۂ گدائی اپنے گلے میں ڈال لیا پھر اسے تختِ شاہی نہ جچا اور کیوں جچے، دنیا کے لاکھوں نہیں بے شمار بادشاہوں نے اپنی گردنیں رب کے آگے جھکا کر ہی دنیا کے تخت و تاج حاصل کیے اور جنھوں نے سرتابی کی ان سے عزت و عظمت چھین لی گئی اور رسوائی ان کا مقدر بن گئی۔ اللہ عزّ و جل، رب العالمین ہے وہ ہر شے پر قادر ہے، عاجزی اسے پسند ہے۔ لطیف اثر کا اظہار عاجزی دیکھیں، چھوٹی بحر میں ربُ العالمین کی ردیف ہے۔

میں ترا بندہ ہوں رب العالمین
تجھ کو اپناتا ہوں رب العالمین
ہے زباں پہ تیری یکتائی کا ذکر
کس قدر یکتا ہوں ربُ العالمین

Marfat.com

میں اثر ہوں اور دنیا میں ترا
آئینہ خانہ ہوں ربُّ العالمین

لطیف اثر کا اُسلوب منفرد و سادہ ہے اُنہوں نے حمدیہ کلام میں مشکل ردیفوں میں حمدیں کہی ہیں، اللہ ہو۔ ردیف سے اور چھوٹی بحر ہے، اس حمد کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں ؎

ہر بنا ہے بنائے اللہ ہو
کچھ نہیں ما سوائے اللہ ہو
تیری وحدانیت کے آنگن میں
چل رہی ہے ہوائے اللہ ہو
باریابی ترے قدم چومے
کر تلاشِ رضائے اللہ ہو

لطیف اثر نے حمدیہ ادب کو نہ صرف بیش بہا شہ پارے عطا کیے ہیں بلکہ ایسے راستے اختیار کیے ہیں جو ہمیں صرف لطیف اثر کے یہاں ملتے ہیں، مثلاً انہوں نے حمدیہ کلام کے لیے منفرد ردیفوں کا انتخاب کیا ہے، ایک اور مشکل ردیف میں لطیف اثر کے حمدیہ اشعار دیکھیے ؎

رنگ فق ہوگیا ہے باطل کا وحدک انت لاشریک لک
چھڑ گیا ہے کبھی جو ذکر ترا وحدک انت لاشریک لک
رحمتوں کا نزول ہونے لگا خواہشیں مستجاب ہونے لگیں
ذکر تھا تیری بے نیازی کا وحدک انت لاشریک لک

لطیف اثر کی ایک منقوط حمد جس کا آغاز واقعۂ معراج سے ہوتا ہے۔ یوں یہ

Marfat.com

حمد، دوحوالوں سے منفرد قرار پاتی ہے۔

اول:۔ اس حمد کے ہر لفظ پر نقطہ موجود ہے۔

دوم:۔ اس حمد کا آغاز واقعہ معراج سے کیا گیا ہے۔

عرش بریں پہ جلوہ فگن ان کی حضوری
اپنے حبیب کے لیے یہ تیری غفوری
یہ عرش بریں پر جو مقرر ہیں فرشتے
یاد آپؐ کی کرنا بھی سمجھتے ہیں ضروری
ہوتا نہ قلب صاف، دہن صاف، زباں صاف
ذکرِ نبیؐ میں ذکر ترا پہلے ضروری

لطیف اثر کی ایک حمد جو عوام الناس میں بے پناہ مقبول ہوئی، یہ حمد ریڈیو، ٹی وی، پر نشر ہوتی ہے۔ ہر محفل حمد و نعت میں پڑھی جاتی ہے، وطنِ عزیز کے معروف ثنا خوانوں کی آواز میں سننے کا موقع ملا، میرے بیٹوں اور بیٹیوں بلکہ میرے دو چھوٹے بیٹے عبدالرحمٰن طاہر، عبداللہ حسان طاہر جو کہ بالترتیب ۸ اور ۱۱ برس کے ہیں ان کو بھی یہ حمد از بر ہے، مقبول ترین حمد کے اشعار ملاحظہ فرمائیں ۔

ایک طلب ہے ایک ہی خو لا الہ الا ہو
اب تو ہے اور تو ہی تو الا الہ الاہو
تیری عبادت کیا کہنا ، تیری حقیقت کیا کہنا
ہوگئی دنیا قبلہ رو لا الہ الا ہو
اٹھ گئے آنکھوں سے پردے راز کھلے سب جلووں کے
مجھ سے اب کیا دور ہے تو لا الہ الا ہو

Marfat.com

یہ حمد، لطیف اثر کے مجموعہ حمد ''صحیفہ حمد'' سے لی گئی ہے۔ ''صحیفہ حمد'' میں لطیف اثر نے اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے حسنیٰ کو منظوم کیا ہے اور خوبصورت انداز میں منظوم کیا ہے ۔

ہوگئی روشن صبحِ درخشاں اللھم
تیرے کرم کا کیوں نہ ہو امکاں اللھم

لطیف اثر کی حمدیہ شاعری میں نعت کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے، میں اکثر یہ بات کہتا ہوں کہ حمد کو نعت سے نعت کو حمد سے الگ نہیں کیا جاسکتا، لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہ لیا جائے کہ حمد، نعت ہے، نہ نعت کو حمد قرار دیا جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سب سے افضل و اعلیٰ ہے، پھر رب کے بعد نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ معلوم ہوا کہ حمد باری کا مقام سب سے بلند و بالا ہے پھر اس کے بعد نعتِ رسولِ مقبول ﷺ کا مقام آتا ہے۔ لطیف اثر کے ہاں حمد میں نعت کا یہ پہلو اتنی گیرائی اور گہرائی کے ساتھ کسی اور شاعر کے ہاں نہیں ملتا ہے، ملاحظہ فرمائیں ۔

صلِ علیٰ سے گونج اٹھی تیرے حرم کی آج فضا
آئی مدینے کی خوشبو لا الہ الا ہو
تیرے حبیبؐ کے صدقے میں در تک تیرے پہنچا ہے
دل میں اثر کے تیری خو لا الہ الا ہو

☆

نغمہ خود ہے بجائے ساز ملک
راز کب تک رہے گا راز ملک

Marfat.com

تیرے محبوب کے سوا اب تک
کس نے جانا ہے تیرا راز ملک

☆

حمد میں نعت کے پہلو کے عنوان سے لطیف اثر کے ہاں اتنی کثیر تعداد میں اشعار ملتے ہیں، اگر وہ تمام کے تمام نقل کیے جائیں تو یہ مضمون ایک کتاب کی شکل اختیار کر لے گا، اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس عنوان کا اختتام کرتے ہوئے، کچھ طلوعِ حمد کے بارے میں لکھتا ہوں "طلوعِ حمد" اشاعت کی ترتیب میں چوتھے نمبر پر آتا ہے۔ دراصل طلوعِ حمد، لطیف اثر کا پہلا مجموعہ حمد ہے، اس مجموعے کے چوتھے نمبر پر شایع ہونے کی وجوہ لطیف اثر صاحب اپنے مجموعہ نعت "صحیفہ نور" میں بیان کر چکے ہیں۔ "طلوعِ حمد" میں شامل حمد یہ کلام میں، زبان سادہ، مضامین فکر انگیز اور قلب کے تاروں کو چھولینے والے اشعار، قاری کو اپنی جانب متوجہ کرتے ہیں، "طلوعِ حمد" سے منتخب اشعار ملاحظہ فرمایئے ۔

میں آج محوِ تیرے ذکر میں ہوا ہوں بہت
تجھے بھی ان دنوں کیا یاد آرہا ہوں بہت
طفیلِ احمد ﷺ مرسل میں پالیا ہے تجھے
میں خود کو کھو کے تجھے ڈھونڈنے چلا ہوں بہت

☆

میرے لیے یہ سعادت باعثِ صد افتخار ہے کہ، "طلوعِ حمد" کی طباعت و اشاعت میرے حصے میں آئی اور مجھ عاجز کو حضرت لطیف اثر " کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ ربِ کائنات اپنے محبوب ﷺ کے طفیل "طلوعِ حمد" کو اپنی بارگاہ بے کس پناہ میں قبول و مقبول فرمائے اور حضرت لطیف اثر کو روزِ محشر نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

نذرِ لطیف اثرؔ

خوش عقیدہ بھی زود گو بھی اثرؔ
حمد کے چار لائے مجموعے
یہ کرم ربِّ ذوالجلال کا ہے
ارفع و بے مثال ہے اعزاز ہے
سچے انساں تھے حق کی پہچان تھے
رب کے احکام پر وہ ہمیشہ چلے
اس جہاں سے وہ اک دن روانہ ہوئے
شہر خاموش میں ایک گھر لے لیا
شہرِ خاموش میں ان کے گھر پر خدا
رحمتوں کا ہمیشہ رہے سلسلہ
لکھا جو کچھ بڑی محبت ہے یہ
طاہرؔ خستہ جاں کی عقیدت ہے یہ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

لطیف اثر سے گفتگو

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟

ج: ۱۹۲۱ء میں میری پیدائش لکھنؤ کے ایک نہایت معزز گھرانے میں ہوئی۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میرے والد محترم کانپور اور والدہ لکھنؤ سے تعلق رکھتی تھیں، میری پیدائش کانپور میں ہوئی میرے اہل خانہ سادات میں سے تھے والد نہایت زود گو شاعر تھے۔

س: تعلیمی کیفیت اور اپنے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: گریجویٹ ہوں، اپنے استاد علامہ ثاقب کانپوری صاحب اور حسرت موہانی سے بہت متاثر ہوں۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: ۱۹۳۹ء کی میری ایک غزل کا پہلا شعر حمد کا تھا اسی غزل کا دوسرا نعت کا تھا ویسے عام طور پر میری حمدیں اور نعتیں میرے ایک نورانی خواب کی تعبیر ہیں۔

س: حمد باری تعالیٰ شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: فقدان ذوق حمد۔ رضائے الٰہی سے دوری، خوف ادب۔

س: حمد صنف سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: کسی نے سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو لیکن میں نے اس کو صنف سخن ہی کا درجہ دیا ہے۔ لیکن توفیق کی بات ہے جس کو توفیق خداوندی ہے جن میں حُبِّ الٰہی کا فقدان ہو وہ کیا کہہ سکتے ہیں۔ لیکن حمد کہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور وہی کہتا ہے

Marfat.com

جس کے دل میں خدا کی محبت اور خوف بدرجہ اتم موجود ہو۔

س: حمد کے فیوض و برکات کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟

ج: حمد کہنے والے کا دل خدا اور اُس کے محبوب علیہ السلام کی محبت کا ترجمان ہوتا ہے حمد کے اشعار اُس کی زبان پر ہوتے ہیں اور دل یاد رسول علیہ السلام میں ہی محوت رہتا ہے۔

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلو پر روشنی ڈالیں؟

ن: حمد کہنے والوں میں علامہ سرور لاہوری، حافظ لدھیانوی، مضطر خیر آبادی، مظفر وارثی، جمیل عظیم آبادی، سجاد سخن اور طاہر سلطانی۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول علیہ السلام میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کے فضل و کرم سے دو حج کیے اور کئی عمروں کی سعادت حاصل ہوئی۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟

ج: یہ درست ہے'' جہانِ حمد'' واقعی اوّلیت کا درجہ رکھتا ہے ایسی نایاب کتاب میری محدود مطالعہ میں اب تک نہیں آئی میں'' جہانِ حمد'' کی ترقی کے لیے دعا گو ہوں۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: میری زندگی کی یہی تمنا ہے کہ سب لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد لکھیں اور پڑھا کریں۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں نیزان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

Marfat.com

ج: میں مطالبے کو جائز نہیں سمجھتا۔ میرے خیال میں ایسے حضرات ثواب سے محروم رہتے ہیں۔ اُن کے لیے بس بڑا اعزاز یہی ہے کہ وہ مدعو کیے جاتے ہیں۔ ہاں اگر صاحبِ خانہ خوشی سے رقم نذر کرے وہ جائز ہے۔

س: اپنی غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: منقوط حمد کا مجموعہ جس کا نام ابھی تجویز نہیں ہوا ہے۔ طلوعِ حمد، صحیفہ ذات و صفات (حمدیہ مجموعہ) قوسین بھی اس ماہ آجائے گی اس طرح میری کتابوں کی تعداد ۱۸ ہو جائے گی۔

س: اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے طفیل آپ کو عمر دراز عطا فرمائے اور مجھ جیسے مبتدی کو آپ کے علم سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا کرے آپ کے پاس کتابوں کا جو سرمایہ ہے اس سرمایہ کو اگر آپ چاہیں تو جہانِ حمد کے لیے وقف فرمادیں چونکہ جہانِ حمد فروغ حمد و نعت کے لیے کوشاں ہے۔

ج: آپ کو میں نے بیٹا کہا ہے میرے گھر میں جتنی بھی کتابیں ہیں وہ آپ کی ہیں اور آپ ہی اس کے صحیح حقدار ہیں۔

س: آپ وہ واحد شخصیت ہیں کہ جس نے اردو حمدیہ ادب پر سب سے زیادہ کام کیا ہے حمد کے ارتقاء کے لیے مزید کوشاں ہیں۔ آپ کے پانچ حمدیہ مجموعے شایع ہوئے ہیں جن میں ایک غیر منقوط بھی ہے اس کے بارے میں آپ کے تاثرات؟

ج: میں اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے یہ توفیق بخشی۔

س: غیر منقوط حمدیہ مجموعہ کے بارے میں فرمائیں کہ یہ خیال آپ کو کس طرح آیا کیا آپ کو یہ معلوم تھا کہ اس سے پہلے کسی شاعر کا مجموعہ حمد غیر منقوطہ شایع نہیں ہوا ہے؟

ج: میں نے کہا ہے نا کہ یہ سب توفیق خداوندی ہے میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا

Marfat.com

کہ میرا غیر منقوطہ حمدیہ مجموعہ شائع ہوگا۔

س: آپ نے دنیائے حمد و نعت کو حمد و نعت کے عظیم شہ پارے عطا کیے ہیں جن کی مثال ملنا مشکل ہے اس سلسلے میں حکومت کی جانب سے پذیرائی حاصل ہوئی؟

ج: حکومت کی جانب سے مجھے ایک کتاب پر صدارتی ایوارڈ دیا گیا ہے۔

س: آپ حمدیہ ادب کے حوالے سے کوئی مشورہ دینا چاہیں گے۔

ج: یہ جو کام آپ کر رہے ہیں یہ کام جاری رہنا چاہیے پیسے کی کمی ہے لیکن میرا غالب خیال ہے کہ اللہ رب العزت طاہر سلطانی کی غیب سے مدد کرے گا اور آپ اپنے مشن میں کامیاب ہوں گے انشاء اللہ۔

☆☆☆☆☆

دنیائے حمد و نعت کے عظیم شاعر لطیف اثر ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر ۸ جون ۲۰۰۰ء کو ملک عدم کوچ کر گئے۔ اللہ رب العزت جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

(نوٹ) یہ انٹرویو مرحوم کے درِ دولت پر انتقال سے تین ماہ قبل کیا گیا تھا۔

Marfat.com

حافظ لُدھیانوی

نام ؍ حافظ سراج الحق

قلمی نام ؍ حافظ لدھیانوی

ولادت ؍ ۷جولائی ۱۹۲۰ لدھیانہ

وفات ؍ ۱۶؍اکتوبر ۱۹۹۹ء ،فیصل آباد۔

..........☆☆☆☆☆..........

مجموعہ ہائے حمد ؍ (۱) سبحان اللہ وبحمدہٖ ۔

(۲) سبحان اللہ العظیم

(۳) ذوالجلال والاکرام

اشاعت ؍ جولائی ۱۹۹۰ ۔اکتوبر ۱۹۹۰ ۔ ۱۹۹۶

صفحات ؍ ۱۵۶ ۔ ۱۶۰ ۔ ۱۲۸

قیمت ؍ ۵۰روپے ۔۵۰روپے ۔۱۰۰روپے

ناشر ؍ حافظ سراج الحق

بیت الادب ۳۴.جی ، راجر روڈ گلستان کالونی فیصل آباد

Marfat.com

☆ذُوالجلالِ والاِکرام☆

☆سُبحانَ اللہ وبحمدہٖ☆

☆سُبحانَ اللہ العظیم☆

مجموعہ ہائے حمد .... حافظؔ لدھیانوی

۷۔ جولائی ۱۹۲۰ء کو لدھیانہ میں پیدا ہونے والے سراج الحق' حافظ لدھیانوی کسی تعارف کے محتاج نہیں ۱۹۳۸ء میں اُفقِ شاعری پر طلوع ہونے والے سراج نے پندرہ برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کرلیا تھا۔ حافظ مظہر الدین مظہر کی تحریک پر نعت کہنا شروع کی۔ اور پھر مرتے دم تک حمد و نعت کہتے رہے۔ ۵۲ برس کی عمر تک باقاعدگی سے تراویح میں قرآن پاک سناتے رہے۔ جو بہت بڑی سعادت ہے۔ بارہ مرتبہ روضۂ رسول ﷺ پر حاضری دی۔ حافظ لدھیانوی مرحوم سے ملاقات کا شرف اس وقت حاصل ہوا۔ جب الحاج قمر انجم نے آرام باغ مسجد میں حضرت امیر حمزہ کانفرنس کا انعقاد کیا تھا۔ بہت ہی یادگار محفل تھی۔ جس میں کراچی سے قمر انجم، ادیب رائے پوری، مختار اجمیری راقم السطور پنجاب سے حافظ لدھیانوی حفیظ تائب ڈاکٹر ریاض مجید اور ناظم محفل اختر سدید نے شرکت کی تھی۔ یہ کانفرنس اپنی نوعیت کی اوّلین کانفرنس تھی۔ حافظ لدھیانوی انتہائی زودگو اور قادرالکلام شاعر تھے۔ ان کا کلام غلو سے پاک صاف ہونے کے ساتھ ساتھ اثر آفریں بھی ہے۔ فیصل آباد کے اس عظیم حمد گو' کے کلام سے انتخاب آپ کی ذوقِ طبع کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

چشمِ حیرت ہے ترجماں اس کی
دل کی دھڑکن ہے رازداں اس کی
فکر کی بستیاں بساتا ہے
قدرتوں کے نشاں دکھاتا ہے
وادیٔ معرفت میں لاتا ہے
اپنی پہچان وہ کراتا ہے
میرے آنسو ہیں حمد کی صورت
اس نے بخشی ہے بے بہا نعمت

مندرجہ بالا اشعار حافظ صاحب کی حمدیہ مثنوی سے منتخب کیے گئے۔ اور اب ہم آپ کی خدمت میں حافظ صاحب کی مثنوی حمدیہ استمد ادیہ سے منتخب اشعار پیش کر رہے ہیں۔

حمد ہے روزِ ازل کی داستاں
ہر کہیں ہے نقشِ فطرت کا نشاں
ایک حرفِ کُن میں ہے قدرت کا راز
ہے دلِ فطرت میں حرفِ کُن کا ساز
ذکر سے قلبِ پریشاں شاد ہو
خلوتِ جاں یاد سے آباد ہو
گلشنِ ہستی میں تو ہو جلوہ ریز
جس سے میرا ہر نفس ہو عطر بیز
ہو تصور تیرا روحِ زندگی
ذکر سے ہو روح میں تابندگی
شہر کی راہوں میں مقتل سج گئے
ظلم کی روداد کوئی کیا کہے

Marfat.com

ننھے بچوں کے ہوئے ہیں خشک لب
کب ٹلے گی یہ قیامت میرے رب
رحم کی ہو خستہ حالوں پر نظر
ہو شبِ تاریک میں پیدا سحر
زندگی میں لوٹ آئے پھر خوشی
لوٹ آئے دورِ امن و آشتی
بیکسوں پر میرے مولا رحم کر
ڈال دے ان پر محبت کی نظر

حافظ لدھیانوی کی ایک خوبصورت حمد ملاحظہ فرمائیں۔

حمد کی ہیں نشانیاں کیا کیا
ہیں لبوں پر کہانیاں کیا کیا
حسنِ فطرت کا ہر حسیں منظر
دے گیا شادمانیاں کیا کیا
حمد کا دل میں اک سمندر ہے
فکر میں ہیں روانیاں کیا کیا
زندگی کی ترے سہارے پر
غم میں تھیں ناتوانیاں کیا کیا
تیرے آنے سے اے جمالِ ازل
ہو گئیں ضوفشانیاں کیا کیا
حمد کی شکل نعت کی صورت
ہیں میری خوش بیانیاں کیا کیا

Marfat.com

سب کی حاجت روا ہے ذات تری
سب پہ ہیں مہربانیاں کیا کیا
گلِ تازہ کھلا گئی ہے صبا
لب پہ ہیں گل فشانیاں کیا کیا
حمد سے مل گیا سکوں حافظؔ۔
ورنہ تھیں سر گرانیاں کیا کیا

دُعا عبادت کا مغز ہے' اللہ ربّ العزت اور بندے کی درمیان ایک خاص رابطہ ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ حافظ لدھیانوی مرحوم، خالقِ کائنات کے حضور کس خوبصورت انداز سے دُعا گو ہیں۔

ذکر تیرا ہو لب پر صبح و شام
وجہِ تسکینِ جاں ہو تیرا نام
تیرے قرآں پہ عمل میرا
سرمدی لطف دے ترا پیغام
ہو نگاہوں کا نور تیرا گھر
جس پہ رکتی ہے گردشِ ایام
جن پہ ہر دم ہے نور کی بارش
پھر نظر آئیں مجھ کو وہ در و بام
ہو مرے سامنے وہ بیتِ عتیق
جس سے ملتا ہے روح کو آرام

Marfat.com

پھر حرم میں ہو رتجگا میرا
ہو میسّر مجھے بقائے دوام
مجھ کو حاصل رہے رضا تری
ہو میری زندگی کا خوش انجام
حمد کی شکل ہوں مرے آنسو
خامشی میں کروں میں تجھ سے کلام
جب ہو ہنگام نزع حافظ پر
اس کے لب سے ادا ہو تیرا نام

حافظ لدھیانوی صاحب حمد و نعت کی وہ معروف شخصیت ہیں۔ جو کم و بیش چار دہائیوں سے حمد و نعت کے حوالے سے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ اردو میں حمد و نعت کے مجموعے میں جس ایک شاعر کے تین مجموعے اور دوسرے شاعر کے چار مجموعے حمد کے شامل ہیں وہ حافظ صاحب اور لطیف اثر ہی کی ذات ہے۔ حافظ صاحب کے تین حمدیہ مجموعے موجود ہیں۔ ذوالجلال والاکرام' 'سُبحان اللہ و بحمدہٖ' اور 'سُبحان اللہِ العظیم' اس طرح نعت میں بھی سب سے زیادہ کتابیں حافظ صاحب کی ہی شائع ہوئی ہیں۔ ۲۵ کتابیں چھپ چکی ہیں اور چار کتابیں زیرِ طبع ہیں۔

حمد و نعت کے حوالے سے جناب حافظ صاحب کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ

(۱) حمد و نعت کے سب سے زیادہ مجموعے ان ہی کے ہیں۔

(۲) نعتیہ قطعات اور رباعیات میں اولین کتابیں حافظ صاحب ہی کی ہیں۔

(۳) آپ نے اردو میں حرمینِ شریفین کا منظوم سفر نامہ لکھا۔

(۴) حافظ صاحب نے ہی پہلی بار مدینۂ منورہ کے ترانے لکھے۔ جس کی تعداد ۱۹ کے قریب ہے۔

Marfat.com

(۵) حافظ صاحب نے غزل کی معروف صنف کے ساتھ ساتھ مثنوی میں بھی نعت لکھی۔

اردو نعت کے علاوہ کم و بیش ناقدین نے مختلف مضامین دیباچوں مقالات وغیرہ کی صورت میں جن تاثرات اور آراء کا اظہار کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حافظ لدھیانوی ایک ایسے قادرالکلام شاعر ہیں۔جنہوں نے مقدار اور معیار یعنی کمیّت اور کیفیت دونوں حوالوں سے اردونعت کے فروغ میں نمایاں کام کیا ہے۔حافظ صاحب نے حمد و نعت کے حوالے سے ایک تحریک ساز ادارے کا کام کر دکھایا۔ان ہی کی وجہ سے فیصل آباد ایک شہرِنعت بنتا جارہا ہے۔جس میں تحقیقی ،تنقیدی،تدوینی اور تالیفی طور پر نعت کے حوالے سے بہت کام ہوا ہے اور ہورہا ہے۔کم و بیش اردو کے تمام اہم ناقدین نے حافظ صاحب کی اس مساعی جلیلہ کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ان میں چند اسمائے گرامی یہ ہیں۔فیض احمد فیض، ڈاکٹر سیّد عبداللہ، حفیظ جالندھری، عاصی کرنالی، ڈاکٹر وحید قریشی، حفیظ تائب، صوفی فقیر افضل، اسرار احمد سہاروی، نعیم صدیقی، انور سدید، پروفیسر اقبال جاوید۔حافظ صاحب کے حلقہ احباب میں پروفیسر حفیظ تائب ،مجناب ڈاکٹر ریاض مجید، پروفیسر عارف رضا،کوثر علی ،افضل خاکسار، آصف بشیر اور حتیٰ کہ اہل قلم نعت کے حوالے سے سرگرمِ کار ہیں۔حافظ صاحب کی حمدیں اور نعتیں درسی کتابوں میں شامل ہیں۔حافظ صاحب نے حمد و نعت کے لیے جو خدمات انجام دی ہیں اُس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔

اعتراف کے طور پر اعزازات کی فہرست بہت طویل ہے۔

(۱) نعت میں صدارتی ایوارڈ۔ (۲) حسان حمد و نعت ایوارڈ۔

(۳) جنگ ادبی ایوارڈ۔ (۴) سیرت ادبی ایوارڈ۔

(۵) شعبہ اردو گورنمنٹ کالج فیصل آباد کی طرف سے آپ کی خدمات پر ایک تحقیقی مقالہ M.A کے لیے لکھا گیا۔حافظ صاحب کے فکروفن پر لکھے گئے ۔ مضامین ، مقالوں ،تبصروں اور نظموں کی ہی تعداد سینکڑوں کے قریب ہے۔جو حافظ صاجب سے زیادہ کسی اور پر نہیں لکھے گئے۔

Marfat.com

نذرِ حافظ لدھیانوی

حافظ لدھیانوی تھے میرے آقا ﷺ کے غلام
فکر حمد ونعت میں رہتے تھے کھوئے صبح و شام
بزمِ حمد ونعت میں مقبول ہے اُن کا کلام
دل کی گہرائی سے میں کرتا ہوں ان کا احترام
خوف خدا تھا دل میں محبت نبی ﷺ کی تھی
رب نے عطا کیا تھا انہیں خاص اک مقام
حمد وثنا کے گیت فضاؤں میں گھول کر
احباب کو پلاتے تھے حبِّ نبی ﷺ کے جام
طاہر یہ بات سچ ہے حقیقت بھی ہے یہی
حافظ نے حمد ونعت پہ ایسا کیا ہے کام

☆☆☆☆☆

Marfat.com

حافظ لدھیانوی سے گفتگو

س: حافظ صاحب آپ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

ج: میں لدھیانہ میں ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوا۔

س: آپ اپنے والدین اور بچپن کے بارے میں بتائیں؟

ج: حافظ صاحب نے کہا! میرا تعلق علمی خاندان سے ہے۔ میرے والد صاحب علمی شخصیت تھے۔ ابتدا مذہبی تعلیم سے ہوئی اور قرآن پاک حفظ کیا۔ زمانہ تعلیم میں آپ کی قربت ساحر لدھیانوی، میم حسن لطیفی جیسے شخصیات سے رہی ۵۲ سال تک تراویح سنائی ہے۔

س: آغازِ شاعری کے بارے میں کچھ بتانا پسند فرمائیں گے؟

ج: شاعری کی ابتدا تو ۱۹۳۸ء سے کی۔ لیکن حمد و نعت ۱۹۶۵ء سے شروع کی اور پہلے حمد کہی، والد صاحب بھی شاعر تھے۔ ایک دن انہوں نے مجھ سے کہا کہ دیکھو اعظم نے کتنی اچھی نعت کہی ہے اور تمہیں کھیل کود سے فرصت نہیں۔ پھر میں نے معروف شاعر یوسف ظفر کے پیر بھائی صاحب (راولپنڈی) کی تحریک پر حمد و نعت کی ابتدا کی۔ پرانے شاعر اسماء کو منظوم کر دیتے تھے۔ جب کہ موجودہ شاعر نے حمد و نعت کے دائرے کو وسیع کیا ہے۔

س: حمد صنف ہے کہ نہیں؟

ج: حمد بالکل صنفِ سخن ہے۔ چونکہ حمد و نعت اپنی نوعیت کے اعتبار سے موضوعی اصنافِ سخن کا درجہ رکھتی ہے۔

س: حمد و نعت کے فیوض برکات کے بارے میں ارشاد فرمایئے؟

Marfat.com

ج: حافظ صاحب نے فرمایا جو کچھ بھی ملا ہے اسی حوالے سے ہی ملا ہے اور اسکا صلہ ضرور ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکا اجر روزِ قیامت دے گا۔ یہ عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔

سوال: کیا آپ نے روضہ رسول ﷺ پر حاضری دی ہے؟

جواب: کم سے کم ۱۲ مرتبہ مدینہ منور جا چکا ہوں۔ میری حمد و نعت دینی تاثرات کا مظہر ہے۔ بس یہ دیکھ لیں کہ۔

ملا ہے بار ہا اس در پہ حاضری کا شرف
جہاں فرشتہ بھی بارِ دگر نہیں آیا

☆

بند کی آنکھ حرم جا پہنچے
یہ نئی راہ نکالی ہم نے

س: جہانِ حمد کے بارے میں آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: اللہ آپ کو توفیق دے۔ حمد پر زیادہ سے زیادہ کام کرنا چاہیے۔ آپ اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے جہانِ حمد یقیناً حمد یہ ادب میں نقشِ اول ہے میری دعا ہے یہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے۔

س: فروغِ حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: حکومت مقدور بھر کام کر رہی ہے۔ ایک سیرت فاؤنڈیشن بن جانے اور حمد و نعت کی کتابیں شایع ہوں (جیسا کہ ضیاء الحق مرحوم کے زمانے میں تھا) اور ہر یونیورسٹی میں ایک چیئر ہونی چاہئے تا کہ حمد و نعت کی جانب زیادہ سے زیادہ کام ہو۔

س: آخری خواہش؟

ج: مرتے دم تک حمد و نعت کہتے رہیں۔

Marfat.com

س: کیا حمد و نعت کی محفلوں میں رقم طے کر کے شرکت کرنا جائز ہے؟

ج: حمد و نعت میں شرکت کرنے والا نعت خواں معاوضہ نہ لے۔ اگر کوئی دور دراز سے شرکت کے لیے آئے تو خود ہی خیال کر لینا چاہیے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

پاکستان کے نامور حمد گو نعت گو حافظ لدھیانوی ۱۶/ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر ملک جاودانی کوچ کر گئے۔ اللہ ربُّ العزت آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

میں ممنون ہوں پروفیسر مقصود پرویز کا انھوں نے میرے سوال نامے کو حافظ لدھیانوی کی خدمت میں پیش کیا اور ان کے جوابات و نیک خواہشات مجھ تک پہنچائے۔

Marfat.com

کاوشؔ زیدی

نام : سیّد ماجد علی زیدی
قلمی نام : کاوش زیدی
ولادت : ۵ مارچ ۱۹۲۲ء ملیح آباد لکھنؤ
پتا : گورنمنٹ اسلامیہ کالج، فیصل آباد، پیپلز کالونی، فیصل آباد

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد : بحضورِ حق تعالیٰ
اشاعت : ستمبر ۱۹۹۰ء فیصل آباد
صفحات : ۱۲۸
قیمت : ۹۰ روپے
ناشر : سیّد خالد مسعود۔ سیّد معتصم مسعود
قصر نکہت، ۱/۱ اے۔ ۳ سنٹرل اسٹریٹ نمبر ۹۔
ڈیفنس سوسائٹی۔ کراچی ۷۵۵۰۰۔ پاکستان

Marfat.com

بحضورِ حق تعالیٰ

(مجموعہ حمد)

۹/ اگست کو نماز جمعہ ادا کر کے جب گھر پہنچا تو معلوم ہوا کہ ممتاز نعت محقق، ادیب، نقاد جناب ڈاکٹر ریاض مجید صاحب نے فیصل آباد سے ٹی سی ایس کے ذریعہ مجموعہ حمد،، بحضور حق تعالیٰ بھیج کر میری دیرینہ خواہش پوری کر دی میں نے فوری طور پر اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا اور ڈاکٹر ریاض مجید صاحب کے لیے دل کی گہرائی سے دعا کی ڈاکٹر صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں پھر بھی دل چاہ رہا ہے کہ قارئین سے ڈاکٹر صاحب کا مختصر تعارف کرادوں..... ڈاکٹر ریاض مجید صاحب پہلے خوش نصیب پاکستانی ہیں جنہوں نے اردو نعت میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو ڈاکٹر صاحب کے مقدر کا ستارہ بن کر تاریخ اردو نعت میں جگمگاتا رہے گا پختہ کار خوش فکر نعت گو شاعر ہیں آپ کے کئی مجموعے شایع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ حمد کا مجموعہ طباعت کے مراحل میں ہے اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کا کام ایک الگ مضمون کا متقاضی ہے اللہ تبارک تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو صحت و تندرستی کے ساتھ فروغ حمد و نعت کے سفر میں رواں دواں رکھے اس ساری تمہید کا مقصد محترم ماجد علی کاوش زیدی کے مجموعے حمد،، بحضور حق تعالیٰ، کا تعارف و مطالعہ ہے لیکن اس سے پہلے کاوش زیدی صاحب کے مختصر کوائف درج کیے جاتے ہیں سید ماجد علی نے سید عابد علی کے گھر میں ۵ مارچ ۱۹۲۲ء کو آنکھ کھولی، آپ کا آبائی شہر ملیح آباد ضلع لکھنؤ ہے آپ کے والد ماجد سادات گھرانے کے چشم و چراغ تھے سید ماجد علی سُنّی العقیدہ مسلمان ہیں اور بچپن سے صوم و صلواۃ کے پابند ہیں درس و تدریس سے وابستہ رہے ۱۹۸۲ء میں اسلامیہ کالج فیصل آباد سے پرنسپل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے کاوش زیدی صاحب اپنی اہلیہ کے ہمراہ حج بیت اللہ اور روضۂ رسول اکرمؐ کی

Marfat.com

زیارت سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔

کاوش زیدی کی تصانیف تاریخ پاک و ہند (۱۹۵۶ء) تاریخ اسلام (۱۹۵۷ء) تاریخ انگلستان (۱۹۵۹ء) ان کتابوں کی طباعت و اشاعت قومی کتب خانہ لاہور نے کی، چوتھی کتاب مجموعہ حمد ''بحضور حق تعالیٰ'' ایک سو اٹھائیس صفحات پر مشتمل ہے کتاب کا انتساب مصنف نے اپنی ہمشیرۂ عزیزہ سیّدہ مومنہ خاتون کے نام کیا ہے حرفِ آغاز کے عنوان سے مصنف کتاب کے محرکات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مہربان دوست نامور نعت گو حافظ لدھیانویؒ جناب حافظ ارشد، پروفیسر مظفر عالم اور اپنے بھانجوں سیّد محتشم مسعود سیّد خالد مسعود کا شکریہ ادا کیا ہے۔

سیّد ماجد علی کاوش زیدی کا تعارف، جناب پروفیسر مظفر عالم جاوید صاحب صدر شعبۂ اردو گورمنٹ اسلامیہ کالج فیصل آباد نے کرایا ہے، تقریظ ممتاز اسکالر پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب کے زور قلم کا نتیجہ ہے صاحب کتاب حمد گویان کی فہرست میں کاوش زیدی نویں نمبر پر ہیں۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

مشہور ماہر تعلیم محقق و ادیب پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب رقمطراز ہیں کہ ماجد سیّد علی کاوش زیدی قابل اُستاد باعتماد محقق ماہر منتظم ہونے کے ساتھ ایک پختہ فکر شاعر بھی ہیں بچپن سے ہی شعر و ادب سے دلچسپی رہی مگر منصب کا رکھ رکھاؤ غالب رہا جذبہ منہ زور ہوا بھی تو صفحۂ قرطاس کے قفل میں بند کر دیا اس طرح شعر شاعر سے قارئین تک سفر سے محروم رہا ملازمت کی صحرا نوردی فراغت نے تنگئ وقت کا حصار بھی توڑا اور ہویدا ہونے کا حوصلہ بھی دیا بند ٹوٹے تو شعر آبشار کی روانی کے ساتھ برسنے لگا اور چند ہی دنوں میں حمدیہ اور نعتیہ مجموعوں کی شکل میں نمودار ہوا حوالہ (بحضور حق تعالیٰ ص ۱۸) زیدی کی حمدیہ شاعری کے مطالعے سے یہ بات سامنے آئی کہ کاوش زیدی کا قرآن و حدیث کا

Marfat.com

مطالعہ قابلِ تعریف ہے اُن کی شاعری میں قرآن و حدیث کی صدائیں صاف سنائی دیتی ہیں اور یہ صدائیں قلب میں اترتی چلی جاتی ہیں محترم کاوش صاحب کی یہ کاوش اردو حمد یہ ادب میں علمی اور فنی حوالوں سے گراں قدر اضافہ ہے قارئین محترم اب آپ کی خدمت میں پختہ کار شاعر کاوش زیدی کے مجموعہ حمد،،بحضور حق تعالیٰ،،سے منتخب اشعار پیش کیے جاتے ہیں ۔

اے خالقِ زمین و فلک مہرو ماہتاب
ذرّے ہیں تجلّی سے تری رشکِ آفتاب
محروم تجلّی سے تری جو بھی نظر ہے
ویرانیء صحرا ہے فقط وادیٔ بے آب

☆

ذرّے ذرّے میں ہے ضیا تیری
قطرے قطرے میں ہے صفا تیری
حسن و رعنائی سے ہوا ظاہر
کتنی رنگین ہے ادا تیری
طالبِ قطرہ ہے فقط کاوش
بحرِ ذخّار ہے سخا تیری

☆

قدرت کا تیری سارے منظر میں ہے ظہور
وہ رات کا سماں ہو کہ وقتِ سحر کا نور
کاوش پہ ہو نگاہِ کرم ربِّ ذوالجلال
حاضر ہے ایک بندہ عاجز ترے حضور

Marfat.com

گل پوش پہاڑوں میں تو ہی جلوہ نما ہے
کہسار کے چشموں میں تو ہی نغمہ سرا ہے
تخئیل کی رفعت نے کہاں تجھ کو چھوا ہے
ادراک سے انساں کے بہت دور رہا ہے
ہوتا نہیں آرام و مصائب سے پریشاں
جو تیری رضا ہے وہی کاوش کی رضا ہے

☆

نیرنگئ نظارۂ شام و سحر میں ہے
تیرا ہی نور جلوۂ شمس و قمر میں ہے
رکھتی ہے سجدہ ریز جبینِ نیاز کو
وہ سوزشِ مدام جو قلب و جگر میں ہے

☆

موسمِ گل کی ہواؤں میں لطافت تیری
بحرِ ذخّار کی موجوں میں جلالت تیری
موجۂ بادِ بہاری میں ہے فرحت تیری
سبزہ زاروں کی بہاروں میں ہے نزہت تیری
وادئ وہم و گماں میں وہ بھٹکتا رہتا
ذہن کاوش پہ جو نہ کھل جاتی حقیقت تیری

☆

میں کہ تیرا حقیر بندہ ہوں
تیرے لطف و کرم سے زندہ ہوں

Marfat.com

سر بسر معصیت میں ڈوبا ہوں
میں گناہ و خطا کا پُتلا ہوں

......☆......

در گزر کر مری خطاؤں سے
پاک کردے مجھے گناہوں سے

......☆......

جدھر بھی آنکھ اُٹھاتا ہوں بے گماں تو ہے
اگرچہ عقل کا دعوٰی ہے بے نشاں تو ہے

ہم ''بحضور حق تعالیٰ'' کی اشاعت پہ کاوش زیدی صاحب کو مبارک باد پیش کرتے ہیں
چند اشعار جناب کاوش زیدی کی نذر ہے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ کاوشؔ زیدی

درس و تدریس میں نام پیدا کیا ہے
روشنی علم کی خوب تقسیم کی
حمد باری سے رشتے کو پختہ کیا
شاعری کا جمالی تصور لیے
فکر کو حمد کے رخ کی جانب کیا
یہ بھی انمول تم کو سعادت ملی
رب کی قربت ملی
کتنے خوش بخت ہو حمد کے واسطے
رب نے تم کو چنا
طاہرِ خستہ جاں،
کی یہی ہے دعا
حمد کا سائباں سر پہ قائم رہے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

لالہ صحرائی

نام	؛	چوہدری محمد صادق
قلمی نام	؛	لالہ صحرائی
ولادت	؛	۱۹۲۰ء
وفات	؛	۷ر جولائی ۲۰۰۰ء، بروز جمعۃ المبارک

..........☆☆☆☆☆..........

مجموعہ حمد	؛	قلم سجدے
اشاعت	؛	۱۹۹۳ء، کراچی
صفحات	؛	۱۴۴
قیمت	؛	۸۰ روپے
ناشر	؛	ادارۂ مطبوعاتِ تکبیر

اے ون ۔ تیسری منزل ۔ ناملکو سینٹر،
کیمبل اسٹریٹ، کراچی

Marfat.com

قلم سجدے

(مجموعہ حمد)

سورۂ شعراء میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے

اور شاعروں کی راہ تو بے راہ لوگ چلا کرتے ہیں۔اے مخاطب کیا۔ تم کو معلوم نہیں کہ وہ (شاعر) (لوگ خیالی مضامین کے) ہر میدان میں حیران پھرا کرتے ہیں اور زبان سے وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ہاں مگر جو لوگ ایمان لائے اچھے کام کیے اور انھوں نے (اپنے اشعار میں) کثرت سے رب کائنات کا ذکر کیا اور انھوں نے بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہو چکا،اس کا بدلہ لیا اور عنقریب ان لوگوں کو معلوم ہو جائے گا جنہوں نے (حقوق اللہ وغیرہ میں) ظلم کر رکھا ہے کہ کیسی جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے۔

خوش نصیب ہیں وہ شعراء کرام جنہوں نے اپنی فکر اور اپنے قلم کا رشتہ حمد و نعت سے جوڑ لیا ہے اسی معتبر قبیلے سے تعلق رکھنے والے چوہدری محمد صادق، لالہ صحرائی توشہ آخرت کے طور پر چار اہم تحفے بارگاہِ رب کائنات میں لے کر پیش ہوئے ہیں۔

اوّل، لالہ زارِ نعت (مجموعہ نعت) ۱۹۹۱ء ، بارانِ نعت ۱۹۹۲ء،قلم سجدے مجموعہ حمد ۱۹۹۳ء غزواتِ رحمتہ للعالمین ۱۹۹۷ لالہ صحرائی ہم سے بہت جلد جدا ہو گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اللہ تبارک وتعالی ان کی مغفرت فرمائے (آمین) یقیناً یہ شہ پارے ان کی بخشش کا ذریعہ بنیں گے۔

ابھی کچھ ہی عرصہ قبل مرحوم کا خط غالباً اگست ۱۹۹۹ء میں موصول ہوا خط کا متن ملاحظہ فرمائیے۔

Marfat.com

مکرمی جناب طاہر سلطانی

اسلام علیکم

''مجھے یہ جان کر بہت مسرت ہوئی کہ آپ جہانِ حمد کے نام سے ایک کتابی سلسلہ شائع فرمارہے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کی اس مبارک کاوش کو قبول فرمائے۔(آمین)

حصول برکت کی خاطر آپ کو اس عریضہ کے ہمراہ اپنی ایک حمد ارسال کر رہا ہوں پسند آئے، تو جہانِ حمد کے کسی شمارہ میں میرے قلمی نام لالہ صحرائی سے شامل فرمادیں۔ایک وضاحت یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میری لکھی ہوئی، ہر حمد کا مقطع ہمیشہ نعتیہ ہوتا ہے کچھ عرصے پہلے سو حمدوں پر مشتمل میرا مجموعہ حمد ''قلم سجدے'' شائع ہو چکا ہے تاہم مرسلہ حمد اس مجموعہ میں شامل نہیں ہے''۔

والسلام طالبِ دعا۔محمد صادق لالہ صحرائی۔

مرحوم کا یہ محبت بھرا عریضہ جہانِ حمد شمارہ نمبر۳ میں شائع ہوا تھا چوتھا شمارہ جو ''خواتین نمبر'' تھا لہٰذا پانچویں شمارہ میں لالہ صحرائی مرحوم کی ارسال کردہ حمد شائع کی گئی آپ کے ذوقِ طبع کے لیے مرحوم کی ارسال کردہ، حمد پیش کی جاتی ہے۔

فردِ اعمال پہ جو میری خطا نے لکھا
عفو کا حرف وہاں تیری عطا نے لکھا
لکھا ہر ایک عمل تیری مشیت نے مرا
کیا ہے مطلوب تجھے؟ تیری رضا نے لکھا
تو ہی کرتا ہے عطا بادِ موافق ان کو
بادبانوں پہ ترا نام ہوا نے لکھا
وہ چمک اٹھے گا محشر میں ستارہ بن کر

Marfat.com

نقشِ سجدہ جو جبینوں پہ وفا نے لکھا
دمک اٹھا تیرے پیغام کی تابانی سے

گل کے رخسار پہ جو بادِ صبا نے لکھا
دیکھتا ہوں میں ترا بابِ کرم حسرت سے

کاش واں پہنچے عریضہ جو دعا نے لکھا
تجھ سے جو عہدِ اطاعت کیا تھا روزِ ازل

ہے وہی خونِ شہیدانِ وفا نے لکھا
تیری آیات جو مخفی ہیں نگاہِ دل سے

اپنے سینے پہ انہیں ارض و سما نے لکھا
ہے امت صفحۂ ہستی پہ وہ تحریر جلی

جس کو تکبیر کے نعروں کی صدا نے لکھا
لوحِ قسمت پہ ہوا حرف سعادت تحریر

امتی ان ﷺ کا مجھے تیری رضا نے لکھا

(لالہ صحرائی)

لالہ صحرائی کے مجموعۂ حمد ''قلم سجدے'' کے بارے میں آگہی ہونے کے بعد تو قلب بڑا بے چین رہنے لگا یہ بے چینی مزید بڑھتی رہی دعائیں کرنے لگا مولا! قلم سجدے، کہیں سے اڑ کر میرے گھر پہنچ جائے اس سلسلے میں لالہ صحرائی کو خط بھی لکھا مرحوم نے جواب میں لکھا کہ، یہ کتاب کراچی سے چھپی تھی میری لائبریری میں صرف ایک نسخہ ہے بہرکیف کراچی کے معروف مقامات بالخصوص اردو بازار میں اور نہ ہی کسی دوسری لائبریری میں (قلم سجدے) دستیاب ہو سکی آخر کار طے کیا کہ جناب حفیظ تائب صاحب، جناب راجا رشید محمود، جناب ڈاکٹر ریاض مجید صاحب، جناب پروفیسر جعفر بلوچ صاحب کو خطوط لکھیں

Marfat.com

جائیں اور دوسرے ہی دن میں نے ان صاحبان علم و ہنر کو خطوط روانہ کر دیے نیز فون پر بھی رابطے کیے چند ہفتوں ہی میں صاحب طرز نعت گو جناب پروفیسر جعفر بلوچ صاحب نے یہ مژدہ سنایا کہ میں نے کتاب قلم سجدے حاصل کر لی ہے۔کل ہی آپ کو روانہ کر دوں گا ۔

تیرے آنے کا انتظار رہا
ہر گھڑی موسم بہار رہا

گرامی قدر پروفیسر جعفر بلوچ کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ کا مجموعہ نعت (بیعت) شائع ہو کر اہل علم سے داد و تحسین حاصل کر چکا ہے بہت ہی پیارے انسان ہیں شاید سعید الرحمن سرور بارہ بنکوی نے ان جیسے ہی انسانوں کے لیے یہ شعر کہا تھا ۔

جن سے مل کر زندگی سے عشق ہو جائے وہ لوگ
آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں مگر ایسے بھی ہیں

لیجیے میری تمنا بر آئی الحمدللہ قلم سجدے میرے ہاتھوں میں ہے اور زباں پر پروفیسر جعفر بلوچ صاحب کے لیے دعائیں ہی دعائیں ہیں

پروفیسر صاحب شوگر کے مریض ہیں قارئین محترم آپ سے درخواست ہے کہ پروفیسر جعفر بلوچ صاحب کی صحت کے لیے دعائے خیر فرمائیں کہ اللہ رب العزت انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے ۔ آمین ،آیئے اب ہم لالہ صحرائیؔ کے مجموعہ کلام ،قلم سجدے، کا تعارف اور ان کی حمدیہ شاعری سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

قلم سجدے ایک سو ایک حمدوں سے مزین ہے ۔ ہر حمد کے مقطعہ میں نعت رسول مقبول ﷺ کی گونج لالہ صحرائی کی جانب سے ایک منفرد اور حسین جدت ہے۔قلم سجدے ،،کا آغاز لالہ صحرائی اس خوبصورت دعا سے کرتے ہیں ۔

حمد خدائے پاک کی توفیق پاؤں میں
نغمے عبودیت کے شب و روز گاؤں میں

مقطعہ میں یقین کامل کا اظہار فرماتے ہیں ۔

Marfat.com

عرفاں خدا کی ذات کا پاؤں گا بالیقیں
گر مصطفےٰ کی ذات کا عرفاں بھی پاؤں میں

اعتراف بندگی اور سطحِ بندگی کا تجزیہ کرتے ہوئے کہتے ہیں ۔

میں کیا ہوں اور کیا ہے مری سطحِ بندگی
حق یہ ہے حق نہ تیرا ہوا آج تک ادا

مقطع میں شکر پروردگار کا انداز دیکھیے ۔

قرباں میں تیرے فضل کے، اے ربِ کائنات
فخرِ رُسل ﷺ کا امّتی مجھ کو بنا دیا

اللہ ربُ العزت کے نور سے دونوں جہاں روشن ہیں وہی کارساز دو عالم ہے وہی رزق رساں ہے وہی وسوسوں اور اوہام سے نجات دیتا ہے لالہ صحرائی رمزِ توحید کو اپنا دبستاں قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

جب بھی کی تیری ثنا، تجدید ایماں ہوگئی
حمد تیری اے خدا بخشش کا ساماں ہوگئی
جب کبھی دل میں ہوا طوفاں اطاعت کا بپا
میری سب کی سب انا پھر غرق طوفاں ہوگئی
جب سے دل میں پرچم توحید ہے سایہ فگن
شوکت باطل مری نظروں سے پنہا ہوگئی

چھوٹی بحر میں کہی گئی ایک خوبصورت حمد جس کے قوافی قابل توجہ ہیں ۔

مالک جو ہے اللہ کی ذات اکیلی
حل آپ ہی ہو جاتی ہے دنیا کی پہیلی
اللہ کی رحمت پہ توکل ہوا جب سے
آفت جو پڑی سر پہ مری میں نے ہے جھیلی

Marfat.com

جس دل میں نہیں خوفِ خدا ذوق عبادت
شیطان ہے یار اس کا وہ شیطان کا بیلی

ہے ایک فقط ایک خدا جس کی عطا سے
خالی نہیں رہتی کبھی سائل کی ہتھیلی

پایا ہے جواب نورِ یقیں ربِّ جہاں کا
آباد دو درخشاں ہے مرے دل کی حویلی

جب ذکر نبی آیا تو بہہ نکلے ہیں آنسو
آنکھوں میں خدا نے مری نعمت ہے انڈیلی

لالہ صحرائی کے ہر شعر میں پیغام وحدانیت موجود ہے، تاہم ان کی حمدیہ شاعری کو ان کے حسنِ عقیدت نے بے مثال بنادیا ہے زبان شستہ مضامین پر مغز اور معیاری ہیں۔نئی نئی زمینیں ''قلم سجدے'' کی اہمیت اور افادیت کا احساس دلاتے ہیں بلاشبہ ''قلم سجدے'' حمدیہ ادب میں ایک حسین اضافہ ہے۔ لالہ صحرائی نے ذکر کی محفلیں اس خلوص و محبت سے سجائیں کہ ان کی آنکھیں منور اور دل کی حویلی ہمیشہ کے لیے درخشاں و آباد ہوگئیں قارئین محترم جی چاہ رہا ہے کہ آپ کی خدمت میں جناب مولانا مظہر علی خاں مدنی جنھیں ایک طویل عرصے سے مدینہ منورہ میں قیام کی سعادت حاصل ہے اور نامور شاعر معروف نعت گو جناب پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی صاحب جنھوں نے حال ہی میں حمد ونعت پر فارسی شعری اثرات کے عنوان پر پی،ایچ،ڈی کیا ہے کے ارشادات پیش کروں جو کہ ان صاحبان اہلِ علم نے لالہ صحرائی مرحوم کی حمدیہ شاعری کے بارے میں فرمائے ہیں ساتھ ہی ساتھ ہم حضرت عاصی کرنالی صاحب کو حمد ونعت پر پی ایچ ڈی کرنے پر دلی مبارکباد بھی پیش کرتے ہیں۔

لالہ صحرائی کے حمدیہ کلام میں سلاست و بلاغت کے ساتھ ساتھ نئے نئے قوافی ور دلکش انداز بیاں کے علاوہ تخیل کی گہرائی نے کلام کے حسن کو دوبالا کردیا ہے۔

Marfat.com

مولانا مظہر علی خاں مدنی ''قلم سجدے'' میں اللہ تعالیٰ کے جلال و جمال کی تصویریں ہیں اس کی ربوبیت خالقیت، قدرت رحمیّت اور رحمانیت کی تجلیات کے نقوش ہیں۔ فطرت کائنات اور حیات کے گلستانوں میں اس کی شانِ تخلیق اور حسنِ نظم و عدل کی گل کاری ہے معبود سے عبد کے رابطے کی صورتیں ہیں اپنے عجز و عبودیت کے ساتھ ساتھ مناجات اور مغفرت کے مضامین ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام و فرامین اور قرآنی تعلیمات و تبلیغات کے مرقعے ہیں۔ لالہ صحرائی کی تمام ترحمدیہ شاعری کا ماحصل توحید الہیٰ سے امت محمدیہ کا فکری قلبی، ذہنی اور عملی رابطہ ہے تاکہ ہم مرکزِ توحید سے وابستہ ہوکر اپنے اندر وحدت فکر و عمل کی شان پیدا کرسکیں توحید ہمارے ظاہر و باطن میں نفوذ کر جائے اور ہم سراپا عبدیت ہوکر اقوام عالم پر غلبہ پاسکیں اور فلاحِ دارین کے اعزازات سے شرف یاب ہوسکیں۔

پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی لالہ صحرائی کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ اپنے سابقہ نعتیہ مجموعوں کی مانند الحمدللہ زیرِ نظر حمدیہ مجموعہ کی ترتیب واشاعت کے تمام مراحل کے دوران بھی مجھے اردو کے مایۂ ناز قادرالکلام شاعر جناب پروفیسر عاصی کرنالی کی مشفقانہ رہنمائی اور پر خلوص اعانت حاصل رہی ہے۔ ۱۹۲۰ء میں پیدا ہونے والا قلم سجدے، کا شاعر ۷؍جولائی ۲۰۰۰ء بروز جمعہ کو اپنے خالقِ حقیقی سے جاملا۔ چوہدری محمد صادق لالہ صحرائی کی نماز جنازہ ۸؍جولائی بروز ہفتہ ۲۰۰۰ء بعد نماز عصر مقامی گورنمنٹ ہائی اسکول کے گراؤنڈ میں ادا کی گئی اس کے بعد شہر سے قریب قبرستان میں والدین، بہنوں اور چھوٹے بھائی کے قریب سپرد خاک کیا گیا۔

ہم لالہ صحرائی مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت انہیں روزِ محشر نبی کریم سرورِ انبیاء احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے (آمین)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ لالہ صحرائی

سجدے جس کے قلم نے کیے بارہا
جس کی فکرِ حسیں بھی منور رہی
جس نے لفظوں میں موتی پروئے بہت
ہیں مضامین جس کے بہت معتبر
حمد لب پر رہی دل میں نعتِ نبی
یہ بھی انداز لالہ تمھارا رہا
ساری حمدوں کے مقطعے تمھارے مگر
حبِ سرکار کی ایک پہچان ہیں
نام صادق ہے اور لالہ صحرائی بھی
حمد میں جس کی گہرائی گیرائی بھی
طاہرؔ بے نوا اور کیا دے دعا
لالہ صحرائی کی مغفرت کر خدا
بس یہی ہے دعا بس یہی ہے دعا

☆☆☆☆☆

Marfat.com

اَبرار کرت پوری

نام	:	قاضی ابرار حسین
قلمی نام	:	ابرار کرت پوری
ولادت	:	۱۴ جنوری ۱۹۳۹
پتا	:	۲۲۲۴۔ چتلی قبر دھلی نمبر ۶
		دیال سنگھ کالج دھلی یونیورسٹی

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد	:	خالقِ ذوالجلال
اشاعت	:	۱۹۹۴
صفحات	:	۱۶۰
قیمت	:	۱۰۰ روپے
ناشر	:	مخدوم زادہ مختار عثمانی

Marfat.com

خالقِ ذوالجلال

(مجموعہ حمد)

ابرار کرت پوری کئی حوالوں سے خوش قسمت شاعر ہیں، مجموعہ حمد سے پہلے وہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں مجموعہ نعت ''ورفعنا لک ذکرک'' ۱۹۸۷ء میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ مجموعہ حمد کے حوالے سے ان کا شمار ان چنیدہ شعراء میں ہوتا ہے جن کے مجموعہ ہائے حمد شایع ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ کے کرم سے یہ اعزاز بھی اُن کے حصہ میں آیا کہ تقسیم کے بعد وہ بھارت کے دوسرے شاعر ہیں کہ جن کا مجموعہ حمد ''خالق ذوالجلال'' ۱۹۹۴ء میں دہلی سے شایع ہوا۔ ابرار کرت پوری ایک کہنہ مشق شاعر ہیں، انہوں نے خود کو غزل، نظم، قطعات، کی راہوں سے گزار کر اپنی شاعری کا رخ حمد و نعت کی جانب کرلیا ہے۔ پروفیسر نثار احمد فاروقی (شعبۂ عربی دلی یونیورسٹی) ابرار کی نعتیہ شاعری کے بارے میں رقم طراز ہیں کہ ابرارؔ کی نعتیں دل کی آواز معلوم ہوتی ہیں ادبی اعتبار سے ان کا وصف یہ ہے کہ نئی زمینوں کا انتخاب کیا ہے، اور اسلوب کی جدت کا اہتمام رکھا ہے، ممتاز شاعر، ادیب، نقاد، جناب رئیس امروہوی مرحوم کی رائے ملاحظہ فرمائیں۔ ابرار کرت پوری نے نعت میں اپنے رنگِ سخن اور آہنگ فن کو برقرار رکھا ہے۔

ہمارا مقصد تو ابرار کرت پوری کی حمدیہ شاعری پر گفتگو کرنا ہے تمہیداً یہ حوالے آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں چونکہ ابرار کا یہ شعری مجموعہ ''خالق ذوالجلال'' کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ اس کا پیش لفظ معروف ادیب و نقاد پروفیسر عنوان چشتی نے تحریر فرمایا ہے۔ کتاب کا انتساب ابرار کرت پوری نے اپنی والدہ ماجدہ کے نام کیا ہے۔

ابرار کرت پوری نے حمدیہ شاعری میں جدت اسلوب اور فکر نو کا اہتمام کیا ہے اور وہ اس میں کامیاب نظر آتے ہیں، میرا ایمان ہے کہ شاعر جب اپنی فکر کو حمد کے

Marfat.com

لیے دعا کرتا ہے تو کامیابی اس کے قدم چومتی ہے، شاعر تو ہندوستان میں بہت ہیں، مگر جو عزت و منزلت ابرار کرت پوری کے حصے میں آئی دیگر شعراء اس سے محروم ہیں، خوش بخت ابرار کرت پوری کے حمدیہ کلام سے منتخب اشعار پیش کئے جاتے ہیں۔ ابرار بارگاہِ ایزدی میں دعا گو ہیں۔

ہو اُس سے ابتدا اللہ سب سے اعلیٰ ہے
وہ مہربان نہایت رحمت والا ہے
تمام حمد ہیں اللہ کی، یقین رہے
دیواں میں مرتبتِ عالمین رہے
ہے مہربان وہ حصہ مرے یقین کا ہے
یہ بات حق ہے کہ مالک وہ یومِ دین کا ہے
اے ربِّ عالمین ان کے تو قرب سے بھی بچا
وہ بدنصیب کہ جن پر غضب ہوا تیرا

اللہ ربُّ العزت ہر شے پر قادر ہے، وہ حاکموں کا حاکم ہے، وہ سب سے بڑا منصف ہے جس کی عدالت سب سے افضل و برتر ہے۔ ابرار کرت پوری نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اعتراف کچھ اس طرح کیا ہے۔

ارض سے تابہ سماوات ہے قدرت تیری
ہر نئی صبح کے منظر میں ہے حکمت تیری
یہ حقیقت ہے بڑا تجھ سے نہیں ہے کوئی
ارفع و اعلیٰ ہر اک شئے پہ ہے سبقت تیری
ذہنِ انساں کسی صورت نہ جسے سوچ سکے
اُس مکاں تک مرے خالق ہے حکومت تیری

Marfat.com

ابرار کی ایک نظم، ''خالق ذوالجلال'' جس میں ان کا اُسلوب تمام تر نغمگی لیے ہوئے ہے ۔

تو ہی معبود ہے میرا مسجود ہے
سب خلائق فنا تو ہی موجود ہے
استعانت تری ہے ضرورت مری
کر یہ چارہ گری ہر غضب سے نکال

خالقِ ذوالجلال

از کراں تاکراں تیرا جلوہ عیاں
تیری تخلیق ہیں یہ زمیں آسماں
تو ہی خلاق ہے ربِ آفاق ہے
سب کا رزاق ہے تجھ سے سب کا سوال

خالقِ ذوالجلال

مالکِ انس و جاں نور تو بے گماں
روز و شب ہر قدم تیری قدرت عیاں
عالم رنگ و بو اللہ ہو اللہ ہو
جابجا کو بہ کو تو مکمل کمال

خالقِ ذوالجلال

عبد میں تو خدا میں فنا تو بقا
عجز میری صفت تو انا ہی انا

Marfat.com

تو ہے دانائے راز　　سب کا ہے چارہ ساز
کر مجھے سرفراز　　ذوالمنن کر خیال

خالقِ ذوالجلال

چھوٹی بحر میں ایک خوبصورت حمد کے چند اشعار دیکھیں ۔

میں بندہ تو بندہ پرور
اللہ اکبر اللہ اکبر
پالنے والے صاحب رحمت
تیری مدد کی ہم کو چاہت
تیرے لیے ہر ایک عبادت
تیرے بس میں عزت و ذلت
آج کے مالک، عادلِ محشر
اللہ اکبر اللہ اکبر

سبحان اللہ سبحان اللہ، مندرجہ بالا اشعار کی مانند پورا مجموعہ حمد ہی نکہت و نور کا مرقع ہے۔ ابرار کرت پوری کی حمدیہ شاعری ان کے ایمان وعقیدت کا بھرپور اظہار ہے۔ ابرار کرت پوری نے حمدیہ ادب میں کبھی نہ مٹنے والے نقوش ثبت کیے ہیں، ہم ابرار کرت پوری اور ان کی شاعری کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اور ان کی خدمت میں تحفتاً چند اشعار پیش کرتے ہیں ۔

Marfat.com

نذرِ ابرار کرت پوری

خالقِ ذوالجلال کا

یہ کرم

حمد کا ایک مجموعہ

لائے ہو تم

سائباں حمد کا تم پہ ہر دم رہے

دونوں عالم میں

تم سرخ رو بھی رہو

طاہرِ خستہ جاں

کی طرف سے تمہیں

ڈھیر ساری دعائیں

ہیں ابرار جی

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ابرار کرت پوری سے گفتگو

ابرار کرت پوری نومبر ۲۰۰۳ء کے آخر میں سادات امروہہ کے عالمی مشاعرے میں شرکت فرمانے کراچی تشریف لائے ہم نے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے وقت لے کر معروف شاعر ابرار کرت پوری سے انٹرویو کیا جو سادات امروہہ ٹرسٹ کی سرگرم شخصیت و معروف شاعر سید محمد علی نقوی صاحب کے دولت کدے پر کیا گیا اس موقع پر معروف ادیب و نقاد۔ معظم علی امجد اور صاحب خانہ بھی موجود تھے۔

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام ولدیت۔

ج: نام ابرار حسین قلمی نام ابرار کرت پوری وطن کرت پور ضلع بجنور یوپی (انڈیا) تاریخِ پیدائش ۱۴ جنوری ۱۹۳۹ء۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: پہلی نعت ۱۹۷۰ء۔ پہلی حمد ۱۹۷۱ء۔

س: حمد باری تعالیٰ، شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: پہلے یہ روایت تھی کہ ایک حمد کہہ لی بس کافی ہے۔

س: آپ کا مجموعہ حمد ''ربِ ذوالجلال'' شائع ہوا اس کے محرکات کیا تھے؟

ج: کچھ حمدیں ہوگئیں تھیں لہٰذا میں نے سوچا کہ ایک حمد کا مجموعہ شائع کیا جائے۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کی ذات لامتناہی ہے لہٰذا اس میں مبالغہ کا امکان نہیں نعت میں بہت

Marfat.com

ہی محتاط رہنا ہے یہ پل صراط پر چلنے کے مترادف ہے۔

س: اردو حمد ونعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے حسن پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: مظفر وارثی۔حفیظ تائب۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج:

اب کے بھی تم یہیں رہے ابرار
ارضِ طیبہ کو دل روانہ ہوا

س: کتابی سلسلہ" جہانِ حمد" عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟اور تجاویز بھی۔

ج: میں نے جہانِ حمد کا نعت نمبر بھی پڑھا اور دیگر شمارے بھی پڑھے اس سے پہلے اردو حمد پر ایسا کوئی کام نہیں ہوا۔ ہم لوگ جہانِ حمد سے استفادہ کرتے ہیں جب دہلی میں نعت اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا تو اس وقت ہمارے ذہن میں طاہر سلطانی اور جہانِ حمد دونوں ہی تھے۔یہی وجہ ہے کہ ہم نے نعت اکیڈمی کے نام میں حمد کا اضافہ کیا اور حمد ونعت اکیڈمی قائم کی۔

س: کیا حمد ونعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

الحمدللہ ہم نے حمد ونعت اکیڈمی کو رجسٹرڈ کرالیا ہے ۔ ہم نے یونیورسٹی سے درخواست کی ہے کہ حمد ونعت کو صنف تسلیم کیا جائے اور صحت مند تنقید کا سلسلہ جاری ہو۔نعتیہ شاعری میں بعض اشعار ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے صحت مند تخلیق سے قلمکار کو سیکھنے کا موقع ملتا ہے اور اس کی صحیح رہنمائی ہوتی ہے۔

س: محافل حمد ونعت یا حمدیہ ونعتیہ مشاعروں میں رقم طے کرکے شرکت کے بارے میں ارشاد

Marfat.com

فرمائیں۔ نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: حمد ونعت پڑھنے کے لیے رقم ہرگز طے نہ کی جائے یہ اچھا عمل نہیں ہے۔ میں تو غزل کے مشاعروں میں بھی طے نہیں کرتا ہوں۔

س: ہندوستان میں فروغ حمد ونعت کے لیے کیا کام ہو رہا ہے؟

ج: حمد ونعت کے مجموعے بہت زیادہ چھپ رہے ہیں مشاعرے بھی بہت زیادہ منعقد ہو رہے ہیں۔ میں نے دہلی میں رحمت للعالمین کانفرنس ۱۹۸۹ء میں منعقد کرائی پہلا نعتیہ مشاعرہ ۱۹۷۰ء میں دہلی میں منعقد کرنے کی سعادت حاصل کی پاکستان سے بھی کئی معروف شعراء نے شرکت کی اس دوران ایک وفد پاکستان سے دہلی آیا ہوا تھا جس کی قیادت پیر کرم علی شاہ صاحب نے کی اور خصوصی طور سے نعتیہ مشاعرے میں شرکت کی۔

س: اپنی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیل بتائیں؟

ج: کتب:۔

۱۔ورفعنا لک ذکرک ۱۹۸۷ء نعتیہ کلام ۲۔خوشبو خیال کی ،غزلیات کا مجموعہ۔
۳۔دلکش نظمیں، بچوں کی نظمیں۔۴۔خالق ذوالجلال ،منظوماتِ حمد۔
۵۔مدحت،نعتیہ کلام۔۶۔غزوات ،۲۸غزوات کو مثنوی کی شکل پر کہا گیا ہے۔
۷۔بچپن، بچوں کی نظمیں۔۸۔حرف حرف ثنا،نعت کا انتخاب،۹۔مجموعہ حمد۔

زیر طبع:۔

۱۔شہرِ علم ،نعتیہ کلام ۲۔ بعد از خدا،نعتیہ کلام ۳۔ بزرگ توئی۔نعتیہ کلام
۴۔ عقیدت پارے۔نعتیہ رباعیات۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

مسرور بدایونی

نام	:	سیّد مسرور الحسن
قلمی نام	:	مسرور بدایونی
ولادت	:	۱۹۲۵ء بدایوں
پتا	:	قصبہ ڈج کوٹ، فیصل آباد پاکستان

.........☆☆☆☆☆.........

مجموعہ حمد	:	حمدیہ قطعات
اشاعت	:	۱۹۹۴ء/ مطابق صفر المظفر ۱۴۱۵ھ، فیصل آباد
صفحات	:	۹۶
قیمت	:	۷۰ روپے
ناشر	:	پوسٹ بکس نمبر ۲۵۔ فیصل آباد پاکستان

Marfat.com

حمدیہ قطعات

(مجموعہ حمد)

سیّد مسرور الحسن، مسرور بدایونی کا پہلا مجموعہ نعت ۱۹۷۷ء اور دوسرا مجموعہ نعت باب رحمت ۱۹۸۶ء میں، فیصل آباد سے شایع ہو چکے ہیں۔ ۱۹۹۴ء میں مجموعہ حمد، حمدیہ قطعات'' شایع کر چکے ہیں، مولانا ضیاء القادری بدایونیؒ سے فیض تلمذ حاصل رہا، وہ ایک پختہ کار شاعر ہیں، ''حمدیہ قطعات'' مسرور بدایونی کی بیش بہا اور منفرد کاوش ہے، کتاب کی پشت پر ڈاکٹر ریاض مجید رقم طراز ہیں کہ:

''حمدیہ قطعات'' احساس و اظہار اور ترتیب و پیشکش کے اعتبار سے منفرد کتاب ہے، اس سے قبل حمد گوئی میں اس تکرار و تسلسل سے حمد گوئی کے فن و برکات پر قطعات نہیں لکھے گئے، حافظ لدھیانوی نے قطعات کا اوّلین مجموعہ پیش کیا اب حمدیہ قطعات میں اوّلین کا شرف مسرور بدایونی حاصل کر رہے ہیں۔ (ڈاکٹر ریاض مجید)

مسرور بدایونی نے کتاب کا انتساب، والدین گرامی کے نام کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ؎

فن جو ٹھہرا ہے مرا حمدِ خدا، نعتِ رسول ﷺ
ہوگئی ماں باپ کی ہر اک دعا رب کو قبول
ہے کرم اللہ کا ، سرکار کا فیضان ہے
جو چُنے ہیں میں نے حمد و نعت کے مسرور پھول

کتاب میں مسرور بدایونی، قارئین سے التماس کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ؎

Marfat.com

جوڑ کر جذبے بن رہا ہوں حمد
ذرّے ذرّے سے سُن رہا ہوں حمدؐ
دَین ہے یہ بھی میرے مولا کی
خلدِ غیبی سے چن رہا ہوں حمد

الحمد للہ کہ جناب ڈاکٹر ریاض مجید کے کہنے پر اس حقیر پر تقصیر نے حمدیہ قطعات قارئین کے واسطے پیش کیے ہیں، انسان غلطی کا پتلا ہے، ہوسکتا ہے مجھ ناچیز سے اس میں کوئی کوتاہی یا غلطی ہوگئی ہو، میں رب العالمین سے پہلے اور پھر قارئین سے معافی کا خواستگار ہوں، میں نے یہ ایک منفرد پیشکش دوستوں کے سامنے رکھی ہے، اب آپ مجھے اپنی آراء سے نوازیں تو میں آپ کا بہت ممنون ہوں گا۔

مسرور بدایونی صاحب میں ہیچ مداں حقیر نکما انسان اس قابل تو نہیں ہوں لیکن آپ کی درخواست اور قلبی کیفیات مجھے مجبور کررہی ہیں کہ یہ ناچیز اپنی بساط بھر کچھ لکھے، سو حقیر پُر تقصیر کی رائے حاضر ہے:

مسرور بدایونی صاحب! آپؒ سے اللہ رب العزت نے وہ کام لے لیا ہے کہ آپ رب کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے، اُردو حمدیہ ادب میں آپ کا نام سنہری حرفوں سے لکھا جائے گا۔ اُردو حمدیہ ادب کا تاریخ گو آپ سے صرفِ نظر نہ کرسکے گا، یعنی آپ کے بغیر اُردو حمد کی تاریخ مکمل نہ ہوگی، یہ تو تھی اس حقیر پر تقصیر کی ادنیٰ رائے، اب ہم آپ کی کتاب سے چند قطعات قارئین کے ذوق مطالعہ کی نذر کرتے ہیں۔

حمد کے ہر شعر سے حاصل ہوا حسن و شباب
حمد سے کھلتا گیا ہر ذہن پہ رحمت کا باب

Marfat.com

حمد ہی سے شاعری میں پھول مہکے ہر طرف
حمد کی خوشبو سے ہے سینہ معطر، دل گلاب

☆

حمد ہی کے فیض سے حاصل ہمیں ہو اکتساب
حمد کب چاہے گی ہو ایمان و دل کا احتساب
حمد ہے ایسا عمل دنیا بدل دیتا ہے یہ
حمد ہی سے ہے مقدس زندگی کا انقلاب

☆

حمد سے انسانیت کی روشنی حاصل ہوئی
حمد سے روحانیت کی چاشنی حاصل ہوئی
حمد ہی نے تو منور کر دیئے دل کے دیئے
حمد ہی سے مومنوں کو چاندنی حاصل ہوئی

☆

حمد ہی سے مومنوں کا نور دل کامل ہوا
حمد کا جب نور پہنچا دل میں تو یہ دل ہوا
حمد کے الفاظ بنتے ہیں مسلماں کا علاج
حمد کا ہر لفظ بحر درد میں ساحل ہوا

عصر حاضر کے منفرد صاحب اسلوب حمد گو مسرور بدایونی کے روح پرور خوبصورت قطعات کے بعد ہم اپنی گفتگو ان دعائیہ کلمات پر ختم کرتے ہیں ۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ مسرور بدایونی

رب سے مسرور میری دعا ہے یہی
قلب مسرور مہکے منوّر رہے
فکرِ مسرور ہر دم مہکتی رہے
حمد کا سائباں سر پہ ہر دم رہے
حمد کا یہ سفر ہو مبارک تمہیں
آسمانِ ادب پہ چمکتے رہو
طاہرِ بے نوا کی یہی ہے دعا
تم سے راضی ہمیشہ رہے کبریا

☆☆☆☆☆

Marfat.com

مسرور بدایونی سے گفتگو

ابھی کچھ دن پہلے ہی میں نے ڈاکٹر ریاض مجید صاحب کو خط ارسال کیا کہ محترم مسرور بدایونی کا پتا درکار ہے ،،ڈاکٹر صاحب کے جواب کا انتظار تھا کہ ایک صبح روزنامہ جنگ کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ایک خبر نظر سے گزری ،، فیصل آباد کے معروف شاعر مسرور بدایونی کُل پاکستان نعتیہ مشاعرے میں شرکت فرمانے کراچی تشریف لے آئے ہیں ۔ہم نے موقعہ غنیمت جانتے ہوئے مسرور بدایونی کے انٹرویو کا قصد کیا یہ جاننے کے لیے کہ مسرور بدایونی کا کراچی میں قیام کہاں ہے،،

ہم برادرم تنویر پھول کے ہمراہ مشہور شاعر ساجد امروہوی کی رہائش گاہ یوپی موڑ نارتھ کراچی پہنچے ساجد امرہوی صاحب سے مسرور صاحب کا پتہ معلوم کیا تقریبا ایک گھنٹہ کے دوران معلومات کرتے ہوئے مسرور بدایونی کی رہائش گاہ پہنچ گئے ۔ جناب مسرور بدایونی نے پر تپاک طریقے سے ہم دونوں کا استقبال کیا۔موصوف بڑے شفیق اور انتہائی خوش مزاج انسان ہیں قارئین محترم ہم نے حمد و نعت کے حوالے سے مسرور بدایونی کے خیالات جاننے اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی غرض سے مسرور بدایونی صاحب سے جو گفتگو کی ہے وہ آپ کی نظر کر رہے ہیں :۔

س: حمد صنف سخن ہے یا نہیں؟

ج: حمد نہ صرف صنف ہے بلکہ تمام اصناف کی سرتاج ہے۔

س: حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جا سکتا ہے؟

ج: تنقید ہو مگر نہایت ہی ادب کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

Marfat.com

س: محافل حمد و نعت یا نعتیہ مشاعرے میں رقم طے کر کے شرکت کرنے کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ج: مِری نظر میں یہ بہت برا عمل ہے ہاں اگر کوئی بخوشی کچھ دے دے تو نعت خواں کو چاہیئے کہ اس رقم سے کچھ حصہ اس شاعر کو دے جس کا اس نے کلام پڑھا ہے۔

س: آپکا مجموعہ حمد ۔حمدیہ قطعات،،بڑی آب و تاب کے ساتھ نعت اکادمی فیصل آباد نے شایع کیا یہ حمدیہ قطعات آپ نے کتنے عرصے میں کہے؟

ج: تقریباً پانچ برس لگے یہ اللہ کا خاص کرم تھا اور میرے والدین کی دعائیں کہ حمدیہ قطعات کو پذیرائی حاصل ہے۔

س: حمد و نعت کی جانب حد درجہ توجہ و محبت کے اسباب بتانا پسند فرمائیں گے؟

ج: میرا گھرانہ مذہبی گھرانہ تھا میرے والد مولوی واجد علی عالِم دین تھے اور پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹر بھی تھے دینی شاعری میری گھٹی میں پڑی ہوئی ہے سونے پہ سہاگہ یہ کہ مجھے مولانا ضیاء القادریؒ جیسے جیدّ عالِم دین حسّان الہند جیسے استاد سے فیضِ تلمذ حاصل رہا۔

س: آپ کی حاضری حرمین شریفین میں ہوئی یا نہیں؟

ج: ابھی تک تو اس سعادت سے محروم ہوں لیکن ہر وقت حاضری کی آرزو دل میں مچلتی رہتی ہے۔

س: بچپن کا کوئی یادگار واقعہ بیان فرمائیں؟

ج: مولوی رونق صاحب درجہ چہارم تک ہمارے استاد رہے وہ تمام بچوں کو نماز قائم کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے اور روزانہ بچوں سے نماز کے متعلق دریافت

Marfat.com

کرتے ایک روز انہوں نے مجھ سے نماز کے متعلق دریافت کیا میں نے نماز نہیں پڑھی تھی خوف کی وجہ سے میں نے جھوٹ بول دیا کہ میں نماز پڑھ کر آیا ہوں۔ بعد میں مرا قلب مجھے ملامت کرتا رہا کہ میں نے جھوٹ کیوں بولا آدھے گھنٹہ کے بعد میں نے استاد سے جاکر کہا میں نے آپ سے جھوٹ بولا ہے میں نماز پڑھ کر نہیں آیا۔ میرے استاد میری اس سچائی پر اتنے خوش ہوئے کہ مجھے شاباش دی۔ بچپن کا ایک اور واقعہ یاد آرہا ہے کہ میری ننھیال اثنا عشری ہے ہوا یوں کہ میرے ماموں مجھے ایک مجلس میں لے گئے مجلس میں میرانیس کا پوتا آیا ہوا تھا اس کو سن کر میں بہت متاثر ہوا رات میں ایک قطعہ ہوا صبح میں نے ماموں سے کہا اور خواہش کا اظہار کیا کہ یہ قطعہ میں میر انیس کے پوتے کو سنانا چاہتا ہوں ماموں مجھے وہاں لے گئے میں نے ان سے کہا کہ میں نے ایک قطعہ کہا ہے کہا سناؤ۔ قطعہ ملاحظہ فرمائیں۔

ساقی پلا کہ دور کثافت دلوں کی ہو
تازہ مئے الم سے بھڑک آبلوں کی ہو
ویسے تو میکدے میں تیرے ہر طرح کی ہے
وہ دے کھنچی ہوئی جو بہتر گلوں کی ہو

قطعہ سنتے ہی انہوں نے مجھے سینے سے لگا لیا یہی دور میری شاعری کا آغاز تھا۔

س: مولانا ضیاالقادری آپ کے گھر سے کتنی دور رہا کرتے تھے؟

ج: تھوڑا ہی فاصلہ تھا بلکہ مولانا ضیا القادریؒ کا مکان ہمارے گھر اور مدرسے کے درمیان میں واقع تھا تقریباً روزانہ ہی ان کے گھر حاضری ہوتی تھی۔

س: پہلی حمد کب کہی؟

Marfat.com

ج: ۱۹۴۳ء میں

س: آپ کی آنے والی کوئی خاص کتاب ہو تو بتائیں؟

ج: میری ایک کتاب جو انشااللہ یادگار ثابت ہو گی،نعتیہ قطعات پر مشتمل ہے نیز اس میں ایک جدّت بھی کی گئی ہے جو آپ کو یقیناً پسند آئے گی۔میرا ایک مجموعہ حمد بھی کمپوز ہو چکا ہے یہ مجموعہ ایک سو چار حمدوں پر مشتمل ہے اسے بھی ڈاکٹر ریاض مجید چھاپ رہے ہیں۔

س: فیصل آباد میں حمد و نعت کے فروغ کے حوالے سے کچھ روشنی ڈالیے؟

ج: یہ حقیقت ہے فیصل آباد،شہرِ نعت ہے ،فیصل آباد میں نعت پر بہت کام ہو رہا ہے اس سلسلے میں یہ ناچیز اور جناب صائم چشتی۔محمد انور خالد۔حافظ لدھیانوی ۔ڈاکٹر ریاض مجید صاحب کی کاوشیں اور کوششیں نمایاں ہیں۔

س: اپنے استادِ محترم مولانہ ضیا القادری کی خصوصیات بیان فرمائیں؟

ج: وہ نہ صرف یہ کہ ایک جیدّ عالمِ دین تھے بلکہ ایک قادر الکلام شاعر بھی تھے ،اللہ نے میرے استادِ محترم کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا لوگ ان کی جانب کھنچے چلے آتے تھے الغرض ان کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

س: کیا وجہ ہے کہ کُتب حمد و نعت کی خرید و فروخت برائے نام ہے؟ ا

ج: پہلی وجہ آج کل کا ماحول ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا رجحان اس جانب نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ شاعر اپنی کتابیں خود چھاپ کر مفت تقسیم کر دیتا ہے اس سلسلے میں مجھے حافظ لدھیانوی مرحوم یاد آرہے ہیں کہ وہ کسی کو بھی کتاب مفت نہیں دیتے تھے حتیٰ کہ مجھ سے بھی پیسے لیا کرتے تھے ایک دن میں اپنی تازہ کتاب لے کر ان کے گھر گیا کتاب پیش کی اور کہا حافظ صاحب پیسے تو نکالو یہ سن کر

Marfat.com

ہنسنے لگے کہنے لگے یار تو مجھ سے بھی پیسے لے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری ''مطبوعات'' بہت کم چھپی ہیں جبکہ حافظ صاحب اپنی دوسری کتاب کے لیے پیسے وصول کر لیا کرتے تھے اور ان کی شایع شدہ کتابوں کی تعداد اچھی خاصی ہے۔

س: 'جہانِ حمد'' کے بارے میں اپنے خیالات سے نوازیں؟

ج: ''جہانِ حمد''ایک تحریک کا نام ہے یہ ایک منفرد کوشش ہے انشااللہ یہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوگی میں نوجوان حمد گو نعت گو، مدیر'' جہانِ حمد''یعنی آپ کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوں۔

س: نئی نسل کے حمد گو اور نعت گویان کے لیے کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

ج: میں نئی نسل کے تمام شعرا جو حمد و نعت سے شغف رکھتے ہیں اُن کے لیے قلب کی گہرائیوں سے دعا گو ہوں۔

س: غالب نے کہا تھا کہ ؎

''ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے'

خواہشات تو انسان کے دل میں بے شمار ہوتی ہیں آپ سے درخواست ہے کہ اپنی آخری اور اہم تمنا کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟

ج: میاں طاھر اب صرف یہی آرزو ہے کہ حرمین شریفین کی حاضری ہو اور نعتوں حمدوں کے مجموعے در مجموعے شایع کروں۔ایک شعر جو میری خواہش کا ترجمان ہے پیش کر رہا ہوں۔

Marfat.com

توفیق خدا دے تو میں نعت لکھوں ایسے
حسّان نے حافظ نے جامی نے لکھی جیسے

س: اپنے شاگردوں کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: کچھ شاگردوں کا نام لے کر دوسرے شاگردوں کو ناراض نہیں کرنا چاہتا میرے لیے سب ہی برابر ہیں میرے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے پاکستان کے کئی شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

س: اردو نعت گو شعرا میں آپ کو کس شاعر نے متاثر کیا؟

ج: میں تو صرف اپنے استاد مولانا ضیاء القادریؒ سے متاثر ہوں۔

س: فیصل آباد کے نعت گو شعراء میں آپ کو کسی شاعر نے متاثر کیا؟

ج: نہیں میں تو کسی شاعر سے متاثر نہیں ہوں البتہ مجھ سے فیصل آباد کے شعرا متاثر ہیں ۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

محبت خان بنگش

نام	:	محبت خان بنگش
قلمی نام	:	// // //
ولادت	:	۱۹۳۵ء۔بہزادی چکر کوٹ کوہاٹ صوبہ سرحد
پتہ	:	ادارہ علم و ادب بزم اردو پاکستان اردو منزل گلا خیل، بہزادی چکر کوٹ (صوبہ سرحد)

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد	:	خدائے ذوالجلال
اشاعت	:	۱۹۹۶ء کوہاٹ صوبہ سرحد
صفحات	:	۱۲۸
قیمت	:	۶۰ روپے
ناشر	:	ادارہ علم و ادب کوہاٹ ڈویژن (صوبہ سرحد)

Marfat.com

خدائے ذوالجلال

(مجموعہ حمد)

محبت خان بنگش کی تخلیقی و تحقیقی کاوشوں پر جب نظر جاتی ہے تو ایک خوشگوار حیرت ہوتی ہے۔اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کی بات نہیں چونکہ میں حمد ونعت کا شاعر ہوں یہی وجہ ہے کہ مری فکر و ذکر کا محور حمد و نعت کے نغمے ہی ہوتے ہیں اور میرے لیے سب سے اہم اور قابل قدر تخلیق بھی حمد یہ و نعتیہ ہی ہوتی ہیں محبت خان بنگش صاحب نے ۱۹۸۳ء میں کوہاٹ کے شعراء کا نعتیہ کلام ''شان محمد ﷺ'' کے نام سے شائع کیا۔میری دانست میں یہ کام کوہاٹ کے حوالے سے اولین کوشش ہے۔ضوفشاں حمد،نعت ، منقبت۔یہ کتاب بنگش صاحب کے کلام پر مبنی ہے۔۱۹۹۰ء میں منصۂ شہود پر نمودار ہوئی ۔میرے نزدیک سب سے اہم اور یاد گار شہ پارہ محبت خان بنگش صاحب کا مجموعہ حمد ''خدائے ذوالجلال'' ہے یہ مجموعہ ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا۔اردو کی ساڑھے چھ سو برس کی تاریخ میں حمد یہ مجموعوں کی تعداد بمشکل تیس تک پہنچی ہے۔خوش بخت ہیں محبت خان بنگش صاحب کہ اللہ ربُ العزت نے انہیں یہ سعادت بخشی۔محبت خان بنگش نہ صرف کوہاٹ کے بلکہ صبہ سرحد کے پہلے خوش نصیب شاعر ہیں جن کا مجموعہ حمد شائع ہوا ہے۔اس کاوش پر میری جانب سے بنگش صاحب کو بہت بہت مبارکباد،خدائے ذوالجلال سے منتخب حمد یہ اشعار ملاحظہ کیجئے۔

اونچا کیا ہے ہم نے صداقت کا ہر علم

Marfat.com

در سے تیرے ازل سے صداقت ملی ہمیں
زندہ ہیں آج تک تیری رحمت کی آس پر
صد شکر اے خدا تری رحمت ملی ہمیں

......☆......

صحن چمن میں گل میں شجر میں ہے جلوہ گر
ہر گلستاں میں اور ثمر میں ہے جلوہ گر
دیکھا ترا جمال سمندر میں جا بجا
لہروں کے شور اور بھنور میں ہے جلوہ گر

......☆......

ہم نے دیکھا ہر جگہ پر تیری قدرت کا کمال
معترف ہیں تیری عظمت کے خدائے ذوالجلال
خوف جب پیدا ہوا دل میں جہنم کا خدا
گر گئے سجدے میں ہم جب آگیا تیرا خیال

......☆......

دنیا میں تیرے دم سے ہی میرا وقار ہے
میرا خدا ہے تو میرا پروردگار ہے
ہر پھول ہر شجر میں ملا ہے ترا ظہور
ہر پھول اور شجر میں تو ہی آشکار ہے

......☆......

محبت خان بنگش اپنی ذات میں خود ایک انجمن کی حیثیت رکھتے ہیں اردو زبان

Marfat.com

بالخصوص فروغ حمد ونعت کے لیے آپ کی خدمات بے مثال ہیں آج کے دور میں ادب کے تمام نام نہاد چمپیئوں کی پذیرائی کے بازار گرم ہوتے ہیں جبکہ جو لوگ حقیقی طور پر بے لوث کام کرتے ہیں ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے ان حالات میں محترم عرفان رضوی صاحب نے محبت خان بنگش کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے (محبت خان بنگش ،فن و شخصیت) شائع کر کے ایک بڑا کام کر کے ایک مثال قائم کی ہے ۔ایک ہزار چونتیس صفحات پر مشتمل یہ یادگار کتاب جناب محبت خان بنگش صاحب کے فن اور شخصیت سے بخوبی آگاہ کرتی ہے۔وطن عزیز کے جن معروف اہل قلم نے محبت خان بنگش کو خراج تحسین پیش کیا ہے ان کی تعداد سو سے بھی اوپر ہے میں اگر ان اہل قلم کی چند چند سطریں ہی درج کروں تو ایک صخیم مقالہ تیار ہوجائے اب میں اپنے قلم کو روک رہا ہوں، یہ کہتے ہوئے کہ ؎

ہو حاضری حرم میں روضہ نبی ﷺ کا دیکھو
چمکے تمہاری قسمت مہکے تمہارا سینہ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ محبت خان بنگش

بنگش تمہیں مبارک ہو حمد کا خزینہ
یہ رحمتوں کا دریا یہ عظمتوں کا زینہ
اللہ نے نوازا تم کو کرم سے اپنے
بنگش تمہیں مبارک یہ نور کا دفینہ
ہو حاضری حرم میں روضہ نبی ﷺ کا دیکھو
چمکے تمہاری قسمت مہکے تمہارا سینہ
مجموعہ تم نے اپنا حمدوں سے ہے سجایا
ساحل سے آلگا ہے طاہر حسیں سفینہ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

محبت خان بنگش سے گفتگو

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام ولدیت۔

ج: میری پیدائش ۱۹۳۵ء میں کوہاٹ کے علاقہ بہزادی چکر کوٹ میں ایک زمیندار اور محنت کش گھرانے میں ہوئی اور میرا تعلق کوہاٹ کے بہت بڑے اور مشہور و معروف قبیلہ بنگش سے ہے میرا خاندانی نام محبت خان بنگش ہے۔اور قلمی نام بھی یہی ہے۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میرے والدین بھی بہزادی چکر کوٹ ہی میں پیدا ہوئے تھے اور میرا بچپن بہزادی چکر کوٹ کی اپنی تنگ و تاریک گلیوں میں اپنے ہمجولیوں کے ساتھ گزرا میں نے بچپن میں ابتدائی چند جماعتیں بہزادی چکر کوٹ کے پرائمری اسکول میں اس وقت کے ہیڈ ماسٹر ملک محمد شریف خان بنگش کی زیرِ نگرانی پڑھیں اور پھر بچپن ہی میں اپنے والدین کے ساتھ کراچی چلا گیا تھا یہ غالباً ۱۹۴۴ء یا ۴۵ ء کا زمانہ تھا۔قیامِ پاکستان کے وقت میں کراچی ہی میں تھا اور اسوقت میری عمر ۹ سال تھی میں صدر کے قریب واقع ایک ہائی اسکول میں پڑھ رہا تھا۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: میری تعلیمی کیفیت اور حیثیت دسویں جماعت سے زیادہ نہیں ہے کیونکہ والد محترم عبدالکریم خان بنگش کی بیروزگاری اور تنگدستی کے باعث میں مزید تعلیم حاصل نہ کر سکا۔اور اسی پر شاکر رہا کہ چلو ان پڑھ تو نہیں ہوں۔دس جماعتیں بھی کافی ہیں۔میرے استادوں میں اس وقت اسکول کے پرنسپل محمد یٰسین درانی بڑے اچھے اور نیک انسان تھے میں ان سے کافی حد تک متاثر تھا اور وائس پرنسپل ان کے چھوٹے بھائی منظور درانی تھے ان سے بھی کافی متاثر تھا۔محمد یٰسین درانی

Marfat.com

آج بھی زندہ ہیں اور مقبولِ عام سیکنڈری اسکول بہادر آباد چوک کراچی ہی میں شاید پرنسپل ہیں۔کہاں طالب علمی کا زمانہ اور کہاں عالم شباب اور بال بچے داری کا زمانہ غالباً ۱۹۸۰ء میں کراچی جانا ہوا تو دل نے ضد کی کہ اپنے استادِ محترم محمد یٰسین درانی سے ملاقات ضروری ہے درمیان میں ایک طویل عرصہ بیت گیا لیکن ذہن کی پٹاری میں تمام یادیں جوں کی توں پڑی ہوئی تھیں۔چنانچہ میفیلڈ اسٹریٹ صدر کے اس سکول پہنچا جہاں میں پڑھتا تھا وہاں کی انتظامیہ سے پتہ چلا کہ محمد یٰسین درانی اب یہاں نہیں ہوتے میں نے ان سے درانی صاحب کا پتہ حاصل کیا اوران کے اسکول پہنچ گیا مگر وہ اس روز چھٹی پر تھے اسکول والوں نے گھر کا پتہ بتایا جو اسکول سے کچھ فاصلہ پر تھا۔میں وہاں پہنچا دروازہ پر لگی گھنٹی دبائی تو ایک خاتون نے دروازہ کھولا میں نے کہا کہ یٰسین درانی صاحب گھر میں ہیں انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور پرنسپل درانی باہر آئے وہی چہرہ وہی ناک نقشہ اور وہی نظر کی عینک لگائے وہ میرے سامنے تھے میں ادب واحترام کے ساتھ ان سے ملا پھر انہوں نے مجھے کرسی پر بٹھایا اور میرا نام دریافت کیا۔وہ مجھے اسکول میں "خان" کہتے تھے اور کبھی کبھی "محبت خان" بھی کہتے تھے۔جب میں نے ان سے کہا کہ آپ کا شاگرد رشید "خان" یعنی "محبت خان" کوہاٹ والا تو وہ دوبارہ اٹھے اور مجھے گلے سے لگایا۔انہوں نے مجھے نہیں پہچانا تھا مگر میں انہیں ایک نظر میں پہچان لیا تھا کیونکہ وہ میرے استاد تھے اور میں ان کا شاگرد تھا۔اور وہ شاگرد ہی کیا جو اپنے استاد کو بھی نہ پہچان سکے آپ اس امر سے اندازہ لگالیں کہ میں اپنے استادِ محترم محمد یٰسین درانی سے کس قدر متاثر رہا ہوں۔دوسرے اساتذہ کرام میں منظور دارا، کلیم اللہ اور کامل صاحب سے بھی بیحد متاثر رہا ہوں اور اب تو ان میں سے بیشتر اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: میں مزاحیہ و سنجیدہ شاعری تو کرتا رہا اور میری بیاض میں غزلوں اور نظموں کا وافر ذخیرہ بھی تھا لیکن میری بیاض حمد و نعت سے محروم تھی اور میں دل ہی دل میں کڑھتا رہتا تھا اور

Marfat.com

مجھے شدت سے اس امر کا احساس ہوتا رہا کہ میں بھی کتنا بدقسمت ہوں کہ میری بیاض میں نہ کوئی حمد ہے اور نہ ہی نعت اور میں خدا سے یہی دعا کرتا رہتا کہ اے خدا تو مجھ پر اپنا کرم کر اور مجھے حمد و نعت کے خزانے عطا کردے چنانچہ خداوند کریم نے مجھ عاصی گنہ گار کی فریاد سنی دعا قبول کی اور مجھے حمد و نعت کے خزانوں سے مالا مال کر دیا اور مناقب سے بھی میری بیاض بھر دی۔ پہلی حمد اور نعت کب کہی کچھ یاد نہیں میں نے ایک کتاب ''ضوفشاں'' (حمد، نعت و منقبت) ۱۹۹۰ء میں شائع کی جو ۸۸ صفحات پر مشتمل تھی جبکہ ۱۹۹۶ء میں حمدیہ کلام پر مشتمل مجموعہ ''خدائے ذوالجلال'' کے نام سے شائع کیا جو ۱۲۸ صفحات پر مشتمل تھا اور اس طرح میرے دل کو سکون و قرار نصیب ہوا۔ اور اب میں نعت کے ایک ضخیم مجموعہ کی ترتیب و تدوین میں دن رات مصروف ہوں اور خدا کو منظور ہوا تو میرا یہ مجموعۂ نعت میری تمام کتابوں سے ضخیم بھی ہوگا اور ان پر بھاری بھی ہوگا۔ (انشاء اللہ)

س: حمد باری تعالیٰ، شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: آپ کے اس سوال کا جواب میں اس طرح دوں گا کہ خداوند کرم کو اپنے محبوب ﷺ سے اتنی محبت ہے کہ وہ اپنے بندوں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس کے بندے اس کے حبیب کی تعریفیں ہی تعریفیں کرتے رہیں اور ایسا کرنے سے خداوند کریم اپنے بندوں سے خوش بھی ہوتا ہے اور ان پر اپنا فضل و کرم بھی کرتا ہے جس طرح ہم خدا کے حبیب پر ایک مرتبہ درود بھیجتے ہیں وہ ہم پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

۱۔ پھر کیا یہ کم ہے کہ آپ ''جہانِ حمد'' کے تحت حمدیہ کلام کے سلسلے میں کیا کچھ نہیں کر رہے ،حمد و نعت کے لیے کراچی سے بالخصوص حمد کے مضوع پر بے انتہا کام ہوا ہے جو قابلِ تحسین ہے بلکہ میں اگر مثالیں دینے بیٹھ جاؤں تو پوری کتاب لکھ سکتا ہوں اور آپ دعا فرمائیں کہ میں اس موضوع پر کتاب لکھ سکوں۔ ہمارے ملک کے بیشتر شعراء نے تو نعت کے اتنے مجموعے شائع کیے ہیں جن کی نہ تو کوئی حد ہے نہ حساب، حتیٰ کہ ہندو شاعروں اور شاعرات نے بھی بے شمار نعتیہ

Marfat.com

مجموعوں کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور اس کی بے شمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: جب کوئی شاعری کرتا ہے تو اسے شاعر نہیں اور کیا کہیں گے سخندانوں ہی نے سخنوری کے مظاہرے کئے ہیں۔ سیاستدانوں یا سائنس دانوں نے نہیں جب ہم شاعری کرنیوالوں کو شعراء کہتے ہیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حمد صنفِ سخن ہے اور یہ صنفِ سخن سخندانوں کے حصے میں آئی ہے۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: جس طرح سائیکل چلانے والا اسکوٹر یا ہنڈا نہیں چلا سکتا اور اسکوٹر یا ہنڈا چلانے والا کار نہیں چلا سکتا۔ اور کار والا ہوائی جہاز نہیں اڑا سکتا کیونکہ اپنی اپنی جگہ جب لوگوں کو بھاری گاڑیاں وغیرہ چلانے سے خوف آتا ہے اور وہ جو کہتے ہیں کہ ''جس کا کام اسی کو ساجھے'' لیکن میری دانست میں بات خوف کی نہیں بلکہ لگن کی ہے اور جس کو جس چیز سے لگن ہوگی وہ وہی کام کرے گا بغیر کسی جھجک اور خوف اسلئے آتا ہے کہ کہیں قلم سے کوئی ایسا جملہ یا لفظ نہ نکل جائے جو غیر شائستہ یا دوسرے معنی میں گستاخانہ نہ ہو جس سے خاکم بدہن خدا کی شان میں کوئی گستاخی نہ ہو جائے۔ بہر حال نعت کہنے والوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ تو اس ضمن میں یہی کہوں گا کہ اساتذہ کرام کو اگر اپنا حمدیہ یا نعتیہ کلام دکھایا جائے تو ان کا خوف دور کیا جا سکتا ہے۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: آپ کے اس سوال کے تناظر میں اپنے دو اشعار پیش کرتا ہوں جن سے میرے جذبات و احساسات کی ترجمانی ہوتی ہے۔

بنگشؔ میں بد نصیب ہوں دنیا میں اس قدر
دنیا میں مجھ کو حج کی سعادت نہی ملی

Marfat.com

اب تک تڑپ رہا ہوں اسی انتظار میں
کب ہو قیام میرا نبی کے دیار میں

س: کتابی سلسلہ ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟اور تجاویز بھی۔

ج: جو بات میرے دل میں تھی وہ آپ کہہ گئے (فی البدیہ) آپ نے تو میرے دل کی بات کی ہے۔ ''جہانِ حمد'' واقعی نقش اول کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ جہانِ حمد کے ہر شمارے میں حمدیہ کلام کے بارے میں بے شمار موضوعات ملتے ہیں۔جن کا احاطہ کرنے کے لیے ایک دفتر کی ضرورت ہے جسے میں آئندہ کے لیے چھوڑتا ہوں لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ آپ اور آپ کے رفقاء جہانِ حمد کو جس نہج پر آگے بڑھا رہے ہیں اس پر آپ لوگوں کو جس قدر بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے اور میں بھی کتنا بدنصیب ہوں کہ ''جہانِ حمد'' کی اتنی شاندار بے مثال اور لازوال سرگرمیوں سے بڑی تاخیر سے آشنا ہوا ہوں۔تاہم دیر آید درست آید میں انشاء اللہ ''جہانِ حمد'' کے بارے میں اپنے تفصیلی تاثرات بہت جلد تحریر کر کے انہیں شائع کراؤں گا اور پورے ملک میں ''جہانِ حمد'' کی سرگرمیوں سے عوام اور اہلِ قلم کو روشناس کراؤں گا۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: حمد و نعت کو تنقید کا نشانہ بننے سے بچایا جائے تو بہتر ہے البتہ حمد و نعت کہنے والوں کی اصلاح ضرور کی جائے تا کہ حمد و نعت میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ ہونے پائے حمد و نعت کو نہیں بلکہ حمد و نعت کہنے والوں کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے تا کہ حمد و نعت کا تقدس برقرار رہ سکے۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: حکومت چاہے جس کی بھی ہو اسے حمد و نعت کی ترویج و ترقی کی طرف توجہ دینے کی فرصت ہی کہاں ہے اور حکومت کے ارباب بست و کشاد کو کیا علم کہ حمد و نعت کسے کہتے ہیں انہیں تو اپنی ترویج و ترقی کی فکر لگی رہتی ہے جس حکومت میں نا عاقبت اندیش سیاستدانوں کا راج ہو اس حکومت میں خدا کے نام لیوا اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے غلاموں کی قدر و منزلت کہاں۔ یہاں تو

Marfat.com

سیاسی لیڈروں اور حکومت کے کاسہ لیسوں کو انعام و اکرام سے نوازا جاتا ہے لیکن حمد ونعت کے سلسلے میں کام کرنے والوں یا حمد ونعت کہنے والوں کو یکسر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ نظریاتی اور من پسند اختلافات اپنی جگہ پر لیکن میں یہ بات برملا کہوں گا کہ پاکستان کے سابق صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں حمد ونعت کا تقدس بھی برقرار تھا اور حمد ونعت کہنے والوں کی بھرپور پذیرائی بھی ہوئی تھی اور انہیں قدر کی نظروں سے دیکھا جاتا تھا ہر حکومت کو چاہیے کہ وہ حمد ونعت کا تقدس بھی برقرار رکھے اور ضیاء الحق مرحوم کی طرح حمد ونعت کہنے والوں کی پذیرائی بھی کرے اور ان امور کا جائزہ لے کہ حمد ونعت کے سلسلے میں کہاں کہاں کام ہو رہا ہے۔اور کون کون سے علمی و ادبی ادارے یا شعرائے کرام کام کر رہے ہیں۔جب حکومت کی تسلی ہو جائے تو وہ ان اداروں اور شعرائے کرام کو ایوارڈز سے نوازے تاکہ اسے ثواب بھی حاصل ہو اور اس کی عاقبت بھی سنور جائے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: حرم شریف۔دیارِ نبی ﷺ۔میدانِ کربلا میں حاضری۔

س: اپنی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

شانِ محمد،اشکِ رواں (اوّل)،اشکِ رواں (دوم)،اشکِ رواں (سوم)،کانچ کی چوڑیاں ، یاد رفتگاں (اوّل)،یاد رفتگاں (دوم)،رضا ہمدانی،زخم خزاں،ضو فشاں،حدیث وطن (اوّل)،حدیث وطن (دوم)،یادِ رفتگاں (سوم) لہو لہو کربلا،وادی کشمیر،قائداعظم،رضا ہمدانی مرحوم (دوسرا حصہ) خدائے ذوالجلال،قائد اعظم (دوم)،فارغ بخاری،کرب نامہ، کانچ کی چوریاں،گلفشاں،قائداعظم (سوم)۔

ایوب صابر ۔غیر مطبوعہ کتب میں حمد ونعت ،شاعری،افسانے ،ناول،طنز و مزاح،سوانح حیات،خاکے،مضامین اور دیگر موضوعات پر مبنی بے شمار کتب شامل ہیں جو وقت اور حالات کے تقاضوں کے عین مطابق باری باری انشاء اللہ شائع ہوتی رہیں گی۔

Marfat.com

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: جہاں تک آپ کے اس سوال کا تعلق ہے تو میں اپنے بارے میں عرض کردوں کہ میں نے اس قسم کی تقریبات میں مشروط طور پر کبھی شرکت نہیں کی اور نہ ہی کبھی معاوضے کا لالچ کیا ہے جب کسی بھی انتظامیہ نے دوسرے شعراء کو زادِ راہ پیش کیا تو میرے انکار کے باوجود بڑے خلوص و محبت کے ساتھ مجھے بھی زادِ راہ دیا لیکن اس کی نوبت بہت کم آئی ہے کیونکہ میں تقریب کے اختتام کے بعد فوراً واپسی کا اہتمام کرتا ہوں بہر کیف رقم طے کرنا اچھی بات نہیں۔ علاوہ ازیں ریڈیو اور ٹی وی پر منعقد ہونے والی ان تقریبات کا تو باقاعدہ معاوضہ دیا جاتا ہے اور نعت خوانوں کو بھی معاوضے کے چیک دیے جاتے ہیں۔ بلکہ جو علمائے کرام ریڈیو اور ٹی وی کی ان محافل میں تقاریر کرتے ہیں انہیں بھی معاوضہ دیا جاتا ہے میں چونکہ کوئی عالم فاضل نہیں ہوں اس لیے اس سلسلے میں کوئی فتویٰ نہیں دے سکتا بلکہ اس سلسلے میں تو علمائے کرام ہی فتویٰ دینے کے مجاز ہیں اور یہ مسئلہ علمائے کرام کے لیے لمحہ فکر یہ ہے میرے لیے نہیں۔

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: حمد و نعت کے لیے باوضو ہونا ضروری ہے۔ حمد و نعت کہنے والوں کے ایک ہاتھ میں قلم تو ہو لیکن دوسرے ہاتھ میں سگریٹ نہ ہو سامنے میز پر رکھا ہوا ریڈیو یا ٹی وی بند ہونا چاہیے یعنی صاف لفظوں میں یہ کہ حمد و نعت کے لیے پاکیزگی اور طہارت بہت ضروری ہے لیکن ان باتوں کا امکان بہت کم ہی ہوتا ہے۔

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر و تحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: جی ہاں۔ زندگی نے وفا کی تو انشاء اللہ کبھی کوئی کام کروں گا۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: حمدیہ کلام لکھتے وقت میری آنکھیں بھیگ جاتی ہیں اور میرے بدن کا رواں رواں کھڑا ہو جاتا ہے۔ میں حمد باری تعالیٰ بھی لکھتا جاتا ہوں اور میری آنکھوں سے آنسو بھی بہتے رہتے

Marfat.com

ہیں اور جب حمد لکھ لیتا ہوں تو میری آنکھوں کے سامنے ایک روشنی سی پھیل جاتی ہے اور اسی روشنی سے میرا کمرہ بقعہ نور بن جاتا ہے اور میں اپنے کمرے کی دیوار پر آویزاں اس جائے نماز کو دیکھتا ہوں جس پر ایک جانب خانۂ کعبہ ہے اور دوسری جانب مسجدِ نبوی ﷺ ہے اور میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کا شکر بجالاتا ہوں اور اپنے آپ کو خوش نصیب اور عظیم تصور کرنے لگتا ہوں کہ میں نے بھی کچھ لکھا ہے۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: جی ہاں اس امر کی خواہش شدت کے ساتھ پیدا ہوئی تھی چنانچہ میں نے ۱۹۹۰ء میں حمد، نعت اور منقبت کا مجموعہ ''ضو فشاں'' شائع کیا جو ۸۸ صفحات پر مشتمل تھا اور نہایت ہی خوبصورت تھا ''ضوفشاں'' کے چھ سال بعد میں نے حمد یہ کلام پر مشتمل ایک مجموعہ ۱۹۹۶ء (انیس سو چھیانوے) میں ''خدائے ذوالجلال'' کے نام سے شائع کیا جو ۱۲۸ صفحات پر مشتمل تھا۔ اور خوبصورت دیدہ زیب و جاذب نظر سرورق اور مضبوط جلد بندی سے مزین تھا اور میرے لیے یہ بات بڑے اعزاز کی بات ہے کہ کوہاٹ میں اب تک کوئی مجموعہ حمد شائع نہیں ہوا بلکہ شعرائے کوہاٹ کا حمد یہ کلام سننے میں آیا ہے یا پھر اخبارات میں شائع ہوتے نظر آیا ہے۔ اس لحاظ سے میں عاصی گنہگار اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت تصور کرتا ہوں اور اس طرح میرے قلب مضطر کو سکون و قرار حاصل ہوا ہے۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز؟

ج: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے نہ تو رشوت کی لعنت کو ختم کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ناجائز سفارشات کی بیماری کا کوئی علاج ہوسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

انوار عزمی

نام : محمد انوار عزیز
قلمی نام : انوار عزمی
ولادت : یکم جون ۱۹۳۷ء متھرا
پتا : اے ۲۹/۱۱۔ سینٹ اسکوائر، بلاک ۱۱، گلشن اقبال، کراچی
فون:۔ ۴۹۷۶۸۲۴

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد : نام بہ نام حمد و ثنا
اشاعت : جنوری ۱۹۹۸ء
صفحات : ۱۴۴
قیمت : ۱۰۰ روپے
ناشر : مرکزی انجمن سہروردیہ کراچی
ایف۔۱۳۷ سینٹرل ایونیو روڈ
ایس آئی ای کراچی پاکستان

Marfat.com

نام بنام حمد و ثناء

(مجموعہ حمد)

محترم سرشار صدیقی نے اپنی کتاب اجمال میں لکھا ہے کہ شاعری کے لیے شعور بھی ضروری ہے اور دیوانگی بھی، دیوانگی کے بغیر دنیا کا کوئی کام وجود میں نہیں آتا ہے، ہم جناب سرشار صدیقی کے اس قول سے سو فیصد متفق ہیں۔

دنیائے اُردو حمد میں چند شعراء جو شعوری لباس میں ملبوس دیوانگی کا عمامہ باندھے حمدیہ شاعری کو عبادت سمجھ کر انجام دے رہے ہیں، انہیں چند سچے شاعروں میں ایک نام جناب انوار عزمی کا بھی شامل ہے، حمدیہ ادب میں ان کا مخصوص انداز فکر انہیں دیگر شعراء سے ممتاز کرتا ہے۔

انوار عزمی کی کتاب ''آدم تا رحمت عالمؐ'' میں معلوم انبیاء کرام کو منظوم خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے، جو ان کی منفرد کوشش ہے۔

''مدحت نام بہ نام'' حضور اکرم ﷺ کے اسمائے گرامی پر مشتمل مجموعہ نعت ہے، اب ہم انوار عزمی کی تیسری کتاب کی طرف آتے ہیں جو اس وقت ہمارا موضوع بھی ہے۔ ''نام بہ نام حمد و ثنا'' یہ مجموعہ حمد ہے اس میں پروردگار عالم کے حضور نذرانۂ عبودیت ہے۔ (بہ حوالہ اسماء الحسنٰی) اس حوالے سے دوسرے شعراء نے بھی طبع آزمائی کی ہے، لیکن انوار عزمی نے یہ کتاب ایک نئے انداز سے پیش کی ہے انہوں نے اپنے لیے منفرد راہ نکالی ہے، تمام حمدیہ کلام ایک ہی بحر اور صنعت توشیح میں کہا گیا ہے، میری محدود معلومات کے تحت یہ اپنی نوعیت کی اوّلین پیشکش ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com

خوش فکر و خوش قسمت شاعر انوار عزمی کا شمار ملک کے ممتاز شعراء میں ہوتا ہے۔ اللہ جل جلالہ۔ پروردگار عالم کا ذاتی نام ہے، ملاحظہ فرمایئے، انوار عزمی کی صنعت توشیح میں حمد باری تعالیٰ ۔

ا

الٰہی میں گدا ہوں شاہ ہے تو
میں بندہ ہوں مرا اللہ ہے تو

ل

لبوں پر لاؤں کیا حرفِ تمنا
مرے احوال سے آگاہ ہے تو

ل

لکھیں گی دھڑکنیں تیرا قصیدہ
بہر صورت مرے ہمراہ ہے تو

ہ

ہدایت تجھ سے پاتا ہے زمانہ
عظیم الشان ہے ذی جاہ ہے تو

اللہ رب العزت رحمٰن بھی ہے، جو انسانوں اور ہر خلقت پر بلاتفریق رحمتیں اور برکتیں نازل کرتا ہے، آیئے الرحمٰن کی توصیف ملاحظہ فرمایئے۔

Marfat.com

الرحمٰن جلّ جلالہٗ

بے پایاں رحم کرنے والا

ا

الٰہی نام ہے رحمان تیرا
کرم ہم پر ہوا ہر آن تیرا

ل

لہو چھلکائے گا جو راہِ حق میں
وہ ہوگا حشر میں مہمان تیرا

ر

روا سجدہ کیا ہے صرف خود کو
جبینوں پر ہے یہ احسان تیرا

ح

حرم محفوظ رکھا ابرہہ سے
کرے گا کیا کوئی نقصان تیرا

Marfat.com

م

مدد کرتا رہے گا تاقیامت
ہر اک انسان کی قرآن تیرا

ا

الٰہی تو بہت ہی مہرباں ہے
ستائش گر ہے ہر انسان تیرا

ن

نہیں میرے سوا معبود کوئی
ازل سے ہے یہی اعلان تیرا

ہم وطن عزیز کے پختہ کار و ممتاز شاعر انوار عزمی کے لیے نیک خواہشات کے ساتھ ساتھ ان کی عمر درازی کے لیئے دعا گو ہیں۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ انوار عزمیؔ

حمد و ثنا کے گجرے سجا لائے ہیں عزمیؔ
حکمِ خدائے پاک بجالائے ہیں عزمیؔ
اپنے لیے اک راہ نئی خوب نکالی
دنیا میں ہوئے سرخرو جنت بھی کمالی
عزمی کو مبارک ہو یہ تصنیفِ نوبہار
پُرکیف و دلنشین ہیں دیوان میں اشعار
بارانِ کرم رب کی ہے عزمی پہ اے طاہرؔ
ہے اپنا عقیدہ بڑا سچّا ہے یہ شاعر

☆☆☆☆☆

Marfat.com

انوار عزمی سے گفتگو

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، ولدیت۔

ج: میرا آبائی وطن اٹاوہ ہے والد صاحب پروسیکیوٹنگ انسپکٹر تھے۔ جس کے سبب ان کے تبادلے ہندوستان کے مختلف مقامات پر ہوتے رہتے تھے میری پیدائش کے وقت میرا گھرانا متھرا (یوپی) میں آباد تھا وہیں میں ۱۹۳۷ء یکم جون کے دن پیدا ہوا۔ والد صاحب عبدالعزیز شیخ جبکہ والدہ جمیلہ بیگم سید برادری سے تعلق رکھتے تھے۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میری عمر بمشکل دو یا ڈھائی سال ہوگی جب والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا اس کے کچھ دن کے بعد ہی والدہ صاحبہ بھی اللہ کو پیاری ہوگئیں ان کے صرف چند دھندلے نقوش میرے ذہن پر ثبت ہیں۔ ویسے اعزہ اور خاندان کے دوسرے لوگوں سے سنا ہے کہ دونوں نہایت شریف النفس، خوش اخلاق رحم دل اور آپس میں ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے والی ہستیاں تھیں۔ ہم کل پانچ بہنیں اور دو بھائی تھے میں اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا۔ بڑا بھائی جس کا نام اقبال اور بہن شکیلہ بھی میرے بچپن میں ہی فوت ہوگئے۔ بہنوں اور عزیزوں کے درمیان میرا بچپن گزرا ۱۹۴۸ء میں چچی صاحبہ کے ساتھ پاکستان آگیا۔ ظاہر ہے کہ اس توجہ اور شفقت سے محروم رہا جو والدین اولاد پر نچھاور کرتے ہیں۔ ہجرت سے قبل میں انجمن اسکول اٹاوہ کا

Marfat.com

تیسری جماعت کا طالب علم تھا۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: میں نے باقاعدہ تعلیم انجمن اسکول اٹاوہ میں صرف دوسری جماعت تک حاصل کی ہے جو مہاجر ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے وہ سب معاشی بحران کا شکار تھے انھیں سر چھپانے کے لیے مکان کی بھی تلاش تھی ایسی حالت میں بہت کم لوگ تھے جو اپنے بچوں کی تعلیمی ضروریات صحیح طور پر پوری کر پاتے جبکہ میں تو سرے سے ہی بزرگوں کے سائے سے محروم تھا پڑھنے کا شوق تو بہت تھا لیکن وسائل ایسے نہ تھے جو اس بات کی اجازت دیتے چچا بھی کسمپرسی کا شکار تھے لہٰذا اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے میں نے مختلف کام کیے کبھی اخبار بیچے کبھی غبارے فروخت کئے کبھی ٹافیوں اور بسکٹ کا ٹھیلا لگایا اور کبھی محنت مزدوری کی اس دوران میں اسکول میں داخلہ تو نہ لے سکا لیکن اپنی تعلیم سے غافل بھی نہیں رہا ان بچوں کو دوست بنایا جو اسکول جایا کرتے تھے ان کی کتب سے استفادہ کیا اور جب مجھے ۱۹۵۵ء میں ایک پرائیویٹ دفتر میں ۹۰ روپیہ ماہوار کی نوکری مل گئی تو میں نے پرائیویٹ طور پر میٹرک کرنے کی کوشش کی لیکن سخت محنت کے باوجود میں امتحان پاس نہ کر سکا ۱۹۵۷ء میں میری ایک بہن کفیلہ بیگم ہندوستان سے پاکستان آ کر میرپور خاص میں رہائش پذیر ہوگئیں تو انہوں نے مجھے بھی اپنے پاس بلالیا انہی کی کوشش سے ۱۹۵۸ء میں میں نے سندھ یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور پھر تین سال شاہ عبداللطیف کالج میرپور خاص میں گزارے اسی دوران شادی کے سبب مجھے اپنی تعلیم کو خیر باد کہنا پڑا۔ شادی کے بعد سی ٹی کا امتحان پاس کر کے میں محکمہ تعلیم میں ملازم ہوگیا پھر اسی

Marfat.com

ملازمت کے دوران میں نے بی اے اور بی ایڈ کے امتحان پاس کیے۔ میرے اساتذہ جنہوں نے مجھے بہت متاثر کیا ان میں ایک تو میرے بہنوئی محمد رضی خان تھے جو مجھے گھر پر ہی انگریزی پڑھایا کرتے تھے وہ باقاعدہ ٹرینڈ استاد تو نہ تھے لیکن ان کا طریقہ تدریس اتنا متاثر کن تھا جسے فراموش نہیں کیا جاسکتا دوسرے صاحب ریاض صاحب تھے (صدر مدرس نبی باغ اسکول) جو بغیر کسی معاوضے کے مجھے اور اپنے اسکول کے بچوں کو انگریزی کا درس دیا کرتے تھے۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار خیال فرمائیں؟

ج: میری شاعری کی ابتدا ۱۹۵۹ء سے ہوئی جب میں شاہ عبداللطیف گورنمنٹ کالج میر پور خاص کا طالب علم تھا، اسی زمانے میں حمد کے کچھ اشعار کہے تھے جس کا مطلع یہ ہے ۔

ساری دنیا کا آسرا ہے تو
میرے مالک بہت بڑا ہے تو

پہلی نعت ۱۹۶۰ء میں کہی جس کا مطلع ہے ۔

فضائیں ضَو فگن ہیں نور سے معمور ہر دل ہے
نہیں ثانی کوئی جس کا یہ اس ہستی کی محفل ہے

نعت اور حمد کہنے کے لیے نہ تو کسی نے مجبور کیا اور نہ ہی زور دیا ہاں ذہن میں یہ خیال ضرور ابھرا کہ جس نے تمہیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے وہ بھی اس بات کا مستحق ہے کہ اس کی شان میں کچھ اشعار کہے جائیں کچھ ایسے ہی خیالات نعت کے سلسلے میں ذہن میں بیدار ہوئے۔

س: حمد باری تعالیٰ شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

Marfat.com

ج: حمدیں اور نعتیں یقیناً اتنی نہیں کہی گئیں جتنی دوسری شاعری ہوئی ہے۔اس کا سبب یہی ہے کہ لوگ عشق مجازی کو ہی اپنی منزلِ مراد سمجھ بیٹھے ہیں جبکہ عشق حقیقی سے اکثریت کا واجبی سا تعلق بھی نہیں ہے مسلمان ہونے کے ناطے ہم اللہ کو بھی مانتے ہیں اور اس کے رسولوں کو بھی لیکن یہ سارے دعوے صرف زبانی حد تک ہیں جبکہ ہمارا ہر عمل اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ہمارے دلوں میں اللہ اور اس کے رسولوں کی وہ محبت نہیں جس کے وہ حقدار ہیں ہاں جن کے ضمیر بیدار ہو جاتے ہیں اور جو اس راز سے آگاہ ہو جاتے ہیں کہ نفع میں صرف وہی ہیں جنہوں نے اپنی عاقبت بہتر بنالی وہ جو شعر بھی کہتے ہیں اس میں نعت وحمد کے رنگ جھلملاتے ہیں۔

س: حمد صنف سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ صرف حمد ہی صنف سخن ہے اس کے علاوہ اور کسی صنف کا وجود ہی نہیں اگر باقی اصنافِ سخن کو مان بھی لیا جائے تو وہ مثلِ حباب ہیں جن کی کوئی دائمی حیثیت نہیں۔دنیا میں جتنے بھی مذاہب کے ماننے والے ہیں وہ جس کو بھی خدا تصور کرتے ہیں اس کے حضور اپنے دلی جذبات ضرور پیش کرتے ہیں جو لوگ حمد کو صنف سخن ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں وہ احمقوں کی جنت میں آباد ہیں ان کی عقلوں پر سوائے ماتم کے اور کچھ بھی نہیں کیا جاسکتا۔اب رہا سوال یہ کہ حمد کیا ہے تو اس کو یوں کہا جاسکتا ہے کہ جس نے ہر نقش کو ابھارا اسے بنایا سنوارا اس کی عظمت اور مہربانیوں کا زبان اور دل کی گہرائیوں سے اقرار حمد ہے یہ مخلوق پر خالق کا ایسا قرض ہے جسے ہر لحہ اتارنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

Marfat.com

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے ۔یعنی کم مائیگی ،احساسِ ندامت جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: اگر حمد دل کی گہرائیوں سے کہی جائے اور اس میں تصنع یا بناوٹ کا کوئی بھی رنگ شامل نہ ہوتو وہ انسان کو ایسے مقام پر فائز کردیتی ہے جس کا عام انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔حمد عبادتوں میں سب سے بڑی اور سب سے افضل عبادت ہے یہ دلوں کوسکون فراہم کرتی ہے اور سکون وہ دولت ہے جس کی نہ کوئی قیمت ہے اور نہ مول حمد صرف انسان کے ایمان کو ہی نہیں جگمگاتی بلکہ اس کے ہر گوشۂ حیات کو ایسی جلا بخشتی ہے کہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں سرخرو ٹھہرتا ہے ۔یہ حمد ہی ہے جو انسان کو اس کی انسانی حیثیت سے آگاہ کرتی ہے حمد شکر گزاری کی وہ راہ ہے جس پر چلنے والا مسافر نہ تو ٹھوکریں کھاتا ہے اور نہ ہی اسے بھٹکنے کا خوف ہوتا ہے۔

س: اردو حمد ونعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات؟

ج: اردو حمد ونعت کے حوالے سے یوں تو بے شمار شخصیات ہیں لیکن سوائے چند کے کسی کو قریب سے دیکھنے کا موقع نہیں ملا صرف ان کی حمدیں اور نعتیں پڑھی ہیں نعتیں اور حمدیں تو غیر مسلم شعرا نے بھی کہی ہیں لیکن انہیں پسندیدہ شخصیت اس لیے نہیں ٹھہرایا جاسکتا کہ جو بات ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں اگر یہ حضرات واقعی ایک اللہ کے پجاری ہوتے اور حضور اکرم ﷺ کو دل و جان سے سچا اور اچھا جانتے تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوجاتے اب ایسا نہیں ہوا تو صرف اس سبب سے کہ انہوں نے حمدیں اور نعتیں بڑی لچھے دار لکھی ہیں انہیں پسندیدہ

Marfat.com

شخصیت ٹھہرایا جائے یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ پسندیدہ شخصیت تو صرف وہی ٹھہرائی جاسکتی ہے جس کے قول وفعل میں تضاد نہ ہو اور ایسی صرف دو شخصیات ہی میری نظر سے گزری ہیں اور وہ ہیں ماہر القادری اور اعجاز رحمانی میں نے بہت قریب سے ان دونوں کو دیکھا ہے اور میرا تجزیہ یہی ہے کہ وہ اپنی حمدوں اور نعتوں میں جن خیالات کا اظہار کرتے ہیں اپنی عملی زندگی میں بھی انہی کو رچانے اور بسانے کی کوشش کرتے ہیں۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات واحساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کے شرف سے اب تک یعنی (اپریل ۲۰۰۱) تک محروم ہوں ہاں خواب میں ایک مرتبہ خود کو حرم شریف کی چھت پر دیکھا ہے دل میں خواہش ہی نہیں بلکہ تڑپ ہے کہ وہاں ایک بار نہیں بار بار حاضری لگادوں لیکن ایسا تو اسی وقت ہوگا جب اللہ کو منظور ہوگا ہاں دل میں یقین ضرور ہے کہ وہاں حاضری کا شرف انشاء اللہ حاصل کروں گا۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی؟

ج: ''جہانِ حمد'' واحد جریدہ ہے جو اللہ کی عظمت اور بزرگی بیان کرنے کے لیے جاری کیا گیا ہے اُردو کی تاریخ میں یہ شرف کسی اور پرچے کو حاصل نہیں اس پرچے نے اب تک جو کام کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ اگر خود نمائی کے جذبات کے بغیر خالص اللہ کی کبریائی کے بیان کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہا تو یقیناً بارگاہِ رب العزت میں قبولیت کا مقام حاصل ہوجائے گا انسانی نام ونمود فریب باطل

Marfat.com

ہے حق صرف یہی ہے کہ اللہ کی ذات ہر تعریف کی مستحق ہے اس لیے جو بھی اس کی عظمت کے کلمات بلند کرتا ہے وہ سزاوارِ ستائش ہے، میں جہانِ حمد کو دل کی گہرائیوں سے اس سعادتِ عظمیٰ کے حاصل کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

س: آپ کی زندگی کا کوئی اہم واقعہ؟

ج: ہر انسان کی زندگی یوں تو بے شمار واقعات اور اہم اتفاقات سے لبریز ہوتی ہے لیکن اہم واقعہ حقیقت میں وہی ہوتا ہے جو زندگی کے رخ کو تبدیل کر دے میری زندگی کا سب سے اہم واقعہ یہ ہے کہ میں اس گئے گزرے دور میں بھی کچھ لوگوں کو خلوصِ دل کے ساتھ صراطِ مستقیم پر چلتے دیکھ رہا ہوں اس کے علاوہ میں نے سرپرستوں کی غیر موجودگی کے سبب جس ماحول میں پرورش پائی ہے اس کے نتیجے میں مجھے جاہل مطلق اور جرائم پیشہ ہونا چاہیے تھا لیکن اللہ کے فضل و کرم نے مجھے تھوڑے بہت علم سے بھی نوازا اور دل میں وہ تڑپ بیدار رکھی جو کسی خالص توحید پرست میں ہونی چاہیے اللہ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اس راستے پر چلائے جو اس کے پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو دکھایا ہے اور میری عاقبت سنوار دے۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: نعت کے لغوی معنیٰ ایسی منقبت جس میں انبیا کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہو چونکہ یہ دور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے اور راہِ حق کے سارے طلبگار ان کے امتی ہیں لہٰذا ہر بازار میں انہی کے نام کا سکہ رواں ہونا چاہیے اگر حکومت اسلامی نظام کو نافذ کر دے تو یہ ایسا کارنامہ ہوگا جسے حشر تک بھلایا نہ جا سکے گا۔ یہی کارنامہ فروغ حمد کا وسیلہ بھی بنے گا اور فروغ نعت کا بھی اور کچھ لوگ

Marfat.com

دماغوں کے بجائے دلوں سے نعتیں کہیں گے۔اس واحد راستے کے علاوہ اور کوئی راستہ ایسا نہیں جو حقیقی معنوں میں فروغِ نعت کا سبب بن سکے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا؟

ج: زندگی کی سب سے اہم اور آخری تمنا یہ ہے کہ اللہ کی زمین پر اسی کی شریعت نافذ ہونا چاہیے میری زندگی کا ہر لمحہ بے سکونی ،اضطراب اور ہجوم مصائب کی نذر ہوجائے لیکن حشر کے روز اپنا نامہء اعمال میں دائیں ہاتھ سے وصول کروں۔حضور کی شفاعت کے ساتھ ساتھ جامِ کوثر کا بھی حقدار ٹھہروں۔

س: محافل حمدونعت یا حمدیہ ونعتیہ مشاعروں میں رقم طے کرکے شرکت کے بارے میں نیزان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: حمدیہ نعتیہ مشاعرے ہوں یا محافل حمدونعت یہ سب کی سب وہ محفلیں ہیں جن کا تعلق عبادت سے ہے عبادت کی محفلوں میں شامل ہونے کے لیے اگر رقوم طلب کی جائیں یا ناظمین محافل ایسا مطالبہ کرنے والوں کے مطالبات پورے کریں تو یہ ایسے اقدامات ہوں گے جنہیں کسی صورت پسندیدہ نہیں کہا جاسکتا۔اس عمل کو تجارتی یا دین فروشی کا عمل تو کہا جاسکتا ہے اسلامی یا دینی نہیں وہ لوگ جو رقوم طلب کرکے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعریف کرتے ہیں کھلے منافقین ہیں کہ اگر پیسے ملیں گے تو اللہ اور رسول ﷺ کی تعریف کریں گے ورنہ نہیں ایسے لوگوں کو ان پاکیزہ محافل سے دور رکھنا چاہیے وہ ناظمین محافل جو ایسے لوگوں کے مطالبات پورے کرتے ہیں اتنے ہی مجرم ہیں جتنے رقم طلب کرنے والے ہاں اگر کوئی اپنی خوشی سے کسی قسم کا کوئی ہدیہ پیش کرے تو اس کا

Marfat.com

قبول کرنا سعادت ہوگا۔ ہر اچھے اور سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کا بائیکاٹ کرے جنھوں نے نعت گوئی کو بطور پیشہ اپنایا ہوا ہے اور ان علمائے کرام سے بھی بچے جو رقم طے کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے لچھے دار وعظ سے نوازتے ہیں۔

س: آپ کی مطبوعہ کتب؟

ج: میری اب تک یعنی (فروری ۲۰۰۲ء) تک چار کتابیں منظرِ عام پر آئی ہیں ۔۱۔آدمؐ رحمتِ عالمﷺ ۔۲۔نام بنام حمد وثنا۔۳۔نام بنام مدحت۔۴۔حرف کی سوغات۔

س: اردو میں حمد کا آغاز کب ہوا اردو حمد کہنے والے پہلے شاعر کے بارے میں روشنی ڈالیں؟

ج: یوں تو حمد کے آغاز کا سہرا حضرت آدم علیہ السلام کے سر ہے لیکن یقین سے یہ بات نہیں کہی جاسکتی کہ اُردو کا پہلا حمد گزار شاعر کون ہے۔ یہ بات اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔اب میں کسی ایسے شاعر کو جسے محققین اُردو حمد کا پہلا حمد گو شاعر ٹھہرا چکے ہیں حمد کا پہلا شاعر ٹھہرادوں لیکن حقیقت میں ایسا نہ ہو تو یہ سخت ناانصافی کی بات ہوگی اس لیے بہتر یہی ہے کہ اس کا فیصلہ خدا پر چھوڑ دیا جائے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

شیبا حیدری

نام : شیبا آفتاب

قلمی نام : شیبا حیدری

ولادت : ۲۵ دسمبر ۱۹۷۴ء کراچی

پتا : الائنس شاپنگ پیراڈائز، ناگن چورنگی، نارتھ کراچی۔

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد : حمد نامہ

اشاعت : دسمبر ۱۹۹۸ء

صفحات : ۱۹۱

قیمت : ۱۰۰ روپے

ناشر : نبیل الرحمٰن حیدری

Marfat.com

حمد نامہ

(مجموعہ حمد)

شیبا آفتاب حیدری۔ شیبا حیدری کے ادبی نام سے معروف ہیں، والد ان کے نواب فضل الرحمٰن حیدر ہیں۔ شیبا حیدری ۲۵ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ اسی شہر میں پرورش پائی اور تعلیم مکمل کی۔ اُنہوں نے جامعہ کراچی سے ایجوکیشن میں ایم۔اے۔ کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی رہائش کبھی کراچی اور کبھی اسلام آباد میں قیام رہتا ہے۔ ان کا پہلا مجموعہ کلام ''ان کے لیے'' (مطبوعہ ۱۹۹۸ء) ہے دوسرا مجموعہ حمدیہ کلام پر مشتمل ہے جس کا نام ''حمد نامہ'' ہے۔

جناب تابش دہلوی نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ :

''شیبا حیدر بیچ نئی نسل کی نمائندہ ہیں اور وہ بھی ان تمام مسائل سے دوچار ہیں، جن سے اس نسل کا ہر فرد دوچار ہے۔ ان کی محرومیاں اور تمنائیں دوسروں سے مختلف نہیں ہیں اور اسی لیے ان کے اظہار میں بھی وہ بے باک ہیں۔ انہوں نے اپنے اظہار کے لیے شاعری کو ذریعہ بنایا ہے کیونکہ شاعری زیادہ پر تاثیر ہوتی ہے''۔ (ان کے لیے: ص ۲۱)

شیبا کی ایک طویل حمد ''ثنائے رب ذوالجلال والاکرام'' ان کے قدرت اظہار اور قوت ایمانی کی مظہر ہے اس میں (۳۸) اشعار ہیں، مطلع ہے ؎

رب کی حمد و ثنا تلاش کرو
لہجہ التجا تلاش کرو

☆

Marfat.com

حمد پروردگار کر شیبا
ہے وہی سب کا تاجور شیبا
وہ ہی کرتا ہے معتبر شیبا
اس پہ نازاں ہے دیدہ ور شیبا
شاعری بھی ہے اک شجر شیبا
اور اشعار ہیں ثمر شیبا
ہم ہی بھولے ہوئے ہیں ذات اس کی
وہ نہیں ہم سے بے خبر شیبا
اس کی ہی جے پکاری جاتی ہے
شہروں شہروں نگر نگر شیبا

☆

راقم ''جہانِ حمد'' کے خواتین نمبر کی تیاریوں میں مصروف تھا ایک دن نبیل الرحمٰن غریب خانہ پر اپنی ہمشیرہ شیبا حیدری کا حمدیہ کلام خواتین نمبر کے لیے لے کر تشریف لائے، شاید پانچ حمدیں تھیں، جو اُنھوں نے مجھے عنایت کیں، راقم نے نبیل کو مشورہ دیا کہ اپنی ہمشیرہ سے کہنا کہ آپ حمد کی جانب اپنی توجہ بھرپور طریقے سے مرکوز رکھیں، میری خواہش ہے کہ آپ کا مجموعہ حمد جلد از جلد منصۂ شہود پر نمودار ہو۔ الحمدللہ راقم کی یہ خواہش ۱۹۹۸ء میں پوری ہوگئی۔

شیبا حیدری کا مجموعہ ''حمد نامہ'' منصۂ شہود پر نمودار ہو چکا ہے۔ شیبا حیدری اُردو ادب میں دوسری خاتون شاعرہ ہیں جن کا مجموعہ حمد شایع ہوا اس خوش بختی پر ہم شیبا حیدری کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

''حمد نامہ'' کے پیش لفظ میں شیبا حیدری رقم طراز ہیں کہ اللہ ربّ العزت کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اس ناچیز کو توفیق عطا فرمائی کہ ایک عرصے کی

Marfat.com

محنت اور جانفشانی اور دل میں موجزن خواہش کو عملی طور پر کتابی صورت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہوں۔ پیش لفظ کے آخر میں انہوں نے اپنا ایک شعر پیش کیا ہے جو نذر قارئین ہے ۔

تجھ کو توفیق حمد اس نے دی
شکرِ پروردگار کر شیبا

معروف محقق ادیب شاعر پروفیسر سحر انصاری نے ''حمد نامہ'' کا مقدمہ تحریر فرمایا ہے، مقدمہ سے اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ '' ہمارے عہد میں شاعر بھی بہت ہیں اور ان کے شعری مجموعے بھی مختلف انداز میں شائع ہوتے رہتے ہیں، لیکن شیبا ایک مختلف شاعرہ ہے اور اس کی شاعری اپنے معاصرین سے جداگانہ رنگ و آہنگ رکھتی ہے ۔

جب بھی شیبا زبان کھولے ہے
حمدِ پروردگار بولے ہے
وہی دیتا ہے ساتھ دکھ سکھ میں
رس وہی تلخیوں میں گھولے ہے

☆

حمد کرتے ہیں ہم تری اللہ
تو ہی دیتا ہے زندگی اللہ
لالہ و گل شفق ہوا بادل
ہیں سبھی تیرے ایلچی اللہ
تجھ سے ہی رہتی ہے سدا جگ میں
ملتجی شیبا حیدری اللہ

Marfat.com

ظلم کی زد میں آدمیت ہے
سب کو مکرو دغا کی عادت ہے
عام جہلِ خرد کی ظلمت ہے
روشنی کی اپیل کر شیبا
حمد رب جلیل کر شیبا
رب کا ذکر جمیل کر شیبا

☆

تاروں سے جھانکتے ہیں راتوں کو تیرے جلوے
آتی ہے صبح لے کر چہرے پہ نور تیرا
شیبا کی ہے زباں پر اسمِ جمال تیرا
قرآن آخری ہے رب غفور تیرا

☆

شیبا حیدری کے لیے یہ اعزاز بہت بڑا اعزاز ہے، وہ اللہ ربُ العزت کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے، نیز اس اعزاز کی حفاظت کریں اور اس میں مزید محنت و نکھار پیدا کرنے کی بھرپور کوششیں جاری رہنی چاہیے۔

''اللہ کرے زور قلم اور زیادہ''

ایک شعر محترمہ شیبا حیدری کی نذر کر کے اپنی گفتگو کو ختم کرتا ہوں ۔

دنیائے اُردو حمد کی فہرست میں دوسری
نسواں میں خوش بخت ہے اک شیبا حیدری

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ شیبا حیدری

کیا خوب "حمد نامہ"

شائع ہوا تمہارا

انعام رب نے تم کو

کیا خوب دے دیا ہے

سجدے ادا کرو تم

شکرِ خدا کرو تم

اے شیبا حیدری

☆

دنیائے اردو میں حمد کی فہرست میں دوسری
نسواں میں خوش بخت ہے اک شیبا حیدری

☆☆☆☆☆

Marfat.com

شیبا حیدری سے گفتگو

س: آپ کی پیدائش کب، کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟

ج: میری پیدائش ۲۵ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو کراچی میں ہوئی۔ میرا نام شیبا حیدری اصل نام ہی تخلص ہے۔

ولدیت:۔ ایف، اے، حیدری

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: والد محترم کی جائے پیدائش لکھنؤ تھی، علیگڑھ سے تعلیم حاصل کی، ڈبل ایم اے کے علاوہ انگریزی ادب میں پی ایچ،ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ وکالت بھی کی ،ہندوستان کی مقامی گیارہ زبانوں کے علاوہ، فارسی، عربی، انگریزی، چینی، جاپانی اور جرمن زبان پر عبور رکھتے تھے۔ والدہ محترمہ سے شادی کے بعد پاکستان میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ اور افواجِ پاکستان میں اعلیٰ عہدے پر ملازم ہوئے۔ آپ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ کا انتقال ۵ر رمضان المبارک بروز جمعہ ہوا۔

والدۂ محترمہ کے آباء و اجداد افغانستان سے تھے، والدہ محترمہ کی مادری زبان فارسی تھی اور انہیں اس پر مکمل عبور حاصل تھا۔ معروف شخصیات میں ان کے چچا حضرت اسحاق باباؒ اور حضرت جلال شاہ باباؒ اور حضرت سلطان محمود غزنوی سے سلسلہ نسب ملتا ہے۔ انڈیا میں معروف شخصیت مولانا تدبیر احمد خاں والدہ محترمہ

Marfat.com

کے نانا صاحب نے حدیث اور فقہ پر ۴۱ کتب تصنیف کیں، جبکہ قرآن پاک کا فارسی ترجمہ ہاتھ سے تحریر فرمایا، جس کا نسخہ انڈیا میں اب تک موجود ہے۔ والدہ محترمہ نے چونکہ نہایت دینی علمی، گھرانے میں پرورش پائی تھی۔ اس لیے وہ ایک علمی، متقی اور پرہیز گار خاتون ہونے کے ساتھ روحانیت کی طرف مائل تھیں، بزرگانِ دین کا بے حد احترام فرماتی تھیں، ۱۹۹۵ء میں آپ نے حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی سے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مرتبہ کو بلند فرمایا اور اپنے فضل سے انہیں ایسی سعادتیں عطا کیں کہ جس کی دعا ہر مومن کرتا ہے۔ ۱۹۹۹ء جمعۃ الوداع اور رمضان کی ۲۷ رویں شب آپ اپنے مالک حقیقی سے جاملیں۔

والد محترم کے انتقال کے وقت میں چند ماہ کی تھی۔ لہٰذا جب شعور نے آنکھ کھولی تو اس کمی کا احساس شدت سے ہوا۔ بہر حال والدہ اور نانی محترمہ نے میری تربیت کی ۷ برس کی عمر میں قرآنِ کریم ختم کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۱۵ برس کی عمر میں معلّمہ کا کورس پاس کیا۔ سائنس سے میٹرک کیا۔ I.C.T انسٹیٹیوٹ سے فرسٹ کلاس میں کمپیوٹر کورس کوالیفائی کیا۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کے رسائل میں تحریروں کا سلسلہ چلتا گیا۔ اساتذہ بھی میرا احترام کرتے تھے۔ اور میری سہیلیاں بھی مجھ سے ادب سے پیش آتی تھیں۔ ساتویں جماعت میں تھی کہ شعرو شاعری اور روحانیت کی طرف طبعیت مائل ہو گئی۔ والدہ محترمہ نے رجحان دیکھتے ہوئے مجھے کتابیں مہیا کرنی شروع کیں اور بہت حوصلہ افزائی کی جلد ہی میری ایک کمرے پر مشتمل لائبریری بن

Marfat.com

گئی مجھے نئے نئے علوم لکھنے اور پڑھنے کا موقع ملا طبعیت تنہائی کی طرف مائل ہوئی مطالعے کا سوق بڑھتا گیا اور عبادت و ریاضت نے ایک کیفیت اختیار کر لی ایسی کم عمری لی ریاصت اور عبادت نے مجھے روحانی طور پر دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کرادیا۔خواب فوراً والدہ محترمہ سے بیان کیا تو وہ مجھے فوراً حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی کی خدمت میں لے کر پہنچ گئیں۔آپ نے خواب سن کر نہایت حوصلہ افزائی فرمائی اور بری درخواست پر آپ نے مجھے شاگردی میں قبول فرمایا۔قلندر بابا اولیاء کے خانوادہ میں حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی وہ اہم ہستی ہیں جن کی نظرِ کرم اور توجہ سے مجھ ناچیز کو دُنیاوی اور دینی سرفرازی نصیب ہوئی۔یہ میرے لیے روحانی استاد بھی ہیں اور باپ بھی۔آپکی شخصیت کا یہ کمال ہے کہ آپنے مجھ ادنیٰ سی لڑکی کو میری اوقات سے بڑھ کر توجہ اور فیض بخشا جسکی میں مستحق نہ تھی۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: پہلی نظم ''تتلی،،کے عنوان سے کہی جب میں چوتھی جماعت کی طالبِ علم تھی۔چھٹی جماعت میں پہلی نعت کہی جس کی ردیف تھی ''سرکار ﷺ ہمارے،، بچپن سے ابتک قاری وحید ظفر قاسمی کی نعت پڑھنے کے اسٹائل اور آواز سے بے حد متاثر ہوں۔ دسویں جماعت سے فنِ عروض کی کتابوں کو پڑھنا اور سمجھنا شروع کیا۔اساتذہ کے کلام سے متاثر ہو کر اُنکی زمینوں میں غزلیں کہنی شروع کر دیں۔کبھی گنگنا کر مصرع موضوع کرلیتی تھی کبھی نعتوں کو پلٹ کر گانے میں تبدیل کر دینا کبھی پسندیدہ مُترنم گیتوں کو نعت میں تبدیل کر دینا طبعیت کا حصہ بننے لگا۔بے شمار نظمیں لکھیں۔بے شمار نعتیں لکھیں۔حمدیں کہیں اور سلسلہ چل نکلا۔والدہ ڈاکٹر بنانا چاہتی تھیں اور میں شاعرہ بن گئی۔بہر حال والدہ

Marfat.com

صاحبہ کے فرمان کے مطابق کہ وہ مجھے اعلیٰ مقام پر دیکھنا چاہتی ہیں۔میں نے ادب میں اپنی کاوشیں جاری رکھیں۔اُنکے حکم پر کتابیں لائی۔اور انشاء اللہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

س: حمد باری تعالیٰ، شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: اِس میں طبیعت اور رجحان دونوں کا دخل ہے۔ یہ کہنا دُرست نہیں کہ شعراء اور شاعرات نے حمد و نعت پر کم لکھا ہے۔ اس دور میں تو نعت گوئی اور حمد یہ کلام ماشاء اللہ ہماری شاعرات اور شعراء دونوں بہت اچھا کہہ رہے ہیں۔اور پچھلے دور کی نسبت حمد اور نعت پر بہت کام ہوا ہے۔

س: حمد صنف سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟ حمد کیا ہے؟

ج: اِس سوال کے جواب میں بہت وضاحت کیساتھ میں ''جہانِ حمد'' میں حمد نگاری پر ایک تحقیق کے عنوان سے مفصّل مضمون کی صورت میں تحریر کر چکی ہوں۔

س: حمد کے فیوض و برکات کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟

ج: خوف اللہ تعالیٰ سے دوری کا سبب بنتا ہے۔جبکہ محبت اللہ سے قربت کا اور جب بندہ اللہ کی طرف محبت کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے تو اللہ اس سے سو گناہ زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔اور رحمتوں کی وہ بارش کرتا ہے کہ شاعر کو ہر دیوان بھی کم پڑھ جائیں۔

س: اردو کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: حنیف اسعدی، ادیب رائے پوری، مظفر وارثی، شمس وارثی، حفیظ تائب، عزیز احسن اور طاہر سلطانی اِن سب کی حمد و نعت میں رُوح کا گداز صاف نظر آتا ہے۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

Marfat.com

ج: الحمدُ للہ روحانی طور پر متعدد بار نہ صرف حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ بلکہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت سے روحانی طور پر مشرّف ہو چکی ہوں۔

س: ' جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟

ج: '' جہانِ حمد'' برادرم طاہر سلطانی کی نجات و بخشش کا سامان ہے۔ نیز اب اسکے بعد ''حمد'' پر جسقدر کام ہوگا ان سب کا اجر و ثواب '' جہانِ حمد'' کے توسط سے طاہر سلطانی کو ملتا رہے گا۔ ادبی لحاظ سے '' جہانِ حمد'' ایک بڑی اور ٹھوس کاوش ہے۔ تجویز یہ ہے کہ سب اہل علم حضرات کو اس منفرد مستحسن اور علمی کوشش میں '' جہانِ حمد'' کی دامے درمے اور سخنے مدد کرنی چاہیئے۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نظر سے دیکھنا چاہیئے؟

ج: علمی اور ادبی اعتبار سے ضرور دیکھنا چاہیئے۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گی؟

ج: خدا کرے کہ حکومت کو خود ہی کوئی خیال آجائے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: زندگی کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

س: اپنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیل بتائیں؟

ج: '' ان کے لیے'' ۱۹۹۶ء پہلا شعری مجموعہ ''حمد نامہ'' ۱۹۹۹ء دوسرا شعری مجموعہ ''حمد یہ دیوان'' تیسری کتاب ''محمد نامہ'' اشاعت ۲۰۰۱ء ۲۷ رمضان المبارک۔

Marfat.com

گہر اعظمی

نام	:	انصار الحق قریشی
قلمی نام	:	گہر اعظمی
ولادت	:	۱۵/ اکتوبر ۱۹۳۷ء، مہوارہ خرد اعظم گڑھ
پتا	:	۲۱۔ ڈی اسٹریٹ۔ فیز ۵، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی
		کراچی ۷۵۵۰۰۔ فون:۔ ۵۸۷۴۴۶۷......۵۳۷۱۸۷۹

............☆☆☆☆☆............

مجموعہ حمد	:	اللہ اکبر
اشاعت	:	اپریل ۱۹۹۹ء
صفحات	:	۱۲۸
قیمت	:	۴۰ روپے
ناشر	:	انصار الحق قریشی گہر اعظمی

Marfat.com

اللہ اکبر

(مجموعہ حمد)

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ سب انسان مل کر ایک مکھی بھی نہیں بنا سکیں گے، اور مکھی اُن سے کچھ چھین کر لے جائے تو اسے چھڑا نہ سکیں (سورۂ الحج۔ رکوع ۹،)

اس صورت حال کے باوجود انسان کی اکڑ فوں نہیں جاتی ہے، یہی صورت حال جعلی ادبی دنیا کے نام نہاد نقادوں اور شعرا کی ہے کہ انہیں اپنے سوا یا اپنے گروہ کے شاعروں کے علاوہ کسی شاعر کے شعروں میں شعریت نظر نہیں آتی ہے۔ البتہ کہیں کہیں لچک محسوس ہوتی نظر آتی ہے، کہا جاتا ہے کہ ایسے مقامات پر مفادات غالب آ جاتے ہیں۔ خیر جانے دیجے یہ چند جملے بر سبیل تذکرہ نوک قلم پر آ گئے ؎

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

(غالب)

لیکن کچھ اللہ تعالیٰ کے بندے ویسے ہی ہوتے ہیں، جیسے نظر آتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے انہیں نیک بندوں میں جناب انصار الحق قریشی گہر اعظمی بھی شامل ہیں، ہوا یوں کہ گہر اعظمی کو حاکم وقت کا ایک پیغام موصول ہوا جس میں غیر قانونی کام کا حکم دیا گیا تھا، اس مرد مجاہد نے نہ صرف یہ کہ حاکم وقت کا غیر قانونی حکم ماننے سے انکار کر دیا بلکہ قبل از ریٹائر منٹ/رخصت کی درخواست دے دی جو فوراً ہی منظور ہو گئی۔ اس موقع پر مجھے برصغیر کے ایک ہمہ جہت نغز گو شاعر محترم صبا اکبر آبادی کا ایک شعر یاد آ گیا ہے جو پریشان کن حالات میں سکون کا جھونکا محسوس ہوتا ہے ؎

Marfat.com

ہے عیش بے ثبات تو غم کو ثبات کیا
دن ہوگیا ہے ختم تو فرقت کی رات کیا

فرقت کی رات بھی کٹ گئی اور پھر گہر اعظمی پر رحمتوں کے در وا ہونا شروع ہو گئے، بیت اللہ شریف اور روضہ رسول اکرم ﷺ پر حاضری یہ حاضری وہ حاضری ہے جو کسی مسلمان کے لیے معراج سے کم نہیں اور پھر ایک مقام وہ بھی آتا ہے کہ بقول حضرت صبا اکبر آبادیؒ ۔

اس بارگاہ ناز کا اعجاز دیکھنا
میں چپ رہا تو دست دعا بولنے لگے

گہر اعظمی کے ساتھ بھی یہ ہی کچھ ہوا کہ اس بارگاہ اقدس سے انعام و اکرام کی بارشیں ہونے لگیں انوار و اکرام کا آغاز ۱۹۸۷ء میں ثنائے رسول ﷺ (مجموعہ نعت) سے ہوا، لمحہ حاضر تک یہ سلسلہ میرے حضور ﷺ تک پہنچ چکا ہے۔ گہر اعظمی کا مجموعہ حمد ''اللہ اکبر'' اپریل ۱۹۹۹ء میں شایع ہوا، گہر اعظمی کا یہ خوبصورت مجموعہ حمد میرے سامنے ہے۔ گہر اعظمی کے چھوٹی بحر میں چند اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

کام سب لاجواب کرتا ہے
بے حد و بے حساب کرتا ہے
اس کی یہ شان ہے کریمی کی
ایک ذرّے کو آفتاب کرتا ہے
دل سے مانگے اگر گہر کوئی
ہر دعا مستجاب کرتا ہے

صاحب کتاب حمد گو شعراء کرام میں چودہ ۱۴ شعراء کرام کے بعد گہر اعظمی کا

Marfat.com

نمبر آتا ہے۔لیکن گہر اعظمی کو اس حوالے سے تمام صاحب کتاب حمد گو شعراء پر فضیلت حاصل ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ علیم النساء ثناء صاحبہ بھی صاحب کتاب حمد گو شاعرہ ہیں، ۲۰۰۲ میں ان کا مجموعہ حمد ''تری ہی حمد و ثناء'' شایع ہوکر پذیرائی حاصل کر چکا ہے۔

انصار الحق قریشی گہر اعظمی نے ۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۷ء کو اعظم گڑھ کے علمی و ادبی گھرانے میں آنکھ کھولی والد فضل حق رحمۃ اللہ علیہ بھی ادب نواز ادب شناس اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان تھے، گہر اعظمی کے بڑے بھائی پختہ کار شاعر تھے جو اُردو اور فارسی میں شعر کہا کرتے تھے۔

صاحبو! اس وقت ہمارا موضوع ہے گہر اعظمی کی حمدیہ شاعری، قبل اس کے کہ ہم اپنے خیالات کا اظہار کریں، معروف ادیب و شاعر جناب محسن بھوپالی کی رائے سے استفادہ کرتے ہیں، گہر اعظمی کا شمار اُردو شاعری کی تاریخ میں ان گنے چنے شعراء میں کیا جاسکتا ہے، جنہوں نے اپنی شاعری کا آغاز حمد و نعت گوئی سے کیا اور اسی پر قائم رہے، اللہ اکبر، میں شامل کلام کی پہلی خوبی جذبات کی فراوانی ہے اور پھر سلاست و روانی کے ساتھ .ں ممتنع میں اس کا اظہار اس کی دوسری بڑی خوبی ہے، گہر اعظمی کا کلام خشوع و خضوع اور عجز و انکسار کی ایک قابلِ ذکر اعلیٰ مثال ہے۔

گہر اعظمی وطن عزیز کے نامور نعت گو حضرت اقبال عظیم کے تلامذہ میں شامل ہیں، گہر اعظمی کے مجموعہ نعت، حضور میرے ﷺ، میں ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ گہر اعظمی کا انداز فکر اور اسلوب بیان نہ صرف دلکش ہے، بلکہ ایمان افروز بھی ہے۔ آیئے گہر اعظمی کی حمدیہ شاعری سے مشام جاں کو معطر کرتے ہیں ۔

ہے تو ہی کردگار دنیا کا
تو ہی پروردگار دنیا کا

ہے فقط تیری ذات پر محدود

Marfat.com

سارا دار و مدار دنیا کا

بے شک وہی پروردگار ہے جس کا ہر خیال ارفع و اعلیٰ ہے۔ جس کی شان اوج کمال ہے، جو نہ کسی سے پیدا ہے اور نہ کوئی اس سے پیدا ہے، اللہ کی ردیف میں چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

تو صمد لم یلد و لم یولد
اور احد تیری ذات ہے اللہ
آسمان و زمین و زیر زمیں
کل پہ تیرا ہی ہات ہے اللہ
چیز ہر اک جہاں کی فانی ہے
بس تجھی کو ثبات ہے اللہ
ذرّہ ذرّہ گہرؔ ثنا خواں ہے
خالقِ کائنات ہے اللہ

گہر اعظمی خالقِ کائنات کی قدرت کی تفسیر کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں ۔

جلا کر راکھ کرتا ہے خس و خاشاک کرتا ہے
وہ پل بھر میں تکبر کو مٹا کر خاک کرتا ہے
کوئی ساجھی نہیں اس کا وہ یکتا اور یگانہ ہے
جو کرتا ہے یہاں میں سو خدائے پاک کرتا ہے
کبھی وہ کام لیتا ہے گنہ پر چشم پوشی سے
جو ہوں حد سے سوا پھر حشر عبرتناک کرتا ہے

Marfat.com

ساتھ ہی ساتھ ان کی نظریں قرآن مبین کی اس آیت پر مرکوز ہو جاتی ہیں کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو ۔

سب ملے گا اُسی ایک در سے تجھے
ذات ہے بس اُسی کی عزیز و حکیم
مانگو اللہ سے مغفرت کی دعا
بے شک اللہ ہی ہے غفور الرحیم

گہر اعظمی کا مالک کائنات رحیم و کریم کی بارگاہ میں دعا گوئی کا انداز دیکھیے ۔

ہے شان تیری قدیم کر دے
جسے تو چاہے عدیم کر دے

دلوں کے تو بھید جانتا ہے
کرم غفور الرحیم کر دے
ہمارے خفتہ دلوں میں یارب
تو اپنی الفت مقیم کر دے

گہر اعظمی کی اس دعا پر ہم دل کی گہرائیوں سے آمین کہتے ہوئے ان کے لیے دعا گو ہیں کہ: اے اللہ ربُّ العزت، گہر اعظمی کے قلب میں اپنی اور اپنے آخری رسول ﷺ کی الفت و محبت میں مزید اضافہ فرما اور اُنہیں مزید توفیق عطا فرما کہ ان کا دوسرا مجموعہ حمد کتابی شکل میں شایع ہو کر اللہ کے بندوں کے قلب و جاں کو معطر و منور کرتا رہے ۔ آمین ۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ گہر اعظمی

ہو بڑے خوش بخت دنیا میں بڑے ذیشان ہو
کیا بڑا رُتبہ ملا ہے عاشقِ حسّانؓ ہو
اے گہر اے اعظمی طاہر کی تم کو ہے دعا
تم کو حاصل ہو ہمیشہ ربِّ عالم کی رضا

☆

خوش کام با مراد گہر اعظمی رہے
فکر و عمل میں شاد گہر اعظمی رہے
یارب ترے کرم سے یہ طاہر کو ہے امید
تا حشر سب کو یاد گہراعظمی رہے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

گہر اعظمی صاحب سے گفتگو

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام ولدیت

ج: میری پیدائش جیسا کہ میری تعلیمی اسناد میں درج ہے ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو ہوئی اس ضمن میں میری والدہ کا کہنا تھا کہ سخت سردیوں کا زمانہ تھا اور میری پیدائش کی وجہ سے ان کے روزے قضا ہو گئے تھے۔ مقامِ پیدائش اعظم گڑھ شہر کا ایک موضع مہوارہ خرد ہے۔ جس کے اطراف کی زمینیں مسلمان زمینداروں کی ملکیت تھیں۔ ان ہی میں سے ایک زمیندار میرے آباؤ اجداد بھی تھے جو شیخ گھرانے کے نام سے مشہور تھے۔ اسی حوالے سے ہمارے خاندان میں قریشی لکھنے کا رواج ہوا۔ لیکن مجھے اپنا پرانا شجرہ نسب تحریری طور پر دستیاب نہ ہو سکا۔ میرے دادا کا نام عبدالحق تھا جو میری پیدائش سے کافی عرصہ قبل انتقال فرما گئے تھے اور میرے والد کا نام فضل حق تھا جو پہلے اعظم گڑھ شہر میں وکالت کرتے تھے، اور پھر ۱۹۵۰ء میں ہجرت کے بعد ابتداً کراچی میں انہوں نے کچھ عرصہ وکالت کی پھر بلدیہ عظمیٰ کراچی سے چیف لیگل ایڈوائزر کی حیثیت سے ۱۹۶۵ء میں باعزت طور پر ریٹائر ہوئے۔ ان کے احباب میں چیدہ چیدہ وکلا کے علاوہ جسٹس ظہیر الحسن لاری اور نواب شمس الحسن خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں والد صاحب شعر و شاعری کا بہت اچھا ذوق رکھتے تھے اور خود بھی اچھے اشعار کہتے تھے لیکن اپنے کلام کو انہوں نے محفوظ نہیں رکھا۔

Marfat.com

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: اپنے والد کے بارے میں میں پہلے سوال کے جواب میں تحریر کر چکا ہوں میری والدہ ایک نہایت دین دار گھریلو خاتون تھیں اور اُردو، فارسی جو اس دور کا رواج تھا بخوبی پڑھ لکھ سکتی تھیں۔قرآن پاک کی تلاوت نہایت شیریں زبان میں کیا کرتی تھیں اور انہیں اس کا ترجمہ پڑھنے کا بھی شوق تھا، خاندان میں ان کے اخلاق اور کردار کی وجہ سے بہت عزت تھی اور وہ سب کے دکھ درد اور خوشی میں ہمیشہ شریک رہتیں۔اپنے بچوں کو ہمیشہ نیک انسان بننے اور نماز قائم رکھنے کی تلقین کی۔اگرچہ انہیں اپنی بڑی اولاد (عبید الحق۔جنہیں ہم سب بھیّا کہتے تھے) کا جوانی میں صدمہ اٹھانا پڑا جب وہ ۱۹۴۵ء میں الہٰ آباد یونیورسٹی سے (ایم۔اے) کر چکے تھے اور ۱۹۴۶ء میں ان کی شادی بھی ہو چکی تھی لیکن دسمبر ۱۹۴۷ء میں وہ خالقِ حقیقی سے جا ملے اب چونکہ مرحوم بھائی صاحب کی بات چل نکلی ہے تو عرض کردوں کہ والد صاحب کی ہی طرح بھائی صاحب بھی شعری ذوق کے اچھے مالک تھے اور باقاعدہ شاعری کیا کرتے تھے،ان کا بیشتر کلام ان کی بیماری پھر ہم لوگوں کی پاکستان کی ہجرت کی وجہ سے ضایع ہوگیا۔البتہ ان کی آخری بیاض جو ماہ مئی ۱۹۴۷ء سے ماہ اگست ۱۹۴۷ء پر مشتمل ہے جس میں ۲۲ عدد نظمیں غزلیں جو اُردو فارسی میں ہیں میرے پاس موجود ہے اور ان سے ان کے اعلیٰ شعری ذوق کا پتا چلتا ہے جسے کسی مناسب وقت پر ایک کتابی شکل میں شایع کرنے کا ارادہ ہے۔بھائی صاحب تپ دِق کے مریض تھے جو اس وقت لا علاج مرض تھا اپنی زندگی کے آخری ایام میں پہاڑ پر الموڑہ سینی ٹوریم بھی بھیجے گئے اور ان کی یہ بیاض انھیں دنوں کی یاد گار

Marfat.com

ہے۔المورہ سے واپسی کے بعد ان کی بیاض میں جو آخری تین شعر درج ہیں اور ایک شعر جوانہوں نے اپنے انتقال سے چند ماہ قبل کہا وہ نذرِ قارئین ہیں ۔

ضیاء مہر کی کرنیں بھی تشنہ کام آئیں
سراغ چشمہء ہستی کا کوئی پا نہ سکا
ترے نصیب میں رونا لکھا تھا قدرت نے
تو اس نوشتہء تقدیر کو مٹا نہ سکا
فضول شے تھی پہاڑوں پہ زندگی کی تلاش
دلِ غیور دواؤں کی تاب لا نہ سکا

☆

نہ راس آئی تمہیں عمرِ مختصر بھی عبید
بلائے جاں تھی کہیں طول یہ اگر ہوتی

بھائی صاحب مرحوم جو ہمیں عین جوانی میں داغِ مفارقت دے گئے انتہائی مذہبی آدمی تھے اور جیسا کہ والدہ مرحومہ بتاتی تھیں انکا مطالعہ بھی بہت وسیع تھا ان کے انتقال کے وقت میری عمر دس سال تھی لیکن مذہب سے دلچسپی اور نماز کی سختی سے پابندی پھر ان کا خلوص والدہ محترم کی ہی طرح سے ہمیشہ میرے لیے مشعلِ راہ رہا اور میں نے ہر قدم پر ان سے راہ نمائی حاصل کی ان کی ان ۲۲ نظموں میں جس کا میں اوپر تذکرہ کر چکا ہوں ایک قصیدہ فارسی بحضور سرورﷺ کائنات بھی ہے جس کے آخری دو شعر ان کی زندگی کی صحیح عکاسی کرتے ہیں ۔

Marfat.com

پیمبر ﷺ ! عبید پریشان حالے
موافق ہوائے زمانہ نہ دارم
بگیرید من بندۂ عاجزے را
جز ایں آستانے سہارا نہ دارم

والدہ محترمہ اپنے بڑے جوان بیٹے کے صدمے کو دل میں لیے جسے وہ کبھی فراموش نہ کرسکیں ایک طویل علالت کے بعد ہمیں ۱۹۶۱ء میں داغِ مفارقت دے گئیں۔۔اناللہ واناالیہ راجعون۔

میں نے اپنی پہلی کتاب اسی ذاتِ گرامی کے نام منسوب کی ہے۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: جہاں تک میرے بچپن کا تعلق ہے تو زیادہ تر اپنے گاؤں کی گلیوں میں گزرا۔ تعلیم کے چار سال شبلی نیشنل ہائی اسکول اعظم گڑھ میں گزرے جہاں میں نے نویں جماعت تک تعلیم حاصل کی پھر علامہ شبیر احمد عثمانی ہائی اسکول کراچی سے ۱۹۵۴ء میں میں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔میٹرک سے پہلے ہی میں نے شاعری شروع کردی تھی اور زیادہ تر بچوں کی نظمیں اور قدرتی مناظر پر نظمیں لکھیں۔جو بچوں کے رسائل مین شایع بھی ہوئیں۔اسکول کے زمانے میں بیت بازی میں حصہ لیا کرتا تھا۔اور اکثر ٹیم لیڈر ہوتا تھا۔ڈی۔جے۔سندھ۔ گورنمنٹ سائنس کالج سے انٹرسائنس کرنے کے بعد میں نے این۔ای۔ڈی انجینئرنگ کالج سے۔بی۔ای۔سول کی ڈگری حاصل کی اور پھر عملی زندگی میں داخل ہوگیا اور پھر۱۹۶۳ء میں گورنمنٹ اسکالر شپ پر میں نے ایشین انسٹی

Marfat.com

ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی سے ماسٹر آف انجینئرنگ ی ڈگری حاصل کی۔اسی دوران میری شادی ہوگئی اور مجھے خوش قسمتی سے قدرت نے صاحبِ ذوق اہلیہ سے بھی نوازا اور بعد میں انھوں نے خود بھی شعر کہنے شروع کردیے اور اب تک ان کی چار کتابیں۔مہکتے پھول۔کرن کرن روشنی اور نورِ حق اور تیری ہی حمد وثنا زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر قارئین کرام تک پہنچ چکی ہیں اور انہیں خاصی پذیرائی حاصل ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے مجھے مُنیٰ تزئین انجم، زرّیں انصار اور ایک بیٹے فرخ سہیل سے نوازا جو ماشاء للہ ہونہار سعادت مند اور لائق ہیں اور سب نے ماسٹر کی ڈگری لے رکھی ہے اور شادی شدہ ہیں یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اس ضمن میں اپنی ذمہ داریوں سے سُبکدوش ہوچکا ہوں۔

س پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج پہلی حمد ''دونوں جہاں کے والی'' تو میں نے بچوں کے لیے لکھی تھی جو غالباً ۱۹۵۶ء میں بچوں کی دنیا لاہور میں شایع ہوئی تھی یہ میری کتاب خیر البشر ﷺ میں شامل ہے۔پھر اس کے بعد میں نے کوئی حمد یا نعت نہیں لکھی عملی زندگی میں داخل ہونے کے بعد دفتری ذمہ داریوں کی وجہ سے شاعری کا سلسلہ قطعی طور پر منقطع ہوگیا اور میں نے شعر کہنا ہی ترک کردیا خوش قسمتی سے مجھے ۱۹۸۵ء میں حج بیت اللہ اور زیارتِ مسجدِ نبوی کی سعادت حاصل ہوئی اور تب اللہ تعالیٰ نے میرے شاعری کے بند سوتوں کو پھر سے جاری کردیا اور میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر اپنی پہلی نظم ''چلو آؤ سوئے حرم چلیں'' لکھی جو میرے قلب پر خود بخود وارد ہوگئی اور جب ارکانِ حج مکمل کرنے کے بعد مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کی

Marfat.com

تو مدینۃ النبی ﷺ سے چار نعتوں کا تبرک بھی اپنے ساتھ لایا اور پھر یہ سلسلہ چل نکلا حرم شریف کی عظمت رونق اور جاہ جلال میری پہلی حمد یہ نظم کا باعث بنی اور میں اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھتا ہوں جو اس نے مجھ جیسے دنیادار کو اپنی حمد وثنا اور اپنے محبوب ﷺ کی شان میں رطب اللسان ہونے کی سعادت نصیب فرمائی اور یوں میں نے اپنے قلم کو حمد باری تعالیٰ اور نعت شریف لکھنے کے لیے وقف کردیا۔

س: حمد باری تعالیٰ شعراء وشاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: میں کوئی عالم، فاضل نہیں جو کوئی رائے دے سکوں سوائے اس کے کیا کہہ سکتا ہوں

''یہ اس کا فیض ہے جسے پروردگار دے''

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: حمد کو صنف سخن سمجھتا ہوں لیکن اسے شاعری کے کسی پیمانے سے نہیں ماپا جاسکتا حمد کہنے والا اپنے معبود سے خود مخاطب ہوتا ہے۔ وہ تو صرف ایک سوالی ہوتا ہے۔ عرض گزار ہوتا ہے لہٰذا اسے اپنے آقا۔ مالک۔ پروردگار کو انہیں الفاظ سے یاد کرنا پڑتا ہے جس سے وہ اسے خوش کرسکے اسے راضی کرسکے اور اسکے لیے جن دنیاوی الفاظ کا بھی وہ سہارا لے وہ کم ہے خود سورۂ کہف اور سورۂ لقمٰن میں یہ بات اللہ تعالیٰ نے نہایت صاف الفاظ میں واضح کردی ہے جس کا شعری ترجمہ میں نے سیدھے سادے الفاظ میں اس طرح کیا ہے۔

آپ ﷺ کہیے' میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے
سیاہی بن جائے سمندر، ختم ہوجائے گا وہ

Marfat.com

اس سے پہلے کہ مرے رب کی (لکھی) باتیں ہوں ختم
گرچہ ہم اس کی مدد کو لائیں اس کے جیسا اور

سورۂ کہف۔آیت ۱۰۹

اور اگر یہ ہو کہ ہیں روئے زمیں میں جو درخت
قلمیں بن جائیں، سیاہی ہو سمندر اور ہوں
اور ان کے بعد سات ایسے سمندر اور ہوں
ختم ہوسکتی نہیں باتیں مگر اللہ کی
بے شبہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے

سورۂ لقمان۔آیت ۲۷

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے ۔یعنی کم مائیگی، احساسِ ندامت جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: اس سوال کا جواب کسی حد تک گذشتہ سوال کے جواب میں موجود ہے۔

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے آپ کن شخصیات سے متاثر ہیں؟

ج: پروفیسر سیّد اقبال عظیم صاحب کو میں اس حوالے سے اپنی پسندیدہ شخصیت گردانتا ہوں۔محض اس لیے نہیں کہ وہ اس سلسلے میں میرے گرامی قدر استاد ہیں بلکہ ان کا نعتیہ کلام خود اس کا منہ بولتا ثبوت ہے، اتنے پاک و صاف اور سادہ انداز میں نعت کہنا ان کا اپنا شعار ہے اور قاری کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا شاعر کے دل سے نکلی ہوئی آواز خود اس کے اپنے قلب کی آواز ہے۔

Marfat.com

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس خاکسار کو یہ سعادت کئی بار نصیب ہوئی۔ ان دو مقامات پر دل کی جو کیفیت ہوتی ہے اس کا اظہار الفاظ سے ممکن نہیں۔ یہ اللہ اور اس کے بندے اللہ کے رسول ﷺ اور ان ﷺ کے امتی اور غلام کا ذاتی معاملہ ہے لہٰذا ان احساسات اور جذبات کا اظہار کم از کم میرے قلم سے ممکن نہیں ہاں اتنا لکھ دیتا ہوں کہ جب وہاں جاتا ہوں تو دنیا کے معاملات سے یکسر بے خبر ہو جاتا ہوں اور آخرت کی سرخروئی اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی خوشنودی میں لگا رہتا ہوں اور جب واپس آتا ہوں تو پھر چند دن میں ایک دنیادار آدمی بن جاتا ہوں۔ یہ ضرور ہوتا ہے کہ چند حمدوں اور نعتوں کا سرمایہ ضرور نصیب ہو جاتا ہے اور میں تو ان خوش نصیبوں میں سے ہوں کہ میں نے گنبدِ خضرا کے بالکل قریب (مسجد کی چھت) پر نماز پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے اور اس سلسلے میں ''حضور ﷺ میرے'' نامی کتاب میں ایک نعت کا مطلع ہے۔

دیکھا ہے میں نے گنبدِ خضرا قریب سے
ملتا ہے آدمی کو یہ موقع نصیب سے

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی۔

ج: ''جہانِ حمد'' آپ کی اور آپ کے معاونین کی کاوشوں کا ایک اچھا مرقع ہے اس

Marfat.com

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس خاکسار کو یہ سعادت کئی بار نصیب ہوئی۔ ان دو مقامات پر دل کی جو کیفیت ہوتی ہے اس کا اظہار الفاظ سے ممکن نہیں۔ یہ اللہ اور اس کے بندے اللہ کے رسول ﷺ اور ان ﷺ کے امتی اور غلام کا ذاتی معاملہ ہے لہٰذا ان احساسات اور جذبات کا اظہار کم از کم میرے قلم سے ممکن نہیں ہاں اتنا لکھ دیتا ہوں کہ جب وہاں جاتا ہوں تو دنیا کے معاملات سے یکسر بے خبر ہو جاتا ہوں اور آخرت کی سرخروئی اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی خوشنودی میں لگا رہتا ہوں اور جب واپس آتا ہوں تو پھر چند دن میں ایک دنیادار آدمی بن جاتا ہوں۔ یہ ضرور ہوتا ہے کہ چند حمدوں اور نعتوں کا سرمایہ ضرور نصیب ہو جاتا ہے اور میں تو ان خوش نصیبوں میں سے ہوں کہ میں نے گنبدِ خضرا کے بالکل قریب (مسجد کی چھت) پر نماز پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے اور اس سلسلے میں ''حضور ﷺ میرے'' نامی کتاب میں ایک نعت کا مطلع ہے

دیکھا ہے میں نے گنبدِ خضرا قریب سے
ملتا ہے آدمی کو یہ موقع نصیب سے

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟ اور تجاویز بھی۔

ج: ''جہانِ حمد'' آپ کی اور آپ کے معاونین کی کاوشوں کا ایک اچھا مرقع ہے اس

Marfat.com

کے لیے زیادہ سے زیادہ قارئین کی جستجو کیجئے تاکہ فی زمانہ ہم جس بے راہ روی پر گامزن ہورہے ہیں، اس کا تدارک ہوسکے اس میں بچّوں کے لیے بھی ایک حصہ ہو جس کی حمدیں اور مضامین آسان زبان میں ہوں تو میرے خیال میں نہایت مناسب رہے گا۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نگاہ سے دیکھنا چاہئے یا نہیں؟

ج: میں سمجھتا ہوں کہ حمد و نعت کو تنقیدی نظر سے ویسے تو نہیں دیکھنا چاہیے لیکن جب نعت میں غُلو کا پہلو شامل ہو جائے کہ مالکِ حقیقی اور دوسرے انبیا کی عظمت کم نظر آنے لگے تو پھر بے شک ایسے اشعار پر شاعر کی پکڑ کی جانی چاہیے اور ویسے خود بھی لکھنے والے کو ان باتوں سے احتراز کرنا چاہیے، اس لیے کہ یہ اُس کے لیے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: اس معاملے میں حکومت سے زیادہ خود عوام الناس کا فرض ہے کہ اس کارِ خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا؟

ج: ہر مسلمان کی طرح میری بھی خواہش ہے کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو اور روزِ قیامت حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ اس سلسلے میں میری قلبی حالت خود اس شعر سے واضح ہے۔

آپ ﷺ کوثر سے بھر دیں سبو
حشر کے دن ، یہ ہے آرزو

Marfat.com

س: اپنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: مطبوعہ کتابیں:۔ ثنائے رسول ﷺ (نعتیہ کلام۔ کچھ حمدیہ کلام بھی شامل ہے)۔ اشاعتِ اوّل۔ نومبر ۱۹۸۷ء۔ اشاعتِ دوم۔ نومبر ۱۹۹۶ء۔ صفحات ۱۸۸۔۲۔ خیر البشر ﷺ (نعتیہ کلام۔ سنہ اشاعت نومبر ۱۹۹۶ء صفحات ۱۲۸)۔۳۔ اللہ اکبر (حمدیہ کلام۔ سن اشاعت اپریل ۱۹۹۹ء صفحات ۱۲۸)۔۴۔ ربُّ العالمین و رحمتہ للعالمین (حمدیہ اور نعتیہ کلام۔ سنہ اشاعت اپریل ۱۹۹۹ء صفحات ۱۷۶)۔۵۔ حضور ﷺ میرے۔ غیر مطبوعہ تراجم/کتابیں:۔ ا۔ الکتاب کا شعری ترجمہ (مجموعہ نعت) حضور ﷺ میرے، (زیرِ ترتیب۔ سورۂ جاثیہ۔ پارہ ۲ تک ترجمہ مکمل ہو چکا ہے)۔۲۔ العظمت للہ (حمدیہ کلام) (۳) السّلام (حمدیہ کلام زیر ترتیب)۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں نیزان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: میں اسے درست اور جائز نہیں سمجھتا۔

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: دماغ اور قلب کی پاکیزگی' خیالات و جذبات کی فراوانی اور قلم کی روانی و پختگی میرے خیال میں حمد و نعت کہنے کے لیے از حد ضروری ہے۔

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر و تحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: میری کتاب ربُّ العالمین و رحمتہ للعالمین کسی حد تک ایک تحقیقی کتاب کہی جا سکتی ہے۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: باری تعالیٰ کے حضور میں خود کو موجود پاتا ہوں اور خواہش ہوتی ہے کہ حمد اس کی کبریائی کی مظہر ہو جب تک حمد یا نعت مکمل نہیں ہو جاتی قلب میں ایک خلش

Marfat.com

سی رہتی ہے اور تکمیل کے بعد میں خود کو بہت پرسکون محسوس کرتا ہوں اور طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: میرا مجموعہ ''اللہ اکبر'' خود اس کا جواب ہے اور انشاء للہ اس ضمن میں میرا دوسرا مجموعہ ہوگا۔ ''العظمتُ للہِ'' اور تیسرا مجموعہ ''السّلام'' ہوگا۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز۔

ج: ہم صرف نام کے مسلمان ہیں جب تک ہم من حیث القوم اپنے اعمال درست نہیں کریں گے اسراف اور خود نمائی سے نہیں بچیں گے اس لعنت سے چھٹکارا پانا مشکل ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک ہدایت دے۔ صراطِ مستقیم پر چلائے اور ہمارے ایمان کو مضبوط کرے اور ہم کو نبیِ آخری ﷺ کی اس حدیثِ مبارکہ ''رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنمی ہیں'' پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆

Marfat.com

جمیل عظیم آبادی

نام	:	محمد جمیل احسن
قلمی نام	:	جمیل عظیم آبادی
ولادت	:	۷ جنوری ۱۹۲۴ء عظیم آباد (پٹنہ)
پتا	:	بی ۴۵۲۔ سیکٹر ۱۱ اے شمالی کراچی
		فون:۔ ۶۹۰۸۰۹۸۔۶۹۴۷۲۳۰

..........☆☆☆☆☆..........

مجموعہ حمد	:	الرحمٰن
اشاعت	:	مارچ ۲۰۰۰ء کراچی
صفحات	:	۲۲۴
قیمت	:	۲۰۰
ناشر	:	راشد پبلی کیشنز کراچی
		بی ۴۵۲۔ سیکٹر ۱۱ اے شمالی کراچی
		فون:۔ ۶۹۰۸۰۹۸۔۶۹۴۷۲۳۰

Marfat.com

الرحمٰن

(مجموعہ حمد)

جمیل عظیم آبادی کا مجموعہ حمد ''الرحمٰن'' مارچ ۲۰۰۰ء میں راشد پبلی کیشنز کراچی نے شایع کیا، ۲۲۴ صفحات پر مشتمل مجموعہ حمد میں ۱۰۶ حمدیں شامل ہیں، جمیل عظیم آبادی کی ایک حمد کا مطلع و مقطع ملاحظہ فرمائیں ؎

یہ بھی کرشمہ ہے ترے اعلیٰ نظام کا
ہر روز اہتمام ہے جو صبح و شام کا
کرتا ہے تجھ سے بس یہی اک التجا جمیل
یارب خیال رکھنا تو اپنے غلام کا

ربِ کائنات نے اپنے بندے جمیل عظیم آبادی کا خوب خوب خیال رکھا کہ ۱۹۸۷ء میں وحدت و مدحت، حمد و نعت، پر مشتمل مجموعہ پیش کر چکے ہیں، اور اب ''الرحمٰن'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کر لی ہے اور انہیں اس بات کا احساس ہے کہ ؎

چین ناممکن ہے تیری راہ سے ہوکر فرار
اک سکونِ دائمی یارب تری طاعت میں ہے
حمد لکھتا ہے جمیلِ بے نوا یہ جان کر
تیری خوشنودی کا ساماں تیری ہی مدحت میں ہے

اس نقطے کو قرآن مبین نے جابجا اجاگر کیا ہے کہ اللہ رب العزت کی خوشنودی اس کے ذکر و فکر اور بے ریا اطاعت میں پوشیدہ ہے، اور جب شاعر اطاعت بے ریا میں مشغول ہو جاتا

Marfat.com

ہے تو اس کی دھڑکنوں اور زبان وقلم سے یہ صدائیں آنے لگتی ہیں ۔

ہے گھٹا چھائی ہوئی افکار پر انوار کی
ہو رہی ہیں بارشیں جو حمدیہ اشعار کی
تیری شان بے نیازی، تیری بندہ پروری
بات ہی کچھ اور ہے مولا ترے دربار کی

س شاعر کی زندگی اللہ رب العزت اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے ذکر میں کٹ جائے تو پھر اس کی کایا ہی پلٹ جاتی ہے اسی تناظر میں جمیل عظیم آبادی کہتے ہیں کہ ۔

حمد لکھنے کے لیے الفاظ بہتر چاہیے
حرف کے دریا نہیں بلکہ سمندر چاہیے
موتیوں کے حرف سے میں حمد لکھوں گا جمیل
مخزنِ الفاظ میں تابندہ گوہر چاہیے

موتیوں کے حرف سے حمد لکھنے والے جمیل عظیم آبادی مزید فرماتے ہیں کہ ۔

دل کی جلا کے واسطے مولا کے گھر چلو
کعبے سے کسبِ نور کرو تم ادھر چلو
رحمت خدا کی ہوگی یقیناً حیات میں
تقویٰ کے آئینے میں سدا جلوہ گر چلو

جمیل عظیم آبادی کے ہر ہر شعر میں معطر خوشبو اور آئینۂ حیات میں تقویٰ سے مزین ان کا خوبصورت چہرہ صاف نظر آتا ہے، نیز ان کی شاعری میں ان کی پاکیزہ دھڑکنیں سنائی دیتی ہیں۔

Marfat.com

گردشِ حالات سے کملا گئے دنیا کے پھول
ہو کرم تیرا تو مولا کھِل اُٹھیں عقبا کے پھول
دیکھ آیا ہوں میں جاکر خانۂ کعبہ کے پھول
آرزو اب ہے کہ دیکھوں مسجدِ اقصیٰ کے پھول
عرشِ اعظم تک رسائی گر نہیں ممکن تو پھر
خواب ہی میں دیکھ لوں اک بار میں سدرا کے پھول

محترم جمیل عظیم آبادی کے لفظ و بیان ہی روشن ہیں لفظ و بیان میں روشنی تب ہی آتی ہے جب قلب ونظر روشن ہوں روشنی کی ردیف میں چند خوبصورت اشعار ملاحظہ فرمایئے ؎

جلوۂ تاباں سے تیرے امکاں میں روشنی
کہکشاں در کہکشاں ہے آسماں میں روشنی
روشنی ہے تیری ذاتِ منفرد تعبیر ہے
جس کے پرتو سے فضائے بیکراں میں روشنی
طور پر جلوہ کبھی ہے عرشِ اعظم پر ظہور
جس کی تابانی سے ہے کون و مکاں میں روشنی
ذرّہ ذرّہ سے نمایاں نورِ وحدت کی ضیا
دشت و دریا، کوہ و صحرا گلستاں میں روشنی
صدقِ دل سے جس نے تیرے نام کی تسبیح کی
غیب سے در آئی اس کے جسم و جاں میں روشنی

ہم محترم جمیل عظیم آبادی کو کتاب روح پرور ''الرحمٰن'' کی اشاعت پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں ؎

Marfat.com

نذرِ جمیل عظیم آبادی

باعمل ہیں حمد گو شاعر جمیل
نعت کی محفل میں ہیں حاضر جمیل
دائمی نے رحمتِ حق کا نزول
اے خدا ان کی محبت کر قبول
ہر مہینے اہتمامِ نعت ہے
یہ محبت اور کرم کی بات ہے
ہو کرم اللہ اس انسان پر
خاتمہ بالخیر ہو ایمان پر
حمد کا مجموعہ لے آئے ہیں یہ
قلبِ طاہر کو بہت بھائے ہیں یہ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

جمیل عظیم آبادی سے گفتگو

ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی کا شمار وطن عزیز کے نامور حمد ونعت گو شعراء میں ہوتا ہے۔آپ کے کئی علمی و ادبی شہ پارے اہل علم و ادب سے دادو تحسین حاصل کر چکے ہیں۔جمیل عظیم آبادی کم و بیش نصف صدی سے شعر کہہ رہے ہیں آج پچاس برس بعد ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی اس مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں پہنچنے کی سعادت کم ہی لوگوں کے حصہ میں آتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب سے اکثر ملاقاتیں رہی ہیں،میں نے انھیں بہت ہی ملنسار انسان پایا ہے ڈاکٹر صاحب کا کسی خاص مکتب فکر سے تعلق نہیں ہاں ان کا تعلق ہے تو صرف اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے۔یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب حمد ونعت تو اتر سے کہہ رہے ہیں۔

انہوں نے تقریباً تمام ہی اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔پیشہ کے لحاظ سے جمیل عظیم آبادی ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہیں۔اس شعبہ میں بھی ان پر اللہ کا خاص کرم ہے ان کے کلینک پر مریضوں کا اژدہام ہوتا ہے اکثر لاعلاج مریض بھی اللہ کے کرم سے شفایاب ہو کر ڈاکٹر صاحب کو دعائیں دیتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کا شمار اب ان حمد گو شعراء میں ہوگیا ہے جن شعراء کرام کے مجموعہ حمد شایع ہو چکے ہیں۔غالباً ڈاکٹر صاحب بارہویں شاعر ہیں جن کا مجموعہ حمد ''الرحمٰن''

Marfat.com

کراچی سے شائع ہوا۔ ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی صاحب سے ہم نے کچھ گفتگو کی جو ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟

ج: میری پیدائش عظیم آباد (پٹنہ) صوبہ بہار ہندوستان میں ۷ جنوری ۱۹۲۴ء کو ہوئی۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میرے والد گورنمنٹ ملازم تھے اور ملازمت کے سلسلہ میں عظیم آباد میں مقیم رہے۔ میں ان ہی کے زیر عاطفت پرورش پاتا رہا اور تعلیمی سلسلہ جاری رکھا۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: میٹرک پٹنہ یونیورسٹی سے ۱۹۴۴ء میں پاس کیا B.Com ملازمت کے بعد ڈھاکہ یونیورسٹی سے کیا۔ پڑھنے کے بعد مجھے مختلف اَدوار میں مختلف اساتذہ سے واسطہ پڑا جن سے میں متاثر بھی ہوا لیکن ان کے نام گنوانا مشکل ہے۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار خیال فرمائیں؟

ج: مجھے قطعی یاد نہیں کہ پہلی حمد اور نعت کب کہی لیکن یہ سلسلہ تقریباً چالیس (۴۰) سال سے جاری ہے ایک مسلمان شاعر کے لیے محرکات صرف اللہ اور اس کے رسول سے عقیدت اور لگاؤ کے سوا کچھ نہیں۔

س: حمد باری تعالیٰ شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: حمد و نعت، غزل اور نظم کے مقابلے میں کم لکھی گئیں اس کی وجہ میرے خیال میں لوگوں کی توجہ کی کمی اور عوام کی پذیرائی کا فقدان کہہ سکتے ہیں، لیکن آج کل حمد و نعت کثرت سے لکھی جا رہی ہیں۔

Marfat.com

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: حمد و نعت آج کل اردو میں مستقل ایک صنف سخن کی حیثیت رکھتی ہیں حمد میں ثنائے رب ذوالجلال اور نعت میں ثنائے رسول ﷺ۔

س: حمد کے فیوض و برکات کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟

ج: حمد و نعت کو میں عبادت سمجھتا ہوں اور اس کے فیوض و برکات وہی ہیں جو دوسری عبادات کے ہوتے ہیں۔

نارِدو حمد و نعت کے حوالے سے بہت سارے پسندیدہ نام ہیں۔اس مختصر انٹرویو میں ان کے اسمائے گرامی اور تفصیلی جائزہ ممکن نہیں۔انشاء اللہ کبھی تفصیلی مضمون میں ان کے افکار کا جائزہ لینے کی کوشش کروں گا۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: جی ہاں خدا کے فضل و کرم سے روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔جذبات و احساسات کو میں اپنی نعتیہ اشعار میں بیان کر چکا ہوں۔جذبات و احساسات تو محسوس کرنے کی چیز ہیں بیان کرنے کی نہیں۔جذبات و احساسات میرے بھی وہی ہیں جو ایک عقیدت مند مسلمان کے دل میں ہو سکتے ہیں۔

ج: ''جہانِ حمد''ایک بہت ہی اچھا سلسلہ ہے۔جس سے حمد کو فروغ حاصل ہونے میں تقویت ملے گی۔''جہانِ حمد'' کی حیثیت حمدیہ ادب لیے سنگِ میل کی ہے۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: حکومت کو چاہیئے کے ٹیلی ویژن اور ریڈیو سے روزانہ وقفہ وقفہ سے حمد و نعت کا

Marfat.com

پروگرام نشر کیے جانے کا انتظام کرے اور واہیات گانوں کے بدلے میں حمد و نعت کے پروگرام پیش کیے جائیں۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: ہر مسلمان کی آخری خواہش یہی ہوتی ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں نذرانے کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: حمد و نعت کا پڑھنا عبادت ہے اُجرت پر کوئی عبادت نہیں ہوتی ایسا کرنے والا خود کو دھوکا دیتا ہے اور اپنی نیکی بیچ کر نقصان اٹھاتا ہے۔

س: اپنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: مطبوعہ کتب: ا۔ دل کی کتاب (غزلوں کا مجموعہ) ۱۹۸۴ء ۲۔ گیان درپن (دوہے اور گیت کا مجموعہ) ۳۔ وحدت و مدحت (حمد و نعت) ۱۹۸۷ء ۴۔ آب و سراب (نظموں کا مجموعہ) ۱۹۹۲ء ۵۔ گلہائے صد نگاہ (غزلوں کا مجموعہ) ۱۹۹۷ء ۶۔ گل سہ برگ (تلاثی، ماہیے ہائیکو کا مجموعہ) ۱۹۹۷ء ۷۔ الرحمٰن (حمد کا مجموعہ) ۲۰۰۰ء

س: اردو میں حمد کا آغاز کب ہوا اردو حمد کہنے والے پہلے شاعر کے بارے میں روشنی ڈالیں؟

ج: میں صحت کے ساتھ اس پر روشنی نہیں ڈال سکتا۔

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر و تحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: یہ کام محقق کا ہے اور میں محقق نہیں ہوں۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: حمد لکھتے وقت جذبات و کیفیات صرف محسوس کیے جاتے ہیں بیان نہیں کیے جاتے جذبات و احساسات قلمبند نہیں کیے جاسکتے یہ ایک سربستہ راز ہے اور عبادت کی لذت اور تاثرات کا اظہار میرے خیال میں ریا کاری ہے۔ اس کا تعلق صرف فردِ واحد کے جذبات و احساسات سے ہے۔

س: ڈاکٹر صاحب یہ بتائیے کہ آپ کے درِ دولت پر منعقد ہونے والے مشاعرے

Marfat.com

ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرے کا آغاز کب ہوا اور اس کے محرکات کیا تھے؟

ج: میرے رفیق صدیق فتح پوری اپنے درِ دولت پر ماہانہ درسِ قرآن اور محفل نعت کا انعقاد کیا کرتے تھے۔ محفل نعت میں نعت خوانوں کو پیسے دینے کا سلسلہ بھی دورانِ نعت خوانی چلتا رہتا میں نے محسوس کیا کہ پیسے دینے والے صاحبان اور کچھ نعت خواں حضرات بھی محفل کے تقدس کو پامال کرتے ہیں۔ میں نے صدیق صاحب کو مشورہ دیا کہ شعراء کرام کو نعت خوانوں کے ساتھ نہ پڑھایا جائے۔ صدیق صاحب نے میرے کہنے سے ماہانہ نعتیہ مشاعرہ کا اعلان کردیا اور یوں اس مشاعرہ کی ابتدا ہوگئی۔ تاہم ہوا یہ کہ اس مشاعرے میں نعت خواں حضرات شعراء کا کلام اپنے تخلص کے ساتھ پڑھتے اور مشاعرے میں شریک ہوتے۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے میں نے اور صدیق فتح پوری نے فیصلہ کیا کہ آیندہ سے مشاعرہ طرحی ہوگا جب سے طرحی مشاعرہ کا انعقاد ہورہا ہے۔ اب وہ حضرات نظر نہیں آتے ہیں۔ الحمد للہ عرصہ پچیس (۲۵) برس سے نعتیہ مشاعرہ باقاعدگی سے منعقد ہورہا ہے۔

س: ڈاکٹر صاحب آپ کا مجموعہ ''الرحمٰن'' شایع ہوا جو کہ اس سن کا دوسرا مجموعہ حمد ہے یعنی ۲۰۰۰ء کا پہلا مجموعہ حمد لطیف اثر صاحب کا ''طلوعِ حمد'' ہے جو جنوری ۲۰۰۰ء میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منظر عام پر نمودار ہوا۔ آپ کو اور لطیف اثر صاحب کو میری جانب سے مبارک باد۔ ڈاکٹر صاحب آپ کا پہلا مجموعہ حمد ہے اس کے بارے میں آپ کے تاثرات۔

ج: میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اپنی حمد لکھنے کا حوصلہ دیا اور یہ کتاب منظر عام پر آئی۔ اس سلسلے میں شعراء کرام سے درخواست گزار ہوں کہ جب آپ حضرات نعت کہتے ہیں تو حمد بھی کہنا چاہیے مجھے ان شعراء پر تعجب ہوتا ہے جو حمد نہیں کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

طاہر سلطانی

نام	:	طاہر حسین
قلمی نام	:	طاہر سلطانی
ولادت	:	۳رفروری ۱۹۵۴ء۔ اٹاوہ۔ انڈیا
پتا	:	۲۶/۳۸۔ بی ون ایریا لیاقت آباد کراچی ۷۵۹۰۰
		فون:۔ ۴۹۲۲۷۰۱۔ موبائل:۔ ۰۳۰۰۔۲۸۳۱۰۸۹

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد	:	حمد میری بندگی
اشاعت	:	ستمبر ۲۰۰۰ء
صفحات	:	۱۳۶
قیمت	:	۱۰۰ روپے
ناشر	:	جہانِ حمد پبلی کیشنز کراچی

۲۶/۳۸ بی ون ایریا لیاقت آباد، کراچی ۷۵۹۰۰

فون:۔ ۴۹۲۲۷۰۱۔ موبائل ۰۳۰۰۔۲۸۳۱۰۸۹

ای میل:۔ jahanehamd@yahoo.com

Marfat.com

حمد میری بندگی

(مجموعہ حمد)

نعت گوئی کے ساتھ ساتھ طاہر سلطانی نے حمد گوئی کی طرف بھر پور توجہ ہے۔ابھی حال ہی میں ان کا مجموعہ حمد ''حمد میری بندگی'' شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکا ہے۔ دراصل یہ سب کچھ ایمان کی پختگی اور رجحان کی بات ہے۔ طاہر کا سارا خاندان دینی ہے۔ان کے بیٹے حافظ قرآن ہیں ان کے احباب بھی اسلامی شعار کے دلدادہ ہیں انہوں نے جہانِ حمد پبلی کیشنز کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے ایک مجلّہ بھی ''جہانِ حمد'' کے نام سے نکال رہے ہیں یہ دیدہ زیب رسالہ جو کہ خاصا ضخیم ہوتا ہے یہ رسالہ دنیائے اردو ادب میں حمد کے موضوع پر اوّلین کتابی سلسلہ ہے۔ اس میں حمدوں کے علاوہ حمد کے موضوع پر نثری مضامین ہوتے ہیں۔ نیز ہر ماہ طرحی حمدیہ مشاعرہ کا انعقاد کیا جاتا ہے مشاعروں میں پڑھا گیا طرحی حمدیہ کلام ''جہانِ حمد'' میں بڑے اہتمام سے شائع کیا جاتا ہے۔

طاہر سلطانی کا شوق ان سے مسلسل حمد و نعت لکھواتا ہے۔میں نے مطالعہ کیا ہے اور دیکھا ہے کہ ان کے ہاں اختلافی مسائل ہوتے ہی نہیں۔وہ برملا کہتے ہیں حضور ﷺ کے زمانے میں نہ کوئی فرقہ تھا نہ مسلک نہ کسی قسم کا حبہ برابر بھی اختلاف تھا۔قرآن کی زبان میں مسلمان پورے کے پورے مسلمان تھے اس لیے وہ کہتے ہیں جب کوئی اختلاف حضور کے زمانے میں نہیں تھا اب کیوں؟ جو حضور نے بتایا اصل اسلام وہی ہے۔

طاہر کے ہاں فکری پہلو بھی ہیں وہ خدا کی وحدانیت پر بڑی سختی سے ایمان رکھتے ہیں فضول کی فلسفیانہ موشگافیوں سے گریز کرتے ہیں قرآن ہمارے سامنے ہے حضور کی مکمل سیرت ہماری رہبری کرتی ہے تو اختلافات کی کوئی صورت پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ اختلافات کی بات

Marfat.com

کرتے ہیں انہوں نے اسلام کی اصل روح کو سمجھا ہی نہیں ہے۔طاہر کی حمدیہ شاعری پڑھ کر احساس ہوتا ہے جیسے وہ اپنے رب کے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں،بار بار اپنی نادانی اور حیرانی کا اعتراف کرتے ہیں اس یقین کامل کے ساتھ کہ اللہ ان کی بات سن رہا ہے انہیں مسلسل توفیق مل رہی ہے ان کی حیرانیاں دور ہو رہی ہیں خدا کی محبت ان کے جسم و جاں میں سراہیت کر رہی ہے۔اسرار کھلتے چلے جا رہے ہیں اور وہ پورے یقین اور ایمان کے ساتھ اللہ کے احکامات سن رہے ہیں،عمل کر رہے ہیں۔اللہ ہزار پردوں میں بھی ہے اور اتنا نزدیک بھی ہے کہ وہ ہماری شہ رگ سے بھی قریب ہے۔وہ اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ کا تصور اور احساس ہمیں حضور ہی نے دلایا ورنہ ہم کچھ نہیں جانتے تھے۔اللہ نے ہی توفیق دی۔اور قدرت ہم پر ہر دم مہربان ہے کہ ہمیں سوچنے سمجھنے کی توفیق عطا کی اور ہمیں امت محمدیہ میں پیدا کیا یہ ہماری سب سے بڑی خوش قسمتی ہے۔

طاہر اس زمانے میں پیدا ہوئے جب دنیا نہایت تذبذب کی حالت میں ہے شیطان اپنے مختلف روپ میں ہم پر اور ہمارے ایمان پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ہزاروں فرقے اور مسلک پیدا کر رہا ہے۔ہمیں بھٹکا اور بہکا رہا ہے ان حالات میں ایمان کا سلامت رہنا ایک طرح سے معجزہ ہی تو ہے۔طاہر کی شاعری میں احساس ہی احساس ہے۔عقیدت ہی عقیدت ہے وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں بڑے اعتماد کے ساتھ کہتے ہیں۔ان کی حالت کہیں بھی تذبذب کی نہیں ہوتی۔ایک بڑی بات ان کی شاعری کی یہ ہے وہ انتہائی سلیس اور رواں ہوتی ہے اس میں غنایت ہوتی ہے اور آسانی کے ساتھ ایک عام آدمی کے سمجھ میں آ جاتی ہے۔وہ فلسفوں کی گتھیوں میں نہیں الجھتے۔نہ گھما پھرا کر بات کرتے ہیں کسی کے اعتقاد پر طعنہ زن نہیں ہوتے وہ تو اسلام کے سیدھے سیدھے اصولوں کی بات کرتے ہیں یقیناً عقیدت کا جذبہ ان کے ہاں زیادہ ہے لیکن جو حد اسلام نے متعین کر دی ہے اس سے آگے وہ نہیں جاتے۔طاہر سلطانی کے حمدیہ اشعار آپ کے ذوق مطالعہ کی نذر کر رہا ہوں ملاحظہ فرمائیں ۔

Marfat.com

کن کہہ کے میرے رب نے دو عالم کو بنایا
ہے خالقِ کونین خیالات میں یکتا
ہے کون سا در اور جہاں مانگنے جائیں
اللہ کا دربار ہے خیرات میں یکتا

......☆......

بھٹکتا کیوں ہے اِدھر اُدھر تو تری رگِ جاں سے قریب ہے وہ
ہو عشق کامل تو روبرو وہ وگرنہ لاکھوں حجاب میں ہے

......☆......

پرورش موسیٰؑ کی دیکھی آمدِ عیسیٰؑ بھی دیکھ
ذرّے ذرّے میں نہاں ہے اِس کی قدرت کا ثبوت

......☆......

غُسل قلم کو دے کر طاہر حمدِ خدا لکھنا
خوشبو کو لفظوں میں ملا کر رب کی ثناء لکھنا

......☆......

ربِّ جہاں کے آگے مرا سر جو خم ہوا
ہر لمحہ میری ذات پہ لطف و کرم ہوا
اعمال تو کچھ ایسے نہ تھے طاہرِ حزیں
حمدِ خدا سے تیرا بھی اونچا علم ہوا

......☆......

Marfat.com

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسماں تو نے
سجا کر نور و نکہت سے بسائے گلستاں تو نے
ترے احکام سے غافل ہوئے بندے ترے لیکن
کرم کا سلسلہ رکھا ہے جاری مہرباں تو نے

☆

اندھیرے روشنی میں ڈھل گئے ہیں
وظیفہ حمد کا جب بھی کیا ہے
وہ گھر ہے حاملِ امن و تحفظ
کہ جس میں حمد کا روشن دیا ہے

طاہر سلطانی کی نعت نگاری کے حوالے سے مجھے حضرت تابش دہلوی کی اس رائے سے بھی اتفاق ہے کہ ان کی نعتیں تاثیر سے لبریز اور دل و روح کی بالیدگی کا سبب ہیں۔

ڈاکٹر عاصی کرنالی کا یہ کہنا بھی بجا ہے کہ طاہر سلطانی کے ہاں دردمندی اور تڑپ کے ساتھ ساتھ فنی وار معنوی التزامات بھی نظر آتے ہیں اور میں محسن بھوپالی کی اس رائے کی بھی تائید کرتا ہوں کہ طاہر سلطانی نے نئی خوبصورت زمینوں میں شعر کہنے کی کامیاب کوشش کی ہے اور بہت خوبصورت شعر تخلیق کیے ہیں۔

اسلامی ادب میں طاہر سلطانی کا کام بہرحال متنوع اور موثر ہے وقت کے ساتھ ساتھ ان کے کام کی وقعت اور جاذبیت میں اضافہ ہوگا۔

حوالہ ..... ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی ..... جہانِ حمد، شمارہ نمبر ۱۳ ، مئی ۲۰۰۴ء .....
ص ۱۶۴ تا ۱۶۸

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ طاہر سلطانی

کام خوب کرتے ہیں، خوش نصیب ہیں طاہر
پھولؔ ان کی قسمت پر مجھ کو رشک آیا ہے
باغبانِ وحدت نے، عاشقِ رسالت نے
ذکرِ حمد گویاں کے باغ کو سجایا ہے

تنویر پھولؔ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

قارئینِ کرام آپ کی خدمت میں اپنا وہ انٹرویو پیش کر رہا ہوں جو نوجوان شاعر، شاعر علی شاعر، نے روزنامہ ''ایکسپریس'' کے لیے کیا تھا۔

طاہر سلطانی سے شاعر علی شاعر کی گفتگو

س: آپ کے شعری سفر کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟

ج: میرے والد ماسٹر رفیق حسین وارثی رحمۃ اللہ علیہ، ادب نواز، ادب شناس اور سخن فہم تھے، تھوڑی بہت سیاست سے بھی دلچسپی رکھتے تھے، والد صاحب کا تعلق اٹاوہ یوپی بھارت سے تھا، معروف شاعر بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھی اسی دھرتی سے تھا۔ بیدم شاہ وارثی کا میرے والد صاحب کے اچھے دوستوں میں شمار ہوتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ کراچی میں حیرت شاہ وارثی میرے والد صاحب کا بہت احترام کیا کرتے تھے، میرے والد صاحب کو سینکڑوں اشعار ازبر تھے جو وہ حسبِ موقع مجھے سناتے تھے۔ گاہے گاہے ادبی و سیاسی نشستیں منعقد ہوتی رہتی تھی، ان نشستوں میں والد صاحب کے علاوہ شعراء کرام اور مقامی سیاست داں شرکت کرتے، سب نام تو مجھے یاد نہیں، کچھ نام یاد ہیں، مثلاً مہر پیلی بھیتی، جناب سرور سنبھلی، جناب محشر بریلوی، شیدا بریلوی، جناب قصری کانپوری، جناب الیاس نجمی، جناب سکندر علی شاعر، مقامی سیاست دانوں میں مولانا شمسی، ماسٹر منظور، حکیم ذاکر حسین، چچا عزیز الدین، بنے میاں بریلوی، سلطان احمد، خلیل ترمذی، حسن رضا عرف بابو جی، وغیرہ کچھ بزرگ تو صبح ہی تشریف لے آتے اور مجھ سے روزنامہ جنگ کی خبریں بالخصوص اداریہ

Marfat.com

سنتے ،ساتھ ہی ساتھ میری اُردو بھی درست کراتے جاتے اس زمانے میں جنگ کے دو کالم بہت پسند کیے جاتے تھے۔ اول (وغیرہ وغیرہ۔ ابراہیم جلیس) دوم (تلخ و شیریں ۔ انعام درانی) یہ دونوں کالم میں بھی بڑے شوق سے پڑھتا تھا، یہی وہ زمانہ تھا کہ میں مشاعروں میں بالخصوص نعتیہ مشاعروں اور محافل حمد و نعت میں شرکت کرنے لگا تھا بس یہی وہ اسباب تھے کہ مجھے شعر کہنے کا شوق ہوا۔میرا پہلا مجموعہ حمد و نعت ''مدینے کی مہک'' ۱۹۸۹ء میں شایع ہوا۔

س: آپ نے اصنافِ نظم میں کن کن اصناف میں زیادہ طبع آزمائی کی ہے، میرا مطلب ہے آپ کی شاعری کا بنیادی حوالہ کیا ہے؟

ج: رباعیات۔ قطعات۔ مسدس۔ مثلث۔ معریٰ۔ ہائیکو۔ آزاد نظم اور غزل کی ہیئت میں شاعری کی لیکن میری شاعری کا بنیادی حوالہ صرف حمد و نعت ہی رہا ہے۔

س: آپ کے اپنے لیے صنفِ نظم حمد کو مختص کرنے کے محرکات کیا ہیں؟

ج: انیسواں پارہ سورۂ شعراء کی آخری آیات میں فرمانِ خداوندی ہے کہ شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔'' کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں، مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے اور بکثرت اللہ کی یاد کی''۔(ترجمہ:۔ کنزالایمان)

اللہ ربُّ العزت کے اس فرمانِ عالی شان کے بعد غور و فکر کیا جائے تو حمدیہ و نعتیہ اور اُصلاحی شاعری ہی درجہ اولیٰ پر نظر آتی ہیں ۔حمدیہ نعتیہ شاعری میں نجات کے پہلو بھی نمایاں ہیں۔ یہ میری خوش بختی ہے کہ میری شاعری حمد و نعت ،مناقب و سلام تک محدود ہے۔

س: دینی شعری ادب کے فروغ کے لیے آپ نے کیا کاوشات کی ہیں؟

ج: میں کیا اور میری بساط کیا، میں سمجھتا ہوں کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا، البتہ

Marfat.com

حمد یہ ادب کے فروغ کے لیے کچھ کام کرنے کی تمنا ہے، مگر یہ سب کچھ اللہ ربّ العزت کی توفیق پر منحصر ہے، اپنے قلب کی ترجمانی کے لیئے، ایک شعر آپ کی نذر کررہا ہوں ؎

خون جگر سے حمد کی شمع جلاؤں میں
دو روزہ زندگی میں جو مہلت اگر ملے

س: ''جہانِ حمد'' کا مختصر تعارف کرایئے؟

ج: ''جہانِ حمد''، اُردو ادب میں حمد کے موضوع پر اوّلین کتابی سلسلہ ہے۔
''جہانِ حمد''، کا ہر شمارہ ایک مکمل کتاب ہے۔
''جہانِ حمد''، حمد کا عالمی پیامبر ہے۔
''جہانِ حمد''، فروغِ حمد کے لیے تاریخ ساز کردار ادا کررہا ہے۔

''جہانِ حمد''، کے تیرہ شمارے بشمول نعت نمبر، بہزاد لکھنوی نمبر، صبا اکبر آبادی نمبر، شائع ہوکر پذیرائی حاصل کرچکے ہیں۔ الحمد للہ

س: آپ کے خیال میں حمد باری تعالیٰ کے تخیلات کو شعری پیرہن سے ملبوس کرنے کے لیے آمد زیادہ اہم ہے یا آورد؟

ج: ہمارے خیال میں آمد، آورد سے افضل ہے۔ چونکہ آمد میں اشعار شاعر کے قلب پر القا ہوتے ہیں، جبکہ آورد میں انسانی فکر کارفرما ہوتی ہے۔

س: میرے خیال میں حمد رب لکھنے کا مقصد حصول رضائے الٰہی ہونا چاہیئے، جبکہ شعراء اسے اپنی شہرت کا ذریعہ سمجھتے ہیں، آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟

ج: عزت و ذلت اللہ پاک کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ کسی بھی ذرائع کو وجہ شہرت بنانا حماقت ہے۔ اس سلسلے میں ہم سب کا نظریہ حیات یہ ہونا چاہیئے کہ شہرت و

Marfat.com

عظمت سب کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے، وہ جسے چاہے جیسے نواز دے، یہ اس کے کرم کی بات ہے، ہمیں ہر قسم کی عبادت، کسی خوف، کسی لالچ اور ہر قسم کی ریاکاری کے بغیر کرنی چاہیئے۔ بہادر شاہ ظفر کا ایک شعر یاد آ رہا ہے سن لیجے ۔

یہ چمن یونہی رہے گا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے

س: کیا آپ شاعری میں کسی درجہ بندی کے قائل ہیں؟

ج: میں شاعری میں بالخصوص حمد یہ شاعری میں درجہ بندی کو نہیں مانتا، یہ فکر ہی کسی غلط راستے کا پتہ دیتی ہے، درجات کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ کے پاس فیصلہ محفوظ ہے، دیکھنے میں یہ آ رہا ہے کہ عصر حاضر کے کچھ شعراء کرام حمدیہ اور نعتیہ مشاعروں میں درجہ بندی کو انا کا مسئلہ بنالیتے ہیں۔ ہماری فکر تو یہ ہونی چاہیئے کہ ہمیں تو بس بارگاہِ اقدس میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنا ہے، کاش یہ نذرانۂ عقیدت بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول ہو جائے، چہ جائیکہ، درجہ بندی۔

س: شاعری کے بدلتے ہوئے رویوں نے شعری دینی ادب حمد، نعت، منقبت، قوالی اور مسالمہ پر کیا اثرات مرتب کیے ہیں۔

ج: شاعری کا تعلق شاعر کی ذات سے وابستہ ہوتا ہے اور شاعر ایک انسان ہونے کے ناطے اللہ کا مجبور بندہ ہے، یعنی اس کا ہر ہر سانس رب کے کرم کا محتاج ہے۔ شاعر بے چارہ یا اس کی شاعری حمد پر تو کیا ہی اثرات مرتب کرے گی۔ ہاں اگر وہ حمد سے رابطہ مضبوط کر لے اور حمد کی جانب حد درجہ میلان ہو تو پھر یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اس کی شاعری میں چار چاند لگ جائیں گے اور

Marfat.com

اسکے رویوں میں بھی نکھار آئے گا۔

س: حمد کے لیے ابھی تک روایتی انداز قائم ہے، یا حمد جدیدیت کی طرف مائل بہ پرواز ہے؟

ج: ہم حمد میں قدیم و جدید کے قائل نہیں، بلکہ ہم آپ سے بھی درخواست کریں گے کہ حمد و نعت کو قدیم و جدید کے خانوں میں تقسیم نہ کریں۔
جہاں تک اُردو حمد کے ارتقا کا تعلق ہے تو وہ ماضی سے کہیں بہتر ہے۔

س: کیا غزل گوشعراء اور نعت گوشعراء کی طرح حمد گوشعراء بھی مخصوص ہیں؟

ج: جس طرح ایک طالب علم درس نظامی کا کورس مکمل کر کے عالم دین کہلاتا ہے۔ حافظ قرآن اور اسی طرح محدث وغیرہ، یہ سب کچھ اسی وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص اپنے کام سے مخلص ہو، حقیقی محبت اور جوش ولگن کا مظاہرہ کرے، تو یقیناً اس کو اس کا اجر ملتا ہے۔ ابھی تک جو شعراء کرام حمدیہ ادب میں جذبۂ ایمانی، جوش ولگن اور خلوص کا اظہار کر چکے ہیں ان صاحب کتاب حمد گوشعراء و شاعرات کی تعداد ہماری محدود معلومات کے تحت ۲۷ ہے، آپ کی معلومات کے لیے ان خوش بخت شعراء و شاعرات کے نام بتاتا چلوں۔ مفتی غلام محمد سرور لاہوری، نواب افتخار حسین، مضطر خیر آبادی، امۃ اللہ تسنیم، عبدالسلام طور، مظفر وارثی، طفیل دارا، حافظ لدھیانوی، لطیف اثر، کاوش زیدی، لالہ صحرائی، ابرار کرت پوری، مسرور بدایونی، محبت خان بنگش، انوار عزمی، شیبا حیدری، گہر اعظمی، ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی، طاہر سلطانی، اجمل نقشبندی، سجاد سخن، تنویر پھول، علیم منصور ملتانی، النساء ثناء، نگار فاروقی، عزیز الدین خاکی راغب مراد آبادی، صبا اکبرآبادی میرے خیال میں انہیں شعراء کرام کو مخصوص حمد گو کہا جاسکتا ہے۔

Marfat.com

س: آپ حمد کی ابتداء، ارتقا اور نقطۂ عروج کے لیے تاریخی ورثہ میں کن شعراء کا نام شامل کرتے ہیں؟

ج: جہاں تک حمد کی ابتدا کا تعلق ہے یہ سلسلہ بڑا قدیم ہے۔ خاتم الرسل ﷺ نے انتہائی شان دار طریقے سے اللہ ربُّ العزت کی حمد بیان کی ہے، جس کی نظیر ملنا ناممکن ہے،اسی طرح تمام انبیائے کرام نے بھی حمد باری کا ورد کیا ہے۔

اُردو حمد کے حوالے سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے، جتنی کہ اُردو زبان کی تاریخ ہے۔

ابتدا ہی سے شعرا کرام نے حمد کہنا شروع کردی تھی، اب یہ الگ بات ہے کہ رسماً یا تبرکاً۔

تاریخی ورثہ میں ان شعراء کرام کا نام درج کیا جاسکتا ہے۔ رہا سوال یہ کہ حمد کا ارتقا تو اس ورثہ میں اِن شعراء کرام کا نام درج کیا جانا چاہیئے، جن کا ذکر میں پہلے ہی کر چکا ہوں۔ اب رہ جاتا ہے نکتۂ عروج والا معاملہ تو اس کا تعین کرنا میرے بس کی بات نہیں۔

س: آپ کے مجموعات میں کون سے مجموعات شامل ہیں؟

ج: اوّل ۱۹۸۹ء ''مدینے کی مہک'' (مجموعہ نعت)، دوم ۱۹۹۷ء ''نعت میری زندگی'' (مجموعہ نعت)،سوم ۲۰۰۰ء ''حمد میری بندگی'' (مجموعہ حمد)، دو سائز یعنی پاکٹ سائز میں بھی دستیاب ہے۔

س: شاعرات جو کبھی بھی شاعری کے میدان میں شعراء سے پیچھے نہیں رہیں، مگر حمد کے حوالے سے کسی شاعرہ کا نام اُبھر کر سامنے نہیں آسکا۔ کیا آپ اس پر روشنی ڈلیں گے؟

Marfat.com

ج: اُردو حمدیہ ادب میں ۲۷ شعراء کرام کے ساتھ تین شاعرات محترمہ امۃ اللہ تسنیم، محترمہ شیبا حیدری، محترمہ علیم النساء ثناء صاحبہ کے نام اُردو حمدیہ ادب کی تاریخ میں رقم ہیں۔

س: کیا آپ حمدیہ مشاعرے کراتے ہیں؟

ج: الحمدللہ، ۲۸ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرے مختلف مقامات پر منعقد ہو چکے ہیں۔

س: مزارِ بہزاد لکھنوی پر حمدیہ طرحی مشاعروں کا آغاز ۲۰۰۲ء سے ہوا، جبکہ ''جہانِ حمد'' کی اشاعت کافی عرصہ سے ہورہی ہے، اس کی وجہ بتاسکتے ہیں؟

ج: ''جہانِ حمد'' اور ادارہ جمنستانِ حمد ونعت کے تحت حمدیہ مشاعروں کا انعقاد تو پہلے بھی ہوتا رہا ہے، لیکن طرحی حمدیہ مشاعرے کا آغاز بزم ''جہانِ حمد'' کے زیرِ اہتمام ۲۰۰۲ء اپریل میں ہوا، اس سے پہلے ''جہانِ حمد'' کے تحت شعراء و شاعرات کو مصرع طرح دیا جاتا تھا، یعنی یہ مشاعرہ پرنٹ ہوتا تھا، جو ''جہانِ حمد'' کے صفحات پر منعقد ہوتا تھا۔ یہ مشاعرے اوّلین حیثیت رکھتے ہیں۔ اس حوالے سے ''جہانِ حمد'' کے شمارے دیکھے جاسکتے ہیں۔

س: فروغِ حمد کے لیے آئندہ کا لائحہ عمل کیا ہے؟

ج: اس سلسلے میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ وقت کم ہے، کام زیادہ، اور وسائل بہت ہی کم۔ یہ سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کرم سے ہورہا ہے، فروغِ حمد کے لیے اپنے جذبات اور آئندہ کا لائحہ عمل میرا یہ شعر ہے ؎

یہ جو لمحے باقی ہیں عمر کے انہیں وقفِ حمدِ خدا کروں
اِسی جستجو میں اجل مِلے اِسی آرزو میں جیا کروں

Marfat.com

قائم بھرم ہے میرا فقط رب کے نام سے
میں اکتساب کرتا ہوں رب کے کلام سے
حمدِ خدائے پاک لکھا اور پڑھا کرو
اتنی سی التجا ہے بہت احترام سے

اُردو نعت میں پی ایچ ڈی کرنے والوں میں ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق، ڈاکٹر ریاض مجید، ڈاکٹر عاصی کرنالی، سرفہرست ہیں، اب ضرورت اس امر کی ہے کہ کوئی مردِ مجاہد اٹھے اور اُردو حمد پر پی ایچ ڈی کرے۔

س: ''جہانِ حمد'' کے اغراض و مقاصد؟

ج: رضائے الٰہی اور فروغِ حمد۔

س: ''جہانِ حمد'' پبلی کیشنز کراچی، کی مطبوعات کی فہرست تحریر فرمائیں؟

ج: فہرست حاضر ہے۔

۱۔ ''مدینے کی مہک'' مجموعہ نعت۔ شاعر: طاہر سلطانی۔ اشاعت ۱۹۸۹ء۔

۲۔ ''خزینۂ حمد'' (حمد یہ انتخاب۔ چار سو چار شعراء و شاعرات کے حمد یہ کلام پر مشتمل ہے۔ عربی، اُردو، فارسی، سندھی، پنجابی، پشتو، بلوچی، سرائیکی، گجراتی، انگلش زبانوں میں حمد یہ کلام اُردو ترجمے کے ساتھ شامل ہے۔ یہ انتخاب ۱۹۹۶ء میں شایع ہوا۔

۳۔ ''نعت میری زندگی'' (مجموعہ نعت) شاعر: طاہر سلطانی۔ اشاعت ۱۹۹۷ء۔

۴۔ ''اذانِ دیر'' (حمد یہ انتخاب)۔ ۴۹ غیر مسلم شعراء کا حمد یہ کلام معہ کوائف شامل ہے۔ تالیف: طاہر سلطانی۔ اشاعت ۱۹۹۷ء

Marfat.com

۵۔ ''جانِ ایماں''(مجموعہ نعت)۔شاعر: سعید نقشبندی دہلوی۔ اشاعت ۱۹۹۸ء۔

۶۔ ''جہانِ حمد'' (کتابی سلسلہ)۔مرتبہ: طاہر سلطانی۔ اشاعت ۱۹۹۸ء۔

۷۔ ''حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر''۔ ۹۹ حمد گو شاعرات کا اوّلین حمدیہ انتخاب معہ کوائف۔ اشاعت ۲۰۰۰ء۔

۸۔ ''نکہت و نور'' (مجموعہ نعت)۔شاعر: شاعر لکھنوی۔ اشاعت ۲۰۰۰ء۔

۹۔ ''توشۂ سخن'' (مجموعہ نعت)۔ شاعر: پروفیسر ڈاکٹر خورشید خاور امروہوی۔ اشاعت ۲۰۰۰ء۔

۱۰۔ ''حمد میری بندگی'' (مجموعہ حمد)۔ شاعر: طاہر سلطانی۔ اشاعت ۲۰۰۰ء۔

۔ ''کھلتا ہے دل کا گلشن''۔ (مجموعہ نعت۔ شاعر: عابد بریلوی۔ اشاعت ۲۰۰۱ء۔

۱۲۔ ''ذکر رسول''(مجموعہ نعت)۔ شاعر: زماں سہرابی۔ اشاعت ۲۰۰۱ء۔

۱۳۔ ''حضور ﷺ میرے'' (مجموعہ نعت)۔ شاعر: گہر اعظمی اشاعت ۲۰۰۱ء۔

۱۴۔ ''زبورِ سخن''(مجموعہ حمد)۔ شاعر: تنویر پھول۔ اشاعت ۲۰۰۲ء۔

۱۵۔ ''تری ہی حمد و ثناء'' (مجموعہ حمد)۔ شاعرہ: علیم النساء ثنا۔ اشاعت ۲۰۰۱ء۔

۱۶۔ ''سجدوں کی معراج'' (مجموعہ نعت)۔ شاعر: فاروق نازاں۔ اشاعت ۲۰۰۲ء

۱۷۔ ''اُردو میں حمد گوئی'' مصنف: پروفیسر شفقت رضوی۔

۱۸۔ ''خیابانِ نعت'' (مجموعہ نعت)۔ شاعر: اقبال عالم۔ اشاعت ۲۰۰۲ء

۱۹۔ ''عقیدت'' (مجموعہ نعت)۔ شاعرہ: کنیز فاطمہ۔اشاعت ۲۰۰۲ء

۲۰۔ ''صاحبِ معراج'' (مجموعہ نعت)۔ شاعر: پرویز اختر۔ اشاعت ۲۰۰۲ء

۲۱۔ ''رب آشنا'' (مجموعہ نعت)۔ شاعر: پروفیسر قیصر نجفی۔ اشاعت ۲۰۰۲ء

۲۲۔ ''اردو میں نعت گوئی''۔شاعر: پروفیسر شفقت رضوی۔اشاعت ۲۰۰۲ء

Marfat.com

۲۳۔ ''دستِ دعا'' (مجموعہ نعت) شاعر: صبا اکبر آبادی۔ اشاعت ۲۰۰۳ء

۲۴۔ ''العظمت للہ (مجموعہ حمد) شاعر: انصار الحق قریشی گہر اعظمی۔ اشاعت ۲۰۰۳ء

۲۵۔ ''عرفانِ مدینہ'' (مجموعہ نعت) شاعر ساجد امروہوی۔ اشاعت ۲۰۰۳ء

۔ ''انتخابِ مناجات'' (۳۰۰ سو شعراء و شاعرات کا مناجاتی کلام شامل ہے۔

شاعر: طاہر سلطانی۔ اشاعت ۲۰۰۳ء

۲۷۔ ''ثنائے کبریا'' (مجموعہ حمد) ۲۰۰۴ء۔ یونس ہویدا

غیر مطبوعہ کتابوں کی تعداد کم و بیش اتنی ہی ہوگی۔

س: آپ کا شمار خوش الحان نعت خوانوں میں ہوتا ہے کیا آپ کو ریڈیو، ٹی وی پر موقع ملا، نیز آپ کی آڈیو، ویڈیو کیسٹ ریلیز ہوئی؟

ج: جی ہاں! ریڈیو، ٹی وی پر کئی پروگرام کر چکا ہوں۔ ۱۹۸۴ء میں حمدیہ اور نعتیہ کلام پر مشتمل آڈیو کیسٹ ''بہارِ مدینہ'' کے نام سے ریلیز ہو چکی ہے۔

س: کیا آپ حرمین شریفین میں حاضری کی سعادت حاصل کر چکے ہیں؟

ج: الحمدللہ، ۱۹۹۸ء میں مجھ گناہگار کو اللہ رب العزت نے اپنے خاص کرم سے نوازا۔ اس نوازش پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

س: بیت اللہ شریف اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت آپ کی کیفیات اور آپ کے تاثرات جاننا چاہوں گا۔

ج: سچی بات تو یہ ہے کہ حاضری کی کیفیات کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا، ہاں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ جب تک حاضری نہیں ہوئی تھی اک تڑپ دل میں مچلتی رہتی تھی۔ لیکن حاضری کے بعد، یعنی یہ تڑپ تو کبھی کبھی بہت ہی بے چین کرتی ہے۔

Marfat.com

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سعادت سے سرفراز فرمائے بالخصوص میری والدہ ماجدہ، میری خوش دامن صاحبہ، مجھ گناہگار اور میری اہلیہ کو حج بیت اللہ کی سعادت عطا فرمائے۔آمین۔

س: عصرِ حاضر میں کچھ نعت خواں رقم طے کر کے نعت خوانی کرتے ہیں اور کچھ نعت خواں فلمی طرزوں پر نعتیں پڑھتے ہیں اس روش کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے؟

ج: یقیناً یہ غلط روش قابلِ مذمت ہے، میری نظر میں طے شدہ پیسے لے کر نعت خوانی کرنے والے نعت خواں اور پیسے دے کر نعت خوانی کرانے والے دونوں ہی بد نصیب ہیں۔فلمی طرز میں نعتیں پڑھنے سے گریز کیا جائے۔

میں ان حضرات سے دست بستہ گزارش کروں گا کہ خدارا چند روزہ، زندگی کے لیے آخرت خراب نہ کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اس نکتے کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

س: ''ماہنامہ ارمغانِ حمد کراچی'' کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

ج: انشاء اللہ ''ارمغانِ حمد'' فروغِ حمد کے حوالے سے اہم کردار ادا کرے گا۔

آپ حضرات سے درخواست ہے کہ مجھے اور ''ارمغانِ حمد'' کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

س: آپ کی کوئی ایسی خواہش جو آپ کی نظر میں بڑی اہمیت رکھتی ہو؟

ج: ؎

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

ایمان پر خاتمہ اور نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔بیت اللہ شریف اور روضۂ رسول اکرم میں ہر سال حاضری ہو.........ایک جدید حمد و نعت ریسرچ سینٹر کا قیام میری دیرینہ خواہش ہے۔اللہ تعالیٰ میری ان خواہشوں کو اپنے پیارے رسول اکرم ﷺ کے صدقے میں قبول ومقبول فرمائے۔آمین۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

اجملؔ نقشبندی

نام	:	محمد بدرالدین نقشبندی
قلمی نام	:	اجمل نقشبندی
ولادت	:	-----
پتا	:	ذاکرنگر۔ پوسٹ آزادنگر جمشید پور صوبہ بہار بھارت

..........☆☆☆☆☆..........

مجموعہ حمد	:	صحیفہ حمد کا
اشاعت	:	۲۰۰۰ء
صفحات	:	۸۰
قیمت	:	درج نہیں
ناشر	:	حنا حمد پبلی کیشنز۔ وائی ۳ رنجیت نگر نئی دہلی بھارت

Marfat.com

صحیفہ حمد کا

(مجموعہ حمد)

محمد بدر الدین (اجمل نقشبندی) کا مجموعہ حمد ''صحیفہ حمد کا'' حنا پبلی کیشنز، وائی ۳ رنجیت نگر نئی دہلی بھارت نے شایع کیا، کتاب پر سنہ اشاعت درج نہیں، غالباً ۲۰۰۰ء میں شایع ہوئی ہے۔ کتاب کا انتساب اجمل نقشبندی کی فکر جمیل کا آئینہ دار ہے، ملاحظہ فرمائیں ۔

''اُن اشک بار دعاؤں کے نام جنہیں صرف میں اور میرا خدا جانتا ہے''۔

اجمل نقشبندی کا آبائی وطن ضلع کٹک اڑیسہ بھارت ہے مستقل سکونت، ذاکر نگر، پوسٹ آزاد نگر جمشید پور صوبہ بہار بھارت ہے۔ اجمل نقشبندی کے نعتوں کے دو مجموعے شایع ہو چکے ہیں، ۲۰۰۰ء میں توفیق ایزدی سے انہوں نے حمدیہ ادب میں ایک خوبصورت مجموعہ حمد کا اضافہ کیا ہے، اس سعادت بر وہ ہماری جانب سے مبارک باد قبول فرمائیں۔

اجمل نقشبندی کی حمدیہ شاعری پر گفتگو سے پہلے ہم معروف ادیب، نقاد و شاعر جناب پروفیسر واصل عثمانی صاحب کی رائے سے کچھ مدد لیتے ہیں۔'' اجمل نقشبندی بڑے ذہین اور پرگو شاعر ہیں، اس پرگوئی کا ثبوت انہوں نے ''صحیفہ حمد کا'' میں پیش کیا ہے۔ قطعات، رباعیات، نظم اور ہائیکو کی صنف میں بھی حمدیہ اشعار کہہ کر اپنی شاعری کا سکہ بٹھایا ہےاور اپنی قادر الکلامی کا جادو جگایا ہے، (ص ۱۹۔ صحیفہ حمد کا) اسی (۸۰) صفحات پر مشتمل اس حمد نامے میں ۲۳ صفحات تقاریض وغیرہ کے لیے مختص ہیں، صفحہ ۲۴ تا ۵۸ ۲۳ حمدوں پر مشتمل ہے صفحہ ۶۰ تا ۶۸، ہائیکو، نظم، سانیٹ، تضمین، ۷۷۔ نظم۔ ۷۸ نظم، صفحہ ۸۰ پر ہدیہ تشکر و امتنان موجود ہے، آیئے اجمل کے منتخب حمدیہ اشعار سے قلوب کو منور کرتے ہیں قبل اس کے کہ اجمل نقشبندی کا حمدیہ کلام اور مقطع آپ کے ذوق طبع کے لیے پیش کیا جائے۔

راقم اپنی کہی ہوئی ایک حمد کے چند اشعار جو کہ مجموعۂ حمد '' حمد میری بندگی'' کے صفحہ نمبر ۲۸ پر شامل اشاعت ہے۔ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہے ۔

Marfat.com

خدا کا ذکر یوں وردِ زباں ہے
منور نور سے دل کا مکاں ہے
یقیں کی روشنی ہے میرا جادہ
جہانِ حمد اب میرا جہاں ہے
رہے اب وردِ لب حمدِ الٰہی
جہاں تک ہم سفر عمر رواں ہے
غمِ دنیا سے باہر آگیا ہوں
خدا کی حمد میرا سائباں ہے
بلند اصناف میں ہے حمدِ باری
یہی طاہر یقین نکتہ داں ہے

یہ اشعار پیش کرنے کا اصل مقصد صرف یہ تھا کہ راقم اجمل نقشبندی کے حمدیہ کلام کا آغاز جس حمد سے کرنے جارہا تھا اس حمد میں راقم کو اپنے خیالات و افکار نمایاں نظر آرہے ہیں۔ گویا اجمل نقشبندی کے تخیل میں مجھے اپنے تخیل کا عکس محسوس ہوا۔ ملاحظہ فرمایئے اجمل نقشبندی کے منتخب اشعار ؎

وادیٔ دل میں اگر پھوٹے شگوفہ حمد کا
قریۂ جاں میں اتر آئے صحیفہ حمد کا
فکر کی معراج ہے توصیف رب کا سوچنا
اور خامے کے لیے اعزاز لکھنا حمد کا
ہر نفس ہر وقت بس اللہ کی تعریف ہو
واسطے بندں کے ہے ہر دم تقاضہ حمد کا
التفات و لطف سے پرکیف ہو ذہن و خیال
دیکھ لیں الفاظ میرے یہ کرشمہ حمد کا

Marfat.com

اسمِ اعظم کی طرح نامِ خدا لیتا رہوں
لب پہ ہو اجمل مرے جاری وظیفہ حمد کا

•

کرمِ خداوندی سے اجمل کے الفاظ شعر کی صورت میں ڈھل کر قلب میں اتر کر گئے،
سبحان اللہ سبحان اللہ۔
جب کوئی شخص اسم اعظم کی طرح نام پروردگار لیتا رہے تو پھر یقیناً اس کا مزاج کچھ اس طرح ہی ہوگا۔

میرے مولا نہ کسی سے مانگوں
جو بھی مانگوں میں تجھی سے مانگوں
ماسوا تیرے مجھے دے گا کون
عاجزی سے کہ خوشی سے مانگوں

......☆......

زندگی کا مری سبب تو ہے
میرے معبود میرا رب تو ہے
مجھ کو کیا خوف ہو مصائب کا
میرا مشکل کشا ہی جب تو ہے
میری امید آسرا میرا
میرے اللہ میرا سب تو ہے

اسی مزاج کا تھوڑا سا رخ بدل کر اجمل نقشبندی بارگاہِ ایزدی میں نغمہ سرا ہیں۔

نوکِ مژگاں پہ جو ستارے ہیں
سب ترے درد نے اتارے ہیں

Marfat.com

روشنی تیرگی حیات ممات
تیری قدرت کے یہ اشارے ہیں
قیمتی ہیں وہ زیست کے لمحات
جو تری یاد میں گزارے ہیں

جب کوئی شاعر اجمل نقشبندی کی زبان میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزارے ہوئے لمحات کو قیمتی قرار دیتا ہے تو پھر وہ مالک کائنات جو دلوں کے حال سے واقف ہے، ان قیمتی لمحات کو'' یفہ حمد کا''، کی صورت میں منصۂ شہود پر نمودار کر دیتا ہے اور وہ شاعر ایک معتبر شاعر کی شکل میں ہمارے سامنے آتا ہے اور ہم سب پر اس کا احترام لازم آتا ہے، آیئے قابل احترام اجمل نقشبندی پر اللہ رب العزت کی کرم نوازیاں دیکھتے ہیں ۔

مجھ پر مرے خدا ترا لطف اتم ہوا
مصروفِ حمد جب کبھی میرا قلم ہوا
تو نے نوازا مجھ کو تو عزت ملی مجھے
رسوا نہ میں جہاں میں تیری قسم ہوا
اجمل نے لاکھ کوششیں کیں پھر بھی اے کریم
شایانِ شاں قصیدہ نہ تیرا رقم ہوا

قرآن مبین میں ارشادِ باری ہے کہ ''تمام جہانوں کے درخت قلم بن جائیں اور تمام دریا سیاہی بن جائیں تب بھی رب کی توصیف مکمل نہ ہو''۔
اجمل نقشبندی نے اپنے رب کی حمد بیان کر کے اپنا فریضہ ادا کرنے کی سعی کی ہے، بقول معروف شاعر نسیم سحر، وہ ایک منجھے ہوئے شاعر ہیں، انہوں نے کلام حمد گوئی کے تمام تقاضے پورے کیے ہیں۔ص ۲۲۔ ''صحیفہ حمد کا'' میرے سامنے ہے اور میرے دل سے اجمل نقشبندی کے لیے دعائیں نکل رہی ہیں پر خلوص دعاؤں کے ساتھ ساتھ اجمل نقشبندی کی نذر،، نذرانۂ تہنیت اور پھر اجازت ۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ اجمل نقشبندی

صحیفہ حمد کا جس نے دیا ہے
اسے کہتے ہیں اجمل نقشبندی
وہ دربار محمد ﷺ کا گدا ہے
یہی تعریف واصل ؔ جی نے کی ہے
ہمیں اجمل بہت اچھا لگا ہے
دعا دوں کیوں نہ طاہر میں بھی اُس کو
کہ جس کا مشغلہ حمدِ خدا ہے

ؔ پروفیسر واصل عثمانی

☆☆☆☆☆

Marfat.com

سجّاد سخن

نام : سجاد علی خاں
قلمی نام : سجاد سخن
ولادت : ۱۹۳۴ء ، رام پور
پتا : مکان نمبر ۵۸ ۔ سیکٹر ۱۰ء ایل اورنگی ٹاؤن کراچی
فون:۔ ۶۶۹۴۲۸۸

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد : رب العالمین
اشاعت : جولائی ۲۰۰۱ء
صفحات : ۱۶۰
قیمت : ۱۵۰
ناشر : دبستانِ وارثیہ۔
۱۱۲ ایل ۴۴۶۔ اورنگی ٹاؤن کراچی
فون:۔ ۶۶۵۹۲۸۵

Marfat.com

ربّ العالمین

(حمدیہ مجموعہ)

رنگ روشنی خوشبو (مجموعہ نعت) کے خالق سجاد سخن کا نام بھی صاحبِ کتاب حمد گویان کی فہرست میں درج ہوگیا، جولائی ۲۰۰۱ء میں ان کا مجموعہ حمد ''ربُ العالمین'' شایع ہوکر پذیرائی حاصل کرچکا ہے۔

سجاد سخن ایک کہنہ مشق شاعر ہیں ان کی شاعری کم و بیش نصف صدی پر محیط ہے، سجاد سخن کی حمدیہ شاعری پاکیزگی اظہار کا بہترین نمونہ ہے۔ اُسلوب بیان میں انفرادیت مگر سادگی نمایاں ہے۔ سجاد سخن کے ہاں تازہ کاری کے نمونے بھی ملتے ہیں، یعنی نئی روایتوں سے شناسائی۔

پروفیسر منظر ایوبی سجاد سخن کی حمدیہ شاعری کے بارے میں فرماتے ہیں ،
سجاد سخن حمدیہ کلام میں ایسا رنگ بھرتے اور احترام و محبت کی ایسی فضا قائم کرتے ہیں کہ قاری داد و تحسین سے نوازنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ ربُ العالمین۔ ص ۲۱

آیئے سجاد سخن کے احترام و محبت سے بھرپور اشعار سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

اے خدائے دوجہاں اے خالقِ جن و بشر
مالکِ ارض و سما پروردگارِ بحر و بر
اے مرے معبود اے صورت گرِ شمس و قمر
از زمیں تا آسماں ہے تیری رحمت جلوہ گر

☆

Marfat.com

ماورائے عقل تو کوئی نہیں تیری مثال
خاک سے تخلیق آدم تیری قدرت کا کمال
تو محیطِ جز و کُل سب کو فنا تو لازوال
دو جہاں کا حسن کیا ہے بس ترا عکسِ جمال

☆

مولا ترا عرفان ہے عرفانِ محمد ﷺ
ہے تیرے لیے خلق ثنا خوانِ محمد ﷺ
ہم جیسے گناہگاروں کو اے داورِ محشر
ہے تیری عطا نسبتِ دامانِ محمد ﷺ
قرآن کی صورت میں دیا ضابطۂ زیست
احسان ہے تیرا پسِ احسانِ محمد ﷺ
محبوب کے اعلان سے ظاہر ہوا سب پر
پہچان تری بن گیا اعلانِ محمد ﷺ
یہ سب ترا فیضان ہے اے قادرِ مطلق
موضوعِ سخن تو ہے بعنوانِ محمد ﷺ

☆

نور ہے تو اے مرے معبود تجھ سے ہے مہک
تو اگر چاہے تو ہر شے دے ضیا، ہر شے مہک
ہو رضا تیری، تو اے صنعت گرِ ارض و سما
ہاتھ ہوں پھولوں سے زخمی اور دیں کانٹے مہک
قادر مطلق ہے تو تیرا اشارہ ہو اگر
روشنی پھولوں سے آئے اور چراغوں سے مہک

Marfat.com

گر تری سرکار میں مقبول ہو حرفِ ثنا
شعر بن بن کر مرے وجدان پر اترے مہک

سجاد سخن کی مناجات کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں ؎

مرے احساس کو تنویر کردے
الٰہی خاک ہوں اکسیر کر دے
ابھی دیکھے نہیں جو خواب میں نے
انھیں شرمندۂ تعبیر کر دے
جو سوچوں جو لکھوں تیرے لیے ہو
مجھے اپنے لیے زنجیر کر دے

سجاد سخن کا مجموعہ حمد حمدیہ ادب میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ نیز حمدیہ ادب میں اس کے خوشگوار اثرات مرتّب ہوں گے اپنی گفتگو کو سمیٹتے ہوئے آخر میں محترم سجاد سخن کے لیے ہدیۂ تہنیت پیش کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ سجاد سخن

رب کا کرم ہو گیا
جاری و ساری
حمد سجاد بھی خوب کہنے لگے
ہر کسی پر کرم
ہر کسی کو یہ رتبہ بھی دیتا نہیں، رب یہ کرتا نہیں
طاہرِ بے نوا رشک تم پر کرے
غم زمانے کے تم سے رہیں بس پرے
اک دعا لب پہ طاہر کے یہ آ گئی
اے سخن خوش رہو
دونوں عالم میں تم

☆☆☆☆☆

Marfat.com

سجاد سخنؔ سے گفتگو

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟

ج: نام سجاد علی خان، قلمی نام سجاد سخن ولدیت وارث علی خاں مرحوم ولادت ۱۹۳۴ء ریاست رامپور یوپی بھارت۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میرے والد وارث علی خاں مرحوم ریٹائرڈ فوجی اور خاکسار تحریک کے سرگرم کارکن تھے میرے خالو محمد عمر خاں مرحوم ادبی ذہن رکھتے تھے اور ان کے گھر پر اکثر ممتاز شعرا کا اجتماع رہتا تھا حضرت بہزاد لکھنوی ریلوے سے ریٹائرمنٹ کے بعد انہیں کے گھر مقیم رہے۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: اس وقت میں دس سال کا تھا لیکن مشاعرے میں بڑے شوق سے بیٹھتا تھا اور شاید یہی میرے شاعری کے فطری جذبے کی توانائی کا سبب تھا۔ ۱۹۵۱ء میں اپنے استاد حضرت رشید رامپوری کے پیر و مرشد عزیز میاں نیازی بریلویؒ سے بیعت کا شرف حاصل کر کے حلقہء نیازیہ میں شامل ہوا۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار خیال فرمائیں؟

ج: پہلی حمد ۱۹۹۴ء میں کہی ۴۵ برس کی شاعری میں صرف تین نعتیں کہی تھیں چونکہ

Marfat.com

نعت میری نظر میں بہت مشکل کام ہے حمد گوئی کے سلسلے مین یوں صورت حال ہوئی کہ دبستان وارثیہ کے مشاعروں میں، میں نے مشورہ دیا کہ طرحی نعتیہ مشاعروں میں حمد بھی کہی جائیں اور الحمدللہ اس پر عمل ہوا اور میں نے ہر مشاعرہ کے لیے ایک حمد کہی میری پہلی حمد کرن کی ردیف میں ہے سن ہے جون ۱۹۹۴ء اور الحمدللہ اب میرا مجموعہ حمد ''ربُّ العالمین'' شایع ہو چکا ہے۔

س: حمد باری تعالیٰ شعراء وشاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: اصل میں ہمارا موجودہ مسلم معاشرہ جو ہے اس میں طریقت کے ذریعے اسلام ہم تک پہنچا اسی حوالے سے ہم لوگ متاثر رہے شریعت کی بہ نسبت طریقت کا زیادہ رنگ رہا بہر حال خدا خدا ہے۔اور اس کا کردار سرفہرست ہونا چاہیے۔

س: حمد صنف سخن ہے یا نہیں؟

ج: اس میں شک وشبہ کرنے والے لوگ خواب میں ہیں سب سے پہلی حمد ونعت حضرت حسان بن ثابتؓ نے کہی اور اسے برصغیر ہی کیا عالمی سطح پر اعلیٰ ترین شاعری تسلیم کیا گیا ہے اور میری دانست میں وہ شاعر بڑا ہی بدقسمت ہے جس کا مجموعہ چھپا ہو اس میں کوئی حمد ونعت نہ ہو اور اگر وہ شاعری نہ ہوتی تو شعری مجموعہ کا آغاز حمد ونعت سے۔کیسے ہوتا پھر غیر مسلم شعرا نے اپنی شاعری میں حمد ونعت بھی شامل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تسلیم کرنا اور رسول مقبول ﷺ کو پیغمبر آخرالزماں ﷺ ماننا اور اس پر ایمان رکھنا بنیادی بات ہے جو ان دو صداقتوں کو دل سے تسلیم کرتے ہیں وہ حمد بھی اور نعت بھی کہتے ہیں۔

س: اردو حمد ونعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

Marfat.com

ج: میرے دادا پیر شاہ نیاز بریلویؒ حضرت احمد رضا بریلویؒ اور میرے استاد جناب رشید احمد خاں استاد صاحب کے یہ اشعار ۵۵ برس پہلے لکھے گئے تھے۔

کیا مبارک وہ مہینہ ہوگا
جب سفر سوئے مدینہ ہوگا
دل میں وہ صاحبِ قرآں آیا
آج کعبہ میں شبینہ ہوگا

اور بچپن ہی سے کانوں میں نعتیہ مشاعروں کی روح پرور صدائیں گونج رہی تھیں۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: مدینے میں مجھے مکمل جمال نظر آیا اور مکہ مکرمہ میں جلال مدینے میں داخل ہونے والے کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ماں کی آغوش میں آ گیا اور مکہ شریف میں داخل ہونے والے یہ محسوس کرتے ہیں کہ جیسے بارعب باپ کے سائے میں آ گیا مدینے کی دھوپ میں بھی اک ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے ورحرم شریف کے سائے میں بھی رگ رگ میں تپش کا احساس ہوتا ہے اور ان مقامات مقدسہ کا میرا یہی تجزیہ ہے۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اول کی حیثیت رکھتا ہے اس سلسلے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟

ج: آپ جو کام کر رہے ہیں بڑا اہم کام ہے اور ایک بڑا مشن ہے اور جو لوگ ان

Marfat.com

کاموں میں عیب تلاش کرتے ہیں وہ نادان ہیں میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو مزید توفیق عطا فرمائے اور جہانِ حمد کو ترقی عطا فرمائے۔آمین

س: نعت گو شعرا کے لیے کوئی مشورہ؟

ج: اہلِ قلم حمد و نعت کے ذریعے اپنا کردار کررہے ہیں اور آنے والے وقت میں اس کا بہترین نتیجہ ہمارے سامنے ہوگا۔بس اس میں اتنی احتیاط کی ضرورت ہے کہ غلو شعری سے کام نہ لیا جائے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: پہلے تو بے شمار خواہشیں تھیں لیکن اب ایک ہی خواہش اور آرزو ہے کہ بس اس در اقدس پر آتا جاتا رہوں کہ جہاں اہل عقل کی ضرورت نہیں۔

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: میرا خیال یہ ہے کہ خدا نے جس طرح کلام پاک کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اسی میں یہ راز بھی مضمر ہے کہ قرآن کے ساتھ ساتھ صاحب قرآن کے ذکر کو بھی آگے بڑھایا جائے گا۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ ونعتیہ مشاعروں میں رقم طے کرکے شرکت کے بارے میں نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: میرے خیال میں یہ انسان کے لیے صرف عشق خدا اور رسول ﷺ کا ایک پیمانہ ہے جو حقیقتاً عشق رکھتا ہے اس کے ہاں کوئی طلب نہیں ہے لوگ خود نوازتے ہیں اور جہاں طلب ہو وہاں عشق نہیں ہوتا لوگ انھیں بازاری مال سمجھتے ہیں بات صرف عقیدت اور تجارت کی ہے۔

Marfat.com

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: اصل میں یہ سمجھ پایا ہوں کہ نہ میں حمد خود لکھتا ہوں نہ نعت یہ دونوں اصناف ایسی ہیں کہ آدمی لکھتا نہیں ہے اس سے لکھوائی جاتی ہیں ایک ردیف ''راستہ'' تھی ساڑے چار بجے مشاعرہ تھا اور ایک بجے قمر وارثی آئے اور تین گھنٹے میں حمد اور نعت بھی ہوگئی ۔

ہوگیا آسان مولا ابتدا کا راستہ
میں نے جب اپنا لیا حرفِ دُعا کا راستہ

اور میری ایک دیرینہ بیماری بھی جاتی رہی۔

س: کیا حمد ونعت کو تنقیدی نقطۂ نگاہ سے دیکھنا چاہئے؟

ج: شعری اعتبار سے اگر ہم حمد ونعت کو پرکھیں گے تو ان سے صرف فنی تقاضوں کی تکمیل ہوسکتی ہے۔لیکن عقیدتوں پر تنقید نہیں ہوسکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نگار فاروقی

نام : ضامن حسین
قلمی نام : نگار فاروقی
ولادت : ۱۹۲۴ء، اکبر آباد، آگرہ، بھارت
وفات : ۲۰۰۴ء ...... کراچی

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد : اللہ الصمد
اشاعت : ۲۰۰۱
صفحات : ۱۶۰
قیمت : ۱۵۰
ناشر : بزمِ سراج الادب، کراچی

Marfat.com

اللہ الصمد

(مجموعہ حمد)

جناب نگار فاروقی کا مجموعہ نعت ''ازل تا ابد'' ۱۹۹۹ء میں شائع ہوکر پذیرائی حاصل کر چکا ہے، ان کا مجموعہ حمد ''اللہ الصمد'' ۲۰۰۲ء میں آب و تاب کے ساتھ منصۂ شہود پر نمودار ہوا۔ جناب نگار فاروقی پختہ کار شاعر ہیں جو نصف صدی سے طبع آزمائی کر رہے ہیں۔ آپ کی انسان دوستی کسی تعارف کی محتاج نہیں اس طویل شعری سفر میں جو اب مجموعہ حمد تک آ پہنچا ہے ان کی اللہ رسول ﷺ سے عقیدت و محبت تو شامل ہے ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کا مطالعہ، ریاضت، تجربات زندگی سے استفادہ ان کی شاعری کا حسن ہے۔ نگار فاروقی کی حمدیہ شاعری پر گفتگو سے پہلے کچھ حمد کے ارتقا کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

قارئین کرام! یہ دور حمد کا دور ہے۔ یہ بات میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ایک دور وہ تھا کہ پانچ سو برس کی تاریخ میں صرف دو حمدیہ مجموعے مفتی سرور لاہوریؒ مضطر خیر آبادیؒ کے شائع ہوئے، ایک دور یہ کہ اکیس برس میں کم و بیش بیس حمدیہ مجموعے حمدیہ ادب میں اضافے کا باعث بنے۔ ادھر دو تین برسوں میں انڈیا سے ابرار کرت پوری، اجمل نقشبندی، پاکستان سے انوار عزمی، گہر اعظمی، شیبا حیدری، ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی، راقم السطور، سجاد سخن، تنویر پھول علیم النساء ثنا اور عزیز الدین خاکی کے حمدیہ مجموعے شائع ہوئے فروغ حمد کے حوالے سے ''جہانِ حمد'' کا مختصر ذکر قارئین کی معلومات کے لیے ضروری سمجھتا ہوں۔ ''جہانِ حمد'' تاریخ اُردو ادب میں حمد کے موضوع پر پہلا جریدہ ہے، الحمد للہ جہانِ حمد کو تائید ایزدی حاصل ہے۔ جہانِ حمد نے شعراء، شاعرات اور ادبا صاحبان کو

Marfat.com

صنف حمد کی جانب متوجہ کیا، اللہ کے فضل و کرم سے خاطر خواہ کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے۔ جہانِ حمد، کے نو شمارے شایع ہوکر اہل قلم سے پذیرائی حاصل کر چکے ہیں، جہانِ حمد، میں ملک اور بیرونِ ممالک کے معروف اہل قلم کی نگارشات شامل ہوتی ہیں۔ لیجیے ایک خوشخبری اور سن لیجیے وہ یہ کہ بزمِ جہانِ حمد کے زیرِ اہتمام طرحی حمدیہ مشاعرں کا آغاز ہو چکا ہے الحمدللہ اس سلسلے کے پانچ مشاعرے منعقد ہو چکے ہیں،اللہ ربُ العزت سے دعا ہے کہ یہ روحانی و نورانی سلسلہ جاری و ساری رہے۔

آیے! اب ہم اپنے موضوع یعنی نگار فاروقی کی حمدیہ شاعری کی طرف آتے ہیں، نگار فاروقی کی فکرِ رسا ''ازل تا ابد'' کی نعتیہ شاعری کے بعد سچ تو یہ ہے کہ نگار کی حمدیہ شاعری بھی قلب کو چھو کر گزرتی ہے۔نگار فاروقی کے مجموعہ حمد سے چند منتخب اشعار پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔

ہر موئے بدن اگر زباں ہو
ممکن نہیں حمدِ رب بیاں ہو
پھر کیجیے ثنائے رب کا آغاز
جب دل کی زمین آسمان ہو

......☆......

ذات و صفاتِ ربِّ دو عالم کے باب میں
انسان کو مجال نہیں ہے کلام کی
ہر سانس تیری یاد کا آئینہ دار ہے
تخصیص تیری یاد میں کیا صبح و شام کی

......☆......

زباں پہ جس کی اللہ الصمد ہے
وہی بندہ خدا کا مستند ہے

Marfat.com

قلم سے حمد اُس کی لکھ رہا ہوں
زباں پر قل ھو اللہ احد ہے
نگار اس کی ثنا میں کیسے لکھوں
مری فکرِ رسا کی ایک حد ہے

راقم پہلے ہی عرض کر چکا ہے کہ جناب نگار فاروقی کی حمدیہ شاعری کا سفرِ فکر پاکیزہ سے معطر ہے، وظیفۂ حمد و ثنا آسان بھی ہے اور مشکل بھی مشکل اس لیے کہا جاتا ہے بلکہ سو فیصد حق کہا جاتا ہے۔ کہ حمد و نعت کہنا صرف اور صرف توفیق ایزدی پر منحصر ہے ؎

وہی ہے حامی و ناصر حقیقی
ہمیں حاصل فقط اس کی مدد ہے

اگر مالک حقیقی کا کرم و مدد شاملِ حال نہ ہو تو پھر بقول نگار فاروقی کہنا پڑتا ہے ؎

کام آئی بصیرت ہی نہ دانشوری اب تک
واقف نہ ہوا کوئی خدائی کے بھرم سے

اور اگر تھوڑی بہت آگہی ہو جائے تو شاعر پکار اٹھتا ہے ؎

میرا خدا وہی ہے جو ربِ جلیل ہے
یہ کائنات اس کے کرم کی دلیل ہے
پھیلے تو کائنات کی وسعت بھی کچھ نہیں
چاہے اگر سمٹنا تو بے حد قلیل ہے

Marfat.com

فرمانِ رسالت مآب ﷺ ہے کہ افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے تمام انبیاء کرام، صحابۂ کرام، اولیاء کرام، مشائخ عظام نے اسی ذکر ارفع و اعلیٰ سے فیض حاصل کیا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ آج کا شاعر، ادیب، حقیقی معنیٰ میں اس ذکرِ خیر کو کرنے سے گریزاں ہے یاد رہے رسما ذکر سے کام نہیں چلے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب نگار فاروقی نے افضل الذکر کے فلسفے کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے وہ فرماتے ہیں ۔

اے ربِ کائنات تری یاد کے بغیر
میرا یہ جسم. جاں کی شکستہ فصیل ہے

وہ اپنی حمد میں شاعری سے تبلیغ کا کام بھی بڑی خوبصورتی سے لیتے ہیں حمد و نعت لکھنا بہ روایت حضرت عرفیؒ پل صراط پر چلنے کے مترادف ہے۔ ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھنا ہوتا ہے۔ اُسی تناظر میں وہ شعراء سے ہمکلام ہیں ۔

جو حمد لکھے تو شاعر پہ یہ بھی لازم ہے
حسین معنی کا ہر لفظ پر غلاف رکھے

گفتگو طویل ہوتی جارہی ہے لہٰذا ہم گفتگو کا اختتام ان چند سطور پر کر رہے ہیں کہ جناب نگار فاروقی عجز و انکسار کی سوغات لے کر بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہوئے ہیں، اس سوغات پر وہ جتنا بھی ناز کریں کم ہے۔ نگار فاروقی کا قلب گداز اور چشم نم وحدانیت کی یزدانی قندیل سے منور و مصفا ہیں، اُن کی حمد یہ شاعری میں قل ھو اللہ احد اور اللہ الصمد کے نعرے جابجا سنائی دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ نگاؔر فاروقی

ضامن حسین نام تخلص نگار ہے
حمدوں میں ان کی فکرِ حسیں کامگار ہے
شاعر ہیں پختہ کار انہیں جان لیجئے
حرفوں سے آشنا ہیں انہیں مان لیجئے
کشکول رحمتوں سے بھرا ہے نگار کا
رہتا ہے ان کے دل میں بسیرا بہار کا
ہوتی ہے سرخوشی مجھے مل کر نگار سے
ملتے ہیں وہ بھی مجھ سے محبت سے پیار سے
طاؔہر دعائیں دل سے نکلتی ہیں بار بار
یارب لگادے ان کا سفینہ بھنور کے پار

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نگاؔر فاروقی سے گفتگو

س: آپ کا نام، قلمی نام

ج: نام ضامن حسین۔ قلمی نام : نگاؔر فاروقی

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟

ج: ماہ اکتوبر ۱۹۲۴ء اکبر آباد (آگرہ) یو پی بھارت۔ میرے والد کا نام حکیم محبوب حسین، خاندانی پیشہ حکمت کا ہے۔ میرے والد شاعر تھے محبوؔب تخلص کرتے تھے۔ ہندوستان سے ہجرت تقریباً ۱۹۴۹ء کے آخر میں کی۔ کراچی کے علاقے پاپوش نگر میں آ کر آباد ہوا۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میرے گھر شام کے وقت محلّہ گھٹیا آدم خان میں میرے والد کے ہمراہ نامور شاعر فانی بدایونی صاحب اور صباؔ اکبر آبادی صاحب آ کر بیٹھا کرتے تھے۔ ایسے بزرگ شعراء کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی وہ لمحات میرے لیے یادگار ہیں۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: میں نے ہندی مڈل ٹاؤن اسکول وزیرہ پورہ سے کیا اس کے بعد میں والد صاحب کے ہمراہ دہلی چلا گیا۔ میرے والد نے پہاڑ گنج میں مطب کر لیا تھا۔ دریا

Marfat.com

گنج میں ادارۂ شرقیہ سے مولوی الیاس صاحب کی زیرِ نگرانی ادیب فاضل کا کورس کیا۔ میں مولوی ایوب صاحب کی مجلسوں سے بھی فیضیاب ہوا۔ انہی دوحضرات نے میری دینی تربیت کی۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار خیال فرمائیں؟

ج: میں نے پہلی حمد ابھی پانچ برس پہلے ہی کہی ہے۔ میں حمد و نعت کہنے سے بہت گھبراتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرے پہلے مجموعۂ غزل میں کوئی حمد و نعت شامل نہیں ہے۔ اسی تناظر میں میرا اپنا ذاتی خیال یہ ہے کہ حمد و نعت کہنے کے لیے شاعر کو قرآن و حدیث بالخصوص سیرت کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

س: حمد باری تعالیٰ شعراء شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: اس سوال کا جواب میں پہلے ہی دے چکا ہوں۔

س: حمد صنف سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: میاں طاہر سلطانی صاحب اب یہ تو سب سے بڑی صنفِ سخن ہے اور شعراء کرام ایسی حمد و نعت کہہ رہے ہیں کہ جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ بڑے بڑے باکمال لوگ سامنے آرہے ہیں۔

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: ویسے تو میری نظر میں سب ہی محترم ہیں لیکن جن سے زیادہ متاثر ہوں ان تین عظیم شاعروں کے نام ہیں۔ صبا اکبر آبادی، مظفر وارثی اور حنیف اسعدی۔
میری نظر میں اس صدی کے یہ کامیاب ترین نعت نگار ہیں۔ ان پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔

Marfat.com

الہام جامہ ہے ترا قرآں عمامہ ہے ترا
منبر ترا عرشِ بریں یا رحمت اللعالمین

یہ نعتیہ شعر مجھے بہت پسند ہے۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: میری نظر میں وہ انسان بڑا بد نصیب ہوگا جس کو یہ آرزو نہ ہو کہ بیت اللہ شریف اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری ہو، لیکن میں خدا کی ذات سے نا اُمید نہیں ہوں۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟

ج: حمدیہ ادب میں ''جہانِ حمد'' کا نام سنہری لفظوں سے لکھا جائے گا۔ چونکہ ''جہانِ حمد'' واقعی نقش اوّل ہے اور اس میں آپ کا خلوص و محبت و محنت اور بالخصوص اللہ رب العزت کا خاص کرم شامل ہے۔ میری دُعا ہے کہ ''جہانِ حمد'' مزید ترقی کرے۔ آمین

س: ترویج حمد و نعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: میرا ذاتی خیال ہے کہ اس سلسلے میں جتنی بھی کوششیں ہوئی ہیں تو وہ صرف ''عوامی سطح'' پر ہوئی ہیں اس میں حکومت کا کوئی کردار نہیں حکومت تو صرف حمد و نعت کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کرتی ہے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: میاں طاہر حلال کی روزی زیادہ نہیں ہوتی ہے کہ اس سے کچھ زیادہ خواہشیں پوری ہوسکیں، اسی لیے میں حج یا عمرہ کرنے نہ جا سکا زندگی کی آخری تمنا بس

Marfat.com

یہی ہے کہ مجھے یہ سعادت حاصل ہو۔

س: اپنی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: پہلا مجموعہ ''بیت الغزل'' دوسرا مجموعہ ''حرف حرف کائنات'' تیسرا مجموعۂ نعت ''ازل تاابد'' غیر مطبوعہ : مجموعۂ نعت ''چراغِ عرشِ بریں'' غزلوں کا مجموعہ ''اک آگ غم تنہائی کی'' چوتھا مجموعہ ''رشتوں کی فصیل'' (ہائیکو) انشاء اللہ عنقریب شائع ہوں گے۔

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر و تحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: ان دونوں مجموعوں میں میری کم سے کم گیارہ حمدیں شامل ہیں، الحمد للہ میرا مجموعہ حمد ''اللہ الصمد'' بھی شائع ہو گیا ہے۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: حمد اور نعت کہتے وقت جو کیفیات ہوتی ہیں ان کو ہم لفظوں کا جامہ نہیں پہنا سکتے۔

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نگاہ سے دیکھنا چاہئے؟

ج: حمد و نعت کو تنقید کی نظر سے نہیں دیکھا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ حمد و نعت کہنے والے شاعر کی جو کیفیات ہوتی ہیں وہ تنقید سے بالاتر ہوتی ہیں اگر کوئی نومشق شاعر حمد و نعت میں غلط سمت میں جا رہا ہے تو سینئر شعرا پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس کی صحیح راستے کی جانب رہنمائی کریں۔

نگار صاحب میں آپ کا بے حد ممنون و مشکور ہوں کہ آپ نے اپنا قیمتی وقت دیا اور غریب خانہ پر تشریف لائے اور یہ میرے لیے ایک سعادت ہے میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے۔ آمین

☆☆☆☆☆

Marfat.com

تنویر پھول

نام : تنویر الدین احمد صدیقی
قلمی نام : تنویر پھول
ولادت : ۴ ستمبر ۱۹۴۷ء، مظفر پور
پتا : آر ۳۴۰، سیکٹر: ۱۵۔اے۔۴، بفرزون، نارتھ کراچی
فون :۔ ۶۹۹۸۴۰۴
ای میل :۔ tanwirphool@yahoo.com

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد : زبورِ سخن
اشاعت : جنوری ۲۰۰۲ء
صفحات : ۱۶۸
قیمت : ۱۰۰ روپے
ناشر : جہانِ حمد پبلی کیشنز کراچی
۳۸/۲۶ بی ون ایریا لیاقت آباد کراچی ۷۵۹۰۰

Marfat.com

زبورِ سخن

(مجموعہ حمد)

تنویر پھول نام ہے ایک باعمل انسان کا۔ تنویر پھول نام ہے ایک پختہ کار شاعر کا، تنویر پھول نام ہے ایک ہمہ جہت شاعر کا جس نے کم و بیش ہر صنف میں طبع آزمائی کی، تنویر پھول نام ہے ایک تاریخ گو شاعر کا جس کے تاریخی قطعات کو یکجا کیا جائے تو بآسانی ایک کتاب بن جائے۔ تنویر پھول نام ہے ایک غزل گو شاعر کا جس کی غزلیں اپنے اندر گہرا تاثر رکھتی ہیں۔ تنویر پھول نام ہے ایک نعت گو شاعر کا جس کے نعتیہ کلام میں تبلیغ دین کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ سے والہانہ محبت اور مکہ شریف و مدینہ شریف سے عقیدت کا اظہار جابجا نمایاں ہے۔

وہ باعمل صاحب علم نعت گو ہیں، انہوں نے اپنے دامن کو غلو سے محفوظ رکھا ہے اور یہی ان کے لیے سب سے بڑی کامیابی ہے۔ ان منزلوں کو کامیابی سے طے کرتے ہوئے تنویر پھول اب حمد گوئی کی طرف متوجہ ہوئے اور ''زبورِ سخن'' کے نام سے مجموعہ حمد ترتیب دے دیا ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com

میں تو ہمیشہ ہی سے یہ درخواست کرتا رہا ہوں ۔

حمد سے کیوں یہ آج دوری ہے
یہی صنفِ سخن تو نوری ہے
صاف کہتا ہوں شاعرو! سن لو
حمد لکھنا بہت ضروری ہے

(طاہر سلطانی)

تنویر پھول کا حمد یہ کلام پڑھ کر قلب و جاں معطر ہو گئے اور یوں لگا جیسے تنویر پھول میرے ہمنوا بن کر یہ کہہ رہے ہیں ۔

یوں حمد لکھ رہا ہوں میں پروردگار کی
گھیرے ہوئے ہیں مجھ کو فضائیں بہار کی
ہے صنفِ حمد افضل و برتر یہ مان لو
ہے سرخ رو یہ جس نے روش اختیار کی

(طاہر سلطانی)

تنویر پھول صنفِ حمد پر باقاعدگی سے متوجہ ہوئے، انہوں نے اپنے پاکیزہ خیالات علم کی روشنی میں سپردِ قلم کر کے ''زبورِ سخن'' میں پیش کر دیے۔ انہوں نے سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی کے مفہوم کو نظم کیا اور نہت عمدگی سے کیا۔ انہوں نے سانیٹ اور ہائیکو میں

Marfat.com

بھی حمدیہ کلام کہا ہے، انہوں نے سندھی صنف وائی میں بھی حمد کہی ہے۔اس کے علاوہ غیر منقوط حمد بھی کہی ہے۔ آیئے تنویر پھول کے حمدیہ کلام سے اپنے قلب و جاں کو معطر و منور ریں۔ اللہ ربُّ العزت انسان کی شہہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے، اسی لیے وہ بارگاہِ ربُّ العزت میں دعا گو ہیں، اُن کی سانیٹ کا ایک بند ؎

شہہ رگ سے بھی قریب ہے، سنتا ہے سب کی تو
بندوں کا اپنے توہی ہے معبود ذوالجلال

☆

یکتا ہے تو، وحید ہے، واحد ہے بے مثال
پھیلی ہوئی نشانیاں تیری ہیں چار سُو

وہ رب کائنات کی بارگاہ میں امت کی زبوں حالی کا ذکر کچھ اس طرح کرتے ہیں ؎

بارِ الہٰ! تیری توجہ ہمیں ملے
بے کس ہیں بے نوا ہیں بڑے ظلم ہیں سہے
غفار تیرا نام ہے رحمت کی ہو نظر
بارِ خطا سے سر ہیں ہمارے جھکے ہوئے

حج بیت اللہ کی سعادت نصیب والوں کے حصے میں آتی ہے، اس حوالے سے تنویر پھول بھی خوش قسمت ہیں کہ اس سعادت سے بہرہ مند ہو چکے ہیں۔ وہ بیت اللہ

Marfat.com

شریف کی حاضری کے موقع پر رطب اللساں ہیں ۔

وحدانیت کا اقرار......خطاؤں پر ندامت......ناتوانی کا اظہار

یاالٰہی تو سب کا ہے مولا
ذات ہے تیری واحد و یکتا
تیرے در پر بھکاری آیا ہے
ناتواں ہے ضعیف ہے بندہ
تو ہے غفار آسرا ہے یہی
سر پہ اس کے گنہ کا بوجھ لدا

تنویر پھول کی طلب دیکھیے کتنی حسین طلب ہے، جس کا اظہار وہ اللہ تعالیٰ کے گھر کے سامنے با ادب کھڑے ہو کر کر رہے ہیں ۔

علم نافع اِسے عنایت کر
جس سے حاصل کرے یہ تیری رضا
فہم قرآن تو عطا کردے
دل میں روشن ہو اس کے شمعِ حرا

Marfat.com

تنویر پھول کے وہ حمدیہ اشعار جن میں نعت کا رنگ نمایاں ہے، آپ کے ذوق مطالعہ کی نذر کر رہے ہیں ۔

اے مرے رب دل میں ہے تیری رضا کی آرزو
گلشنِ طیبہ میں قرب مصطفےٰ ﷺ کی آرزو
خاکِ پا محبوب ﷺ کی دی عرش کو اور فرش کو
جانتا ہے تو یہ تھی ارض و سما کی آرزو
التجا ہے ربّ عالم در پہ آیا پھول ہے
صدقے میں پیارے نبی ﷺ کے بخش اس کی ہر خطا

☆

ہم ضعیف و ناتواں ہیں بخش دے
نام لیوا ہیں رسولؐ پاک کے

☆

ہم خطا کار ہیں اور گنہ گار ہیں تجھ سے رحمت کی ہے التجا ہر گھڑی
تیرے محبوبؐ کے نام لیوا ہیں ہم اُنؐ کے صدقے میں ہو روز محشر کرم

☆

آستاں ملتزم کا عطا ہو، شاہؐ طیبہ کے روضے کو دیکھیں
تیری الفت نبیؐ کی محبت بس یہ اپنا اثاثہ ہے سب کچھ

Marfat.com

ربِ کائنات ہم آپ سے دعا گو ہیں کہ تنویر پھول کے حمدیہ کلام سے مزین مجموعہ حمد ''زبورِ سخن'' کو اپنی بارگاہ میں قبول و مقبول فرما کر تنویر پھول اور اس کتاب کے پڑھنے والے ہر مسلمان کی بخشش کا ذریعہ بنادیجئے۔ آمین

ہم تنویر پھول کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے جہانِ حمد پبلی کیشنز کو ''زبورِ سخن'' کی اشاعت کی سعادت بخشی، اس سعادت کے پُرمسرت موقع پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر بجالاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ تنویر پھولؔ

رب نے بخشی تجھے خوب توقیر ہے
پھول کہتے ہیں سب نام تنویر ہے
روح پرور زبورِ سخن دے دیا
جس کا دامن ہے خوشبو سے مہکا ہوا
عشق میں ڈوب کر حمد باری کہی
فکر جس کی مسلسل ہے اک روشنی
جس کا اخلاق بھی قابلِ ذکر ہے
جس کے ہر شعر میں جدت فکر ہے
فکرِ ربّ العلا جس کا معمول ہے
جو خلوص و محبت کا اک پھول ہے
طاہر بے نوا کی یہی ہے دعا
بخش دے پھول کو اے مرے کبریا

☆☆☆☆☆

Marfat.com

تنویر پھولؔ سے گفتگو

اس وقت میں اور تنویر پھولؔ ایک ٹیبل کے سامنے بیٹھے ہیں۔ٹیبل پر چائے اور بسکٹ وغیرہ موجود ہیں میری خواہش ہے کہ میں جلد از جلد سوالات کروں اور تنویر پھولؔ جوابات دیں مگر تنویر پھولؔ بضد کہ پہلے چائے پی لی جائے بہر کیف جیت تنویر پھولؔ صاحب کی ہوئی۔اب ہمارے سوالات ہیں اور تنویر پھولؔ کے جوابات۔

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟

ج: قیام پاکستان کے بیس روز بعد ۳ ستمبر ۱۹۴۷ء کو مظفر پور میں میری پیدائش میرے نانا مولوی نورالہدیٰ ضبطؔ موتی ہاروی کے گھر ہوئی۔والد مرحوم کا نام محمد ضمیر الدین صدیقی اور والدہ مرحومہ کا نام محسنہ ضمیر صدیقی تھا۔ہجری حساب سے میری تاریخ پیدائش ۷ اشوال ۱۳۶۶ھ ہے۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: چار سال کی عمر میں والدین کے ہمراہ ہجرت کر کے پاکستان آ گیا کراچی بورڈ سے میٹرک اور انٹر کے امتحانات میں بالترتیب گیارہویں اور آٹھویں پوزیشن حاصل کی۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: ۱۹۷۱ء میں اُردو کالج سے درجۂ اوّل میں گریجویشن کیا اور ۱۹۷۳ء میں جامعہ کراچی سے تاریخ اسلام میں ایم۔اے کی سند حاصل کی۔

Marfat.com

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار خیال فرمائیں؟

ج: پہلی شعری تخلیق اپریل ۱۹۵۷ء میں شایع ہوئی۔ باقاعدہ شاعری کا آغاز نومبر ۱۹۶۰ء سے ہوا۔ پہلی نعت اپریل ۱۹۶۳ء میں کہی۔ جس کا مطلع تھا :

ہماری نگاہوں کے تارے محمد ﷺ
ہمیں اپنی جاں سے ہیں پیارے محمد ﷺ

یہ نعت ماہ جولائی ۱۹۶۳ء کے ماہنامہ ''غنچہ'' کراچی میں شایع ہوئی۔ اس سے ایک ماہ قبل پہلی حمد شایع ہو چکی تھی جس کا مطلع ہے:۔

اے دو جہاں کے خالق
ہم سب کا تو ہے رازق

یہ حمد ماہ جون ۱۹۶۳ء کے ماہنامہ ''بچوں کی دُنیا'' لاہور میں شایع ہوئی۔

محرکات :۔ بچپن میں ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک ایسی جگہ چلا جا رہا ہوں جہاں ہر طرف گہرا یا دھند چھائی ہوئی ہے جس میں سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں۔ مجھے یہ نظر نہیں آ رہا تھا کہ میرے پیر کہاں پر ہیں یعنی زمین کی سطح نورانی دھند میں پوشیدہ ہے۔ میں اس کیفیت میں خراماں خراماں آگے چلا جا رہا ہوں اور ہر طرف سے میرے کانوں میں ''نورٌ علیٰ نور'' کی صدا آ رہی ہے۔ بعد میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے میں نے سورۂ نور میں یہ فقرہ دیکھا۔ چوں

Marfat.com

کے رسائل سے حمد اور نعت گوئی کا آغاز کیا اس کے بعد ۱۹۶۴ء سے ۱۹۷۰ء تک مذہبی رسالہ ''آئینہ'' لاہور میں میری نعتیں شایع ہوتی رہیں۔حمد و نعت کا مجموعہ ''انورِ حرا'' ۱۹۹۷ء میں شایع ہوا ہے جو ۳۰۴ صفحات پر مشتمل ہے اسے حرا فاؤنڈیشن نے شایع کیا۔

س: حمد باری تعالیٰ شعرا و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: حمد باری تعالیٰ شعراء شاعرات نے کم لکھی ہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک کا بنظرِ غائر مطالعہ نہیں کیا گیا۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف کراتے ہوئے اکثر مقامات پر حمد بیان کی ہے اور سورۃ شوریٰ میں فرمایا ہے کہ: ''اُس (اللہ) کی مثال دینے کے لیے کوئی شے نہیں ہے وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''۔اُس کی سماعت اور بصارت کو ہم اپنے آپ پر قیاس نہیں کر سکتے اور نہ اُس کی حمد کما حقہ کی جاسکتی ہے۔ہمیں یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیے کہ حمد کرنا سنت رسول ﷺ ہے اور ہمیں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: بلا شبہ حمد صنف سخن ہے نعت منقبت اور سلام وغیرہ جس طرح صنف سخن ہیں اسی طرح حمد بھی صنف سخن ہے بلکہ یہ اُن اصناف میں سرتاج کا درجہ رکھتی ہے تاہم یہ سمجھنا چاہیے کہ حمد اور نعت کو علیحدہ نہیں کیا جاسکتا ان دونوں کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے حمد اور نعت مظہر جلال و جمال ہیں ۔جب ہم حضور اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں تو در حقیقت ہم آپ ﷺ کے خالق اللہ تعالیٰ کی تعریف بھی بیان کررہے ہوتے ہیں۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

Marfat.com

ج: میں اللہ تعالیٰ کا بہت ہی حقیر بندہ ہوں۔ یہ اُس کا فضل و کرم اور عنایت ہے کہ ۱۹۹۴ء میں زیارتِ کعبہ اور روضۂ رسول ﷺ کی سعادت حاصل ہوئی۔ مسجد نبوی ﷺ میں مغرب کی نماز کے بعد گنبد خضراء پر نظریں جمائے فرش پر بیٹھا رہا اور پڑھتا رہا۔ اللھم اجرنا بہ من النار (اے میرے اللہ اس عظیم ہستی ﷺ کے صدقے میں ہمیں نارِ دوزخ سے بچا) جو کچھ محسوس ہوا، اُسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا، اسے آپ خود بھی محسوس کرسکتے ہیں۔ پاکستان واپسی کے کچھ عرصہ بعد خواب میں مدینہ منورہ کی زیارت ہوئی۔ میں نے دیکھا میں تیزی سے مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہو رہا ہوں اور لوگ نماز کے لیے کھڑے ہو رہے ہیں میرے لبوں پر خواب ہی میں بے اختیار یہ شعر آتا ہے:

غلام آپ ﷺ کے در پہ آیا ہے مولا
کرم کی نظر اس پہ بھی ہو خدارا

بیدار ہونے کے بعد میں نے اس شعر کا اضافہ کیا:

اسی آرزو میں تھا تڑپا مرا دل
کروں سبز گنبد کا میں بھی نظارا

یہ قطعہ میری کتاب ''انوارِ حرا'' میں شامل ہے۔ دو سال بعد رمضان المبارک میں دوبارہ عمرے کی سعادت حاصل ہوئی۔ گزشتہ سال یعنی ۲۰۰۰ء میں اللہ تعالیٰ نے حج کی سعادت سے بھی نوازا۔ اس سلسلے میں جذبات و احساسات کا منظوم اظہار اس طرح ہوا۔

Marfat.com

میں شانِ کریمی کے صدقے قسمت سے یہ آئی ہے ساعت
ہے سامنے جالی روضے کی بیٹھا ہوں دیارِ طیبہ میں

☆

اک ہوک سی دل میں اُٹھتی ہے اک آہ لبوں پر آتی ہے
اے کاش میں اُن ﷺ کو دیکھ سکوں اے کاش مجھے بھی وہ دیکھیں

☆

روضے کی جالیوں پر ہوجا نثار مرجا
اے پھول برگ بن جا طیبہ میں تو بکھر جا

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟

ج: ''جہانِ حمد'' فروغِ حمد میں سالارِ کارواں کی حیثیت رکھتا ہے۔ ترویج حمد ونعت ایک دینی فریضہ ہے اور چونکہ ہمارا دین روایتی مذہب نہیں بلکہ آفاقی دین ہے اس لیے یہ ایک آفاقی فریضہ ہے میرا ایک شعر ہے :

اسلام کو محدود سمجھنے والو
اسلام کی وسعت میں دوعالم گم ہیں

س: ترویج حمد ونعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: ترویج حمد ونعت کے لیے حکومت کو باقاعدہ حمد ونعت اکادمی قائم کرنا چاہیے۔ بھارت میں ہر صوبے میں اُردو اکادمی قائم ہے جو فروغِ اُردو میں ہر قسم کا تعاون کرتی

Marfat.com

ہیں۔کیا ہم اسی طرز پر کام نہیں کر سکتے۔حمد گو اور نعت گو شعراء کی سرپرستی حکومت کو کرنا چاہیے۔اُن کا اعزاز اور عزت افزائی سنت رسول ﷺ ہے حضرت حسانؓ بن ثابت کے لیے آپ ﷺ کا طرزِ عمل اس بات کا ثبوت ہے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی رضا اور خوشنودی۔یہ مجال نہیں کہ جنت میں حضور اکرم ﷺ کے پڑوسی بننے کی تمنا کریں،ہاں یہ التجا ضرور ہے ؎

قدموں میں مصطفیٰ ﷺ کے ہم کو جگہ عطا کر
اک ذرّہ خاکِ پا کا ہم کو بنادے داور

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: جس طرح اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے یہ شعر کہا گیا ہے:

مسجد کے زیر سایہ اک گھر بنالیا ہے
یہ بندۂ کمینہ ہمسایۂ خدا ہے

اسی طرح جب کوئی نعت کہتا ہوں تو میرا نفس لوامہ مجھے مخاطب کر کے کہتا ہے:

ثوابِ نعت گوئی کیوں طلب کرتا ہے خالق سے
کمینے ! نعت کہہ کر چاہتا ہے تُو تو شہرت بھی

Marfat.com

جو نعت خواں نعت پڑھ کر معاوضہ طلب کرتے ہیں اگر وہ غور کریں تو اُن کا ضمیر ان سے مخاطب ہو کے کہہ رہا ہوتا ہے :

ثواب نعت خوانی کیوں طلب کرتا ہے خالق سے
کمینے ! نعت پڑھ کر چاہتا ہے تُو تو دولت بھی

س: اپنی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: جنوری ۱۹۷۰ء میں پہلا مجموعہ ''گلشن سخن'' شایع ہوا اُس کے بعد ۱۹۹۹ء تک ''خوشبو بھینی بھینی'' ''تنویر حرا'' ''انوار حرا'' ''رشک باغِ ارم'' اور ''دھواں دھواں چہرے'' حال ہی میں مجموعہ حمد ''زبورِ سخن'' نامی مجموعے شایع ہو چکے ہیں۔ ''تنویر حرا'' قرآن پاک کی منظوم تفہیم ہے۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کی منظوم تفہیم شایع ہو چکی ہے جبکہ سورۃ آل عمران اور سورۃ النساء کی منظوم تفہیم کمپوزنگ کے مراحل میں ہے۔ اگر حکومت کی طرف سے تعاون ہو تو مزید حمدیہ اور نعتیہ مجموعے منظر عام پر آسکتے ہیں ویسے اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد کی طرف سے فری لائف انشورنس مہیا کی گئی ہے اس کے ساتھ ساتھ نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد کی جانب سے بچوں کے لیے کہی جانے والی نظموں کے مسودے پر دس ہزار روپے اور سند تفویض کی گئی ہے۔ جس کے لیے حکومت کا شکر گزار ہوں اور اللہ تعالیٰ کی عنایت پر سر بسجدہ :

جو کچھ عطا ہوا ہے اُسی کے کرم سے ہے
نسبت بھی بندگی کی اُسی محترم سے ہے

Marfat.com

س: کیا حمد و نعت کو تنقیدی نقطۂ نگاہ سے دیکھنا چاہیے؟

ج: حمد و نعت میں تنقید تو ہونی چاہیے مگر اعتدال کے ساتھ تنقید کے دو پہلو ہیں ایک تو فنی پہلو اور دوسرا طرزِ اظہارِ عقیدت۔ دیکھیے صاحب ہم کسی شاعر کے جذبات و احساسات کو کیسے پرکھ سکتے ہیں لیکن فنی پہلو پر یا پھر شریعت کی کوئی بات ہو تو یقیناً تنقید کی جاسکتی ہے مگر مؤدبانہ طریقے سے۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی، احساسِ ندامت جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: کچھ نام نہاد ترقی پسند شعراء تو نعت بھی فیشن کے طور پر کہتے ہیں کم مائیگی احساسِ ندامت وغیرہ یہ سب بہانے ہیں۔ اصل وجہ حمد نہ کہنے کی صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم قرآن فہمی سے دور ہیں قرآن مجید کو پڑھنے اور سمجھنے کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ اس کے برعکس دیگر اصناف میں شعر کہنے کے لیے وقت ہی وقت ہے۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز؟

ج: رشوت کے بارے میں تو مشہور حدیث موجود ہے کہ ''رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں'' ناجائز سفارش سے متعلق یہ واقعہ بھی بہت مشہور ہے کہ: ''فاطمہ نامی عورت کی چوری پکڑی گئی، فاطمہ کے لیے سفارش ہوئی مگر آنحضور ﷺ نے سختی سے منع فرمادیا۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پچھلی قومیں اس لیے برباد ہوتی رہیں کہ بااثر لوگ سزا سے بچ جایا کرتے تھے

Marfat.com

علیم النساء ثنا

نام : علیم النساء قریشی

قلمی نام : علیم النساء ثناء

ولادت : ۱۹۴۷ء

پتا : ۲۱۔ ڈی اسٹریٹ۔ فیز ۵ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی

کراچی ۷۵۵۰۰ پاکستان فون ۵۸۷۴۴۶۷

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد : تری ہی حمد و ثناء

اشاعت : فروری ۲۰۰۲ء

صفحات : ۱۲۸

قیمت : سو روپے

ناشر : جہانِ حمد پبلی کیشنز کراچی

۲۶/۳۸ بی ون ایریا لیاقت آباد کراچی ۷۵۹۰۰

Marfat.com

تری ہی حمد و ثنا

(مجموعہ حمد)

اعظم گڑھ یو پی میں پیدا ہونے والی علیم النساء کا بچپن کراچی میں گزرا، تعلیم مکمل کرنے کے بعد ممتاز نعت گو انصار الحق قریشی (گہر اعظمی) کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوگئیں۔ مہکتے پھول، غزلیں اور نظمیں، کرن کرن روشنی، غزلیں اور نظمیں، نورِ حق، حمد و نعت کے مجموعے شایع ہوچکے ہیں۔

اپنے شوہرِ نامدار کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت سے فیضیاب ہوچکی ہیں۔ دونوں میاں بیوی کتنے خوش بخت ہیں کہ متعدد بار روضۂ خیر الانام ﷺ کی زیارت سے فیضیاب ہوچکے ہیں۔ مذہبی گھرانے میں ولادت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے نیک صالح اولاد عطا فرمائیں۔ دونوں خوش نصیبوں کے نعتیہ مجموعہ جات کے حوالے سے صرف گہر اعظمی اور علیم النساء ثنا کو ہی یہ اعزاز اللہ ربُّ العزت نے عطا فرمایا ہے کہ دنیائے حمد و نعت میں یہ واحد جوڑی ہے جسے یہ سعادت نصیب ہوئی، ثناء صاحبہ کی حمدیہ شاعری کے بارے میں میری رائے الحاج قمر الدین احمد انجم کے اس شعر کے عین مطابق ہے ۔

فن کے تقاضے میں کیا جانوں میں تو نہیں فنکار
اپنے احساسات کو انجم میں نے کیا منظوم

علیم النساء ثناء مذہبی خیالات رکھنے والی اعلیٰ تعلیم یافتہ شاعرہ ہیں، انہیں فن

Marfat.com

شعر گوئی کا دعویٰ نہیں، لیکن وہ اللہ تعالیٰ سے عقیدت و محبت کے حوالے سے اپنے احساسات کو بیان کرنے کا ہنر جانتی ہیں۔ان کا فہم و ادراک، ان کی فکر مومنانہ ایسی خوبیاں ہیں جو انہیں اس شعبہ میں نمایاں کررہی ہیں، یہی وجہ ہے کہ علیم النساء ثناء کی حمدیہ شاعری فکر صالح اور پیغام وحدانیت کے ساتھ ساتھ پُر اثر بھی ہے۔آیئے اس معتبر شاعرہ کے ایمان افروز اور فکر انگیز حمدیہ کلام سے اپنے قلب و روح کو سرشار کرتے ہیں۔

بس ایک کن سے کیا تونے یہ جہاں پیدا
زمیں بچھائی کیا تونے آسماں پیدا
بنائے شمس و قمر، کی ہے کہکشاں پیدا
کیا ہے تونے سمندر کو بے کراں پیدا
جہاں یہ سارا ترا، لا الہ الا اللہ
تری ہی حمد و ثناء لا الہ الا اللہ

تری ہی ذات احد تو یگانہ و واحد
تجھی کو یاد کرے سجدہ گاہ میں ساجد
کرم تجھی سے طلب کرتا ہے ترا عابد
گواہ تجھ کو بناتا ہے تیرا ہر شاہد
ہے عابدوں کی صدا لا الہ الا اللہ
تری ہی حمد و ثناء لا الہ الا اللہ

☆

پھولوں میں رنگ اُس کے کلیوں میں اس کی خوشبو
اس کی رہین منت گلشن کی تازگی ہے

Marfat.com

یہ پھول پھل اُسی کے سبزہ اُگایا اُسی نے
اس کی عنایتوں سے مردہ زمیں ہری ہے

علیم النساء ثناء کے مجموعہ حمد کا ایک گوشہ اسماء الحسنٰی کے منظوم تراجم سے مزین ہے، علیم النساء کی حمدیہ شاعری کا یہ گوشہ قلبی احساسات اور مذہبی فکر کے پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے، اسماء الحسنٰی کا منظوم ترجمہ جستہ جستہ ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ

اللہ تیرے نام سے روشن دل و نظر
اس ساری کائنات میں تو ہی ہے جلوہ گر
تجھ سے ہی زندگی کے سفر کی ہے ابتدا
تیرا کرم ہو ساتھ تو آسان ہے سفر

الرحمٰن

رحمٰن تیری رحمتیں ہیں خاص و عام پر
ہر نیک و بد پہ تیرا کرم ہے تری نظر
بندے تجھے عزیز ہیں مومن ہوں یا نہ ہوں
سب کو نوازتا ہے، بھلا ہو بُرا بشر

Marfat.com

القہار

ہر قہر اختیار میں پھر بھی کریم ہے
قادر ہر ایک شے پہ ہے پھر بھی رحیم ہے
قابو میں انتقام ہے پھر بھی کرم کرے
احسان آدمی پہ یہ کتنا عظیم ہے

البصیر

بصارت تری ہے محیطِ خدائی
بیک وقت ہر جا ہے تیری رسائی
رہے پاس ہر دم رضا کا تری جب
تو مل جائے گی سب غموں سے رہائی

علیم النساء ثنا ایک فطری شاعرہ ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بندگی و وظیفۂ حمد کی ادائیگی کا احساس ہی ثناء کی حمدیہ شاعری کا جوہر ہے اور یہی وجہ ہے کہ اُن کی حمدیہ شاعری ایمان کی خوشبو سے معطر ہے اور قلب و روح کی تسکین کا باعث ہے۔

آخر میں چند اشعار محترمہ علیم النساء ثناء کی نذر ۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ علیم النساء ثنا

تاریخِ حمد گوئی میں آیا ثنا کا نام
خدام نے ادب سے پکارا ثنا کا نام

......☆......

یوں عقیدت تمہاری بھی شامل ہوئی
حمد کی روشنی تم کو حاصل ہوئی
ہو مبارک مبارک ثناء صاحبہ

کتنی اچھا چنا تم نے یہ راستہ
اب اندھیروں سے کوئی نہیں واسطہ
ہو مبارک مبارک ثناء صاحبہ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

علیم النساء ثنا سے گفتگو

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام قلمی نام ولدیت

ج: میری پیدائش اعظم گڑھ یو پی میں ہوئی۔ ہمارے گھرانے کا پیشہ زمینداری تھا۔ نام۔ علیم النساء قلمی نام۔ علیم النساء ثناء۔ ولدیت محمد حنیف شیخ۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میرے والد پاکستان آنے سے پہلے ممبئی میں رہائش پذیر تھے جہاں ان کا پیشہ تجارت تھا۔ والد صاحب کو بھی شاعری سے شغف تھا، لیکن پڑھنے کی حد تک غالب اور اقبال کے اشعار پر اپنی تعلیم کے زمانے میں والد صاحب سے تبادلہء خیال ہوا کرتا تھا میری والدہ بہت نیک خاتون تھیں، مذہب سے انہیں بہت لگاؤ تھا ہماری تربیت بھی اسلامی اور مذہبی طریقے سے کی گئی تھی۔ ایک مرتبہ جنگ (روزنامہ) میں میری ایک کہانی چھپی بھی تھی۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: تعلیمی کیفیت یہ تھی کہ ٹھیک ٹھاک ڈویژن (2nd) سے میٹرک اور بی۔ اے پھر ایم اے کیا۔ اسکول کے زمانے میں، میں اپنی دو اساتذہ سے بہت متاثر ہوئی۔ ایک اُردو کی اور دوسری اسلامیات کی استاد تھیں اسلامیات کی ٹیچر نے خاص طور سے قرآن کا ترجمہ پڑھنے کی طرف مائل کیا۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار خیال فرمائیں؟

Marfat.com

ج: پہلی حمد ۱۹۸۸ء میں کہی محرکات یہ تھے کہ ان دنوں ایم۔اے۔ کے امتحان کی تیاری کر رہی تھی رات میں تنہا دیر تک پڑھتے وقت کچھ اشعار امتحان کے حوالے سے ذہن میں آئے اور سب سے پہلے سورۂ فاتحہ کا ترجمہ ذہن میں آیا۔کاغذ پینسل تو تھے ہی اسی وقت لکھ لیا۔پھر سورۂ اخلاص کا ترجمہ ذہن میں (شعر کی صورت میں) آیا اسے بھی لکھ لیا۔

س: حمد باری تعالیٰ شعراء وشاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: حمدِ باری تعالیٰ نعت رسول ﷺ کے مقابلے میں کم لکھی گئی ہیں۔وجہ غالباً یہ ہے کہ نعت اُردو اور عربی شاعری کی بہت قدیم صنف ہے اور حمد باری تعالیٰ بھی شاعری کی قدیم صنف تو ہے لیکن نعتیں بہت زیادہ کہی گئی ہیں کیونکہ نعت لکھنے کے لیے موضوعات کا دائرہ زیادہ وسیع ہے۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے ۔یعنی کم مائیگی ،احساس ندامت جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: یہ تو اپنے اپنے خیالات اور رجحان کی بات ہے۔حمد لکھنا مشکل تو ہے کیونکہ اس میدان میں وسعت خیال کی زیادہ گنجائش نہیں لیکن نعت لکھنا بھی آسان نہیں ہے۔

س: اردو حمد ونعت کے حوالے سے آپ کن شخصیات سے متاثر ہیں؟

ج: جناب بہزادلکھنوی۔منور بدایونی۔مظفر وارثی۔اقبال عظیم۔ادیب رائے پوری۔ میری پسندیدہ شخصیات ہیں (نعت گو اور حمد نگار)۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

Marfat.com

ج: الحمدللہ ! مجھے یہ شرف متعدد بار حاصل ہوا۔جذبات اور احساسات کا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں، ہوسکتا ہے میری کسی حمد میں میرے جذبات کی عکاسی ہو۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟

ج: ''جہانِ حمد''عنوان کے لحاظ سے نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے یہی میرے تاثرات ہیں۔

س: کیا حمد ونعت کو تنقیدی نقطۂ نگاہ سے دیکھنا چاہیے؟

ج: نہیں۔

س: ترویج حمد ونعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گی؟

ج: حکومت کو تجویز دینے کا شاید کچھ فائدہ نہ ہو۔اور اگر ہوگا بھی تو چند مخصوص لوگوں کو۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا؟

ج: زندگی ہر طرح کی تکلیفوں، دکھوں، اور بیماریوں سے محفوظ رہے اور آخری تمنا تو یہی ہے کہ موت کا مرحلہ بہت آسان ہو۔اللہ تعالیٰ جنت میں جگہ عطا فرمائیں۔

س: اپنی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: مطبوعہ کتب:۔ ا۔مہکتے پھول (غزلیں اور نظمیں)۔۲۔کرن کرن روشنی (غزلیں، نظمیں) ۳۔نورِ حق۔(حمد اور نعتوں کا مجموعہ)۔مجموعۂ حمد ''تری ہی حمد وثنا'' شامل ہے۔

س: محافل حمد ونعت یا حمدیہ ونعتیہ مشاعروں میں رقم طے کرکے شرکت کے بارے میں نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: میں معاوضہ لینا یا دینا مناسب نہیں سمجھتی۔

Marfat.com

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کی ضرورت ہے۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں اگر میری حمد لوگوں کو پسند آتی ہے تو میں سمجھوں گی کہ میں اپنے احساسات کا اظہار کرنے میں کامیاب ہوئی ہوں۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز۔

ج: میری تجویز سے میں نہیں سمجھتی کہ کچھ فائدہ ہوگا۔حکومت کے اعلیٰ ارکان مجھ سے بہت بہتر جانتے ہیں کہ یہ لعنت کس طرح ختم کی جاسکتی ہے لیکن وہ ایسا کرنا نہیں چاہتے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

منصور ملتانی

نام : تنویر عارف خان

قلمی نام : منصور ملتانی

ولادت : ۱۹۵۰ء ملتان

پتا : ۲۱۲/۱۴۔ اولڈ ایریا، ایئرپورٹ، کراچی

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد : حمد و مناجات

اشاعت : ۲۰۰۰ء۔ ملتان

قیمت : دعائے خیر

ناشر : منصور ملتانی۔ شیر افگن

مشتاق کھوکھر ملتان، پاکستان

Marfat.com

حمد و مناجات

(مجموعہ حمد)

منصور ملتانی وطن عزیز کے ادبی حلقوں میں اپنی شناخت قائم کر چکے ہیں۔۱۹۹۸ء میں ''مرسل و مرسل'' پیش کر کے انہوں نے اپنا نام حمد گویان میں درج کرالیا ہے گوکہ اس کتاب کا ایک گوشہ نعتیہ قطعات پر مشتمل ہے کتاب کے گوشہ اول کو یقیناً حمد کا گراں قدر حصہ قرار دیا جاسکتا ہے۔اس حوالے سے نامور قلمکار میرے بزرگ و محسن جناب شفقت رضوی صاحب کی رائے سے ہم مکمل اتفاق نہیں کرتے ہیں۔دراصل ہم نے منصور ملتانی کی ۳۲ صفحات پر مشتمل مجموعہ حمد و مناجات کو اس کتاب کا حصہ بنایا ہے جو انہوں نے ہمیں ایک ملاقات میں جو ان کی قیام گاہ پر ہوئی جس میں جناب تنویر پھول بھی شریک تھے پیش کی۔یہ ملاقات ۲ جنوری ۲۰۰۲ء بروز جمعرات کو ہوئی۔منصور ملتانی لکھتے ہیں کہ اگر اس خالقِ حقیقی کی رضا مقصود ہے تو پھر رب العزت کے حکمت سے بھرپور ناموں کا ورد لازمی ہے تاکہ رب کی حکمت کے فوائد سے فیضیاب ہوا جا سکے اور آخرت کے سنورنے کی کوئی صورت ہو سکے منصور ملتانی کے حمدیہ قطعات کا سلسلہ صفحہ نمبر ۶۰ تک پھیلا ہوا ہے۔منصور ملتانی نے حمدیہ قطعات بہت خوبصورت کہے ہیں۔ساتھ ہی ساتھ انہوں نے اسماء الحسنٰی کے وظیفے کا طریقۂ کار اور مختصر افوائد بھی لکھ دیے ہیں یہ انداز ہمیں اچھا لگا منصور ملتانی نے زیادہ سے زیادہ مضمون کو کم الفاظ میں ادا کرنے کی کوشش کی ہے طرز ادا میں کہیں کہیں جدت نمایاں ہے۔خوبصورت سیرت و صورت کے حامل خوبصورت شاعر کے حمدیہ قطعہ ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

اللّٰہ

اللہ

جوکوئی ہر نماز کے بعد اس اسم کو سو بار پڑھے گا تو اس کا دل برے خیالات اور گناہوں سے صاف ہو جائے گا۔

وہ ایک نام جو ہر ابتدا کا محور ہے
جسے آکہٗ جمیع الصفات کہتے ہیں
وہ ایک نام ہے اللہ لا شریک لہٗ
اسی لیے تو اسے اسمِ ذات کہتے ہیں

منصور ملتانی کے مجموعہ حمد و مناجات سے منتخب کلام ملاحظہ فرمائیں

ہمارے رب ہمیں رکھنا سدا اپنی پناہوں میں
کہیں شیطان دھتکارا نہ لے جائے گناہوں میں
شروع اللہ تیرے نام سے ہر کام ہوتا ہے
بہت ہی مہرباں ہے تو نہایت رحم والا ہے
مرے اللہ تو سوئے محمد ﷺ بھیج ہر رحمت
اور ان کی آل کی جانب عطا ہوتی رہے رافت
کہ جیسے رحمتیں تیری تھیں ابراہیم کی جانب
اور ان کی آل بھی اولاد بھی جن کی رہی طالب

Marfat.com

کہ تیری ذات ہے جس پر ہر اک تعریف سجتی ہے
بڑائی اور عظمت نام پر تیرے ہی جچتی ہے
ہر اک تعریف تیری کیونکہ رب العالمین تو ہے
بہت ہی مہرباں ہے رحم کرنا بھی تری خو ہے
جزاء کے دن کا تو مالک سبھی پلٹیں تری جانب
عبادت تیری کرتے ہیں مدد تیری کے ہیں طالب
ہدایت دے ہمیں اپنا سکیں جو سیدھا رستہ ہے
وہ سیدھا راستہ جس پر ترا انعام ملتا ہے
نہ ان کا راستہ جن پر غضب نازل ہوا تیرا
نہ وہ جو ہوگئے گمراہ پاکر راستہ تیرا

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ منصور ملتانی

منصور محبت کے گھرانے میں پلا ہے
طاہر اسے ایثار تو ورثہ میں ملا ہے

رغبت ہے حمد و نعت سے منصور کو بے حد
صدقے میں حمد و نعت کے اونچا ہے اس کا قد

اشعار میں منصور کے ہے پختگی بہت
خوشبو سے ترے پیار کے ہے روشنی بہت

☆☆☆☆☆

Marfat.com

منصور ملتانی سے گفتگو

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام ولدیت۔

ج: اصل نام تنویر عارف خان، قلمی نام منصور ملتانی، والد کا نام وزیر احمد خان مرحوم، ایم اے اردوو ادب، تاریخ پیدائش ۲۳، جولائی ۱۹۵۰ء بمقام اندرون پاک گیٹ ملتان شہر۔ ذات محمد زئی پٹھان، مادری زبان، سرائیکی۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: میرے والد وزیر احمد خان مرحوم بہاولپور ڈویژن میں محکمہ ڈاک سے منسلک تھے میری پیدائش کے وقت وہ سب پوسٹماسٹر کے عہدے پر فائز تھے والد اور والدہ دونوں محمد زئی پٹھان کیونکہ آپس میں چچا زاد تھے والد کا انتقال ۱۹۷۲ء میں ہوا جبکہ والدہ ۱۹۹۰ء میں راہی ملک عدم ہوئیں میرے ایک بڑے بھائی امتیاز احمد خان ہیں جو ملتان میں مقیم ہیں اور ایک ہمشیرہ تھیں جن کا انتقال ۱۹۹۷ء میں ہوا۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری اسکول سمہ سٹہ۔ گورنمنٹ پرائمری اسکول حلقہ نمبر ۵ محلہ نواباں، بہاولپور، میٹرک گورنمنٹ صادق دین ہائی اسکول بہاولپور، انٹر گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ کالج ملتان جبکہ بی اے اور ایم اے بیرونی امیدوار کے طور پر پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ اسکول کے اساتذہ تو یاد نہیں البتہ کالج کے اساتذہ میں سے ڈاکٹر اسد اریب اور ڈاکٹر عاصی کرنالی سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

Marfat.com

ج: یاد نہیں ویسے محرک تو نہیں جذبات ہی ہونگے۔اس سلسلے میں والدہ کی راہنمائی یقیناً رہی ہوگی کیونکہ گھر میں وہ اکثر اپنے ماموں حضرت اسد ملتانی کے اشعار پڑھتی رہتی تھیں اور شاہنامۂ اسلام بھی گھر میں خوب پڑھا جاتا تھا۔

س: حمد باری تعالیٰ شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: حمد باری تعالیٰ کم لکھے جانے کی ایک ہی وجہ سب سے نمایاں ہے وہ یہ کہ انسانی ذہن میں الفاظ کا ایسا کوئی ذخیرہ موجود نہیں جو اللہ تعالیٰ کی شان کے شایاں ہو۔اس لیے جو حمدیں لکھی گئیں وہ بھی حمد سے زیادہ مناجات ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ایسی ہے کہ جس کے لیے نہ تو آپ کوئی تشبیہ ڈھونڈ سکتے ہیں نہ کوئی استعارہ مجاز مرسل غرض اشعار کہنے کے لیے جو لوازمات ہیں وہ اس معیار پر پورے نہیں اترتے جو اللہ تعالیٰ کی حمد کے شایاں ہو اسی لیے اکثر شعراء اور شاعرات نے اپنے عجز کو محسوس کرتے ہوئے اس میدان میں اترنے کی کوشش ہی نہیں کی پھر بھی حتیٰ المقدور کوشش جاری رکھی گئی ہیں اور اب تو حمدیہ مجموعے بھی اشاعت پذیر ہو رہے ہیں۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: اصنافِ سخن دو طرح کی ہوتی ہیں۔ایک ہیئتی اصناف۔مثلاً غزل، نظم، آزاد نظم، رباعی، مثنوی، ہائیکو، سانیٹ وغیرہ اور دوسری موضوعاتی اصناف جن میں حمد، نعت، مرثیہ، سلام، سہرا وغیرہ آتے ہیں اس لحاظ سے حمد موضوعاتی صنف سخن ہے کیونکہ حمد کسی بھی ہیئت میں لکھی جائے اس میں اللہ تعالیٰ کی ثنا ہی بیان کی جائے گی۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہتے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔یعنی کم مائیگی حساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: بیشک حمد لکھتے ہوئے ہر شاعر کو اپنی کم مائیگی کا احساس بہت ستاتا ہے البتہ کہنے کی طرف عقیدت نے مائل کیا ہے۔وہ عقیدت جس کی تربیت گاہیں ہمارے بزرگان سلسلہ کے دربار ہیں وہی عقیدت جب آگے بڑھ گئی تو دربار رسالت تک جا پہنچی اور یوں نعت سے وابستگی بڑھتی گئی

Marfat.com

یہی رویہ سامعین اور قارئین میں بھی اضافے کا سبب بنا رفتہ رفتہ نعتیہ مشاعروں کو عروج حاصل ہوا پھر نعتیہ محافل میں نعت خواں حضرات نے عوام الناس کے دلوں میں عشقِ رسول ﷺ کو جگا دیا۔ یوں نعت کی طرف رجحان میں زبردست اضافہ ہوا۔ پہلے جو محفل صرف میلاد ناموں تک محدود تھی وہ نعت میں جدید رجحانات کے سبب دن بدن ارتقائی مراحل طے کرنے لگی۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: اللہ اور اللہ کے حبیب کے کرم کے طفیل دو بار عمرہ کی سعادت نصیب ہو چکی ہے۔ پہلی بار صورت حال کچھ یوں تھی کہ والدہ مرحومہ نے ملتان سے پیغام بھجوایا کہ وہ کراچی میرے گھر تشریف لانا چاہتی ہیں کسی کو لانے کے لیے بھیجا جائے۔ میں نے خیال کیا کہ ریلوے میں چونکہ وقت بہت لگتا ہے ممکن ہے لمبے سفر کے سبب ان کی طبعیت ناساز ہو جائے۔ اس لیے کیوں نہ انہیں ہوائی سفر کا ٹکٹ بھجوا دیا جائے ملتان ایئر پورٹ سے ماموں انہیں بھجوا دیں اور یہاں میں خود انہیں ریسیو کرلوں گا۔ ان کے لیے ہوائی سفر کا ٹکٹ بنوایا ہی تھا کہ مجھے میرے محکمے کی طرف سے عمرہ کے لیے جانے والوں کا نگران بنا دیا گیا یوں سفر کا ایک اور بھی سبب بنا شیخ احمد الٰہی صاحب جو سالانہ نعتیہ مشاعرہ کی تنظیم کے روح رواں ہیں نے اسی سال مشاعرے کے انعقاد سے تقریباً ایک ماہ پہلے دعوت دی اور کہا کہ اس بار نئی نعت ہونی چاہیے۔ یوں نئی نعت کی طرف سفر شروع ہوا اور چار اشعار پر آکر گاڑی رک گئی دس پندرہ روز گزر گئے پانچواں شعر نہیں ہو پایا، کچھ پریشانی اور کچھ پشیمانی سی لاحق ہوئی کہ کیا اس قدر پستی میں جا چکے ہیں؟ کہ ایک نعت بھی عنایت نہیں ہو رہی اسی شش و پنج میں تھے کہ محکمہ کی طرف سے عمرہ کے لیے جانے والوں کا نگران بنانے کی اطلاع ملی یوں پھر وہ نعت ہی نہ صرف مکمل ہوئی بلکہ حمد و نعت کا چشمہ بفضلِ خدا اور بفیضِ رسولؐ پاک جاری ہوا جو آج تک الحمدللہ جاری و ساری ہے۔

''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ

Marfat.com

اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟اور تجاویز بھی۔

ج: جہانِ حمد عنوان کے اعتبار سے واقعی نقش اول ہے اور فروغِ حمد کے لیے پہلے کارواں کی حیثیت رکھتا ہے۔میری تجویز یہ ہے کہ اسے مکمل طور پر حمد کے لیے ہی وقف کر دیں،نعت پر تو اور بھی بہت سے رسائل اور کتابی سلسلے جاری ہیں جبکہ حمد پر تنہا ''جہانِ حمد'' ہی ہے حمد کے سلسلے میں کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کریں۔اچھے لکھنے والوں سے رابطہ قائم کر کے حمد پر مضامین ھوائیں اور اچھے حمد نگاروں سے مسلسل رابطے میں رہ کر سلسلہ حمد کو وسعت دیں۔

س: کیا حمد ونعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: یقیناً حمد ونعت کو تنقیدی نظر سے دیکھا جانا چاہیے بلکہ یہ ضروری ہے تا کہ حمد اور نعت کہنے والے خرابیوں اور کمزوریوں سے واقف ہوسکیں کہ خالی عبدیت یا عقیدت کے نقطۂ نظر کے علاوہ تنقیدی بصیرت کی سخت ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔اگر یہ عمل درست طریقے سے کیا جائے تو ہمارے عہد میں کہی جانے والی حمد ونعت کا معیار بلند تر ہو جائے گا۔

س: ترویج وحمد ونعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: میڈیا پر حمد خواں اور نعت خواں خواتین و حضرات سے زیادہ حمد گوا ور نعت گو شعراء و شاعرات کو وقت دیا جائے ۔ب۔سرکاری طور پر حمد اور نعت گوشعرا اور شاعرات کے لیے انعامات کی اسکیم جاری کی جائے۔تعلیمی اداروں میں بھی حمد اور نعت گوئی کے مقابلے منعقد ہونے چاہیں۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج:

منصورؔان کے در پہ گروں اور کوئی کہے
دیکھیں حضور ﷺ آپ کا شیدائی ختم ہے

س: اپنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

Marfat.com

مطبوعہ کتب :۔

(۱) غزل رباعی اور نظم کا مجموعہ: ''سورج زیرِ سرزمین'' ۱۹۸۹ء

(۲) حمدیہ ونعتیہ قطعات: ''مرسل و مرسل'' ۱۹۹۸ء

غیر مطبوعہ :۔

(۱) منظوم ومنثور حیات نبویؐ : ''سید البشر'' زیرِ اشاعت

(۲) نعتیہ مجموعہ کلام ''اعلانِ سحر'' زیرِ اشاعت

(۳) حمدیہ مجموعہ کلام ''مالک الملک'' زیرِ اشاعت

(۴) غزل ونظم کا دوسرا مجموعہ ''چشمِ خوش گماں'' زیرِ ترتیب

(۵) شکسپیر کی سانٹس کا اردو سانٹس میں ترجمہ ''خواب زدہ رتجگے'' زیرِ ترتیب

(۶) سرائیکی افسانوں کا مجموعہ (۷) سرائیکی نعت کا مجموعہ

(۸) سرائیکی غزل ونظم کا مجموعہ

س: محافل حمد ونعت یا حمدیہ ونعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: محافل حمد ونعت میں شرکت کو ذریعہ آمدنی یا کاروبار نہیں بنانا چاہیے۔

س: حمد ونعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: مطالعہ، احساسِ عبدیت، اور بہت ساری عشق میں ڈوبی ہوئی عقیدت۔

س: حمدیہ ادب کے حوالے سے تحریر وتحقیق پر کوئی کام کرنے کا ارادہ ہے؟

ج: انشاء اللہ نعت پر مقالے سے فراغت حاصل ہونے پر حمدیہ ادب کے بارے میں مضامین لکھنے کا ارادہ ہے۔

Marfat.com

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: وہی کم مائیگی، عجز، مجبوری، اور الفاظ کی تلاش میں بے بسی۔ دعا۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: جی ہاں، حمدیہ مجموعہ ''مالک الملک'' عنقریب بارگاہِ ایزدی میں پیش کروں گا اور حمدیہ قطعات جو اسمائے الٰہی پر لکھے گئے ہیں۔ ''مرسل و مرسل'' میں شائع ہو چکے ہیں۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز؟

ج: رشوت اور ناجائز سفارش کے خلاف پوری شدت سے میڈیا کے ذریعے مہم چلانے کی ضرورت ہے کتنی عجیب بات ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کے لیے تو حکومت کروڑوں روپے مہم چلانے پر خرچ کر دیتی ہے اس اہم لعنت سے چھٹکارا پانے کے لیے ایسا کیوں نہیں کیا جاتا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

عزیز الدین خاکیؔ

نام : شیخ عزیز الدین قادری

قلمی نام : عزیزؔ خاکیؔ

ولادت : ۲۰؍فروری ۱۹۶۶ء، حیدر آباد۔ سندھ

پتا : قادری ہاؤس نمبر ۶۲۰۔۳۳۔بی کورنگی ڈھائی۔کراچی

فون:۔ ۵۰۶۳۰۸۹

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد : الحمد للہ

اشاعت : اپریل ۲۰۰۲ء

صفحات : ۱۱۲

قیمت : ۱۰۰ روپے

ناشر : تنظیم استحکامِ نعت، پاکستان

قادری ہاؤس نمبر ۶۲۰۔۳۳۔

بی کورنگی ڈھائی۔کراچی

کوڈ ۷۴۹۰۰۔فون:۔ ۵۰۶۳۰۸۹

Marfat.com

الحمد للہ

(مجموعہ حمد)

میں نے حمدیہ انتخاب ''اذانِ دیر'' میں جو۴۹ غیر مسلم شعرا کے حمدیہ کلام و کوائف سے مزین آواز قلب کے عنوان سے عرض کیا تھا کہ: یوں تو خدا کے جلووں کی ہر جگہ فراوانی ہے، عالم امکان کے ہر گوشے اور ہر ذرّے میں اس کا پرتو موجود ہے، لیکن اس کی واضح اور نمایاں نشانیاں خود انسان میں موجود ہیں، اس کی روح اور اس کے دل میں خدا ہی جاگزیں ہے، یہ ہماری خامی اور عقل کی کوتاہی ہے کہ ہم اسے مظاہر قدرت میں ہر جگہ تلاش کرتے ہیں، لیکن اپنی ذات کو فراموش کر دیتے ہیں۔ خدا کی تلاش، اس کی جستجو، اسے پانا اور سمجھنا یہی مقصود حیات ہے اور اسی غرض سے انسان تخلیق کیا گیا ہے، اگر مقصود حیات حاصل کرنا ہے تو روح و دل کی گہرائیوں میں خدا کو تلاش کیا جائے ۔

غافلو ڈھونڈتے پھرتے ہو جس کو عالم میں
غور سے دیکھو وہ ہے دل میں تمہارے بیٹھا

باوجود اس حقیقت کے کہ خدا کا جلوہ ہر طرف اور خود انسان میں موجود ہے۔ اس کو پالینا آسان نہیں، اپنی خرد کی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اس لامحدود ذات کو محدود دائرے میں لانے کی کتنی ہی سعی کی جائے مگر کامیابی کا امکان نہیں۔

قرآن مبین میں، باری تعالیٰ نے اپنی صفات خود بیان کی ہیں، ان میں رحمت۔

Marfat.com

رحم اور کرم کا ذکر بکثرت ملتا ہے۔ گر تمام مخلوق مغفرت انہی کی سزاوار ہے تو پھر نار جہنم کا ایندھن کون بنے گا؟۔ مغفرت اللہ تبارک وتعالٰی کی انہیں صفات کی مرہون منت ہے۔ اللہ رب العزت کے رحم وکرم کی طلب کے نہیں، یہی وجہ ہے کہ وطن عزیز کے نوجوان ابھرتے ہوئے شاعر عزیز الدین خاکی نے اپریل ۲۰۰۲ء میں مجموعہ حمد ''الحمد للہ'' بارگاہ رب العزت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

کی کے مجموعے الحمد للہ کا آغاز خاکی کی خوبصورت دعا سے ہوتا ہے ۔

حمد لکھنے کا سلیقہ مجھے مولٰی دے دے
میرے اللہ مجھے اپنی تمنا دے دے
میں زر و مال کا طالب نہیں اے رب کریم
دائی حاضریٔ گنبد خضرا دے دے
گھیرے کشمیر و فلسطیں کو ہیں اقوام یہود
فتح، مسلم کو برائے شہ والاؐ دے دے
حمد کہتا رہوں تیری، ترے محبوبؐ کی نعت
تیرا خاکی ہوں مجھے ذہن کشادہ دے دے

اس دعا کے بعد خاکی قلب میں حمد کی ایک لہر اٹھی ہے، جو مجموعہ حمد کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ الحمد للہ۔ کی پہلی حمد کا پہلا شعر ملاحظہ فرمایئے ۔

یہ روپوش ہے کون ، جاناں نظر میں
عیاں کس کی ہیں خوبیاں خشک و تر میں

Marfat.com

مالک کائنات کے جلوے خشک و تر میں بکھرے ہوئے ہیں، مگر رب کے جلووں سے مستفیض ہونے کے لیے خاکی کہتے ہیں کہ ؂

اسمِ ظاہر کی بہردم جستجو کرتے رہو
اس کے ہر جلوے کی ہر سو آرزو کرتے رہو
ذکر سے اللہ کے سانسیں بسالو دوستو
گفتگو جتنی ہو، اس کی گفتگو کرتے رہو

خاکی اپنے رب کی گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے رطب اللساں ہیں کہ ؂

یا خدا خالقِ جہاں تو ہے
کس قدر سب پہ مہرباں تو ہے
ذرّے ذرّے کے دل میں گھر تیرا
قطرے قطرے کا راز داں تو ہے

خاکی کے کلام میں میرے پسندیدہ اشعار تو بہت زیادہ ہیں لیکن میں چند اشعار پر ہی اکتفا کرتا ہوں، آپ سے ملتمس ہوں کہ خاکی کا مجموعہ حمد طلب کریں اور اس کا مطالعہ فرما کر اپنے قلب و نظر کو منور کریں ؂

ہم نوا قلب و زباں ہوں حمدِ ربّی کے لیے
عشق کی دنیا میں ہر دم ہاؤ ہو کرتے رہو
تری بے شمار ہیں نعمتیں تری بے حساب ہیں رحمتیں
وہ حروف لاؤں کہاں سے میں ترا شکر جن سے ادا کروں

Marfat.com

جہان حمد کے طرحی مشاعرے کے لیے کہی گئی خاکی کی حمد کے دو اشعار دیکھیں ۔

کوئی ثانی نہ مماثل نہ بدل ہے تیرا
روشنی میں ہے کہیں پھول کی مہکار میں تو
چشمِ خاکی نے ہر اک شے میں تجھے دیکھا ہے
بندۂ زر میں بھی تو ، بندۂ نادار میں تو

خاکی کا مجموعہ حمد "الحمد للہ" دنیائے حمد میں خوب صورت اضافہ ہے، خاکی کی حمدیہ شاعری نور و نکہت کا حسین امتزاج پیش کرتی نظر آتی ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کہ خاکی کو قادر الکلام شاعر حضرت رفیق عزیز اور مدیر ماہنامہ حمد و نعت شہزاد احمد جیسے صاحبانِ علم کی سرپرستی حاصل ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت عزیز الدین خاکی کے ذوق و شوق میں اضافہ اور ان کی پروازِ فکر کو مزید بلندیاں عطا فرمائے۔ آمین ۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ عزیز الدین خاکی

حمد کی دنیا میں بھی چمکا خاکی تیرا نام
یاد کرے گی تجھ کو دنیا تو نے کیا وہ کام
سیرت تیری آئینہ ہے فکر تری شفّاف
حمد اور نعت لبوں پر تیرے ، رب کا ہے انعام
طاہرِ خستہ کی ہیں دعائیں خاکی تیرے ساتھ
دیتا ہے دنیائے نعت بھی ایک حسیں پیغام

☆☆☆☆☆

(دنیائے نعت، کتابی سلسلہ ہے۔ جس کے مدیر عزیز الدین خاکی ہیں)۔

Marfat.com

عزیز الدین خاکیؔ سے گفتگو

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟

ج: ۲۰ر فروری ۱۹۶۶ء میں پکا قلعہ حیدر آباد، سندھ میں میری ولادت ہوئی۔

س: آپ اپنے والدین اور اپنے بچپن کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

ج: اکبر آباد (آگرہ) کے تمام مسلمان گھرانوں کا ماحول خالصتاً دینی ہوتا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہی ماحول مجھے بھی میسر آیا میلاد خوانی مسلمان گھرانوں کا معمول تھا۔ میری آنکھ الحمدللہ اسی ماحول میں کھلی میرے سارے گھرانے میں محافل میلاد آئے دن سجا کرتی تھیں۔ ظاہر ہے کہ میرا دل و دماغ اور میری فکر اسی رنگ کے تابع ہوسکتی تھی والدہ محترمہ میلاد شریف بڑے شوق سے پڑھا اور سنا کرتی تھیں میں جب تیسری جماعت کا طالب علم تھا تو اس وقت بھی ترنم سے نعت شریف پڑھا کرتا تھا اور جب گیارہ سال کا ہوا تو اکثر محافل نعت میں مجھ سے بھی نعت خوانی کرائی جانے لگی ہمارا گھرانہ اپنے دین و ایمان، عزت و آبرو کی حفاظت کی نیت سے اکبر آباد سے اواخر ۱۹۴۷ء میں کھوکھرا پار کے راستے کراچی پہنچا اور پھر سندھ کے قلب حیدر آباد میں جا بسا چونکہ میرا سارا خاندان بھی ہجرت کر کے کراچی پہنچ چکا تھا اس لیے میرے والدین و بہن بھائیوں کو بھی کراچی آکر آباد ہونا پڑا۔

Marfat.com

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں۔

ج: میری پرائمری تعلیم بلدیہ اسکول کورنگی نمبر۳ میں ہوئی اور پھر میٹرک تک ملت گورنمنٹ بوائز سیکنڈری اسکول کورنگی سے فیض پایا۔ڈگری سائنس کالج کورنگی اانڈھی سے انٹر کیا۔اساتذہ میں جن بزرگوں کا نقش میرے دل پر بیٹھا ان میں محترم مہر فوقی بدایونی اور جناب کرار حسین،محترم غلام رسول ثاقب اور اصغر علی صاحب کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: ۱۹۸۴ء میں نویں جماعت میں تھا تو پہلی نعت شریف کہی۔میری پہلی نعت شریف جس کا مطلع یہ تھا ۔

حق کا پیغام لانے والا ہے
سب کے دل میں سمانے والا ہے

پہلی حمد باری تعالیٰ میں نے ۵ جنوری ۱۹۸۸ء میں کہی،جس کا مطلع تھا ۔

یا خدا خالق جہاں تو ہے
کس قدر سب پہ مہرباں تو ہے

س: حمد باری تعالیٰ،شعراء وشاعرات نے بہت کم لکھی ہیں ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟ ہوسکتی ہیں۔

Marfat.com

س: شعراء وشاعرات نے حمدیں کم کیوں کہی ہیں یہ بات تو شاعر جانے یا اس کا خدا جانے۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

ج: حمد، نعت، منقبت، سلام، تمام اصناف سخن ہیں۔ اس لیے کہ وہ صنائع بدائع، وہ محرکات وہ تشبیہات، وہ استعارات، وہ صنعت مجاز مرسل جو غزلوں اور نظموں میں برتی جاتی ہے وہ سب حمد و نعت میں موجود ہیں۔

س: حمد کے فیوض و برکات کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟

ج: جب زمینی بادشاہوں اور حاکموں کی تعریفیں بیان کرنے کے عوض انعامات ملتے ہیں تو حیرانی کی بات ہے کہ زمین و آسمان کے مالک احکم الحاکمین کی خوبیاں بیان کیے جانے کے لیے یہ پوچھا جائے کہ اس کے فیوض و برکات کیا ہیں وہ فیوض و برکات اتنی ہیں کہ ان کا شمار کوئی کر ہی نہیں سکتا۔

خاکی صاحب ہماری مراد فیوض و برکات سے صرف یہ تھی کہ ہم آپ کے متعلق جاننا چاہتے تھے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم کس کس انداز میں ہوا۔

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: اردو حمد و نعت گوئی کے حوالے سے ہر حمد و نعت گو مجھے اچھا لگتا ہے لیکن اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امیرؔ مینائی، حضرت بابا ذہین شاہ تاجی یوسفی اور سبقاً سبقاً میرے استاد سید رفیق عزیزی صاحب۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: الحمدللہ ۱۹۹۶ء میں مجھے یہ سعادت نصیب ہوئی حرمین کی حاضری اور زیارت

Marfat.com

سے نوازا گیا۔اس شہر بے مثال و بے نظیر یعنی مدینۃ المنورہ کے فیوض و برکات اور بارش انوار کا ایک ایک لمحہ کیف و سرور وجاں بخش ہے کہ اسے بیان کرنا کم ازکم مجھ ایسے حقیر اُمتی کے بس سے باہر ہے۔

س: ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقش اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟

ج: ''جہانِ حمد'' آپ کی ایسی تالیف ہے جس کی مثال شاید اردو زباں کی مرتبہ کتب میں نہیں ملے گی۔آپ کو اس قبیلۂ کتب کا خالق کہا جاسکتا ہے، کیونکہ عرصہ دراز سے ایک ایسے معلوماتی پرچے کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی جس میں حمد کے حوالے سے تازہ معلومات تازہ حمدیں، کلام اور حمد پر مضامین شاملِ اشاعت ہوں، الحمدللہ یہ کمی ''جہانِ حمد'' نے کسی حد تک تو پوری کی ہے۔''جہانِ حمد'' کے اب تک نو(۹) ضخیم (بشمول خواتین حمد ونعت نمبر) شمارے شایع ہوچکے ہیں جو بہت وقیع اور علمی خزانہ ہیں۔

س: ترویج حمد ونعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ج: حکومت کا سب سے بڑا ذریعہ جسے ذرائع ابلاغ میں نمایاں مقام حاصل ہے وہ ہے ٹیلی ویژن اس کا وطیرہ یہ ہے کہ حمد ونعت پڑھوانے کے فوراً بعد کوئی ناچ گانے تھر کنے لہرانے واہیات بولوں کے گانے شروع کردیے جاتے ہیں تاکہ حمد ونعت کا کوئی اثر سامعین پر برقرار نہ رہ سکے میرا خیال ہے ٹیلی ویژن پر حمد ونعت بھی سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرلی جاتی ہیں اس لیے کہ ابھی پاکستان میں اللہ اور رسول ﷺ کے دیوانے شاید بہت ہیں۔

Marfat.com

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: مدینہ منورہ، مدینہ منورہ، مدینہ منورہ۔

س: محافل حمد و نعت یا حمدیہ و نعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں نیزان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: الحمدللہ کہ میں تو ایسا نہیں کرتا۔ باقی کی بات باقی جانیں آخر روزگار کا کوئی ذریعہ تو ہونا چاہیے۔ البتہ حکومت جو"پرائڈ آف پرفارمنس" تفویض فرماتی ہے اسے پیشہ وروں اور حقیقی نعت خوانوں میں تمیز کسی سے ضرور کرانی چاہیے۔

س: اپنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کی تفصیلات بتائیں؟

ج: مطبوعہ ۱۔ انوار مدینہ (نعتیہ انتخاب) ۱۹۸۸ء ۲۔ نورالہدیٰ (نعتیہ انتخاب) ۱۹۹۱ء ۵۔ ذکر صل علیٰ (دوسرا مجموعہ کلام) ۱۹۹۴ء ۶۔ نغمات طیّبات (تیسرا مجموعہ کلام) ۱۹۹۶ء ۷۔ حبیبی یارسول اللہ ﷺ (ایک انوکھا انتخاب نعت) ۱۹۹۹ء ۸۔ الحمدللہ (حمدوں کا مجموعہ) غیر مطبوعہ ،، ۲۔ آیات بیّنات (چوتھا مجموعہ نعت)، ۳۔ غوث صمدانی (انتخاب مناقب غوث پاکؒ) ۴۔ ذکر عنبریں (عنبر وارثی کی مناقب)، ۵۔ ارمغان خاکی (خاکی کی مقبول نعتیں)۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

راغبؔ مراد آبادی

نام	؍	سیّد اصغر حسین
قلمی نام	؍	راغب مراد آبادی
ولادت	؍	۱۹۱۸ء۔ دہلی
پتہ	؍	۱۱۰۱/۱۶۔ آر فیڈرل بی ایریا کراچی۔ ۷۵۹۵۰۔ فون:۔ ۶۳۷۷۳۳۲

..........☆☆☆☆☆..........

مجموعۂ حمد	؍	الاسماء الحسنٰی (حمدیہ رباعیات)
اشاعت	؍	۲۰۰۳ء
صفحات	؍	۱۰۶
قیمت	؍	۱۰۰ روپے
ناشر	؍	اے بی الہاشمی برادرز کراچی

Marfat.com

الاسماء الحسنیٰ

(مجموعہ حمد)

محترم راغب مراد آبادی کسی تعارف کے محتاج نہیں عصر حاضر میں فی البدیہ اور تاریخ گوئی میں یکتا نظر آتے ہیں۔

علمی قابلیت کے علاوہ عروض پر بھی دسترس رکھتے ہیں۔قادرالکلام شاعر ہیں پچیس سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں تصنیفات و تالیفات کی ترتیب کچھ اس طرح ہے۔

۱:۔ ساغر صد رنگ:۱۹۴۴ء غزلوں کے سو منتخب اشعار

۲:۔ عزم وایثار :۱۹۴۶ء قومی و سیاسی منظومات

۳:۔ ہمارا کشمیر :۱۹۴۹ء منظومات

۴:۔ نذر شہدائے کربلا :۱۹۵۵ء (سلام و رباعیات)

۵:۔ ترغیب ۱۹۶۸ء تحدید آبادی پر منظومات

۶:۔ تحریک :(تالیف) ۱۹۶۸ء مسئلہ آبادی پر منظومات

۷:۔ محنت کی ریت :(تالیف) ۱۹۷۳ء منظومات

۸:۔ ضیائے سخن :(تالیف) ۱۹۷۴ء

۹۔ سو نعتیہ اشعار :۱۹۷۸ء ''مدحت خیر البشرؐ'' سے انتخاب

۱۰:۔ مدحت خیر البشرؐ :۱۹۷۹ء میرزا غالب کی مقبول و منتخب غزلوں کی زمینوں میں نعتیں

۱۱:۔ مدح رسولؐ :۱۹۸۳ء صنعت غیر منقوطہ میں نعتیں اور رباعیات

۱۲:۔ بحضور خاتم الانبیا :۱۹۸۶ء نعتیہ رباعیات تقریباً تین سو قرآنی حوالے درج ہیں۔

Marfat.com

۱۳:۔ مکالمات جوش و راغب : ۱۹۸۸ء شائع کردہ جوش لیٹریری سوسائٹی کیلگری کینیڈا

۱۴:۔ کپاس کی اٹائی کے متعلق ہدات کی کتاب ۱۹۵۳ء یہ کتاب ڈیلٹا کونسل میسیس پی زرعی توسیعی سروس نے انگریزی میں شائع کی تھی راغب صاحب نے اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا تھا اور پی آئی ڈی سی نے اسے شائع کیا تھا

۱۵:۔ Ovation to China ۱۹۸۸ء چین پر رباعیات اور منظومات ان کا منظوم ترجمہ انگریزی میں پروفیسر رفیق خاور نے اور چینی زبان میں جناب چانگ شی شیوان (انتخاب عالم) نے کیا تھا اس کا دوسرا ایڈیشن بھی چھپ چکا تھا

۱۶:۔ رگ گفتار ۱۹۸۹ء غزلیات و رباعیات (اردو و فارسی) ایک نعت اور چند رباعیات پنجابی کی بھی بطور نمونہ شامل کردی ہیں

۱۷:۔ آزادی : ۱۲۰ رباعیاں ہر رباعی کی ردیف آزادی ہے ۱۹۹۱ء

۱۸:۔ تاریاں دی لو : پنجابی زبان میں راغب صاحب کا شعری مجموعہ تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی اور عربی اوزان و بحور میں رباعی بھی کہہ دیں ۱۹۹۲ء ۔

۱۹:۔ بدر الدجی نعتیں ۱۹۹۱ء

۲۰:۔ جادۂ رحمت سفر نامہ ارض حجاز مقدس (چار سو رباعیات پر مشتمل مع قرآنی اور احادیث نبوی کے حوالوں کے)

۲۱:۔ محمد :(تالیف) قدیم و جدید شعرا کی ان نعتوں کا انتخاب جن کی ردیف "محمد" "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ہے ضخامت چار سو صفحات

۲۲:۔ خطوط جوش ملیح آبادی

۲۳:۔ حال ہی میں راغب مراد آبادی کا مجموعہ حمد "الاسماء الحسنٰی" منظر عام پر آیا ہے اس مجموعے کی خصوصیت یہ ہے کہ راغب صاحب نے اسماء الحسنٰی پر حمدیہ اور مناجاتی رباعیات کہی ہیں یہ مجموعہ حمد اپنی نوعیت کا اوّلین مجموعہ ہے۔

Marfat.com

۲۴:۔ ۱۵ کتابیں جو کتابت شدہ ہیں منتظر طباعت و اشاعت ہیں۔

نمونہ کلام ۔

پھر آج مسلمان ہے خوار و برباد
کشمیر و فلسطیں میں ہے اس پہ بے داد
کر دے اسے سر بلند پھر اے مولیٰ
اللہ ! مسلمان کی سن لے فریاد

☆

کر دے آزاد قیدِ غم سے ہم کو
ذات کے تُو اُس پیچ و خم سے ہم کو
ہر چند خطا کار و گنہگار ہیں ہم
محروم نہ رکھ اپنے کرم سے ہم کو

☆

اسلام کے ہیں دشمن و بد خواہ یہود
در پے ہیں مسلمان کے گم راہ یہود
واقف ہیں مسلمان کرم سے اس کے
کیا اس کے غضب سے نہیں آگاہ یہود

☆

یلغار سے اعدا کی بچا لے مولیٰ
ہو جائیں نہ طوفاں کے حوالے مولیٰ
کوئی نہیں کوئی بھی نہیں تیرے سوا
منجھدھار سے کشتی جو نکالے مولیٰ

دنیائے حمد و نعت میں مجموعہ حمد و نعت ''مدحت خیر البشر'' (مرزا غالب کی زمینوں میں) مدحِ رسول (صنعت غیر منقوطہ میں) پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے پختہ کار و زود گو بزرگ شاعر

Marfat.com

جناب راغب مراد آبادی صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں،اردو ادب کو اب تک ۲۷ شہ پارے عطا کر چکے ہیں۔مولانا کوثر نیازی نے ایک تقریب میں کہا تھا کہ:''عصر حاضر میں پاکستان ہی نہیں بلکہ برصغیر میں حضرت راغب مراد آبادی کے پائے کا فی البدیہ شعر کہنے والا کوئی شاعر نہیں اور یہ ایک حقیقت ہے جس کا اعتراف کیا جانا چاہیے۔''جہانِ حمد'' کے شمارہ کی پیسٹنگ جاری تھی کہ حضرت راغب سے اردو بازار میں میرے بیٹے حافظ محمد ذیشان کے استاد محترم سید قیصر رضوی کے آفس میں ملاقات ہوگئی۔میں نے درخواست کی کہ''جہانِ حمد'' کے لیے کچھ لکھ دیجیے گا۔حضرت راغب نے فی البدیہ اشعار کہہ کر''جہانِ حمد'' کو خراجِ تحسین پیش کیا۔اس کے علاوہ اب فنِ عروض کے حوالے سے تو کراچی میں چند ہی اساتذہ ہیں جو اس فن سے واقف ہیں ان ہی میں حضرت راغب مراد آبادی کا نام بھی شامل ہے۔راغب مراد آبادی کو مرزا خادم ہوشیار پوری،مرزا واجد علی یاس،یگانہ چنگیزی،سید علی اختر سے فیض تلمذ حاصل ہے۔اسی طرح جناب راغب مراد آبادی صاحب کے شاگردوں کے ناموں کی بھی ایک طویل فہرست ہے ۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ راغبؔ مراد آبادی

استادِ فن ہیں شاعر راغب مراد آبادی
جانِ عروض ماہر راغب مراد آبادی

مجموعہ حمد کا ہے گلدستۂ عقیدت
رب کا کرم ہے ظاہر راغب مراد آبادی

افضل ترین دولت بخشی ہے تم کو رب نے
کیا مال کیا جواہر راغب مراد آبادی

ہیں مقتدی بھی شاعر اب آپ کے کرم سے
سب ہیں ادب سے حاضر راغب مراد آبادی

تعریف کیا کریں ہم تیری فضیلتوں کی
صنفِ ادب پہ قادر راغب مراد آبادی

طاہرؔ عقیدتوں کا ادنیٰ سا ایک تحفہ
کر لیں قبول شاعر راغب مراد آبادی

☆☆☆☆☆

Marfat.com

راغب مراد آبادی سے گفتگو

س: آپ کی پیدائش کب کہاں اور کون سے گھرانے میں ہوئی؟ نام، قلمی نام ولدیت۔

ج: میرا نام سیّد اصغر حسین، قلمی نام راغبؔ مراد آبادی، ولدیت محمد حسین، سالِ پیدائش ۱۹۱۸ء دھلی انڈیا۔

س: تعلیمی کیفیت اور ایسے اساتذہ کرام کا ذکر جن سے آپ بہت متاثر ہوں؟

ج: عربی مولانا عبدالرحمٰن صاحب گنگوہی سے، فارسی نوگانوی صاحب سے پڑھی۔ آپ کا انتقال ایک سو چھ برس کی عمر میں کراچی میں ہوا، ان کے شاگردوں میں جنرل ضیاء الحق بھی شامل تھے۔ علم عروض مرزا خادم، ہوشیار پوری سے حاصل کیا۔ میں نے اپنے کلام پر مرزا یاس یگانہ چنگیزی اور سید علی اختر سے اصلاح لی باالفاظ دیگر میرے ایک رباعی کے دو مصرعے میرے حسب حال ہیں

ہیں ماضی و حال کے جو ارباب کمال
شاگرد ہوں ان سب کا بفضلِ باری

س: پہلی حمد اور نعت کب کہی اور اس کے محرکات کے بارے میں اظہار فرمائیں؟

ج: محرکات تو یہ ہیں کہ بچپن سے مجھے مذہبی تقریبات میں شرکت کرنے کا شوق تھا میں ہر مکاتب فکر کے علمائے کرام سے فیضیاب ہوتا رہا، لہٰذا مجھ پر مذہبی شاعری کے اثرات لڑکپن ہی سے پڑے۔ نعتیں اور حمدیں میں نے پاکستان کے عالمِ وجود میں آنے سے پہلے بھی کہی تھیں، پاکستان میں میری نعتوں کے چار مجموعے ''مدحت خیر البشر (مرزا غالب کی زمینوں میں)، مدح رسول (حقیقی غیر صنعت منقوط میں ہے) بعض لوگوں نے نون غنہ اور ''ی'' کو استعمال کیا ہے یہ لفظ منقوط ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اب نون غنہ اور ''ی'' میں نکتہ لگانے کا رواج نہیں رہا ہے۔ میں

Marfat.com

نے چھ سو آیات و حدیث کا مفہوم رباعیات کی شکل میں پیش کیا ہے اور پوری صحت کے ساتھ اس کی پہلی جلد شائع ہو چکی ہے، جس کا مقدمہ علامہ طالب جوہری نے سپردِ قلم کیا ہے۔ میں نے اسماء الحسنٰی کو بھی رباعیات میں منظوم کیا ہے۔ یہ مجموعہ الحمد اللہ شائع ہو چکا ہے اب تک میری ۲۷ کتابیں شائع ہو چکی ہیں، یہ سب اللہ کا لطف و کرم ہے۔ پہلی حمد و نعت ۱۳ یا ۱۴ برس کی عمر میں کہی تھی۔

س: حمد باری تعالیٰ، شعراء و شاعرات نے بہت کم لکھی ہیں، ممکنہ وجوہات کیا ہیں؟

ج: حمد کا رواج زیادہ نہیں تھا اور تقریبات میں نعتیں ہی زیادہ پڑھی جاتی تھیں۔ حمد و نعت کا دائرہ بڑا وسیع ہے اس کے لیے سیرت و تاریخ کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس میں افراط و تفریط کی گنجائش قطعاً نہیں۔

س: حمد صنفِ سخن ہے یا نہیں؟ تفصیل سے روشنی ڈالیں؟

حمد و نعت بالکل صنف سخن ہے، جب غزل، رباعی، قطعہ، مسدس، مثمن، نظمیں وغیرہ صنف ہو سکتی ہیں تو پھر حمد و نعت کیوں نہ ہو گی۔

س: آج کا شاعر کہتا ہے کہ حمد کہنے میں خوف آتا ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ یعنی کم مائیگی احساسِ ندامت، جب کہ نعت حمد سے ہزار ہا درجہ زیادہ کہی گئی ہے۔ کیا نعت کہنا آسان کام ہے؟

ج: میرا تو نظریہ ہے کہ حمد باری تعالیٰ کہنا آسان ہے جبکہ نعت رسول کہنا مشکل ہے۔

س: اردو حمد و نعت کے حوالے سے پسندیدہ شخصیات کے اسمائے گرامی اور ان کی شخصیت کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالیں؟

ج: اردو حمد و نعت کی شاعری کے حوالے سے مجھے سب سے زیادہ مولانا ظفر علی خان، محسن کاکوروی، اور امیر مینائی نے بہت متاثر کیا۔

س: کیا آپ کو حرم شریف اور روضۂ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں اپنے جذبات و احساسات کا اظہار فرمائیں؟

ج: الحمدللہ یہ سعادت مجھے حاصل ہوئی۔ یہ دونوں مقام ایسے ہیں کہ لاکھ کوشش کرے

Marfat.com

بیان کرنے کی ،مگر الفاظ اور زبان ساتھ نہیں دیتے ہیں ؎

جو بہر انداز ہوں شایانِ مصطفیٰ
لفظ ایسے ڈھونڈ کے لانا ہے جوئے شیر کا

س: کتابی سلسلہ ''جہانِ حمد'' عنوان کے لحاظ سے نقشِ اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ اپنے تاثرات بیان فرمائیں؟اور تجاویز بھی۔

ج: ''جہانِ حمد'' میں نے توجہ سے پڑھا تاریخ ادب میں خصوصاً حمدیہ ادب میں آپ کا یہ کارنامہ جلی حروف سے لکھا جائے گا،اس کا اجرِ جمیل آپ کو اللہ تعالیٰ ضرور دیں گے،یہ آپ کے لیے سرمایۂ آخرت ہے اللہ تعالیٰ آپ کو مزید کام کرنے کی توفیق دے،حاسدوں کی نظر بد سے محفوظ رکھے۔

س: کیا حمد ونعت کو تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: دیکھنا چاہیے،مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ریڈیو پاکستان سے بعض ایسی نعتیں نشر ہوئیں جن کے کچھ اشعار محلِ نظر تھے۔

س: ترویج وحمد ونعت کے لیے حکومت کو کوئی تجویز دینا چاہیں گے؟

ب: ہمارے ملک میں وزارتِ مذہبی امور ہے،اس میں ایک ایسا شعبہ بھی ہونا چاہیے جس میں جید علمائے کرام،معروف شعراء کرام شامل ہوں اور فروغِ حمد ونعت کے لیے پروگرام ترتیب دیں۔نیز اس کے لیے فنڈ مختص کیا جائے۔

س: زندگی کی اہم اور آخری تمنا کے بارے میں فرمائیں؟

ج: بقول امیر مینائی ؎

'' نزع کے وقت سلامت میرا ایمان رہے ''

س: محافل حمد ونعت یا حمدیہ ونعتیہ مشاعروں میں رقم طے کر کے شرکت کے بارے میں ارشاد

Marfat.com

فرمائیں۔ نیز ان کے مطالبے پر رقم فراہم کرنے والوں کے لیے آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج: بعض نعت خواں جو زبان سے کہتے ہیں،نعت خوانی عبادت ہے۔لیکن جب انہیں نعت پڑھنے کی دعوت دی جائے تو مطالبہ کرتے ہیں ۵ ہزار یا ۲ ہزار روپے لیں گے۔اسے تضادِ فکری کہا جائے کہ تجارت کہا جائے،اسی طرح ڈیمانڈ پوری کرنے والوں کے لیے بھی لمحۂ فکریہ ہے۔

س: حمد و نعت کہنے کے لیے بنیادی طور پر کن کن باتوں کی اشد ضرورت ہے؟

ج: رسول اکرم ﷺ کی پوری سیرت سامنے ہونی چاہیے اور اگر احادیث کا حوالہ ہو تو حدیث ضعیف نہ ہوں،آپ کے شمائل پر بھی نظر ہو لیکن سیرت پر زیادہ گفتگو ہو۔

س: حمد باری لکھتے وقت اپنے احساسات اور قلبی کیفیات کا اظہار فرمائیں؟

ج: جذبہ عقیدت جو ہے وہ کچھ زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے میں نے دس بارہ حمدیں کہی ہیں۔

س: کیا آپ کے قلب میں کبھی خواہش پیدا ہوئی کہ ایک مجموعہ حمد بارگاہ ایزدی میں پیش کیا جائے؟

ج: الحمدللہ میرا ایک مجموعۂ حمد ''الاسماء الحسنیٰ'' (حمدیہ رباعیات) پر مشتمل ہے جو حال ہی میں شائع ہوا ہے۔

س: اسلامی جمہوریہ پاکستان سے رشوت کی لعنت اور ناجائز سفارش کی بیماری ختم کرنے کے لیے کوئی تجویز؟

ج: جب تک عبرت ناک سزائیں نہ ہوں گی،تب تک یہ برائیاں ختم نہ ہوں گی،اور یہ کہ ان سزاؤں پر سختی اور تسلسل سے عمل بھی ہوتا رہے ورنہ بہت مشکل ہے کہ یہ برائی ختم ہو،رہا اقربا پروری یہ تو ہر دور میں رہی ہے۔

س: ابھی تک آپ نے سیکڑوں کتابوں میں تقاریض اور قطعہ تاریخ لکھیں ہیں،میرا خیال ہے کہ حمد و نعت سے متعلقہ کتب کی تحریریں یکجا کر کے ایک کتاب شائع کی جائے؟

ج: انشاء اللہ میں آپ کی یہ خواہش پوری کرنے کی کوشش کروں گا،ایسی تمام کتب فہرست بناؤں گا اور پھر اس حوالے سے کتاب شائع کرنے کی پوری پوری کوشش کروں گا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

سائرہ تشنہ

نام	:	سائرہ حمید تشنہ
قلمی نام	:	سائرہ تشنہ
ولادت	:	۱۹۵۶ء لاہور
پتا	:	سی۔۳۲۔مدینہ بلاک ے اعوان ٹاؤن، لاہور

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد	:	"سرچشمۂ حمد"
اشاعت	:	درج نہیں
صفحات	:	۱۳۶
قیمت	:	درج نہیں
ناشر	:	اسلامی بک ویژن، لاہور

Marfat.com

سرچشمۂ حمد

(مجموعہ حمد)

سائرہ حمید تشنہ کا مجموعہ حمد ''سرچشمۂ حمد'' ہمارے لیے عزیز محترم اقبال نجمی نے گوجرانوالہ سے بھیجا۔اقبال نجمی دنیائے حمد ونعت کی انتہائی فعال شخصیت ہیں۔ہماری دعا ہے اللہ رب العزت انہیں دونوں جہاں میں سرخ رو فرمائے۔

سائرہ حمید تشنہ صاحبہ نے ہمیں ایک خط لکھا،اقتباس ملاحظہ کیجیے۔

بھائی میں سیدھی سادھی سی خاتون ہوں کوئی عالمہ یا باقاعدہ شاعرہ نہیں ہوں شادی کے بعد ''وں۔ (گ۔ب۔بنگے)میں آئی تو اسپیکروں میں ایسی نعتیں سننے کو ملیں جن میں غلو کے پہلو نمایاں ہوتے یہی غلو کے پہلو میری حمد نگاری کا سبب بنے۔

سائرہ حمید تشنہ، ایک نیک خاتون ہیں صوم وصلوٰۃ کی پابند ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ان پر اللہ کا کرم ہوا اور مجموعہ حمد ''سرچشمۂ حمد'' شائع ہوا۔

ہم محترمہ سائرہ حمید تشنہ صاحبہ کو''سرچشمۂ حمد'' کی اشاعت پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ سائرہ حمید تشنہ

خوش بخت سائرہ پہ رب کا کرم ہوا ہے
مجموعہ حمد کا بھی رب نے عطا کیا ہے
حمد و ثنا کے نغمے سنائے ہیں خوب تر
وحدانیت کے پھول کھلائے ہیں خوب تر
گو سائرہ نہیں ہیں شعر و سخن سے واقف
کر دے انہیں الٰہی تو علم و فن سے واقف
دونوں جہاں میں مولا تو کامیاب کر دے
رحمت تو ان کے سر پہ اب بے حساب کر دے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

سائرہ حمید تشنہ سے گفتگو

سوال : مختصر کوائف اور سنِ پیدائش؟

ج : مختصر کوائف معلوم نہیں کیسے ہونے چاہئیں اگر کوئی سوال کچھ ہے تو اسی کا جواب بھیجا جائے۔اردو پڑھ لکھ لیتی ہوں گزارا کر ہی لیتی ہوں۔والدین اور بہن بھائی سب پڑھے لکھے تھے گھر کا ماحول ادبی اور تعلیمی تھا لہٰذا میرا ذہن بھی متاثر ہوا ازدواجی زندگی بڑی پرسکون گزر رہی ہے۔

مقامِ پیدائش،لاہور۔سنِ پیدائش ۱۹۵۶ء۔رہائش زیادہ تر لاہور،راولپنڈی،تربیلہ ڈیم اور اب اپنے سسرالی گاؤں میں ہوں۔

س : شاعری کا آغاز کب کیا،استاد کا نام بتایئے۔

ج : طاہر بھائی میں کیا اور میری شاعری کیا میں اپنے آپ کو شاعروں میں کب شامل کرتی ہوں ہاں اگر ردیف و قافیہ اتفاق سے کہیں کہیں مل جائے تو اللہ مہربان کی مہربانی ہے اور میں نے تو آج تک کسی صاحبِ کتاب شاعر کی شکل بھی نہیں دیکھی البتہ میرا خاندان ننھیال و ددھیال خاص طور پر ننھیال (اور ان میں سے بھی میرے والدین) علم دوست اور شعر و شاعری کو پسند کرنے والے ہیں اور گاہے گاہے کسی واقعے سے متاثر ہو کر انفرادی طور پر کسی کسی نے (خاندان میں سے) کوئی کوئی نظم لکھی مثلاً والد کی وفات پر یا سقوطِ ڈھاکہ پر لیکن باقاعدہ کتاب کی صورت میں نے ہی دی ہے۔شاعری کا آغاز ،اور

Marfat.com

استاد کا نام، سب سے پہلی نظم میں نے سابق صدرِ پاکستان ایوب خاں کی وفات پر دکھ ے اظہار کے طور پر لکھی پھر یومِ اقبال پر کالج میں اردو کی استاد کو اصلاح کے لئے دی تو ان کی حیرانی ہی نہ ختم ہوئی، یہ آپ نے لکھی ہے، کیا واقعی آپ نے لکھی ہے؟ یہ ساری آپ نے لکھی ہے؟ غرض وہ کوئی اصلاح نہ کرسکیں۔ وہیں ہری پور ہوسٹل میں چند غزلیں لکھیں جن میں گاہے گاہے صوفیانہ رنگ بھی تھا مثلاً۔

جب پڑا وقت مصیبت کا کوئی
ہم نے تیرا ہی آسرا پایا

دو غزلیں اپنے بھائیوں کو دیں کہ اپنے اردو کے استاد سے اصلاح کرا کر لاؤ۔ استاد صاحب نے بڑی توجہ دی ایک دو لفظوں کی اصلاح کی اور لکھا سوچ اچھی ہے کوشش جاری رکھیے۔ لیکن کچھ ہی عرصہ بعد کوشش جاری نہ رہ سکی۔ دو غزلیں اپنی خالہ زاد بہن سلمیٰ اعوان (جو کہ بڑی اچھی ادبی ناول نگار ہیں) کو دیں اصلاح کرنے کے لئے لیکن وہ بھی ہری پور کالج کی مس کی طرح حیران ہوئیں یہ تم نے لکھی ہیں؟ سچ تم نے لکھی ہیں؟ لیکن مجھے تو شاعری کی اصلاح کا ذرا بھی شعور نہیں ہے۔ البتہ کوئی ناول لکھو تو اس کا بتا سکتی ہوں۔ غرض وہاں سے بھی مایوسی ہی ہوئی غرض مجھے کوئی ایسا مصلح نہ ملا جسے میں اپنے استاد کا مقام دے سکتی۔ (بھائیوں کے استاد کی تبدیلی ہوگئی تھی) پھر مختلف حالات کی وجہ سے شاعری کا سلسلہ بالکل بند ہوگیا۔ تقریباً (اٹھارہ بیس سال تک کوئی غزل و نظم نہ کہی اب اس گاؤں میں آکر جو اللہ کے ساتھ کھلم کھلا حضورِ اکرم (اللہ تعالیٰ ان پر انگنت رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے) کو نعتوں میں (نعوذ باللہ) شریک دیکھنے اور سننے لگی تو دوسری کتابیں لکھنا پڑیں میری شاعری کی تحریک تو بہت بعد میں ہوئی۔ حمد یہ کتاب کے لیے بھی کوئی

Marfat.com

استاد نہ مل سکا۔

س : مجموعہ حمد کی تحریک کیسے ہوئی؟

ج : جب ہر وقت صبح و شام، دن رات، موقع بے موقع عید ہو یا شبِ برأت، عید میلاد النبی یا محرم، ایامِ حج ہوں یا ماہِ رمضان غرض کوئی موقع ہو یا نہ ہو، ہر وقت ایسی نعتیں سننے کو ملیں جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ تھا تو بہت پریشانی ہوئی۔ اور یہی بات ہے جو ہماری گھٹی میں ڈالا گیا تھا۔ کبھی جھوٹ سے کوئی تعلق نہ تھا تو جب ہر طرف جھوٹ کی حکمرانی دیکھی تو سوچا پہلے منبع حقیقت قرآن حکیم سے واقفیت حاصل کروں کہ نعتوں کے معاملے میں وہ کیا کہتا ہے لیکن بھیا یقین جانو وہاں تو ایسا کوئی ذکر نہیں جو آج کل کی نعتوں میں سننے کو ملتا ہے۔ بڑی حیرانی ہوئی تو پھر اتنی نعتیں کہاں سے آگئیں، کیوں آ گئیں، کس نے تحریک دلائی نعتوں کی؟ ارے بھائی وہ اللہ کے رسول تھے ہیں اور رہیں گے ہمارے دل میں ان کا جو مقامِ محبت و احترام ہے وہ کسی اور کا کبھی نہیں ہو سکتا لیکن بخدا وہ خدا نہیں تھے۔ جگہ جگہ قرآن پاک میں اللہ کا ذکر، اللہ کی یاد، اللہ کی حمد وثنا، اللہ کی تسبیح، اللہ کو پکارو لکھا ہے تو پھر ہم اس کا ذکر و ورد ہر دم اپنی زبان پر کیوں نہیں رکھتے؟ ہمارا دل ہر وقت اس کی یاد سے معمور کیوں نہیں رہتا؟ ہم ہر وقت اللہ کی حمد کیوں نہ پڑھیں؟ دیکھئے آیات اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے متعلق۔

التوبہ	الاعراف	النصر	الاحزاب	الشعراء	آلِ عمران	الحج	الرعد
۱۱۲	۵۵	۳	۲۔۴۱۔	۳۳	۲۲۶	۴۱	۲۴

اور بے شمار آیات کلام الٰہی پڑھ کر مجھے سکون ہوا کہ شکر اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے حد سے گزرنے والوں سے الگ رکھا دیکھئے۔

Marfat.com

البقرہ	طٰہٰ	البقرہ	المومن	اور بہت سی،
۲۲۹	۸۱	۱۹۰	۴۳	

رف اور صرف اللہ کے ذکر سے زبان و دل کو آباد کرنے والے مومن بتائے گئے ہیں۔

الاحزاب	التوبہ
۳۵	۱۱۲

پھر میں نے سوچا، کسی دکان پر حمد کا مجموعہ کبھی نظر نہیں آیا جو کہ ایک طرح اہلِ قرآن پر فرض ہے اور ہر ایک دکان سے جتنے مرضی نعتوں کے مجموعے لے لیں پانچ پانچ دس دس روپے سے لے کر تین تین سو تک کے مجموعے تھے جن کے متعلق میں کیا عرض کروں۔تو پھر میں نے سوچا کیوں نہ حمد کا مجموعہ میں لکھوں حالانکہ چند غزلیں لکھے ہوئے اٹھارہ بیس سال ہو چکے تھے بس تھوڑی سی ہمت کی، سچی لگن سے کوشش کی، اور پھر اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم کہ سچے دل سے کی گئی کوشش کا اللہ تعالیٰ نے ثمر عطا کیا۔

اگر میں دوسری کتاب سے حمدیہ کلام نکال کر طبع کرواؤں تو آسانی سے ایک اور کتاب حمدیہ مجموعے کی ہو سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں کی گئی سچے دل کی ہر کوشش مقبول فرمائے۔آمین۔

س : حمد، شعراء و شاعرات نے کم لکھی، کیوں؟

ج : حمد شعراء و شاعرات نے کم لکھی اس کی بڑی وجوہات یہ ہیں علماء کی آپس کی ضدیں، علم قرآن یعنی حقیقت سے لاعلمی، ماحول کا اثر، علماء کی ضدی طبیعت یہ اس لیے کہ خدا نے کتاب سچائی کے ساتھ نازل فرمائی اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور ہو گئے (البقرہ) یہ لوگ جو الگ الگ ہوئے تو آپس کی ضد سے اور جو لوگ ان کے بعد کتاب کے وارث ہوئے ہیں وہ شبہے کے الجھن میں ہیں تو اسی دین کی طرف

Marfat.com

لوگوں کو بلاتے رہنا اور جیسا تم کو حکم ملا ہے قائم رہنا، اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور کہنا کہ جو کتاب خدا نے نازل فرمائی ہے میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔(الشوریٰ)اور بہت سی آیات ہیں۔ ہماری ہر طرح سے تنزلی کی سب سے بڑی وجہ حقیقت سے لاعلمی اور حقیقت کے بالکل الٹ عمل کرنا ہے۔ ہر مسلمان کے اوپر لازم بلکہ فرض ہے کہ وہ اللہ کی بھیجی گئی اس کتاب سے اور اس کے مفہوم سے پوری طرح باخبر ہو جس کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام میں داخل ہیں۔ ان کو اپنے قرآن سے اتنی واقفیت ضرور ہونی چاہیے تھی کہ کوئی دوسرا (جان بوجھ کر یا انجانے میں) خلافِ قرآن کوئی بات مشتہر کرتا تو فوراً ہر مسلمان کو علم ہو جاتا کہ یہ بات غلط کہی گئی ہے اور ان میں اتنا حوصلہ ہوتا کہ بات کہنے والے کا قافیہ تنگ کر دیتے کہ ایسی خلافِ حق بات کیوں کہی، کیا تم مسلمانوں کو غلط نظریات دینا چاہتے ہو، لیکن مسلمانوں کی بدقسمتی کہ ان میں یہ دونوں صفات مفقود ہیں۔ نہ تو قرآن کے نظریات سے واقف ہیں اور نہ ہی کسی کو غلط بات پر ٹوکنے کا حوصلہ ہے۔ آج ہم دن رات قرآن پاک پڑھتے ہیں لیکن ترجمہ کون کون پڑھتا ہے؟ آج چند لوگ ترجمہ کے ساتھ قرآنِ پاک کا مطالعہ ضرور کرتے ہیں لیکن کتنے صاحبِ علم ہیں جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہیں یعنی ہر کوئی صاحبِ علم اپنے اپنے مفسر کی تشریح کے ساتھ قرآنِ پاک کا مطالعہ کرتا ہے۔ براہِ راست خدا کے کلام سے فیض حاصل کرنے کا کبھی کوئی سوچ ہی نہیں سکتا ارے بھئی جتنا سمجھ آتا ہے اتنا عمل کرو اور دوسروں کو سمجھاؤ۔ کیونکہ نجات بلاشبہ عملِ صالح پر ہے نہ کہ بحثوں میں۔

• ول کا اثر، ماحول کسی بھی انسان کے بگاڑنے میں کافی حد تک دخیل ہے علماء کی آپس میں تکراریں رنگ لائیں۔

س : حرمین شریفین کی زیارت کا شرف حاصل ہوا؟

Marfat.com

ج : نہیں بھائی میں اب تک اس شرف سے محروم ہوں اللہ تعالیٰ اس کے اسباب فراہم کرے (آمین)۔

س : نعت خواں اور علماء کا معاوضہ طے کرنے کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟

ج : بھائی اس کا میں کیا جواب دوں ہر انسان کا اپنا ایک ضمیر ہوتا ہے وہ اسے صحیح و غلط کی تمیز دیتا رہتا ہے لیکن جس قوم کا ضمیر مر جائے اس قوم کے ہر فرد کو غلط بات صحیح اور صحیح بات غلط محسوس ہوتی ہے یہ چند آیات حاضر ہیں شائد آپ اپنے سوال کا جواب پا سکیں۔

''جو لوگ خدا کے اقراروں اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ان سے خدا نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ اُن کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا''۔ (آلِ عمران، ۷۷)

جب ہم ہر وقت دین کے معاملے میں کچھ نہ کچھ بولتے رہیں گے تو ان میں بہت سی باتیں غیر حقیقی اور غلط بھی کرتے جائیں گے اور ایسا ہوتا ہے اور جو غلط بولیں گے اس کا نہ صرف ہمیں (نعوذ باللہ) عذاب ہوگا بلکہ اس غلط بولنے پر جو لوگ ایمان لائیں گے اورر جو عمل کریں گے اس کا بھی (نعوذ باللہ) ہمیں عذاب ہوگا لوگوں کو گمراہ کرنے کا۔

اللہ تعالیٰ ہماری زبان پر اپنی حمد وثنا کے الفاظ سجانے کی توفیق دے۔ یعنی سچ بات کہنے کی توفیق دے۔ آمین۔ یہ چند آیات دیکھیے۔

اور جو کتاب میں نے نازل کی ہے اس پر ایمان لاؤ۔ (البقرہ ۲۔۴۱)

یہ خدا کی آیتوں کے عوض تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے ہیں اور لوگوں کو خدا کے رستے سے روکتے ہیں کچھ شک نہیں کہ یہ جو کام کرتے ہیں برے ہیں۔ (التوبہ ۹) مزید

Marfat.com

دیکھیے۔(البقرہ ۹،۸،۷۷)

(آلِ عمران ۱۸۷) امید ہے آپ کو آپ کے سوال کا جواب مل گیا ہوگا لیجیے چند آیات اور ملاحظہ فرمایئے گا۔

اور بہت سے لوگ بے سوچے سمجھے اپنے نفس کی خواہشوں سے لوگوں کو بہکا رہے ہیں(الانعام ۱۱۹) تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ بھی پورے کے پورے اٹھائیں اور ان لوگوں کے بوجھ بھی جن کو یہ علم کے بغیر گمراہ کر رہے ہیں سنو! بہت بڑا بوجھ یہ اٹھا رہے ہیں(النحل ۲۵) دیکھیے عزیز من آپ ان لوگوں میں شامل نہ ہونا جن کے لیے کہا گیا ہے۔کہنے لگے ہمیں خواہ نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لیے یکساں ہے۔(الشعراء ۱۳۷) دعا ہے کہ اللہ غفورالرحیم ہمیں ان لوگوں میں شامل ہونے کی صلاحیت بخشے جن کے متعلق فرمایا گیا۔ ہماری آیات پر تو بس وہ لوگ ایمان لائے ہیں جنہیں جب ان آیات سے نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔(السجدہ ۱۵)۔آمین۔

س : مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصنیفات؟

ج : مطبوعہ تصنیفات کی تفصیل ''اسامہ اور امریکہ'' کے آخر میں ملاحظہ فرمایئے گا۔
جو طبع ہی نہیں ہوئیں ان کا کیا ذکر ویسے کافی نظمیں غیر مطبوعہ پڑی ہیں۔

س : جہانِ حمد کے ذریعے کوئی پیغام دینا چاہیں گی؟

ج : میرا پیغام تمام قارئین کے لیے بس یہی ہے کہ ہم اپنی پہچان کریں اور ہم صرف ایک انسان کی حیثیت سے بھی زندگی گزارنا چاہیں تو پھر ہمیں اپنا ہر کام اپنے ضمیر کی مرضی کے تابع ہوکر کرنا چاہیے اور ضمیر کی دولت ہر انسان کے پاس ہے اور ضمیر مثبت سوچوں کا حامل ہوتا ہے اور اگر ہمیں اپنا تعلق اسلام کے ساتھ وابستہ رکھنا ہے، اللہ اس کے

Marfat.com

رسول اس کے قرآن سے وفاداری نبھانا چاہتے ہیں،اور دنیا اور آخرت میں کامیاب و کامران ہونا چاہتے ہیں تو انفرادی و اجتماعی طور پر سب سے پہلے اسلام کے سب سے پہلے اور سب سے بڑے منبع رشد و ہدایت قرآنِ حکیم کے معیار پر اپنے عقائد اپنے نظریات اپنی سوچوں اپنے اعمال اور اپنی خواہشات کو ڈھالنا ہوگا۔جیسا کہ ابتدائے اسلام کے زمانے کے مسلمانوں کا طرزِ عمل تھا اور اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو الہامی کتاب رکھنے کے باوجود کتاب الٰہی چھوڑنے کے جرم میں ایک امت کا وہی حشر ہونا چاہیے جو اس وقت من حیث القوم اہلِ قرآن کا ہو رہا ہے جو کہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احساسِ ذلت دے تاکہ اس سے نکلنے کا ہم کوئی حل سوچ سکیں۔اور بلاشبہ اس کا واحد حل اپنے اعمال کی اصلاح کرنا ہے ہر ایک نے انفرادی طور پر کیونکہ ہر ایک نے اپنے اپنے عمل کا(نعوذ باللہ)عذاب یا ثواب لینا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اچھائی برائی کی پہچان دیکر صحیح راستہ اختیار کرنے کی توفیق دے۔آمین۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

خطیبؔ گلشن آبادی

نام : غلام ربانی
قلمی نام : خطیبؔ گلشن آبادی
ولادت : ۱۹۱۵ء ہندوستان
پتا : بوہرہ باکھل جاورہ ضلع رتلام
(ایم۔پی) فون:۔ ۲۳۰۴۵۷

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد : محامدِ باری تعالیٰ
اشاعت : ۲۰۰۳ء
قیمت : ۷۵ روپے
ناشر : بوہرہ باکھل جاورہ ضلع رتلام
(ایم۔پی) فون:۔ ۲۳۰۴۵۷

Marfat.com

محامدِ باری تعالیٰ

(مجموعہ حمد)

غلام ربانی خطیب گلشن آبادی ۱۹۱۵ء کو ہندوستان میں پیدا ہوئے پہلا مجموعہ کلام ''قطرہ قطرہ خون'' ۱۹۹۲ء۔دوسرا مجموعہ کلام ''مشاہدہ'' ۲۰۰۱ء۔''نذرانہ'' ۲۰۰۲ء۔ (حمد، نعت، منقبت، اور سلام) محامدِ باری تعالیٰ (مجموعہ حمد) ۲۰۰۳ء کو بوہرہ باکھل جاوَرہ ضلع رتلام سے شائع ہوا۔اظہارِ تشکر کے طور پر خطیب گلشن آبادی لکھتے ہیں۔ الحمدللہ، مجموعہ حمد۔حمدومناجات ''محامدِ باری تعالیٰ'' کتاب کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔میں ان قارئین کا بھی پیشگی شکریہ ادا کرتا ہوں جو ''محامدِ باری تعالیٰ'' کے مطالع کے بعد اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔''محامدِ باری تعالیٰ پر ایک نظر'' یہ عنوان ہے اس کتاب کے پیش لفظ کا یہ پیش لفظ تحریر کیا ہے پروفیسر آفاق حسین صدیقی لکھتے ہیں کہ حضرت خطیب گلشن آبادی کو زبان و بیان پر استادانہ ملکہ حاصل ہے۔وہ زبان کے ماہر اور الفاظ کے رمز شناس ہیں۔

قادر الکلام شاعر خطیب گلشن آبادی کا ایک خوبصورت قطعہ ملاحظہ فرمائیں ؎

یہ آسماں ہے گنبد ایوان کائنات
فرشِ زمین جامِ جم دیوانِ کائنات
کون و مکاں ہیں اس کے ہی زیر نگیں خطیب
صرف اک خدائے پاک ہے سلطان کائنات

Marfat.com

سلطان کائنات کی حمد وثنا کا حق نہ تو کوئی ادا کر سکا ہے اور نہ قیامت تک کوئی ادا کر سکے گا۔

اپنے ہی نفس پہ وہ ظلم و ستم کرتا ہے
صدقِ دل سے نہ کرے جو کہ اطاعت تیری
وہ جو جھکتا ہے فقط خانہ پُری کی خاطر
اس نے سمجھا ہی نہیں کیا ہے عبادت تیری

خطیب گلشن آبادی کے اس قطعہ کو اس تناظر میں دیکھیے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

(علامہ اقبال)

ایک سجدہ کی اہمیت کو سمجھنے والے کوئی معمولی انسان نہیں ہوتے ہیں ایسے ہی عظیم انسانوں کی ترجمانی کرتے ہوئے خطیب صاحب فرماتے ہیں ۔

رکھتا ہوں میں ہر وقت تری حمد وثنا یاد
ہے یاد فقط تری ربِ علیٰ یاد
تو مالک و مختار ہے مرا میرے اللہ
اب کون ہے جس کو کروں میں تیرے سوا یاد

اس فکر کو آگے بڑھاتے ہوئے خطیب صاحب فرماتے ہیں ۔

میری عبادت ہے فقط تیری صفت حمد وثنا
معبودِ برحق زندگی کا ہے یہی اک مدعا

Marfat.com

مسجود ہے معبود ہے مالک ہے تو کونین کا
خلاق تو رزّاق تو ستار تو ربُّ العُلےٰ

خطیب صاحب مسلمانوں، بالخصوص شعراء کرام، اہلِ قلم، صاحبان سے درخواست گذار ہیں۔

ہر صفت پر تبصرہ حمدوثنا کا تذکرہ
کیجیے جتنا بھی ہو اپنے خدا کا تذکرہ
اپنے رازق کو نہ بھولیں جھولیاں بھرتے رہیں
مان کر احساں، کریں جو دو سخا کا تذکرہ

خطیب گلشن آبادی کے چند خوبصورت قطعات دیکھیے۔

جدھر دیکھتا ہوں مقابل وہی ہے
جہاں جا رہا ہوں میں منزل وہی ہے
میرا ناخدا بس خدائے جہاں ہے
سفینہ وہی میرا ساحل وہی ہے

☆

اللہ پُر کمال ہے اللہ ہے جمیل
اللہ رزق دیتا ہے اللہ ہے کفیل
اپنے وجود پر بھی ذرا ڈالیے نظر
صنعت تو خود بھی صانع عالم کی ہے دلیل

☆

الحمد کہہ رہی ہے عبادت کے باب میں
پڑھ لیجیے صحیفۂ حق کے نصاب میں

Marfat.com

تخلیقِ جن و انس کا مقصد ہے بندگی
تفصیل دیکھ لیجیے اُمّ الکتاب میں
تیری عبادتیں ہیں مراد مقصد حیات
مانا کہ بندگی کے تو قابل نہیں ہوں میں
بندہ بھی ہوں میں ساتھ غم کائنات بھی
کچھ بھی ہو تیری یاد سے غافل نہیں ہوں میں

☆

خطیب گلشن آبادی ،کا مجموعہ حمد ''محامدِ باری تعالیٰ'' بلا شعبہ اُردو حمد یہ ادب میں گراں قدر اضافہ ہے۔خطیب صاحب نے اس قرض کو اتارنے کی بھرپور کوشش کی ہے جو ہر مسلمان پر فرض ہے بالخصوص شعراء و شاعرات کو اس جانب توجہ دینی ہوگی۔میں ''محامدِ باری تعالیٰ'' کی اشاعت کے پُرمسرت کے موقع پر بزرگ حمد گو حضرت خطیب گلشن آبادی کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی اس سعی کو قبول فرمائے۔آمین۔

☆☆☆☆☆

راقم برادرم شبیر احمد انصاری کا شکر گزار ہے کہ آپ نے مجموعۂ حمد ''محامد باری تعالیٰ'' کی فوٹو کاپی عنایت فرمائی۔اللہ رب العزت شبیر انصاری کو دونوں جہاں میں سرخرو فرمائے۔(آمین)

Marfat.com

نذرِ خطیبؔ گلشن آبادی

ہند سے حمد کا ایک تحفہ ملا
رب کی الفت سے معمور مہکا ہوا
عظمتِ خالق کُل کی تفسیر ہے
اک مرقع ہے یہ رب کی توصیف ہے
حمدِ ربُّ العُلا کا صحیفہ لئے
گلشن آباد سے اک خطیب آگیا
ہر نفس رحمتِ حق کا سایہ رہے
اور پائے جِلا تیری فکرِ رسا
دین و دنیا میں ہو کامراں شاد ماں
دل سے طاہر کے یہ آرہی ہے سدا

☆☆☆☆☆

Marfat.com

یونس ہویدا

نام : محمد یونس خاں
قلمی نام : یونس ہویدا
ولادت : ۱۹۳۰ء، غازی پور۔ ہندوستان
پتا : سی ۔۱۶۳، بلاک ٦۔فیڈرل بی ایریا، کراچی۔۷۵۹۵۰

☆☆☆☆☆

مجموعۂ حمد : ثنائے کبریا
اشاعت : ۲۰۰۴ء
قیمت : ۱۰۰ روپے
ناشر : جہانِ حمد پبلی کیشنز

Marfat.com

ثنائے کبریا

(مجموعہ حمد)

حمد اللہ کی تعریف ہے خدائے وحدہٗ لاشریک کی یکتائی و وحدانیت کا براہ راست اعلان ہے حمد عبادت بھی ہے اور شانِ عبادت بھی اور اہلِ ایماں کے نزدیک افضل ترین عبادت ہے۔

اللہ کے فضل و کرم سے اردو حمد یہ ادب میں ۸۰ء۔۹۰ء کی دہائی میں ایک انقلاب برپا ہوا دس بارہ برس کے عرصے میں اردو حمد پر اتنا کام ہوا ہے کہ جس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔

اللہ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے حمد پر پہلے کام کیوں نہیں ہوا؟ اور اب ہو رہا ہے، یقیناً پہلے بھی رب کی کوئی حکمت تھی اور آج بھی اس کی حکمت و رضا سے یہ کام آگے بڑھ رہا ہے۔ خالق کائنات کے کرم سے اردو حمد کے ارتقا میں ''جہانِ حمد'' کراچی اور بزمِ جہانِ حمد پاکستان کراچی بڑا اہم اور بے مثال کردار ادا کر رہے ہیں۔

جہانِ حمد کراچی اردو میں حمد کے موضوع پر اوّلین کتابی سلسلہ ہے جہانِ حمد کے ۱۳ شمارے شائع ہوکر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں بزمِ جہانِ حمد پاکستان کراچی کے تحت ۲۰۰۰ء سے طرحی حمدیہ مشاعرے تواتر سے منعقد ہو رہے ہیں۔ ابتدائی مشاعرے جہانِ حمد کے صفحات پر دیکھے جا سکتے ہیں ۲۰۰۱ء سے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرے مختلف مقامات پر منعقد

Marfat.com

کیئے جا رہے ہیں اللہ کا کرم ہے کہ آج اردو حمد کے ارتقاء کے حوالے سے ایک خوبصورت فضا قائم ہو چکی ہے۔آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ اردو کی چھ ساڑھے چھ سو برس کی تاریخ میں کل ۲۹ مجموعہ ہائے حمد شائع ہوئے ہیں۔ان مجموعوں میں تین مجموعہ ہائے حمد ایسے ہیں جو ۶۰ء کی دہائی سے پہلے شائع ہو چکے تھے۔بقیہ ۲۶ مجموعہ ہائے حمد ۱۹۸۰ء تا ۲۰۰۴ء شائع ہوئے اس حوالے سے کراچی شہر کو یہ سبقت حاصل ہے کہ یہاں سے ۱۵ مجموعہ ہائے حمد منظر عام پر آئے پندرہواں مجموعہ حمد ''ثنائے کبریا'' ہے جس کے مصنف کراچی کے معروف شاعر یونس ہویدا ہیں۔

''جہانِ حمد(سہ ماہی کراچی)'' اور بزمِ جہانِ حمد کے پر خلوص معاون ،میرے محسن ،محمد یونس خان ہویدا ۱۹۳۰ء میں محمد اقبال حسین خان کے گھر غازی پور(یوپی)میں پیدا ہوئے۔معاشیات میں بی اے کیا اورایل ایل بی کیا۔اس کے علاوہ معاشیات ، انگریزی اور اسلامیات میں اپنے مطالعہ کو جاری رکھا ہے۔

تین مجموعہ ہائے نعت بالترتیب ''جذبۂ محبت''۱۹۸۸ء''نوائے بے نوا'' ۱۹۹۳ء۔''مدحتِ رسولِ انام''۲۰۰۰ء میں شائع ہوکر پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔ان کے صاحبزادگان انتہائی لائق و فائق ہیں بڑے بیٹے زبیر احمد خان ۔منجھلے صاحبزادے عزیر احمد خاں اپنا ذاتی بزنس کرتے ہیں چھوٹے صاحبزادے ڈاکٹر عبید احمد خان کراچی یونیورسٹی میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں۔ہویدا صاحب کی اہلیہ اور صاحبزادی عائشہ شمس ،صوم و صلاۃ کی پابند خاتون ہیں ان کے داماد شمس الزماں خاں مرحوم۔یو۔اے ای کے معروف بینک میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے ۱۹۹۰ء میں انتقال ہوا۔ان کی نواسی نوید شمس ،جن کی شادی ۲۴ دسمبر ۲۰۰۳ء میں وقاص مرزا کے ہمراہ ہوئی اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہیں آپ کے نواسے ۔خرم شمس ،فیصل شمس، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور سب سے چھوٹے نواسے

Marfat.com

راحیل شمس ابھی اعلیٰ تعلیم کے لئے کوشاں ہیں۔ آپ کے پوتے سلمان احمد خاں، سعید احمد خاں اور پوتی حبیبہ زبیر، (حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ) اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ محمد یونس خان ہویدا نہ صرف ایک اچھے شاعر ہیں بلکہ وہ ایک باعمل مسلمان بھی ہیں خدمت خلق کا جذبہ تو ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ یونس ہویدا نثر نگار بھی ہیں برسوں پہلے ''ساغر'' کے لیے ایک مضمون ''فکرِ اقبال'' لکھا جسے اقبال اکیڈمی نے انٹرنیشنل فورم کے لیے منتخب کرلیا تھا۔ یونس ہویدا اپنی شاعری کی شروعات میں فانی بدایونی، غالب اور قمر جلالوی سے متاثر رہے۔

اسکاؤٹنگ کی تحریک سے برسوں منسلک رہے۔ ہویدا صاحب کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ بزمِ جہانِ حمد کا پہلا حمدیہ مشاعرہ آپ ہی کے دولت کدے پر منعقد ہوا۔ اس وقت سے آج تک ہویدا صاحب پابندی سے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعروں میں شرکت فرماتے ہیں اور اپنا طرحی حمدیہ کلام اپنے مخصوص ترنم میں سناتے ہیں۔ آج کل سفیر جہانِ حمد کی حیثیت سے ''جہانِ حمد'' کے فروغ کے لیے کوشاں رہتے ہیں بزمِ جہانِ حمد کے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعروں کے انعقاد میں بھی پیش پیش رہتے ہیں حمد کہنے کی جانب طبیعت حد درجہ مائل ہے اور اتنی حمدیں کہہ چکے ہیں کہ ایک مجموعۂ حمد ترتیب دیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے بھی یونس ہویدا صاحب سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اب آپ کا مجموعہ حمد شائع ہوجانا چاہیے۔ میری اس خواہش پر لبیک کہتے ہوئے جناب یونس ہویدا صاحب نے اپنے تمام حمدیہ کلام کو یکجا کیا۔ اس حمدیہ کلام کا نام ''ثنائے کبریا'' تجویز کیا گیا اللہ پاک کا فضل و کرم ہے کہ۔ مجموعۂ حمد ''ثنائے کبریا'' طباعت کے مراحل سے گزر کر آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ کی خدمت میں ہویدا صاحب کے حمدیہ کلام سے کچھ منتخب اشعار پیش کیے جاتے ہیں جو ہم نے مجموعہ حمد ''ثنائے کبریا'' سے منتخب کیے ہیں۔

Marfat.com

اللہ کو محبوب ہے اپنا وہی بندہ
جو بندہ رہا حمد و مناجات میں یکتا

جب ہویدا صاحب نے حمد و مناجات اور نعت کو اپنا وظیفہ بنالیا تو اللہ رب العزت نے بھی انہیں اپنے منتخب بندوں میں شامل کر لیا، یہی وجہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جہانِ حمد کی راہوں سے اب میری واپسی ناممکن ہے۔

یہ آرزو ہے دل کو ہمارے ضیا ملے
صدقے میں آنحضورؐ کے یارب شفا ملے
کیوں اب ہویدا جائے کہیں ڈھونڈنے اسے
ہر دم وہ اس کے قلب میں جلوہ نما ملے

یقیناً ہویدا صاحب نے قرآنی آیت "ونحن اقرب" کو سامنے رکھ کر یہ شعر کہا ہے اور خوب کہا ہے۔

میرے قلم نے سیکھ لئے رازِ حمد و نعت
اللہ جب لکھا تو قلم محترم ہوا
حمدِ خدا کے فن سے ہویدا کھلا نصیب
پایا سکون دور ہر اک رنج و غم ہوا

فرمانِ رب تعالیٰ ہے کہ بندہ جب میری جانب ایک قدم بڑھاتا ہے تو میں دس قدم اس کی طرف بڑھاتا ہوں اور جب کوئی شاعر صبح و مسا وظیفۂ حمد کرے تو پھر اس کا قلم محترم کیوں نہ ہو اور اس کی زبان میں اثر کیوں نہ ہو اور یقیناً اسے سکونِ قلب بھی حاصل

Marfat.com

ہوگا۔ چند اشعار اور ملاحظہ فرمائیں۔

زمیں مہکائی تو نے خوشنما پھولوں کی خوشبو سے
سجائی اپنی قدرت سے فلک پر کہکشاں تو نے
عطاؤں کا تری کیوں کر ادا ہو شکر یہ یاربّ
زمیں دی ہم کو رہنے کے لیے جنّت نشاں تو نے
کیا روشن ہماری فکر کو برقِ تجلّیٰ سے
شعورِ حمد بخشا دے دیا سوزِ بیاں تو نے

شعورِ حمد اور سوزِ بیاں قسمت والوں کو ہی میسّر آتا ہے یونس ہویدا صاحب خوش بخت انسان ہیں کہ انہیں اللہ رب العزت نے ان نعمتوں سے نوازا ہے۔

مجھے امید ہے کہ مجموعہ حمد ''ثنائے کبریا'' کو علمی اور ادبی حلقوں میں پذیرائی حاصل ہوگی۔ اس موقعہ پر میں محمد یونس خان ہویدا صاحب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں جہانِ حمد کی فضاؤں میں محوِ پرواز رکھے اور فروغِ حمد کے حوالے سے ''جہانِ حمد'' اور بزمِ جہانِ حمد پاکستان کی تحریکوں کو تیز تر کرنے کے لیے انہیں بھر پور صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آخر میں یونس ہویدا کے چند ایسے اشعار پیش کرکے رخصت کی اجازت چاہوں گا جن میں بیساختگی نمایاں ہے۔

وہی کافی ، وہی شافی ولے انشائیہ کیا ہے
ہمیں تو حمد کہنی ہے ردیف و قافیہ کیا ہے

☆

Marfat.com

رحمت نہ ہو خدا کی تو اس کارِ زار میں
تشنہ لبوں کو بادۂ کوثر پلائے کون

☆

گرداب میں ہے کشتی اللہ سہارا دے
رحمت کی نظر کر کے ساحل پہ تو پہنچا دے
شیطاں سے بچا ہم کو اور بخش رضا اپنی
ایماں کی حرارت دے جو قلب کو گرما دے

☆

حسنِ عمل کے واسطے توفیق گر ملے
تا عمر تیری حمد لکھوں وہ ہنر ملے
اے ربِ ذوالجلال تمنا ہے اب یہی
شہرِ حرم نہ چھوڑوں اقامہ اگر ملے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ یونس ہوؔیدا

ہے ثنائے خدا اصل میں بندگی
ہے ثنائے خدا
یہ کتابِ حسیں
ایک اعزاز ہے
نور کا ہے دیا
ہو، ہوؔیدا پہ بے حد کرم
اے خدا اے خدا
ان کی اولاد بھی شاد و خرم رہے
اور شریکِ سفر
بھی رہے شاد ماں
خاتمہ ان کا حق پہ ہو اے کبریا
ہے ہوؔیدا کو طاہر کی بس یہ دعا

☆☆☆☆☆

Marfat.com

یونس ہویدا سے گفتگو

س : اردو میں حمد بہت کم لکھی گئی ہے وجہ کیا ہے؟

ج : ہاں یہ ایک حقیقت ہے کہ حمد کم لکھی گئی ہے۔ کیوں کہ حمد لکھنا کچھ آسان نہیں اس لیے کہ کچھ نازکی ہے۔ جس کی حمد و ثنا ہم کرتے ہیں وہ ہمارا خالق ہے۔ اسی نے یہ خوبصورت زندگی عطا کی اور کھانے کو نعمتیں عطا کیں۔ شعرائے کرام کچھ حد تک خوف زدہ ہوتے ہیں کہ کہیں نافرمانی نہ ہو جائے۔ پھر بھی ہم اس بات پر قطعی یقین نہیں رکھتے کہ شعرائے کرام حمد نہیں کہہ سکتے۔ تھوڑی سی جستجو اور دلجمعی سے حمد کہہ سکتے ہیں اور خوب تر کہہ سکتے ہیں۔

س : آپ کا مجموعہ حمد ''ثنائے کبریا'' حال ہی میں جہانِ حمد پبلی کیشنز نے شائع کیا ہے حمد کی جانب رغبت اور محرکات کے بارے میں کچھ عرض کریں۔

ج : طاہر صاحب نے بڑا اچھا سوال کیا ہے۔ جواب دینے سے پہلے ہی میں خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ حمد یہ اشعار تو گذشتہ دو دہائی سے لکھ رہا ہوں مگر کم کم۔ دوسرے یہ کہ ہمارے حمد یہ اشعار تصوف کے رنگ میں اٹے ہوئے ہوتے تھے۔ مثلاً

نکالا ہے گھر سے بڑا ہی کرم ہے
بہر حال دنیا بھی رشکِ ارم ہے
کہیں چاندنی ہے کہیں چاند تارے
کہیں بزمِ یاراں میں رقصِ صنم ہے

Marfat.com

۲۰۰۲ء میں آپ سے ملاقات رہی۔آپ نے بزمِ جہانِ حمد میں شرکت کی دعوت دی جسے ہم نے قبول کیا۔صاف ستھرے ماحول میں اچھے اچھے حمدیہ اشعار سننے کو ملے اور ہم نے بھی یہی وتیرہ اختیار کیا۔

نتیجتاً مجموعہ حمد ''ثنائے کبریا'' اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شائع ہوا۔

س : حمد کہنے کے لیے ایک شاعر کو کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

ج : حمد دلجمعی سے پاکیزہ خیالات کو سامنے رکھتے ہوئے کہیے۔تھوڑی ہی دیر میں آپ لطف محسوس کریں گے۔خالقِ کائنات کا خوف دل میں رکھیے ۔اشعار عجز اور خاکساری کے حدود سے باہر نہیں جاسکتے۔قرآنی آیتوں اور حدیثوں کی رہنمائی حاصل ہو جائے تو سونے پر سہاگہ۔

س : آپ نے حمد گوئی کا آغاز کب کیا؟ پہلا حمدیہ شعر تحریر کیجئے؟

ج : میں نے نعت گوئی کے ساتھ ساتھ حمد گوئی بھی شروع کردی مگر کم کم غالباً یہ ۱۹۷۴ء تھا۔ان دنوں غزل بھی کہتا تھا مگر تصوف کے پردے میں۔پہلا حمدیہ شعر ملاحظہ فرمائیں۔

یارب ہم پہ رحمت تیری
یارب ہم پہ شفقت تیری
جلوے تیرے یارب دیکھوں
آئے لب پر مدحت تیری

س : فروغِ حمد کے لیے کوئی تجویز دینا پسند فرمائیں گے؟

ج : مندرجہ ذیل طریقے اختیار کریں تو بہتر ہوگا۔

Marfat.com

1 حمد سے منسوب رسالہ ''جہانِ حمد'' اور ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' باقاعدگی سے نکالتے رہیں۔

2 بزمِ جہانِ حمد پاکستان کے زیرِ اہتمام جو ماہنامہ طرحی حمدیہ مشاعرے منعقد ہورہے ہیں اور الحمد للہ اس سلسلہ کے پچیس طرحی مشاعرے منعقد ہوچکے ہیں۔ یہ سلسلہ بھی جاری و ساری رہنا چاہیے۔

3 سرکار کے ذریعہ فروغِ حمد کا کام ہوتو سبحان اللہ۔

4 حمد کا دامن وسیع رکھیں تو بہتر ہے۔ اسطرح لوگوں کو متوجہ رکھ سکتے ہیں۔

5 کچھ شعرائے کرام مستقل ممبر بن جائیں تو اور بہتر ہے۔

6 شعرائے کرام اگر لگاتار بارہ حمدیہ مشاعروں میں شرکت فرمالیں تو انہیں بزمِ جہانِ حمد کی طرف سے تعارفی سند اور شیلڈ کارڈ دی جائے تو حوصلہ افزائی ہوگی۔

7 عید ملن (عید سعید) کا سال میں ایک بار اہتمام کیا جائے۔ چونکہ یہ اسپیشل اجتماع ہوگا لہٰذا شعرائے کرام غیر طرحی حمد پڑھ سکتے ہیں۔

س : حمد و نعت میں کیا فرق محسوس کرتے ہیں؟

ج : حمد و نعت میں غلو لائقِ تحسین عمل نہیں۔

حمد: خالق دو عالم کی توصیف ہے۔ اشعار اسی مناسبت سے کہے جاتے ہیں اللہ کی بزرگی اور برتری کا شعر کہتے وقت دھیان رکھنا چاہئے۔

نعت: حبیب خدا کی توصیف ہے۔ اسی مناسبت سے نعت گوئی ہونی چاہئے۔ نعت گوئی کا عمل غلو کی حدود میں داخل نہ ہونے پائے۔

حمد و نعت میں غلو: داخل نہ ہو تو حُسنِ عمل ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ کا مرتبہ بلند تر ہے بقیہ ہم سب بشر ہیں اور حبیب خدا خیر البشر ہیں۔ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔

Marfat.com

س : حمدِ باری تعالیٰ کے فیوض و برکات بیان کریں؟

ج : حمد باری تعالیٰ کے فیوض و برکات بے انتہا ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ کی توصیف ایک افضل عبادت ہے۔اللہ کی حمد کرنے والا دنیا اور آخرت میں دونوں جگہ سرخرو ہوتا ہے۔جس جگہ حمد کی بزم منعقد ہوتی ہے وہاں فرشتے آتے ہیں۔بڑی برکت ہوتی ہے اپنے خالق کی حمد کریں اور حمد لکھیں یہ بڑی بات ہے۔اسطرح آپ بے حد ثواب حاصل کرتے ہیں۔حمد کے فیوض و برکات آپ تک اور محلہ داروں تک پہنچتے ہیں۔ کہا گیا ہے خالق کی حمد جتنی بھی کریں کم ہے۔حمد باوضو ہو کر جائے نماز پر بیٹھ کر کریں تو اور اچھی بات ہے۔دل اور دماغ کو پارسائی ملتی ہے۔

دنیا کی ہر شے اللہ کی عبادت کررہی ہے ۔ چڑیوں کا چہچہانا بھی عبادت ہے۔

س : حمد و نعت پڑھنے ۔حمد یہ نعتیہ مشاعرہ پڑھنے اور مذہبی تقاریر کے لئے چند علمائے کرام چند شعرائے کرام، چند نعت خواں حضرات پروگرام میں شرکت کے لیے رقم طے کرتے ہیں۔اُجرت لینے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔آپ کی رائے کیا ہے۔

ج : اجرت طلب کی جائے تو یہ عمل تحسین اور داد حاصل نہیں کرسکتا۔ہاں گھر سے مشاعرہ گاہ تک پہنچنے کا منتظمین کی طرف سے انتظام ہوجائے یا کرایہ کی رقم دی جائے تو ہماری نظر میں کوئی مضایقہ نہیں ۔ ہر عالم یا ہر نعت خواں اس پوزیشن میں نہیں ہوتا کہ وہ خرچہ برداشت کرے بعض شعرائے کرام، نعت خواں حضرات اور علمائے عظام ،تنگ دست ہوتے ہیں وہ بغیر کنوینس کے مشاعرہ گاہ تک کیسے پہنچ سکتے ہیں یا جلسہ گاہ ان میں بہت سے بزرگ کمزور جسمانی صحت کے مالک ہوتے ہیں وہ مسافت کیونکر طے کرسکتے ہیں۔

Marfat.com

س : بزم جہانِ حمد اور رسالہ جہان حمد کے بارے میں آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

ج : بزم جہانِ حمد ایک ادارہ ہے جس کے روح رواں اور چیئر مین طاہر سلطانی صاحب ہیں۔ بڑی محنت اور کاوشوں سے بزم کو قائم اور دائم رکھا ہے۔ بزم کی خدمات بہت ہیں۔

جہانِ حمد ادبی رسالہ ہے۔ جو طاہر سلطانی صاحب کی زیرِ ادارت باقاعدگی سے ہر تین ماہ بعد شائع ہوتا ہے۔ یہ مجلّہ اپنی نوعیت کی اوّلین کوشش ہے یہ ہمارے ملک وقوم کے لئے فخر کا مقام ہے۔

س : ملک سے رشوت کے خاتمے کے طریقے کیا ہو سکتے ہیں؟

ج : رشوت اور سود تو قطعی حرام ہیں۔ رشوت لینے والے اہلکار عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے یہ بدقسمتی ہے کہ قوم رشوت کی لعنت کا شکار ہے۔ اس قبیح فعل کے روکنے کے طریقے بہت ہیں۔

1 ایک آدمی اپنا احتساب خود کرے۔

2 خدا کا خوف دل میں رکھے۔

3 قبیح عمل کرنے والا شخص ملک وقوم کا وفادار نہیں ہو سکتا۔

4 علمائے کرام اور بزرگانِ دین لوگوں کو بتائیں۔ رشوت لینے کا عمل قبیح ہے دنیا میں بدنامی اور آخرت تباہ ہوتی ہے۔

5 ملک کی معیشت میں ترقی وترویج کے راستے پیدا کئے جائیں۔ لوگوں کی آمدنی میں اضافہ ہو اور وہ غیر ضروری عمل کی طرف رجوع نہ کریں۔

Marfat.com

س : الحمد للہ ماہنامہ ارمغانِ حمد کا اُجرا فروری ۲۰۰۴ میں ہو چکا ہے؟
اس کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں؟

ج : یہ میرے لیے انتہائی خوش آئند بات ہے اس سلسلے میں میری آپ سے گذارش ہے اعزازی کاپیوں پر پابندی لگائیں۔ میں اہلِ علم و اہلِ قلم سے درخواست گذار ہوں کہ ''ارمغانِ حمد'' خرید کر پڑھیں۔ اسطرح ہم لوگ فروغِ حمد کی تحریک میں شامل ہوسکیں گے۔ ارمغانِ حمد اپنی ارتقائی منزلیں بھی بحسن و خوبی طے کرتا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

مشکور حسین یاد

نام	:	مشکور حسین
قلمی نام	:	مشکور یاد
ولادت	:	۱۹۲۴ء تقریباً
رہائش	:	لاہور

..........☆☆☆☆☆..........

مجموعہ حمد	:	اِاَّ ھو
اشاعت	:	۲۰۰۴ء
صفحات	:	۱۹۶
قیمت	:	۱۵۰ روپے
ناشر	:	المعراج کمپنی لاہور

Marfat.com

اِلَّا ھُوْ

(مجموعہ حمد)

میرے دوست سلیم اللہ جندران پنجاب سے میرے غریب خانے پر تشریف لائے۔ بڑے پیارے انسان ہیں۔انگریزی حمد و نعت پر کام کر رہے ہیں اور خوب کر رہے ہیں۔ ہماری گفتگو کا موضوع ہمیشہ حمد و نعت ہی ہوتا ہے۔دوران گفتگو سلیم نے بتایا کہ لاہور سے مشکور حسین یاد کا مجموعہ حمد ''الا ھو'' شائع ہوا ہے۔راقم نے ''الا ھو'' کے ناشر کو خط لکھ کر بذریعہ وی پی یہ مجموعہ منگوالیا۔ناشر کی معرفت ایک خط مع سوالنامہ اور ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' جناب مشکور حسین یاد کو ارسال کیا۔حمد یہ مجموعہ ''الا ھو'' تو موصول ہوگیا مگر مشکور صاحب کا جواب نہیں ملا۔اللہ جانے خط انہیں ملا یا نہیں، ہماری کوشش تو یہی تھی کہ مشکور صاحب کا انٹرویو بھی شامل ہو۔ہمیں مشکور صاحب کا انٹرویو شامل نہ ہونے کا افسوس ہے۔

خیر چھوڑیے ان باتوں کو، یاد صاحب کے مجموعہ حمد کے بارے میں کچھ گفتگو ہو جائے ۔موعہ حمد ''الا ھو'' ۱۹۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ دیباچہ تحریر کیا ہے مشکور حسین یاد نے جبکہ ''سب تعریف اللہ کے لیے ہے'' کے عنوان کے تحت فرحانہ جمال کا مضمون شامل ہے۔ ۸۵ر حمدوں پر مشتمل یہ مجموعہ اردو حمد یہ ادب میں عمدہ اضافہ ہے۔ہر حمد کا عنوان قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیت کو بنایا گیا ہے۔مشکور صاحب کا یہ انداز منفرد و اثر انگیز ہے۔

Marfat.com

میں ذاتی طور پر مشکور یاد سے واقف نہیں ہوں لیکن ان کی حمدیہ شاعری کے مطالعہ سے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک قادرالکلام شاعر ہیں۔ان کی حمدیہ شاعری فکر انگیز اور متاثر کن ہے اور کیوں نہ ہو کہ ایک اہل علم شاعر نے قرآن پاک کی آیات کو حمد نگاری کا موضوع بنایا ہے۔ میں اس عمدہ کاوش پر مشکور یاد کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

نمونۂ کلام ملاحظہ ہو

صبح کا وقت ہو یا تاروں بھری رات کا وقت
کون سا وقت نہیں تجھ سے ملاقات کا وقت
نام لے کر ترا جب چاہیں دکھائیں ہمّت
ناقصوں کے لیے ہر وقت کمالات کا وقت
جیسے میں ارض و سماوات کا ہوں مژدۂ صبح
مجھ پہ یوں کھلتا ہے یاد ارض و سماوات کا وقت

☆

ہے تیری ذاتِ والا نمو ایک بے شمار
گنتی میں جو نہ آئے وہ تو ایک بے شمار
مشکور اس کے ذکر سے ملتی ہے ہر شفا
سب زخم کر رہا ہے رفو ایک بے شمار

☆

Marfat.com

سدا بہار ترے التفات کا موسم
صداقتوں سے بھری کائنات کا موسم
ہر ایک لمحہ تری یاد سے فروزاں ہے
سراپا حمد ہے یہ مشکلات کا موسم

ہم جو سفر پہ حمد کے نکلے آبِ حیات ملا
قدم قدم پہ سارے رستے آبِ حیات ملا
جب بھی تیرے نام کی ہم نے کوئی جوت جگائی
سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے آبِ حیات ملا

☆

حکم تیرا ہے خلق بھی تیری
ہے شہنشاہی واقعی تیری
چپ جلاتی ہے اپنے سارے چراغ
بات ہوتی ہے ہر گھڑی تیری
ذائقوں سے کوئی ذرا پوچھے
کتنی رحمت ہے رب بھری تیری
چاند تاروں کے سنگِ میل ترے
کہکشاؤں کی ہر گلی تیری

☆

Marfat.com

ہر لمحہ ہے وصال کا لمحہ
تیرے قرب جمال کا لمحہ
جانِ دوام ہے حال کا لمحہ
تیرے عز و جلال کا لمحہ
دونوں جہاں کی جھولیاں بھر دے
ایسا ملا ہے سوال کا لمحہ

☆

آنکھوں میں نور بن کر دل میں اتر رہے ہو
اک مشتِ خاک جاں کو جلوؤں سے بھر رہے ہو
ہم ہر نفس تمہارا یوں نام لے رہے ہیں
ہر سانس میں سے جیسے ہو کر گذر رہے ہو

☆

ہر شے نمو پذیر ہے حکمت کے سائے میں
سارا جہان ہے تری قدرت کے سائے میں
کیونکر ادا ہو شکر کہ اپنی ہر ایک بات
تجھ تک پہنچ رہی ہے بلاغت کے سائے میں
تیرا تو کیا نہیں تری مخلوق کا جواب
ہر ایک شے ہے اپنی ہی ندرت کے سائے میں

Marfat.com

ہے تیرا ذکر ایسا پیمانہ برکتوں کا
آتا ہے ساتھ جس کے میخانہ برکتوں کا
ہر سانس پر لیا ہے ہم نے جو نام تیرا
ہر سانس میں پیا ہے میخانہ برکتوں کا

☆

جو تری نگاہوں کی پرستشوں میں رہتے ہیں
وہ بھی کس قدر پیاری بندشوں میں رہتے ہیں
ترے ذکر کا بادہ سانس سانس آمادہ
جسم و جاں کے پیمانے گردشوں میں رہتے ہیں
ہے شباب دو عالم تیرے ذکر سے قائم
وقت کے تمام اعضا ورزشوں میں رہتے ہیں

☆

ہر اک بلندی حرف ثنا سے بات کرو
دعا کے عرش پہ تم ہو خدا سے بات کرو
ابھی تلاش کے ہوتے ہیں طے مراحلِ شوق
ابھی ملے گا پتا لاپتا سے بات کرو
تمہیں بھی کچھ تو خبر ہو کہ یاد کیا ہو تم
درِ علوم پہ اپنی انا سے بات کرو

Marfat.com

اللہ کے کرم سے بہت بولنے لگے
مشکور تم تو ہم سے بہت بولنے لگے

ہاتھ آیا ہے بہانۂ حمد وثنا بھی خوب
یکتا و محترم سے بہت بولنے لگے

چپ رہنا بھی تو حمد کے آداب میں سے ہے
یہ کیا کہ ایک دم سے بہت بولنے لگے

......☆......

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں میری دعا ہے کہ ''اِلّا ھو'' کے خالق مشکور حسین یاد کی اس سعی کو قبول فرما کر مشکور حسین یاد کی مغفرت کا ذریعہ بنا دے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

(نوٹ) مجموعہ حمد ''اِلّا ھو'' لاہور سے ہمارے کرم فرما جناب رانا ناہر صاحب نے تحفۃً بھجوایا۔
راقم محترم رانا صاحب کے اس تعاون پر ان کا ممنون و مشکور ہے۔
اللہ تبارک تعالیٰ رانا ناہر کے درجات بلند فرمائے۔

Marfat.com

نذرِ مشکور حسین یاؔد

مشکور یاؔد آپ کی جدّت پسند ہے
شعروں میں آپ کے جو ہے ندرت پسند ہے
نعرہ جو ''الاھوؔ'' کا لگایا ہے آپ نے
نعرہ یہی تو یاؔد حقیقت پسند ہے
قرآن کی آیتوں کو جو موضوع بنالیا
مشکور آپ کی یہ عقیدت پسند ہے
ہر شعر میں تمہارے بلاغت رچی بسی
طاہؔر کو آپ کی یہ بلاغت پسند ہے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

صبا اکبرآبادی

نام	:	خواجہ امیر احمد
قلمی نام	:	صبا اکبرآبادی
ولادت	:	۱۹۰۸ء۔ اکبرآباد (آگرہ)
وفات	:	۳۰ / اکتوبر ۱۹۹۱ء کراچی

..........☆☆☆☆☆..........

مجموعہ حمد	:	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اشاعت	:	زیرِ طباعت
صفحات	:	۱۱۲
قیمت	:	۱۵۰ روپے
ناشر	:	جہانِ حمد پبلی کیشنز

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مجموعۂ حمد)

صبر و قناعت پسندی اور شکر گزاری بڑی عظیم نعمتیں ہیں یہ تینوں نعمتیں مسلمان کو پختگی بخشتی ہیں، نیز شکر گزاری، احسان مندی اور ایثار کا جذبہ اجاگر ہوتا ہے۔
جو قومیں اپنے محسنوں کو بھلا دیتی ہیں، پشیمانی اُن کا مقدر بن جاتی ہے، برِ صغیر انڈو پاک کے معروف وممتاز قادرالکلام شاعر صبا اکبر آبادی کسی تعارف کے محتاج نہیں دنیا میں جہاں جہاں اُردو زبان بولی، سمجھی، پڑھی اور لکھی جاتی ہے وہاں وہاں صبا اکبر آبادی کا چرچا ہے۔
صبا اکبر آبادی کا ادبی کام کھلی کتاب کی طرح اہل علم وقلم کے سامنے ہے۔
صبا اکبر آبادی نے جس طرح اُردو ادب کی آبیاری کی ہے اس کی مثال ملنا مشکل ہے، صبا صاحب حمد ونعت، مرثیہ، غزل، نظم غرضیکہ ہر صنف میں عصر رواں کے شعراء میں مابہ الامتیاز مقام و مرتبے کے مالک تھے، کیوں نہ آپ کی خدمت میں افتخار الشعراء حضرت صبا اکبر آبادی کا شاعری کا ایک جائزہ بھی پیش کر دیا جائے۔
صبا اکبر آبادی کا اصل نام خواجہ محمد امیر، ۱۴ راگست ۱۹۰۸ء کو تاج محل کے شہر آگرہ اکبر آباد میں پیدا ہوئے۔ یہی وہ شہر ہے جس سے غالب، میر اور نظیر کا بھی تعلق ہے۔
بارہویں پشت میں خواجہ محمد امیر صبا اکبر آبادی کا سلسلۂ نسب تصوف کے ایک بہت بڑے نام حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی سے ملتا ہے، اور خاندانِ خواجگان کی روایات

Marfat.com

صبا صاحب کی شخصیت اور شاعری میں بھی واضح طور پر نظر آتی ہیں۔۱۹۱۸ء سے شاعری کا اغاز ہوالیکن مشاعروں میں شرکت ۱۹۱۹ء یعنی اپنی رحلت کے سال تک ۷۲ برس کا عرصہ صبا صاحب کا عرصۂ شاعری بنتا ہے۔

مشفق خواجہ صاحب کی تحقیق کے مطابق جدیداردو مرثیہ کے معمار کے طور پر صبا اکبرآبادی نے ۸۰ سے زیادہ مرثیے کہے۔جس میں سے زیادہ تر مرثیے ۶۰ اشعار یا ۱۲۰ بند سے زیادہ کہے تھے۔یہ ایک حیرت انگیز بات ہے کہ صبا صاحب نے اُردو مرثیہ کی تاریخ میں اپنا پہلا سفر ۱۹۳۶ء میں ۷۲ اشعار کے مختصر مرثیے بہ عنوان ''شکستِ یزید'' کولکھ کر کیا۔اور ۱۹۳۸ء میں یہ مرثیہ مجموعۂ ''ذکر وفکر'' میں شائع ہوا۔

۱۹۷۰ء تک ایک لاکھ ابیاتِ غزل لکھنے والے صبا اکبرآبادی کی غزلیات کے تین مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

''وراقِ گل''۔''چراغِ بہار''۔''ثبات''۔مرثیے کے مجموعے:۔''شہادت''۔''خوناب'' ''سر بلند''۔''دوام''۔''قرطاس الم''۔''سر بکف''۔

صبا اکبرآبادی نے غالب کے مکمل کلام کی تضمین ۱۹۳۸ء میں مکمل کرلی تھی جس پر مولانا حامد حسن قادری نے ۱۹۴۲ء میں شائع ہونے والی اپنی کتاب نقد ونظر میں اسے اردو کی سب سے اچھی تضمین قرار دیا تھا۔بقول ڈاکٹر اسلم فرخی کے صبا صاحب تضمین کے بادشاہ تھے۔

۱۴راگست ۱۹۰۸ء میں پیدا ہونے والے اس شاعر نے جدو جہد پاکستان میں عملی طور پر شرکت کی اور ۱۹۴۶ء میں منظومات کے دو مجموعے زمزمۂ پاکستان کے نام سے شائع ہوئے جن کا انتساب بانیٔ پاکستان حضرت قائد اعظم کے نام تھا۔قائم مقام ڈائریکٹر قائد اعظم اکیڈمی ممتاز شاعر خواجہ رضی حیدر کی تحقیق کے مطابق تحریکِ پاکستان کے حوالے سے صبا

Marfat.com

اکبر آبادی کی کتاب ''زمزمۂ پاکستان'' ادب کی پہلی کتاب ہے، جس کا انتساب قائد اعظم کے نام نامی سے ہوا۔

صبا اکبر آبادی نے عربی، فارسی، انگریزی، پر ماہرانہ قدرت رکھنے کے سبب سے بے شمار عربی قصائد کا منظوم اردو ترجمہ منتخب غزلیاتِ حافظ، اور حافظ کی تمام رباعیات کا اردو میں ترجمہ کیا۔ اس کے علاوہ طوطی ہند حضرت امیر خسرو کی تمام رباعیات فارسی کا اردو رباعی میں ترجمہ کرنے کے علاوہ غالب کی تمام فارسی رباعیات کا اردو رباعی میں ترجمہ ہم کلام، کے نام سے کیا جس پر ڈاکٹر جمیل جالبی اور پروفیسر مجنوں گورکھپوری نے کہا کہ اگر غالب بھی اپنی رباعیات کا اردو ترجمہ کرتے تو ایسا ہی کرتے۔

صبا اکبر آبادی نے اس کے علاوہ حکیم عمر خیام کے حوالے سے تقریباً ۱۲ سو رباعیات فارسی جمع کر کے تمام رباعیات کا اردو رباعی میں ترجمہ کیا جس میں سو سے زیادہ رباعیات ''دستِ زرفشاں'' کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔

بقول ذوالفقار علی بخاری :۔

''صبا صاحب نے جتنی اچھی شاعری کی ہے، لوگ تو اتنی اچھی باتیں بھی نہیں کر سکتے''۔

بقول جوش ملیح آبادی :۔

''صبا اکبر آبادی جتنے زود گو ہیں ان کا کلام بھی اتنا ہی عمدہ ہے''۔

بقول جمیل الدین عالی :۔

''صبا اکبر آبادی ہمہ گو، پر گو اور ایک انتہائی خوش گو شاعر ہیں''۔

بقول فیض صاحب :۔

''صبا صاحب کے کلام میں ہمیں وہ تمام خوبیاں ملتی ہیں جنہیں ہم اساتذہ ادب سے منسوب کرتے ہیں''۔

Marfat.com

اور بقول احمد ندیم قاسمی :-

''صبا اکبر آبادی کے ہاں شعر ایک مکمل حسن اور تکمیل کے انداز میں ظاہر ہوتا ہے'۔

قارئین محترم! حضرت صبا اکبر آبادی بیسویں صدی کے نہ صرف عظیم شاعر بلکہ ایک عظیم انسان بھی تھے۔صبا صاحب فرماتے ہیں کہ ؎

گدائی کر کے بابِ مصطفےٰ ﷺ پر
صبا دنیا سے مستغنی رہا ہوں

میرا ایمان ہے کہ جب اس دربارِ اقدس کی گدائی کا کاسہ ہاتھ میں لے لیا جائے تو رحمت وعظمت کے دروازے وا ہونے لگتے ہیں۔صبا اکبر آبادی پر اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم ﷺ کا کرمِ خاص تھا۔تب ہی تو انہوں نے حمد ونعت، مرثیہ اور دیگر اصناف میں اتنا زیادہ لکھا ہے اور اتنا ارفع و اعلیٰ لکھا ہے کہ مصروفیت کے اس دور میں حیران کن ہے۔اور حال ہی میں صبا صاحب کا مجموعۂ نعت ''دستِ دعا'' منصۂ شہود پر نمودار ہوا ہے جو دنیائے اردو نعت میں قابلِ قدر اضافہ ہے

یہاں مجھے استاد داغؔ کا ایک شعر یاد آرہا ہے جو انہوں نے مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا تھا ؎

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم
جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھادیے ہیں

Marfat.com

استاد داغ کا یہ شعر حضرت صبا اکبر آبادی پر بھی صادق آتا ہے کہ انھوں نے ہر صنف میں اپنی شاعری کا سکہ بٹھادیا۔استاد داغ اور مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کی روح سے اجازت کے ساتھ ایک شعر پیش کرنا چاہوں گا ۔

تم پر صبا ہمیشہ نازاں ادب رہے گا
ہر صنف میں ادب کے موتی لٹا دیے ہیں

ادب کے موتی لٹانے والے عظیم شاعر حضرت صبا اکبرآبادیؒ پر ادب کو بلاشبہ ناز رہے گا۔صبا اکبر آبادی کا مجموعہ حمد ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' طباعت کے مراحل میں ہے۔

یہ مجموعہ یقیناً اردو حمد یہ ادب میں شاندار اضافہ ہوگا۔

یہ نمونۂ کلام ہم نے کتاب کی ڈمی سے لیا ہے۔ملاحظہ کیجیے ۔

اے ساقی الطاف خو اللہ ہو اللہ ہو
لانا ذرا جام و سبو اللہ ہو اللہ ہو
لا بادۂ گلفام دے بھر بھر کے پیہم جام دے
پیاسا ہوں میں ساقی ہے تو اللہ ہو الہ ہو
ہر جام میں جلوہ ترا ہر قطرہ آئینہ ترا
ہے میکدے میں تو ہی تو اللہ ہو اللہ ہو
سانسوں میں ترا نام ہے ہر وقت تجھ سے کام ہے
ہر دم ہے تیری گفتگو اللہ ہو اللہ ہو

Marfat.com

تیرا صبا بھرتا ہے دم اس پہ رہے تیرا کرم
کہتا پھرے یہ چار سو اللہ ہو اللہ ہو

☆

تیرے ہی در پہ کیا جاتا ہے ہر اک سجدہ
کوئی معبود زمانے میں نہیں تیرے سوا

☆

حمد میں تیری ہی مصروف رہے لوح و قلم
ثبت ہے صفحۂ کونین پہ سکّہ تیرا

☆

اے کہ تیری ذات ہے وہم و تخیّل سے بری
پستیٔ افکار سے ثابت ہے تیری برتری
تیری ذاتِ خاص کا پردہ بنیں تیری صفات
ہے ترا لطف و کرم تیری عطا و داوری
تیرے نظمِ مملکت میں پڑ نہیں سکتا خلل
تجھ کو زیبا ہے خدائی تجھ کو شایاں سروری

☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرِ صبا اکبر آبادی

حمد اور نعت کو دے گئے رنگِ نو

وہ کمالات

کا ایک شاہکار تھے

عمرِ خیام اور غالب خوشنوا کو

خراجِ عقیدت اے حضرت صبا

پیش کر کے رقم ایک تاریخ کی

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

کام ان کے یہ دونوں

مثالی رہے لفظ سارے

ہمیشہ سوالی رہے اور رسائی ادب

میں صبا جی کا نام

صفِ اوّل کے ناموں مین

شامل رہا علم و فن سے چراغاں کیا

اس طرح زندگی

روشنی روشنی ہوگئی

☆☆☆☆☆

Marfat.com

شاعر علی شاعر

نام	:	شاعر علی
قلمی نام	:	شاعر علی شاعر
ولادت	:	۱۹۶۶ء ملتان
پتہ	:	لائنز ایریا، کراچی
فون	:	

☆☆☆☆☆

مجموعہ حمد	:	ارمغانِ حمد
اشاعت	:	زیر طباعت
صفحات	:	۱۷۲
قیمت	:	۲۰۰ روپے
ناشر	:	انجمن شائقین اردو ادب لائنز ایریا کراچی

Marfat.com

ارمغانِ حمد

(مجموعہ حمد)

شاعر علی شاعر سے میری پہلی ملاقات بزم جہانِ حمد کے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرے میں ہوئی تھی۔ جو حضرت بہزاد لکھنوی کی آخری آرام گاہ پر منعقد ہوا تھا۔ غائبانہ تعارف تو جناب تنویر پھولؔ صاحب نے کرادیا تھا مگر بالمشافہ ملاقات مشاعرے میں ہوئی۔

راقم ''جہانِ حمد'' کے پلیٹ فارم سے فروغِ حمد کے لیے کوشاں ہے۔ شاعر علی شاعر نوجوان شاعر ہیں۔ فکرِ رسا حمد گوئی کی جانب مائل ہے۔ ان کے حوصلے بلند ہیں۔ وہ پلک جھپکتے ہی آسمان سے ستارے توڑ لانے کی تمنا کرتے ہیں جو بڑے حوصلے کی بات ہے۔

شاعر علی شاعر کے حمدیہ مجموعے کا مسودہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ ایک نوجوان شاعر نے اپنا حمدیہ مجموعہ ترتیب دے ڈالا اس مجموعۂ حمد کی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ کے ۶۶ اعداد کے مطابق ۶۶ حمدیں اور ۹۹ صفاتی اسماء الحسنٰی کی مناسبت سے ۹۹ حمدیہ ہائیکو شامل ہیں جو میری دانست میں ایک جدّت ہے اور خوش آئند ہے۔ شاعر علی شاعر کا حمدیہ کلام ''جہانِ حمد'' کی زینت بنتا رہا ہے۔ ''جہانِ حمد'' اردو میں حمد کے موضوع پر اولین سلسلہ ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' کراچی ہے۔ راقم، شعراء کرام سے ملتمس ہے کہ

شاعر علی شاعر کی طرح حمد کو اہمیت و اوّلیت دیں۔ کیوں کہ دلوں کا سکون اللہ تعالیٰ کے ذکر میں پنہاں ہے۔ راقم دعا گو ہے کہ اللہ ربُّ العزّت اپنے پیارے محبوب رسول اکرم نورِ مجسم ﷺ کے طفیل شاعر علی شاعر کے پر خلوص نذرانہ عقیدت کو شرف قبولیت اور مقبولِ عام کا درجہ دے کر انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

نذرِ شاعر علی شاعرؔ

حمد کی راہ پر
شاعرِ بے نوا
چل رہا ہے
کرم ہے یہ رب کا بڑا
حمد کی راہ پر مستقل یہ چلے
دین و دنیا ہوں اس کی بہار آفریں
شاعری اس کی مہکے سدا ذکر سے
یہ ادب کا سپاہی رہے با ادب
قلب اس کا منوّر رہو ایمان سے
رشتہ قائم رہے اس کا قرآن سے
فکرِ شاعر کو معراج کر دے عطا
میرے مولا ہے طاہرؔ کی یہی دعا

Marfat.com

شاعر علی شاعؔر سے گفتگو

س : آپ نے شاعری کا آغاز کب کیا اور اپنے استاد کا نام بتائیں؟

ج : آغازِ شاعری ۱۹۸۰ء (مہر سعید ملتانی کی تحریک پر شاعری شروع کی)

بشیر احمد سالک میرے استاد تھے۔

س : پہلی حمد اور نعت کب کہی؟

ج : پہلی حمد ۱۹۹۴ء، پہلی نعت ۱۹۹۶ء میں ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی کے ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرے کے لیے کہی۔ جس کی صدارت جناب شبنم رومانی نے فرمائی۔ پہلی حمد کا مطلع ؎

اے خدا اے۔ خدا اے خدا اے خدا

سن لے میری دعا میں کروں التجا

پہلی نعت کا مطلع ؎

اب تو دل میں بس گیا میرے خیالِ مصطفیٰ ﷺ

آرزو ہے میری یارب ہو وصالِ مصطفیٰ ﷺ

س : حمدیہ مجموعہ شائع کرنے کا خیال کیسے آیا؟

ج : ان حمدیہ طرحی مشاعروں میں شرکت جو بزمِ جہانِ حمد کے زیرِ اہتمام ہر ماہ منعقد ہوتے ہیں۔

س : شعراء و شاعرات نے حمدیہ کلام بہت کم کہا ہے، اس کی وجہ؟

ج : ایک وجہ تو یہ کہ شعراء کا رجحان غزلوں کی طرف رہا دوسری وجہ یہ کہ شعراء و شاعرات حمد و نعت کو ایک نازک مسئلہ قرار دیتے ہیں جبکہ ایسی کوئی بات نہیں۔

Marfat.com

س : فروغِ حمد کے حوالے سے آپ کوئی کام کر رہے ہیں یا آئندہ کوئی ارادہ ہے؟

ج : میں کوئی ادارہ یا انجمن تو نہیں ہوں مگر جو حضرات فروغ حمد کے لیے کام کر رہے ہیں میں ان کے ہمراہ چلنا چاہتا ہوں۔میری خواہش ہے کہ میں ان حضرات کے ساتھ ہر ممکن تعاون کروں۔

س : کیا حمدیہ مجموعہ شائع کرنے کا ارادہ ہے؟

ج : الحمدللہ میرا مجموعہ حمد ''ارمغانِ حمد'' پریس میں جا چکا ہے جلد ہی منظر عام پر آئے گا۔میں یہاں وضاحت کرتا چلوں کہ میں نے اپنے مجموعہ کا نام ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' کراچی کے نام سے متاثر ہو کر مدیر ''ارمغانِ حمد'' طاہر سلطانی سے اجازت لے کر رکھا ہے۔

س : آپ مشورۂ سخن کن احباب سے کرتے ہیں؟

ج : میں مشورۂ سخن جناب مہر وجدانی جناب تنویر پھول سے کرتا ہوں۔

س : آپ فروغ نعت کے لیے بھی کام کر رہے ہیں اس حوالے سے آپ کچھ روشنی ڈالیں گے؟

ج : فروغ نعت کے لیے ترتیب کاری کا کام زیادہ کیا ہے۔اس حوالے سے میری بائیس ۲۲ کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں سرفہرست ''نورمجسم''۔''نور کی برسات'' ہیں۔ان کتابوں کو عوام الناس کی جانب سے پذیرائی حاصل ہوئی ہے اس کے علاوہ میرے دو مجموعہ ہائے نعت بھی زیرترتیب ہیں۔

س : جہانِ حمد کتابی سلسلہ،ارمغانِ حمد ماہنامہ کے بارے میں آپ کچھ فرمائیں گے؟

ج : یہ حقیقت ہے کہ ''جہانِ حمد'' ارمغان حمد سے پہلے ،اس شعبہ میں بہت کم کام ہوا تھا اب میں دیکھ رہا ہوں اردو حمد پر بہت زیادہ کام ہو رہا ہے۔''جہانِ حمد''۔''ارمغانِ حمد'' اس حوالے سے پیش پیش ہیں۔ان کی اشاعت سے پہلے حمدوں کا تلاش کرنا ایک دشوار مرحلہ تھا مگر جہانِ حمد اور ارمغانِ حمد کی اشاعت کے بعد یہ مشکل کام سہل ہو گیا اور نہ صرف اس میں حمدیہ کلام بلکہ حمدیہ مضامین بھی دستیاب ہو جاتے ہیں۔اور دوسری خوبی یہ کہ

Marfat.com

تازہ حمدیہ کلام قارئین کو پڑھنے کو ملتا ہے جو کہ ہر کسی اور کتاب یا رسالے میں نظر نہیں آتا ہے۔اس کی ایک وجہ بزمِ جہانِ حمد کے ماہانہ طرحی مشاعرے ہیں جن میں اساتذہ اور نوجوان شعراء کثرت سے شرکت کرتے ہیں اوران کا کلام شامل اشاعت کیا جاتا ہے۔

س : اپنی زندگی کا کوئی یادگار واقعہ سنائیں؟

ج : ایک بار مجھ سے لوگوں نے کہا کہ تم نے اپنا نام شاعر کیوں رکھا۔تم شعرتو نہیں کہتے میں نے اپنی امی سے پوچھا امی آپ یہ بتایئے کہ آپ نے میرا نام شاعرعلی کیوں رکھا میری والدہ نے مجھے بتایا کہ تمہارے بھائی شاکرعلی کے انتقال کے بعد تمہارا نام شاکر رکھنا چاہا لوگوں نے منع کیا تو پھراس سے ملتا جلتا نام شاعرعلی ذہن میں آیا۔مگر میرے والد صاحب فیاض دہلوی صاحب نے بتایا کہ ان کے والد یعنی میرے دادا حضور ۱۹۰۱ء کی مشہور و معروف شخصیت تھی۔جن کو لوگ حافظ انورعلی دہلوی کے نام سے جانتے ہیں۔ایک اورواقعہ بیان کرتا ہوں۔آرٹس کونسل آف پاکستان کراچی میں نوجران نسل کے شعراء کے اعزاز میں ایک مشاعرہ منعقد ہوا جس کے مہمانِ خصوصی اختر سعید خان صاحب کو ہم نے پرچی پرنام لکھ کر بغرض شرکت بھیجے انہوں نے تین مرتبہ انتظامیہ سے کہا مگر ہمیں نہیں پڑھوایا گیا اختتام مشاعرہ پر اختر سعید خان نے ہم سے معذرت چاہی تو ہم نے خوش فہمی میں کہا کہ ہمیں اس بات کا افسوس نہیں ہے کہ انہوں نے آپ کی بات نہ مانی ہمیں اس بات کا دکھ ہے کہ سامعین دو عظیم شاعروں کے تازہ کلام سے محروم رہ گئے۔

س : آپ کوئی پیغام دنیائے حمد ونعت کے شہریوں کو دینا چاہیں گے؟

ج : اس سلسلے میں میرا پیغام یہ ہے کہ حمد ونعت کا لکھنا، پڑھنااور سماعت کرنا ایک احسن عمل ہے اس میں ذکر خدا اور ذکر رسول ہوتا ہے ہمیں چاہیے کہ اس ذکر کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیں۔کہ اسی میں ہماری نجات ہے اور یہی سامانِ آخرت ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

باب چہارم

صاحبِ کتاب حمد گویانِ اردو کا

منتخب کلامِ حمد و مناجات

بہ اعتبارِ سنِ اشاعت مجموعۂ حمد

Marfat.com

نمبر	حمد گو		صفحہ
۱	مفتی سرور لاہوری	☆☆☆☆☆☆	۵۴۸
۲	مضطر خیرآبادی	☆☆☆☆☆☆	۵۵۰
۳	عائشہ امتہ اللہ تسنیم	☆☆☆☆☆☆	۵۵۲
۴	عبدا سلام طور	☆☆☆☆☆☆	۵۵۴
۵	مظفر وارثی	☆☆☆☆☆☆	۵۵۶
۶	طفیل دارا	☆☆☆☆☆☆	۵۵۸
۷	لطیف اثر	☆☆☆☆☆☆	۵۶۰
۸	حافظ لدھیانوی	☆☆☆☆☆☆	۵۶۲
۹	کاوش زیدی	☆☆☆☆☆☆	۵۶۴
۱۰	لالہ صحرائی	☆☆☆☆☆☆	۵۶۶
۱۱	ابرار کرت پوری	☆☆☆☆☆☆	۵۶۸
۱۲	مسرور بدایونی	☆☆☆☆☆☆	۵۷۰
۱۳	محبت خان بنگش	☆☆☆☆☆☆	۵۷۲
۱۴	انوار عزمی	☆☆☆☆☆☆	۵۷۴
۱۵	شیبا حیدری	☆☆☆☆☆☆	۵۷۶
۱۶	گہر اعظمی	☆☆☆☆☆☆	۵۷۸
۱۷	جمیل عظیم آبادی	☆☆☆☆☆☆	۵۸۰

Marfat.com

۱۸	طاہر سلطانی	☆☆☆☆☆☆	۵۸۲
۱۹	اجمل نقشبندی	☆☆☆☆☆☆	۵۸۴
۲۰	سجاد سخن	☆☆☆☆☆☆	۵۸۶
۲۱	نگار فاروقی	☆☆☆☆☆☆	۵۸۸
۲۲	تنویر پھول	☆☆☆☆☆☆	۵۹۰
۲۳	علیم النساء ثناء	☆☆☆☆☆☆	۵۹۲
۲۴	منصور ملتانی	☆☆☆☆☆☆	۵۹۴
۲۵	عزیز الدین خاکی	☆☆☆☆☆☆	۵۹۶
۲۶	راغب مرادآبادی	☆☆☆☆☆☆	۵۹۸
۲۷	سائرہ حمید تشنہ	☆☆☆☆☆☆	۶۰۰
۲۸	خطیب گلشن آبادی	☆☆☆☆☆☆	۶۰۲
۲۹	یونس ہویدا	☆☆☆☆☆☆	۶۰۴
۳۰	صبا اکبرآبادی	☆☆☆☆☆☆	۶۰۶
۳۱	مشکور حسین یاد	☆☆☆☆☆☆	۶۰۸
۳۲	شاعر علی شاعر	☆☆☆☆☆☆	۶۱۰

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

کرے گا نکتۂ وحدت کی کوئی کیا تشریح
ہو جس کی واحد مطلق ہی جانتا تشریح

ہے ایک لفظ احد کی ہزارہا تشریح
الگ الگ، ہیں مضامیں جدا جدا تشریح

وہ کیسا واحد مطلق ہے جس کی کثرت کی
کسی سے ہو نہ سکی آج تک صفا تشریح

بشکلِ شمع جلا دیں وہیں زباں اس کی
گر اُس کی کوئی موحد کرے ذرا تشریح

دقیق نکتہ ہے نکتہ خدا کی عرفاں کا
لکھے گا کیا کوئی تفصیل اس کی یا تشریح

نہ سمجھے آدمی وہ بات کیا جہالت ہے
عزیزو کرتا ہو جس بات کی خدا تشریح

بروز حشر سزا پڑھ کے نامہ اے سرور
ترے گناہوں کی دیں گے تجھے سنا تشریح

مفتی غلام سرور لاہوری

Marfat.com

مناجات

ہاتھ پھیلائے رہو ہر دم دعا کے واسطے
اور کھلی رکھو زباں حمد و ثنا کے واسطے
کس لیے رکھتا ہے خویش اور اقربا کے واسطے
سربسر دے ڈال مال اپنا خدا کے واسطے
عالم ایجاد میں آیا ہے تو اے خاکسار
بندگی و انکسار و التجا کے واسطے
خاکساری سے، ہمیشہ سونا بن جاتی ہے خاک
کیا مجرب، ہے یہ نسخہ کیمیا کے واسطے
اپنے جاناں کے لیے فی الفور کردے جاں نثار
ترک کر دل کی محبت دلربا کے واسطے

......☆......

یارب غریب بندۂ ناداں پہ رحم کر
ہر آدمی پہ فضل ہر انساں پہ رحم کر
ان بیکسوں کے دیدۂ گریاں پہ رحم کر
ان عاجزوں کے حال پریشاں پہ رحم کر

مفتی غلام سرور لاہوری

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

کارسازِ جملہ عالم ذات پاکِ کبریا
ہے معاون سب کی ہر دم ذات پاکِ کبریا
داروئے ہر دردِ کاوش ذات پاکِ کبریا
دافعِ ہر رنج و ماتم ذات پاکِ کبریا
ہے علاج خواہشِ دل ذات پاکِ کارساز
ہے دوائے حسرت و غم ذات پاک کبریا
بے گماں معبود عالم ذات پاکِ کارساز
بے گماں مسجودِ آدم ذات پاکِ کبریا
موجبِ رنگِ گلِ تر ذات پاک کارساز
باغبانِ باغِ عالم ذات پاکِ کبریا
واقف رازِ خفی ہے ذات پاکِ کارساز
سب کی محرم سب کی ہمدم ذات پاکِ کبریا
جان مضطر کی تسلی ذات پاک کارساز
چارۂ صد حسرت و غم ذات پاکِ کبریا

افتخار حسین مضطر خیر آبادی

Marfat.com

مناجات

مری کارسازی کر اے کبریا
میں بندہ ہوں تیرا تو میرا خدا
تری بخششوں کی کوئی حد نہیں
کریما بہ بخشائے برحالِ ما
تجھی سے رہائی کی امید ہے
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا
نداریم غیر از تو فریاد رس
نہیں کوئی معبود تیرے سوا
تو ہی عاصیاں را خطا بخش و بس
نہیں کچھ ترے لطف کی انتہا
مرادِ دلِ داد خواہان برار
ترا نام نامی ہے عقدہ کشا
رعایت دریغ از رعیت مدار
کہ تو شاہ ہے اور مضطرؔ گدا

افتخار حسین مضطر خیر آبادی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

تری حمد مجھ سے ہو کیا بیاں تری شان جَلَّ جَلاَلُہٗ
ترا ذکر راحت قلب و جاں تری شان جَلَّ جَلاَلُہٗ

تری ذات اعلیٰ صفات ہے ترا نام آبِ حیات ہے
تری یاد وجہ نجات ہے ، تری شان جَلَّ جَلاَلُہٗ

تو خبیر ہے تو علیم ہے تو لطیف ہے تو حلیم ہے
تو رؤف ہے تو رحیم ہے تری شان جَلَّ جَلاَلُہٗ

تری حکمتوں کا ہو کیا بیاں تری قدرتوں کے ہیں سب نشاں
یہ زمین اور یہ ہیں آسماں تری شان جَلَّ جَلاَلُہٗ

تیرا فضل فضلِ عظیم ہے ترا لطف لطفِ عمیم ہے
تری ذات ذاتِ کریم ہے تری شان جَلَّ جَلاَلُہٗ

عائشہ امتہ اللہ تسنیم

Marfat.com

مناجات

ہم ہیں بندے اور تو معبود ہے
ہم ہیں ساجد اور تو مسجود ہے
ہم صفت تیری بھلا کیونکر کریں
بندۂ عاجز ہیں کب طاقت ہمیں
شکر ہم سے ہو نہیں سکتا ادا
تیری نعمت اور ترے احسان کا
واسطہ تجھ کو حبیب ﷺ پاک کا
واسطہ تجھ کو شہہ لولاک کا
دین و دنیا کی بھلائی دے مجھے
اور بچا ہر اک برائی سے مجھے
اے خدا تسنیمؔ کو کر سرخرو
دین و دنیا میں رہے با آبرو

عائشہ امتہ اللہ تسنیم

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

کائناتِ بے کراں ہے تیری قدرت کا ثبوت
کیوں نہ صحرا تک بھی دے پھر اپنی حیرت کا ثبوت
عشق میں سرشار ہے تیرے ہر اک ارض و سما
باد و باراں کیا ہے؟ اک مظہر کی وحشت کا ثبوت
یاد ہے عالم کو طوفاں نوحؑ کا اے مقتدر
کس طرح سے کوئی مانگے تیری قوت کا ثبوت
رنگ و بو میں صرف تیرے حسن کی آرائیاں
گلشنِ ہستی فقط ہے تیری مدحت کا ثبوت
مالکِ کل! تیری ہستی ہے محیط لامکاں
عرشِ بے پایاں ترے تختِ حکومت کا ثبوت
کوئی اترائے کہاں تجھ صاحبِ عزت کے پیش
دے سکے نہ سینۂ سرکش بھی قامت کا ثبوت
طورؔ ہر اک نعرۂ تکبیر اس کے ساتھ ساتھ
ہر جبین و دہنِ عالم عجز و حسرت کا ثبوت

عبدالسلام طور

Marfat.com

مناجات

تری یکتائی کا اقرار لب سے دم بدم نکلے
عدم سے تا وجودِ زیست سب گردن بہ خم نکلے
ابد تک ربِّ کُل ہر تیغِ عظمت ہے تری قائم
میانِ زندگی سے گرچہ دارا اور جم نکلے
منور ہے چراغِ حق صراط آگہی لے کر
وفورِ شوق! باطل ہر طرح سے غرقِ غم نکلے
گرفتِ سخت سے تیری ہی عالم پابجولاں ہے
تری رفعت کے پیش ہر ایک طاقت بے زعم نکلے
ہر اک محفل میں ہے تو رونقِ محفل اے ربِّ کُل
ترے پنہائی عالم میں بھی نقشِ قدم نکلے
تری قدرت کرشمے ہر گھڑی دکھلائے حیرت کو
کہ ویراں ریگ زاروں سے بھی سوتِ آبِ زم نکلے
ہزاروں چڑھ گئے اے طوؔر داروں پر مگر پھر بھی
طلسمِ حسن کے اس کے ذرا نہ پیچ و خم نکلے

عبد السلام طور

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

جاں بول رہی ہے نہ لہو بول رہا ہے
میں بول رہا ہوں کہ یہ تو بول رہا ہے
کلیوں کے چٹکنے کی صدائیں بھی سنیں ہیں
مٹی میں باندازِ نمو بول رہا ہے
ٹانکے سے لگاتا ہے ترے عفو کا ریشم
ہر دامنِ عصیاں کا رفو بول رہا ہے
پڑھتے ہیں وظیفہ شجر و سنگ بھی تیرا
دھیرے سے سہی عالمِ ہُو بول رہا ہے
طوفان کی لہروں میں بھی ہے اِک ترا لہجہ
تو ہی بہ سکوتِ لبِ جُو بول رہا ہے
ہر عکس چمکتا نظر آتا ہے بظاہر
لیکن پسِ آئینہ سے تُو بول رہا ہے

مظفر وارثی

Marfat.com

مناجات

اہلِ اسلام میں محبت دے
اتفاق اتحاد اخوت دے
کاش ہم پھر سے نیک ہو جائیں
سب مسلمان ایک ہو جائیں
تا قیامت رہے وطن میرا
یہی سرمایہ ہے دھن میرا
دشمنوں کو بھی خیر خواہی دوں
عدل و انصاف کی گواہی دوں
عکس قرآں ہر اک عمل ہو مرا
میری اولاد ، نیک پھل ہو مرا
جب نظر دوسرے جہان پہ ہو
مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ زبان پہ ہو
رکھنا مجھ کو جوارِ رحمت میں
ہو ٹھکانہ مرا بھی جنت میں

مظفر وارثی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

اگرچہ بے کس و بے بال و پر ہوں
تری قربت میں دنیا سے نڈر ہوں
تری تائید حاصل ہوگئی ہے
مجھے ہر موج ساحل ہوگئی ہے
تو ہی منزل ہے میری تو ہی رہبر
تجھے پانا ہے تیرے ساتھ چل کر
گناہِ آدمی جُوئے زیاں ہے
تری رحمت کا دریا بے کراں ہے
ترا احساس میری ابتدا ہے
ترا ادراک میری انتہا ہے
مری ہر سوچ میں ہر کام میں تو
مرے آغاز میں انجام میں تو
نہیں دارا تجھے اب دھوپ کا غم
ترے سر پر ہے دستِ اسمِ اعظم

طفیل دارا

Marfat.com

مناجات

یارب! مرے قلم سے کسی کا برا نہ ہو
سوچوں سے آدمی کی محبت جُدا نہ ہو
جی چاہتا ہے خود کو زمانے پہ وار دوں
اُس پار آدمی کا سفینہ اُتار دوں
مجھ سے تری ثناء ہو کہ ذکرِ رسول ﷺ ہو
ہر حال میں جہاں پہ کرم کا نزول ہو
میری زباں کو آپ ﷺ سی گفتار بخش دے
مجھ بےعمل کو آپ ﷺ سا کردار بخش دے
جو کچھ مجھے ملے وہ ملے تیرے نام سے
یارب! مجھے بچائیو رزقِ حرام سے
یارب! مرے جہاں کو نظر کا طریق دے
میری نظر کی موج کو بحرِ عمیق دے
دنیا کو مہر و ماہ و ستارہ رفیق دے
مجھ کو تو کوئی درد کا مارا رفیق دے

طفیل دارا

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

ایک طلب ہے ایک ہی خو لَا اِلٰہ اِلّا ہُو
اب تو ہے اور تو ہی تو لَا اِلٰہ اِلّا ہُو
تیری عبادت کیا کہنا تیری حقیقت کیا کہنا
ہو گئی دنیا قبلہ رُو لَا اِلٰہ اِلّا ہُو
اٹھ گئے آنکھوں سے پردے، راز کھلے سب جلووں کے
مجھ سے اب کیا دور ہے تو لَا اِلٰہ اِلّا ہُو
تجھ کو دیکھا ہے اکثر تجھ کو سنا اُنؐ کو سن کر
تجھ میں ہیں وہؐ اور اُن ﷺ میں تو لَا اِلٰہ اِلّا ہُو
صلِ علیٰ سے گونج اٹھی تیرے حرم کی آج فضا
آئی مدینے کی خوشبو لَا اِلٰہ اِلّا ہُو
کون مدد کو آئے اب کون سنے فریاد مری
ڈھونڈے دل تجھ کو ہر سو لَا اِلٰہ اِلّا ہُو
تیرے حبیب ﷺ کے صدقے میں در تک تیرے پہنچا ہے
دل میں اثرؔ کے تیری خو لَا اِلٰہ اِلّا ہُو

لطیف اثر

Marfat.com

مناجات

آگہی ذوالجلال والاکرام
روشنی ذوالجلال والاکرام
تیرے محبوب ﷺ سے ملی دل کو
تازگی ذوالجلال والاکرام
کر عطا مجھ سے کور باطن کو
روشنی ذوالجلال والاکرام
تجھ سے مانگے ترے کرم کی بھیک
بے خودی ذوالجلال والاکرام
کردے پوری جو مجھ میں باقی ہے
ہر کمی ذوالجلال والاکرام
کر عطا جس سے غم کی ہو تکمیل
وہ خوشی ذوالجلال والاکرام
ظلمتوں میں اثر کو دے اپنی
روشنی ذوالجلالِ والاکرام

لطیف اثر

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

تری صنعت نظر آئی تری قدرت نظر آئی
جدھر دیکھا وہیں اک حمد کی صورت نظر آئی

ہر اک قدرت کا منظر فہمِ انسانی سے بالا ہے
ہر اک چشمِ تماشا صورتِ حیرت نظر آئی

تھے ہم بھی کتنے بے مایہ کرم سے اے خدا تیرے
ہمارے دامنوں میں اشک کی دولت نظر آئی

نوازا ہے جنہیں تو نے شعور فہم سے اُن کو
ہر اک تخلیق میں تیری نئی حکمت نظر آئی

کیا انساں کو پیدا قطرۂ ناچیز سے تو نے
تری ہر ایک خلقت میں عجب ندرت نظر آئی

بڑائی زیبا ہے تو ہے مصور سارے عالم کا
زمین و آسماں میں تیری ہی عظمت نظر آئی

تجھے اعزاز بخشا ہے خدا نے حمد گوئی کا
بڑے ہی اوج پر حافظؔ تری قسمت نظر آئی

حافظ لدھیانوی

Marfat.com

مناجات

ذکر تیرا ہو لب پہ صبح و شام
وجہِ تسکینِ جاں ہو تیرا نام
تیرے قرآں پہ ہو عمل میرا
سرمدی لطف دے تیرا پیغام
ہو نگاہوں کا نور ترا گھر
جس پہ رکتی ہے گردشِ ایّام
جن پہ ہر دم ہے نور کی بارش
پھر نظر آئیں مجھ کو وہ در و بام
ہو مرے سامنے وہ بیتِ عتیق
جس سے ملتا ہے روح کو آرام
پھر حرم میں ہو رتجگا میرا
ہو میسر مجھے بقائے دوام
جب ہو ہنگامِ نزع حافظ پر
اس کے لب سے ادا ہو تیرا نام

حافظ لدھیانوی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

یہ عطر بیز ہوا لا الٰہ الّا اللہ
یہ دلفریب فضا لا الٰہ الّا اللہ
ہر ایک دل کی صدا لا الٰہ الّا اللہ
دعائے صبح و مسا لا الٰہ الّا اللہ
زباں پہ حمد و ثنا لا الٰہ الّا اللہ
ہے سب کے دل کی صدا لا الٰہ الّا اللہ
طلوعِ صبح کا منظر کہ ہو غروب کا رنگ
ہے تو ہی جلوہ نما لا الٰہ الّا اللہ
کرشمے سب ہیں تری شان خود نمائی کے
یہ برق و ابر و ہوا لا الٰہ الّا اللہ
مری نگاہ حقیقت شناس ہو کاوشؔ
یہی ہے دل کی صدا لا الٰہ الّا اللہ

کاوش زیدی

Marfat.com

مناجات

علم و عرفاں کی روشنی دے دے
ذات سے اپنی آگہی دے دے
جذبۂ صلح و آشتی دے دے
راہِ حق وسلامتی دے دے
مایہ جس پر نہ موت ڈال سکے
غیر فانی وہ زندگی دے دے
جوغموں کا مرے مداوا ہو
قلب کو ایسی سر خوشی دے دے
ذرّہ ذرّہ میں تجھ کو میں دیکھوں
ایسی آنکھوں میں روشنی دے دے
یاد میں تیری گم رہوں ہر دم
ایسی مدہوش بے خودی دے دے
خدمتِ خلق میں بسر ہو تمام
ایسی کاوشؔ کو زندگی دے دے

کاوش زیدی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

مانگوں میں کیوں کسی سے خدایا ترے سوا ؟
مالک ہے جب کہ تو ہی فقط کائنات کا!

تو ہی خبیر اور علیم و لطیف ہے
ہے علم و فہم و آگہی کا تو ہی مبتدا

نقشِ سجود میں نے سجایا ترے لیے
میری عبودیت کا فقط تو ہے مدّعا

سورج ہو، چاند ہو، کہ ستارے ، کہ کہکشاں
خادم بنائے تو نے ہی انساں کے اے خدا

میں کیا ہوں اور کیا ہے مری سطحِ بندگی
حق یہ ہے حق نہ تیرا ہوا آج تک ادا

ہر ذرّہ زندگی کا، ہوا میرا ہم نوا
میرے لبوں پہ آئی ہے جب بھی تری ثناء

قرباں میں تیرے فضل کے اے ربّ کائنات
فخرِ رسل ﷺ کا امّتی مجھ کو بنادیا

لالہ صحرائی

Marfat.com

مناجات

مری سمت بھی ہو رحمت کی اک نظر مولا
میں شرمسار ہوں اپنے گناہ پر مولا
ہے شکر تیرا دکھایا ہے تو نے در اپنا
بھٹکتا پھرتا تھا انسان در بدر مولا
مجلاّ کر دے مرے دل کا آئنہ ایسا
کہ دیکھ کر میں اسے جاؤں اب سنّور مولا
ملے قبول مرے گریۂ ندامت کو
مری دعاؤں میں پیدا ہوا اب اثر مولا
ہوئی قریب سحر شامِ زندگی میری
یہ حمد و نعت سحر ہی کا ہے گجر مولا
جسے بھی حشر کا اِک اعتبارِ کامل ہے
مری نظر میں فقط وہ ہے معتبر مولا
سفر عدم کا ہے در پیش اس سے قبل مگر
کروں مدینۂ انور کا میں سفر مولا

لالہ سحرائی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

اوّل آخر یکتا اعلیٰ
واحد قادر دانا بینا
مشفق مالک خالق مولیٰ
سب تعریفیں تیری داتا
وردِ زباں ہو لحہ لحہ
اللہ ، اللہ ، سُبحَانَ اللہ

اے رب تیرا منشا قرآں
آیت آیت نورِ ایماں
صفحہ صفحہ درسِ عرفاں
ہر پارہ فیضِ بے پایاں
پاک صحیفہ تیرا مجلّہ
اللہ ، اللہ ، سُبحَانَ اللہ

سبزہ، غنچے، خوشبو، گلشن
میداں، ساگر، پربت اور بن
جھرنے ندیاں، بہتے درپن
ہر منظر میں تیرے درشن
تیری عظمت تیرا جلوہ
اللہ ، اللہ ، سُبحَانَ اللہ

ابرار کرت پوری

Marfat.com

مناجات

شعورِ نعت کا مجھ کو کمال دے یارب
مری صداؤں کو لحنِ بلال دے یارب

مرے حضور ﷺ حسیں انقلاب لائے تھے
اُسی کا نور ہر اک دل میں ڈال دے یارب

بشر کے واسطے اُن ﷺ کا نظام بہتر ہے
یہ سب دلوں کو یقین و خیال دے یارب

ہے ارتقاء کی طرف ذہنِ آدمی مائل
دِلوں کو سیرتِ اقدس میں ڈھال دے یارب

کروں گذارشِ احوال اُن کی خدمت میں
سلیقۂ ہنر عرضِ حال دے یارب

میں خاکِ شہرِ مدینہ لگاؤں آنکھوں میں
اِک امّتی ہوں یہ حسرت نکال دے یارب

میں نعت گوئی کی دنیا میں جاوداں ہوجاؤں
بصیرتیں وہ مجھے لازوال دے یارب

ابرار کرت پوری

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

بخش دیتی ہے اگر دل سے لکھے توقیر حمد
خالقِ اکبر کی ہے مسرور بس تفسیر حمد
دین و دنیا دونوں عالم میں بھلا ہوجائے گا
شاعروں کو چاہیے کرتے رہیں تحریر حمد

ہر مسلماں کے لیے سب سے بڑاانعام حمد
دین اور دنیا میں مومن کے لیے اسلام حمد
حمد سے خالی نظر آتا نہیں لمحہ کوئی
سرور ﷺ ہر دو جہاں کا ہے فقط اقدام حمد

قلبِ مومن کو ہمیشہ رکھتی ہے بیدار حمد
دشمنوں سے دین کے ہے بر سرِ پیکار حمد
یاد سے غافل کوئی لمحہ نہیں دیکھا گیا
یعنی ہر اک لمحہ پڑھتے تھے مرے سرکار ﷺ حمد

کی سندا انسانیت کو آپ ﷺ نے تلقین حمد
مومنوں کے قلب کی دیکھی گئی تزئین حمد
میں نے جو لکھا ہے اس کو آزما کر دیکھ لو
قلبِ مومن کو ہمیشہ دیتی ہے تسکین حمد

مسرور بدایونی

Marfat.com

مناجات

کر عطا یارب مجھے صبر و قرار
ختم کردے میرے دل کا انتشار
سُن مری فریاد اے پروردگار
ہوں میں تیرا بندۂ زار و نزار
اپنی رحمت سے دکھا دے اے خدا
گلستاں کو اب مرے تازہ بہار
یاالٰہی دے ، سکوں دل کو مرے
یہ جہاں میرے لیے کر سازگار
میری ہو ہر آرزو پوری خدا
تاقیامت کر نہ مجھ کو دل فگار
مست میں تیری محبت میں رہوں
حشر تک اُترے نہ یہ میرا خمار
یاالٰہی تیرے لطفِ خاص کی
رحمتیں مجھ پہ ہوں بے حد و شمار
واسطہ ہر انبیاء و اولیاء
میری گردش کا مٹے ہر اک حصار
یا الہ العالمیں، مسرور کا
نیک ہو جو بھی ہو دنیا میں شعار

مسرور بدایونی

اُردو کا ارتقاء

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

جس سمت دیکھتے ہیں قدرت خدا ہے تیری
ہر شخص کے لبوں پر حمد و ثنا ہے تیری
دنیا نہیں رہے گی بس تو ہی تو رہے گا
فانی ہر ایک شے ہے بس اک بقا ہے تیری
ظلمت کدے کو بھی تو، تو نے ہی روشنی دی
ظلمت کدے میں یارب پھیلی ضیاء ہے تیری
جس حال میں بھی رکھے مجھ کو مرے خدایا
میری وہی رضا ہے جو بھی رضا ہے تیری
ہم کو کبھی رلائے ہم کو کبھی ہنسائے
کتنی حسین یارب ہر اک ادا ہے تیری
بنگش کے دل میں تو ہے یا اک ترا نبی ﷺ ہے
بنگش پہ یہ عنایت آخر خدا ہے تیری

محبت خان بنگش

Marfat.com

مناجات

موجوں کے دل میں رحم کے جذبے کو ڈال دے
یارب تو میری ناؤ بھنور سے نکال دے
اپنے سوا کسی کا بھی محتاج تو نہ کر
اپنی محبتیں مجھے تو لازوال دے
میں بھی غلام تیرے نبی ﷺ کا ہوں اے خدا
ان کی محبتیں مرے دامن میں ڈال دے
نفرت نہ ہو کسی کو کسی سے جہان میں
ہم سب کے دل سے ساری کدورت نکال دے
تو نے جمال بخشا ہے اس کائنات کو
میری محبتوں کو بھی حسن و جمال دے
یارب مجھے حرام کی روزی سے تُو بچا
ہے التجا یہ تجھ سے کہ رزقِ حلال دے

محبت خان بنگش

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

صنعتِ توشیع

(السلام)

ا... الٰہی سب سے بڑھ کر تو حسیں ہے
ترے ہی سامنے خم ہر جبیں ہے
ل... لیا ہے جب بھی میں نے نام تیرا
ہوا محسوس کوئی غم نہیں ہے
س... سحر سے شام کو تو نے بنایا
ترا ہر کام کتنا دل نشیں ہے
ل... لباسِ علم سے ڈھانپے بدن کو
یہی انساں کا فرضِ اولیں ہے
ا... اثر سے ہو ترے کیا کوئی باہر
کہ تیری ذات رب العالمیں ہے
م... محبت ہے ہر اک بندے سے تجھ کو
سبھی کو اس حقیقت پر یقیں ہے

انوار عزمی

Marfat.com

مناجات

صنعتِ توشیع

(المومن)

ا... الٰہی راہِ حق مجھ کو دکھا دے
جبیں سجدوں سے تو میری سجا دے
ل... لڑوں میں جہل کی تاریکیوں سے
اندھیروں میں دیا مجھ کو بنا دے
م... مکمّل جب بھی ہو میرا فسانہ
زمانہ مجھ کو جنّت کی دعا دے
و... وفا کا راستہ ہو میرا رستہ
جفا کی راہ سے مجھ کو ہٹا دے
م... مری نظروں کا مرکز صرف تو ہو
دیا توحید کا دل میں جلا دے
ن... نظر انداز کر ہر میری لغزش
مرے سارے گناہوں کو مٹا دے

انوار عزمی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

جو ملے حیاتِ خضر مجھے تو اُسے میں صرفِ ثنا کروں
رہوں جب تلک میں جہان میں ترے نام ہی کو جپا کروں
ترے گھر کی ہے مجھے یوں طلب ترے در پہ جا کے صدا کروں
ترے سامنے ترے روبرو میں کوئی تو سجدہ ادا کروں
یہی آرزو ہے مری خدا ترے عشق سے میں وفا کروں
ترے دامِ لطفِ حیات سے کبھی میں نہ خود کو رہا کروں
ترے ذکر سے میں ضیا کروں ترے غم سے ردِّ بلا کروں
ترا نام لب پہ سدا رکھوں تری یاد ہی میں قضا کروں
ترے غم کی بانسری پہ سدا یونہی سر کو اپنے دھنا کروں
تو جو مجھ کو مال عطا کرے ترے نام پر ہی دیا کروں
کہاں حمد سن کے خدا نے یہ درِ خُلد کیوں نہ میں وا کروں
میری شیبا ہے جو وہ باؤلی اُسے اور کیا میں عطا کروں

شیبا حیدری

Marfat.com

مناجات

تجھ سے ہی رہتی ہے سدا جگ میں
ملتجی شیبا حیدری اللہ
شیبا کرتی ہے التجا اللہ
مان میری بھی تو دعا اللہ
چاہیے اس کو بادۂ عرفاں
اپنی شیبا پہ رحم کھا اللہ
ہمیں صلح اور آشتی دے خدایا
یہ شیبا تیری بھک منگی بولتی ہے

شیبا حیدری

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

شانِ اوجِ کمال تیری ذات
منبعِ ہر خیال تیری ذات
خالقِ بے مثال تیری ذات
رازقِ ذی کمال تیری ذات
تو ہے لاثانی، واحد و یکتا
آپ اپنی مثال تیری ذات
ذرّے ذرّے پہ اختیار ترا
ہے وسیع الکمال تیری ذات
مالک الملک تو رؤف و رحیم
مقتدر، ذوالجلال تیری ذات
ہے ازل سے رہے گا تا بہ ابد
لم یزل لازوال تیری ذات
شکر ہم کیا ادا کریں گے گہر
رکھتی ہے جو، خیال تیری ذات

گہر اعظمی

Marfat.com

مناجات

دور کر دے الٰہی سارے غم
شاملِ حال کر تو اپنا کرم
توہی فتّاح و رافع و نافع
تو ہی مختار و شانِ لوح و قلم
تو سمیع الدعاء ہے معبود
تیری رحمت کے ملتجی ہیں ہم
باغِ رضواں کے ہم بنیں حقدار
سر پہ سایہ فگن ہو ابرِ کرم
ہم مسلماں ہیں استقامت دے
ہو ہمیشہ نگاہ سوئے حرم
سب کی سب تو دعائیں کر مقبول
یہ دعا ہے گہر بچشمِ نم

گہر اعظمی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

ڈالی ڈالی کھل رہا ہے اُس کی قدرت کا گلاب
کس قدر شاداب ہے ہر سمت وحدت کا گلاب
جلوہ آرائی سے اُس کی زینتِ ارض و سما
نور گستر ہر طرف ہے رنگ و نکہت کا گلاب
اس کے اسمِ پاک کی تسبیح ہے صبح و مسا
دل کے آئینہ میں مہکے اُس کی چاہت کا گلاب
ذرّے ذرّے سے ہویدا خالق مطلق کا نور
چاند تاروں میں فروزاں اُس کی حکمت کا گلاب
پھول تو کھلتے ہیں تیرے فیض سے گلزار میں
سب سے اچھا ہے مگر باغِ رسالت کا گلاب
اُس کی صنّاعی کا پرتو آئینہ در آئینہ
گلستاں در گلستاں ہے زیب و زینت کا گلاب
حمد گوئی کا رہا گر سلسلہ قائم جمیلؔ
ہے یقیں مہکے گا اک دن تیری مدحت کا گلاب

جمیل عظیم آبادی

Marfat.com

مناجات

یا الٰہی دل میں روشن شمع وحدت چاہئے
آئینے میں جلوہ گر انوار رحمت چاہئے
مالکِ ارض و سما حدِ قناعت چاہئے
بندۂ مومن کو تیرے استقامت چاہئے
اکتسابِ نور کرلوں میں بھی کوہِ طور سے
دیکھ لوں تیری تجلی وہ بصارت چاہئے
بہرِ رزمِ زندگی رہنا ہے سرگرمِ عمل
نعرۂ تکبیر سے خوں میں حرارت چاہئے
عمر بھر جلتا رہوں میں زندگی کی دھوپ میں
آخرت میں یا الٰہی مجھ کو جنّت چاہئے
چوم کر قرآن کو رکھنے سے کچھ حاصل نہیں
اس کے دستور العمل پر دل سے طاعت چاہئے
لشکرِ کفار جب بھی برسرِ پیکار ہو
اس جمیلؔ ناتواں کو تیری نصرت چاہئے

جمیل عظیم آبادی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

ہر شے میں تیرا جلوہ اے مالکِ حقیقی
ہر رنگ تیرا گہرا اے مالکِ حقیقی
شہ رگ سے تو قریں ہے ہر دل میں تو مکیں ہے
ہر جا قیام تیرا اے مالکِ حقیقی
تجھ کو ہی جانتا ہوں تجھ سے ہی مانگتا ہوں
تو ہی مرا سہارا اے مالکِ حقیقی
ہر شب تری ہی شب ہے لیکن ترے کرم سے
سورج کرے سویرا اے مالکِ حقیقی
بھٹکے ہوؤں کو راہیں شب میں دکھا رہا ہے
چندا ترا سنہرا اے مالکِ حقیقی
تو خالق جہاں ہے تو سب پہ مہرباں ہے
اونچا ترا پھریرا اے مالکِ حقیقی
اک قافلہ رواں ہے تیرے حرم کی جانب
طاہرؔ کا بھی ہو پھیرا اے مالک حقیقی

طاہر سلطانی

Marfat.com

مناجات

خواہش مجھے کہاں ہے کہ کوئی قمر ملے
تا عمر تیری حمد لکھوں وہ ہنر ملے

باغِ جہانِ حمد کے صدقے میں اے خدا
حمد و ثنا سے مہکا ہوا ہر شجر ملے

خونِ جگر سے حمد کی شمعیں جلاؤں میں
توفیق اس کی خالقِ عالم اگر ملے

جیسا ترا حبیب ﷺ ہے اے ربّ کائنات
ممکن نہیں کہ دوسرا ایسا بشر ملے

سمجھوں گا دوجہاں کی ملیں مجھ کو نعمتیں
دربارِ مصطفیٰ ﷺ کی جو شام و سحر ملے

میرے کریم مجھ پہ کرم یہ بھی کیجئے
میری دُعائے خیر کو بابِ اَثر ملے

حمد و ثنا کی روز سجائے یہ محفلیں
طاؔہر کو اے کریم کوئی ایسا گھر ملے

طاہر سلطانی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

وادیِ دل میں اگر پھوٹے شگوفہ حمد کا
قریۂ جاں میں اُتر آئے صحیفہ حمد کا

ٹوٹے پھوٹے لفظ پاجائیں نشانِ امتیاز
فکر کو مل جائے گر یارب! سہارا حمد کا

لفظ و معنیٰ کا منور اک جہاں آباد ہو
یعنی اُبھرے پُر اثر مفہوم ایسا حمد کا

التفات و لُطف سے پُر کیف ہو ذہن و خیال
دیکھ لیں الفاظ میرے یہ کرشمہ حمد کا

فکر کی معراج ہے توصیفِ رب کا سوچنا
اور خامے کے لیے اعزاز لکھنا حمد کا

ہر نفس ہر وقت بس اللہ کی تعریف ہو
واسطے بندوں کے ہے ہر دم تقاضا حمد کا

اسمِ اعظم کی طرح نامِ خدا لیتا رہوں
لب پہ ہو اجملؔ مرے جاری وظیفہ حمد کا

اجمل نقشبندی

Marfat.com

مناجات

تکلیف میں ہوں جاں پہ بن آئی ہے یاخدا
مشکل حصارِ غم سے رہائی ہے یاخدا
اپنوں میں اب خلوص کا فقدان ہو گیا
ذہنوں میں آج صرف بُرائی ہے یاخدا
اوروں کو نیک آج کوئی مانتا نہیں
ہونٹوں پہ صرف اپنی بڑائی ہے یاخدا
غیروں کی بات کیا ہُوا اپنا لہو سفید
دشمن تو آج بھائی کا بھائی ہے یاخدا
ہے سامنے تو پیار و محبت کا چونچلا
اور پشت پر لگائی بُجھائی ہے یاخدا
اب کثرتِ گُنہ پہ پشیماں نہیں کوئی
کب نیکیوں تک اپنی رسائی ہے یاخدا
وہ بندگی نہیں وہ عبادت نہیں رہی
کام و دہن کی صرف لڑائی ہے یاخدا

اجمل نقشبندی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

شعورِ حمد دیا فکر کو نکھار دیا
ترا کرم کہ مری ذات کو سنوار دیا

ہر ایک شب کے مقدر میں اک سحر لکھ کر
خزاں کے بعد ہمیں تحفہء بہار دیا

سجا کے بزم فلک مہر و ماہ و انجم سے
نگارِ وقت کو دنیا کا اعتبار دیا

یہ تیری شان کہ ہوتے ہوئے فرشتوں کے
زمیں پہ خاک کے پتلوں کو اختیار دیا

نوازا تو نے بصارت کو یوں بصیرت سے
حرم کے طوف و زیارت کا افتخار دیا

نہیں ہے فیض ترا صرف جانداروں پر
صدف کی کوکھ کو موتی سا شاہکار دیا

دل و دماغ پہ احسان کر گیا کیا کیا
وہ وقت جو ترے دربار میں گزار دیا

سجاد سخن

Marfat.com

مناجات

ہجومِ غم ہے احساسِ خوشی سوغات میں دے دے
اندھیروں میں گھرے ہیں روشنی سوغات میں دے دے
شعور و فکر پر ہونے لگیں گمراہیاں حاوی
خداوندِ دو عالم آگہی سوغات میں دے دے
گنوا بیٹھے زبان و رنگ و نسل و زر کے میلے میں
الٰہی قلب کی آسودگی سوغات میں دے دے
وہ سب کچھ چھین لے جو دور کردے آدمیت سے
ہمیں کردار کی پاکیزگی سوغات میں دے دے
جبینیں رو کشِ ماہِ منور جس سے رہتی تھیں
وہی عزو وقارِ بندگی سوغات میں دے دے
خلوصِ نطق سے جو پتھروں کو موم کرتی تھی
ہمیں لہجے کی وہ شائستگی سوغات میں دے دے
دلوں کو چھو سکے جو ہو اثر انداز ذہنوں پر
سخنؔ کو وہ شعورِ شاعری سوغات میں دے دے

سجاد سخن

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

ہر موئے بدن بھی گر زباں ہو
ممکن نہیں حمدِ رب بیاں ہو
پھر کیجیے ثنائے رب کا آغاز
جب دل کی زمین آسماں ہو
ہو تیرا کرم تو نالۂ شب
ممکن نہیں حرف رائیگاں ہو
تو چاہے تو میرا جادۂ تار
ہم رتبہ خط کہکشاں ہو
کب تیرے کرم کو ہے گوارا
بندہ کوئی تیرا بے اماں ہو
کیا کہیے نگارؔ اس کی وسعت
جس دل میں مکیں وہ لا مکاں ہو

نگار فاروقی

Marfat.com

مناجات

مجھ پہ مولا مرے کرم کر کردے
معتبر میرا بھی قلم کر دے
ہر طلب کو مٹا کے دنیا کی
دل پہ نام اپنا تو رقم کر دے
اپنے محبوب ﷺ کی محبت دے
دل سے دنیا کا دور غم کر دے
تو ہے خلّاق قادرِ مطلق
تو جسے چاہے محترم کر دے
یہ جو امّت ترے رسول ﷺ کی ہے
اس کو آپس میں پھر بہم کر دے
یہ جو بندہ نگاؔر ہے تیرا
اس کو چاہت میں اپنی ضم کر دے

نگار فاروقی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

غیر منقوطہ

وہ مصور، وہ احد اور وہ صمد
ہے وہی اللہ، دے ہم کو مدد
حکم سے اُس کے طلوع مہر و مہہ
وہ دکھائے ہم کو آگاہی کی رَہ
اسم اُس کا ہے سہارا ہر گھڑی
حمد اُس کی ہے، اُسی کی داوری
احمد ﷺ مرسل اُسی کے اِک رسول
وہ ہے واحد ہے کرم اُس کا اصول
ہم کو دے اللہ، ہر دم آگہی
اسم اُس کا ہے دوا ہر درد کی
ہم کو ہے اُس کے کرم کا آسرا
ہے دعا، رحم و کرم کا در ہو وا
ہر گھڑی ہے دھوم اُس کے رحم کی
ہے عطا اُس کی، کھلی دل کی کلی

تنویر پھول

Marfat.com

مناجات

بارِ الٰہ! تیری توجہ ہمیں ملے
بے کس ہیں بے نوا ہیں بڑے ظلم ہیں سہے
پامال کج کلاہوں نے ہم کو ہے کردیا
قطرے لہو کے ٹپکے ہیں قلبِ فگار سے
باغِ ارم کو چھوڑ کے بے حد ہیں مضطرب
ہم مبتلائے کرب ہیں ہم کو سکون دے
غفار تیرا نام ہے ، رحمت کی ہو نظر
بارِ خطا سے سر ہیں ہمارے جھکے ہوئے
شیطاں نے اپنے جال میں ہم کو پھنسالیا
تیری پناہ چاہیے، ہیں تجھ سے کہہ رہے
رکھ لے ہماری لاج چھپالے عیوب سب
امّت میں ہم ہیں شافعِ ﷺ یومِ نشور کے
تجھ کو پکارتا ہے ترا پھولؔ بے۔نوا
تیرے سوا وہ کون ہے جو التجا سُنے

تنویر پھول

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

رحمٰن تو رحیم تو داتا تو ہی تو ہے
پوشیدہ رہ کے بھی نظر آتا تو ہی تو ہے
کشتی بھنور میں ہو تو مجھے تیرا آسرا
طوفان میں گھروں تو بچاتا تو ہی تو ہے
ساری اُمید چھوڑ کے نو میدجو ہوئی
امید کی شعاع دکھاتا تو ہی تو ہے
ہے تیری روشنی مری ہر گام رہنما
جب تیرگی ہو نورؔ لٹاتا تو ہی تو ہے
مردہ زمیں پڑی ہو نہ ہو فصل کی اُمید
سبزہ اُسی زمیں سے اُگاتا تو ہی تو ہے
کرتا ہے درگزر تو ہی کرتا ہے تو معاف
ہم عاصیوں کو راہ دکھاتا تو ہی تو ہے
تو آخرت میں پورا صلہ دے گا میرے رب
جنت کی رہ ثناؔء کو دکھاتا تو ہی تو ہے

علیم النساء ثناء

Marfat.com

مناجات

مجھے اپنے رب سے امید ہے مجھے ہر بلا سے بچائے گا
وہی میرا ہادی و رہنما مجھے سیدھی راہ دکھائے گا

وہ رحیم ہے وہ کریم ہے وہ حکیم ہے وہ علیم ہے
میرا علم اس کی عطا سے ہے مجھے حکمتیں بھی سکھائے گا

وہ عظیم ہے وہ حلیم ہے وہ بصیر ہے وہ خبیر ہے
میرے حال کی ہے اسے خبر میری بگڑی بات بنائے گا

مرے دل کو اس پہ یقین ہے وہ سلامتی کا امین ہے
وہی آفتوں کے ہجوم سے مرا بیڑا پار لگائے گا

وہ حمید ہے وہ احد بھی ہے وہ صمد ہے اور وہی مقتدر
کروں اس کی حمد وثناء سدا، مجھے یہ ہنر بھی سکھائے گا

وہ غفور ہے وہ رحیم ہے وہ معاف کرتا ہے ہر گناہ
مجھے اس کے عفو پہ ناز ہے مجھے ہر سزا سے بچائے گا

یہ جہاں کی لمبی مسافتیں جو تھکا بھی دیں گی اگر ثناءؔ
میں اسی کے ذکر میں گم رہوں وہ سکوں کی نیند سلائے گا

علیم النساء ثناء

Marfat.com

مناجات

ہمارے رب بھلائی ہم کو دنیا کی عطا کر دے
بھلائی آخرت کی دے بچا نار جہنم سے
ہمیں دے صبر کی دولت رہیں ثابت قدم مولا
مقابل کافروں کے تو ہماری کر مدد آقا
ہمارے رب ہمیں اک بار جو تو نے ہدایت دی
ہمارے دل میں اب داخل نہ ہو پائے کجی کوئی
ہمیں اپنی خصوصی رحمتیں سب بے طلب دیجیے
قیامت میں جب اپنے سارے بندوں کو جمع کیجیے
یقیں ہے اس گھڑی بھی سارے بندوں پر کرم ہوگا
کہ جب وعدہ ہے تیرا ڈر نہیں وعدہ خلافی کا
ہمارے رب ہمیں ازواج سے خوشیاں عطا کر دے
ملے اولاد سے آنکھوں کو ٹھنڈک اور سکوں گھر سے
ہمیں توفیق دے ہم شکر کرنے کی ادا جانیں
عطا جو بھی کیا تو نے ترے انعام کو مانیں
کریں وہ کام حاصل جن سے ہوجائے رضا تیری
بنیں سب نیک اور کرتے رہیں حمد و ثناء تیری

منصور ملتانی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

لطف و کرم سے تیرے بہار آشنا ہُوا
بخشا نمو کو شوق تو پتّا ہرا ہُوا

میں بھی کہاں کہاں نہ گیا دشت ذات میں
شہہ رگ کے ساتھ ساتھ تجھے ڈھونڈتا ہُوا

دوزخ نصیب تھے مرے اعمال سب مگر
رحمت تری جو پائی مجھے آسرا ہُوا

شمس و قمر طواف کریں اس کا رات دن
جس دل میں تیرے ذکر کا روشن دیا ہُوا

ذرّے کو بے پناہ توانائی تو نے دی
لرزیں پہاڑ دیکھیں اگر ٹوٹتا ہُوا

توبہ قبول کرکے اٹھائے تو اور بات
کب اٹھ سکا ہے تیری نظر سے گِرا ہُوا

پائی ہے پتّیوں کے لبوں پر تیری ثنا
دیکھا جو میں نے پھول کہیں پر کِھلا ہُوا

منصور ملتانی

مذکورہ حمد ''بزم جہانِ حمد'' کے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرے میں پڑھی گئی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

سن لو حکم رب یہ آیا قل ھو اللہ احد
میرا دل پڑھتا رہے گا قل ھو اللہ احد
شرک کی اب کوئی گنجائش کہیں باقی نہیں
نکتۂ توحید گونجا قل ھو اللہ احد
جب کسی کو غیر جانا نفس کے بہکائے سے
دل یکا یک بول اٹھا قل ھو اللہ احد
جس کو بھی اللہ نے توفیق کی ہے مرحمت
جان و دل سے بول اٹھا قل ھو اللہ احد
کچھ عجب سا کیف وحدت ہر طرف طاری ہوا
جب زباں پر میری آیا قل ھو اللہ احد
جو موحِد ہیں وہ سارے ہم نوا میرے ہوئے
میں نے جب نعرہ لگایا قل ھو اللہ احد
ہاں وہی ہے داد رس خاکی اسی سے لو لگا
ہے وہی تیرا مسیحا قل ھو اللہ احد

عزیز الدین خاکی

Marfat.com

مناجات

حمد لکھنے کا سلیقہ مجھے مولیٰ دے دے
میرے اللہ مجھے اپنی تمنا دے دے
میں زر و مال کا طالب نہیں اے ربّ کریم
دائمی حاضریٔ گنبد خضریٰ دے دے
گھیرے کشمیر و فلسطیں کو ہیں اقوامِ یہود
فتح مسلم کو برائے شہ ﷺ والا دے دے
حمد کہتا رہوں تیری، ترے محبوب ﷺ کی نعت
تیرا خاکی ہوں مجھے ذہن کشادہ دے دے

عزیزالدین خاکی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

محتاج وہ کسی کا نہیں بے نیاز ہے
محتاج اُس کی ذات کے شاہ و گدا ملے

آدمؑ ہوں نوحؑ ہوں کہ رسولِؐ انام ہوں
مشغول اُس کی حمد میں سب انبیا ملے

حمد خدا میں جس نے بسر کی تمام عمر
کیسے نہ پھر اُسے درِ فردوس وا ملے

حمد خدا میں کام نہ غفلت سے لے کوئی
غفلت شعاریوں کی مبادا سزا ملے

حمدِ خدائے پاک کی توفیق مل گئی
اب اس کے بعد اور ملے بھی تو کیا ملے

حمد خدائے پاک میں ہو جاؤں سرخرو
راغب اگر دماغ جنابِ صبا ملے

راغب مرادآبادی

مذکورہ حمد بزم جہان حمد کے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرے میں پڑھی گئی

Marfat.com

مناجاتی رباعیات

پھر آج مسلمان ہے خوار و برباد
کشمیر و فلسطیں میں ہے اس پر بے داد
کر دے اسے سر بلند پھر اے مولیٰ
اللہ ! مسلمان کی سن لے فریاد

☆

کردے آزاد قیدِ غم سے ہم کو
ذات کے نکال پیچ و خم سے ہم کو
ہر چند خطا کار و گنہگار ہیں ہم
محروم نہ رکھ اپنے کرم سے ہم کو

☆

اسلام کے ہیں دشمن و بد خواہ یہود
در پے ہیں مسلمان کے گم راہ یہود
واقف ہیں مسلمان کرم سے اس کے
کیا اس کے غضب سے نہیں آگاہ یہود

☆

یلغار سے اعدا کی بچا لے مولیٰ
ہو جائیں نہ طوفاں کے حوالے مولیٰ
کوئی نہیں کوئی بھی نہیں تیرے سوا
منجھدھار سے کشتی جو نکالے مولیٰ

راغب مراد آبادی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

ذکر خدا کا کرتے جائیں
بگڑے کام سنورتے جائیں
الا اللہ کو ورد بنالیں
گیت خدا کے گاتے جائیں
کوئی نہیں اللہ کا ہمسر
سب کو یہ سمجھاتے جائیں
مولا شرک نہیں بخشے گا
شرک ہے کیا بتلاتے جائیں
اچھے اچھے کر کے عمل ہم
مولا کو خوش کرتے جائیں

سائرہ حمید تشنہ

Marfat.com

مناجات

مٹا دے میرے دل کے یارب اندھیرے
دعا مانگتی ہوں سویرے سویرے

میرا دل تو نورِ محبت سے بھر دے
چھٹیں اس سے ظلمت کے سائے گھنیرے

نہ قرآں سے باہر کا سوچیں کبھی ہم
ہو تجھ سے محبت تجھی سے ڈریں ہم

گلے سے لگا لیں محبت سے سب کو
جفا کا صلہ بھی وفا ہی سے دیں ہم

سائرہ حمید تشنہ

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

قلب پر چھائی ہے جس کے ہیبت پروردگار
اس کو دامن میں لئے ہے رحمت پروردگار

صرف دو آنکھوں کی بخشش اور ساری کائنات
سارا عالم دیکھتا ہے قدرت پروردگار

اس کو تشریک و شراکت سے بھلا کیا واسطہ
جس کے دل پر غالب آئی وحدت پروردگار

صدق دل سے اک ذرا لاحول پڑھ کر دیکھئے
سامنے آجائے گی خود قوتِ پروردگار

یہ زمینیں اور پانی اور یہ انبار رزق
بٹ ہی ہے چار جانب دولت پروردگار

مل نہ پائے آج تک آپس میں اُنگلی کے نشاں
کیجیے اندازہ کیا ہے حکمت پروردگار

حمد اس کی ذکر اُس کا یاد اس کی اے خطیبؔ
صرف شان بندگی ہے قربت پروردگار

خطیب گلشن آبادی

Marfat.com

مناجات

اے طلسماتِ زمانہ کے حکیم
صرف تیری ذات ہے اس کی علیم
تو ہے خالق اے خدائے کُن فکاں
تیری ہی تخلیق ہے سارا جہاں
صرف تو ہے ماسوا کا حکم راں
صرف تو ہے خلق کا روزی رساں
بندہ پرور ہے تو ہی معبود ہے
حاضر و ناظر ہے تو موجود ہے
تونے بن مانگے سبھی کچھ دے دیا
شکریہ کیسے کروں تیرا ادا
کر نہ پایا تیری طاعت اے خدا
کیا ہے پلّے میں ندامت کے سوا
آخری ہے التجا ربُّ العلا
یہ خطیبؔ زار کی سُن لے خدا

خطیب گلشن آبادی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

اللہ کے کرم سے وہ جذبہ عطا ہُوا
یہ بندۂ حقیر بھی محوِ ثنا ہُوا

جو تجھ سے منحرف ہے وہ آباد کب ہُوا
کب اُٹھ سکا ہے تیری نظر سے گرا ہُوا

لازم ہے رب کی بندگی کرتے رہیں سدا
دل میں ہے اپنے خانۂ یزداں بسا ہُوا

پھولوں کو رنگ دے دیا تاروں کو دی چمک
سر پہ ہمارے آسماں سیمیں رِدا ہُوا

رنجیدہ ہے یہ دل مرا شرمندگی بھی ہے
تیری عنایتوں کا کہاں حق ادا ہُوا

بندہ جو تیرے در پہ جھکا خوش نصیب ہے
بیشک وہ سرفراز ہُوا خوش ادا ہُوا

یارب ہویدا تجھ سے دعا گو ہے صبحدم
تیرا ''جہانِ حمد*'' ہو ہردم سجا ہُوا

* ''جہانِ حمد'' اُردو میں حمد کے موضوع پر اوّلین کتابی سلسلہ (کراچی)

یونس ہویدا

Marfat.com

مناجات

گرداب میں ہے کشتی اللہ سہارا دے
رحمت کی نظر کر کے ساحل پہ تو پہنچا دے

توفیق عطا کردے سیرت پہ چلیں ہم سب
سرکار ﷺ کی الفت دے جینے کا سلیقہ دے

شیطاں سے بچا ہم کو اور بخش رضا اپنی
ایماں کی حرارت دے جو قلب کو گرما دے

رستہ تو دکھا سیدھا ، دے نور ہدایت کا
تو میری حفاظت کر ، ابلیس نہ دھوکا دے

دنیا پہ تری رحمت ، ہم سے ہے تجھے الفت
کعبہ ہمیں دکھلا دے ، طیبہ کی تمنا دے

جنّت سے میں نکلا تھا اک بار خطا کر کے
تو بخش گنہ میرے ، فردوس کا گوشہ دے

کہتا ہے ہویدؔا یہ ، رحمت کی نظر کر دے
بندہ ہوں ترا احقر ، قسمت مری چمکا دے

یونس ہویدا

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

ترا کرم ہے کہ ہم فضائے دوام میں سانس لے رہے ہیں
تری عنایاتِ بے کراں کے نظام میں سانس لے رہے ہیں
ازل کی صبح عمل کے سارے جمال کو جذب کر لیا ہے
ابد کی تازہ ترین رنگین شام میں سانس لے رہے ہیں
تری عنایت سے اپنے قلب و نظر کی وسعت پہ ہم ہیں نازاں
خواص سے بڑھ کے جی رہے ہیں عوام میں سانس لے رہے ہیں
ہماری ایک ایک سانس پر ہے عجیب کیفیتوں کا عالم
درود کے جام پی کے دارالسلام میں سانس لے رہے ہیں
نفس نفس لب پہ نام تیرا ہے ذکر ہر صبح و شام تیرا
خوشا یہ توفیق تیرے اک اک پیام میں سانس لے رہے ہیں
تمام ارض و سما ہمارے حضور میں آ کے سرنگوں ہیں
ہم اس ادا سے عبودیت کے خیام میں سانس لے رہے ہیں
برہنہ شمشیر کی طرح بس تو ہی نکالے گا ہم کو ورنہ
ہم اپنی تیغِ انا کی تیرہ نیام میں سانس لے رہے ہیں

مشکور حسین یاد

Marfat.com

مناجات

کاسۂ گدائی میں
خدائی ڈال دی
نو بہ نو جہاتِ اعتبار کی
رونمائی ڈال دی
قربتوں سے آسمان بھر دے
زمینِ دو جہاں کی
آشنائی ڈال دی
انتہا تو دیکھنے کی خیر کس میں تاب ہے
ابتدائے لطف دیکھیے
قلم کی پیشکش ہوئی
اور حرف آرزو میں ذوق جستجو کی
ساری دیدہ زیب، دل نواز
روشنائی ڈال دی
یعنی کاسۂ گدائی میں
خدائی ڈال دی
قلم کی پیشکش ہوئی

مشکور حسین یاد

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

اے کہ تیری ذات ہے وہم و تخیل سے بری
پستی افکار سے ثابت ہے تیری برتری
لطف سے تیرے منوّر ماہتابِ ضوفشاں
قہر سے لرزاں ہے تیرے آفتابِ خاوری
تو نے مٹی کو بنایا غنچہ و گُل کا امیں
تو نے ذرّوں کو عطا کی آسماں سے ہمسری
تیری ذاتِ خاص کا پردہ بنیں تیری صفات
ہے ترا لطف و کرم تیری عطا و داوری
تیرے نظمِ مملکت میں پڑ نہیں سکتا خلل
تجھ کو زیبا ہے خدائی تجھ کو شایاں سروری
ذکر سے تیرے بڑھے ذوقِ عبادت اس قدر
نام پر سجدہ کریں تیرے بتانِ آذری
ہے زمیں تا آسماں مملو تری آیات سے
ہر طرف ظاہر ہے عالم میں تری جلوہ گری
منتظر ہے اب صبا بھی ایک لطفِ خاص کا
کی ہے تو نے درد مندوں کی ہمیشہ یاوری

صبا اکبر آبادی

Marfat.com

مناجات

پروردگار میری دعا کو اثر ملے
تیرہ شبی درد کو نورِ سحر ملے
ہر اشکِ سادہ رنگ کو خونِ جگر ملے
بہرِ پناہ دامنِ خیرالبشر ملے

مجھ پر اثر نہ حشر میں ہو آفتاب کا
ایک اُمّتی ہوں میں بھی رسالتمآب کا

اے ربِّ ذوالجلال ، قلم کو جمال دے
تحریر کو حسین بنا ، خد و خال دے
لفظوں کو حسن اور کشش کو کمال دے
ایک ایک حرف نور کے سانچے میں ڈھال دے

تحریر کو بھی اب تری تائید چاہیے
ہر دائرے کو مرکزِ توحید چاہیے

اے بے مثال ، رنگِ مثالی ملے مجھے
بحرِ سخن میں آب لآلی ملے مجھے
کوئی بیاں نہ لطف سے خالی ملے مجھے
سازِ قلم میں سوزِ بلالی ملے مجھے

حاجت لبوں کی ہو نہ ضرورت زبان کی
آواز ہو صریرِ قلم میں اذان کی

صبا اکبرآبادی

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

دل میں جگر میں جان میں غُنچہ کِھلا ہوا
ایمان کا تجھی سے ہے گلشن سجا ہوا
رزّاقِ دو جہاں پہ ایمان ہے مرا
ملتا ہے وہ نصیب میں جو ہے لکھا ہوا
غارِ حرا سے روشنی پھوٹی جو نور کی
وحدت کا وہ چراغ ہے اب بھی جلا ہوا
کیوں پر سکون دل نہ ہو کیونکر قلم نہ ہو
لکھا ہے جو بھی حرف وہ حرف ثنا ہوا
جس نام کے وسیلہ سے وہ بخش دیتا ہے
وہ نام میں نے اپنے ہے دل پر لکھا ہوا
قربان اس پر لاکھ عبادت ہو دوستو
نقشِ قدم پہ ان کے جو سجدہ ادا ہوا
گو لاکھ چاہے آدمی کوشش کے باوجود
اٹھتا نہیں ہے رب کی نظر سے گرا ہوا
اللہ کی حدود کو شاعر نہ توڑنا
اس کی حدود توڑ کے کس کا بھلا ہوا

شاعر علی شاعر

Marfat.com

مناجات

حُسنِ عمل کا پیکر ہم کو بنادے یارب
سیرت پہ مصطفیٰ ﷺ کی ہم کو چلادے یارب
بھٹکے مسافروں کو منزل پہ لے کے جاؤں
اس سر پہ رہبری کا سہرا سجادے یارب
دنیا میں مست رہ کے عقبیٰ نہ بھول جاؤں
بس خوف آخرت کا دل میں بسا دے یارب
صبر و قرار ، راحت ، مجھ کو نصیب کرکے
بے چینیوں سے میرا پیچھا چھڑا دے یارب
ایماں کے نور سے میں روشن کروں جہاں کو
جگنو کے جیسا جذبہ دل میں جگا دے یارب
اسوہ ترے نبی ﷺ کا جنت کا راستہ ہے
جنت کے راستے پر ہم کو چلا دے یارب
جیسے شجر کا سایہ انسان کو سکوں دے
ایثار کا نمونہ ایسا بنا دے یارب
تجھ سے ہی لو لگائے تجھ سے مرادیں مانگے
شاؔعر کے قلب کو تو ایسی نوا دے یارب

شاعر علی شاعر

Marfat.com

مآخذ

☆ فخر الدین نظامی ،، جہانِ حمد شمارہ نمبر۲۔عزیز احسن۔۱۹۹۸ء۔کراچی۔ص ۹۱۔۹۲

☆ قلی قطب شاہ ،،تاریخ زبان وادب اردو،صغیر احمد جان۔۱۹۸۷ء۔کراچی۔ص

☆ ولی دکنی ،، جہانِ حمد شمارہ نمبر۲ ۔ پروفیسر عاصی کرنالی ۔ ص ۷۰

☆ سراج اورنگ آبادی ،، جہانِ حمد ۔شمارہ نمبر ۱۰۔۲۰۰۳ء۔عرشیہ ابراہیم ۔کراچی۔ص ۱۰۵
عقیدت کا سفر۔حمایت علی شاعر۔۱۹۹۹ء۔کراچی ۔ ص ۴۳

☆ مرزا رفیع سودا ،، جہانِ حمد شمارہ نمبر۱۔۱۹۹۸ء،کراچی۔ص ۹۳

☆ خواجہ میر درد ،، خزینۂ حمد۔ ۱۹۹۶ء کراچی۔ مرتب : طاہر سلطانی۔ ص ۲۶۳

☆ میر تقی میر ،، دیوانِ میر۔(ایڈیشن)۱۹۹۷ء۔لاہور۔ص ۱۳

☆ مرزا غالب ،، دیوانِ غالب۔(ایڈیشن)۱۹۹۵ء۔کراچی ص ۵

☆ نظیر اکبرآبادی ،، خزینۂ حمد ۔مرتب۔طاہر سلطانی۔۱۹۹۶ء۔کراچی

☆ نیاز بریلوی ،، خزینۂ حمد ۔مرتب: طاہر سلطانی۔۱۹۹۶ء کراچی۔ص ۴۶۵

☆ مومن خاں مومن ،، خزینۂ حمد ۔مرتب: طاہر سلطانی۔۱۹۹۶ء کراچی۔ ص ۴۳۳

☆ ذوق دہلوی ،، خزینۂ حمد ۔مرتب: طاہر سلطانی۔۱۹۹۶ء کراچی۔ص ۲۶۵

☆ بہادر شاہ ظفر ،، دیوانِ ظفر۔(ایڈیشن)۱۹۹۷ء۔لاہور۔ص ۳

☆ مصطفیٰ علی شیفتہ ،، خزینۂ حمد ۔مرتب: طاہر سلطانی۔۱۹۹۶ء کراچی۔ص ۳۱۹

☆ میر انیس ،، رسائی ادب۔میر انیس نمبر۔مرتب ڈاکٹر ہلال نقوی۔۲۰۰۳ء۔کراچی

☆ مرزا دبیر ،،خزینۂ حمد ۔مرتب: طاہر سلطانی۔۱۹۹۶ء کراچی۔ص ۲۶۲

☆ امیر مینائی ،، خزینۂ حمد ۔مرتب: طاہر سلطانی۔۱۹۹۶ء کراچی۔ص ۱۲۷

☆ محسن کاکوروی ،، کلامِ محسن ۔مرتب۔ پروفیسر خلیل حسین۔۱۹۷۴ء۔لاہور

Marfat.com

☆ داغ دہلوی ،، خزینہ حمد۔مرتب:طاہر سلطانی۔۱۹۹۶ء کراچی۔ص ۲۶۴
☆ مولانا احمد رضا بریلوی،،حدائق بخشش۔۱۹۷۴۔لاہور ص ۲۷
☆ مولانا حالی ،، خزینہ حمد۔مرتب:طاہر سلطانی۔۱۹۹۶ء کراچی۔ص ۲۲۵
☆ مولانا اسمٰعیل میرٹھی،، خزینہ حمد ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ص ۱۳۲
☆ حسن رضا بریلوی ،، ذوقِ نعت۔۱۹۸۴ء۔لاہور ص ۹
☆ اکبر میرٹھی وارثی ،، نہالِ روضۂ اکبر۔۱۳۶۰ھ۔ممبئی
خزینۂ حمد۔۱۹۹۴ء۔کراچی۔ص ۱۳۱
☆ علامہ اقبال ،، مفیض حمد نمبر،مرتب:اقبال نجمی۔گوجرانوالہ۔ص ۵۴۹
☆ اکبر الہ آبادی ،،کلامِ اکبر الہ آبادی۔۱۹۶۸ء۔لاہور ص ۱۳
☆ بیدم شاہ وارثی ،، خزینہ حمد۔مرتب:طاہر سلطانی۔۱۹۹۶ء کراچی۔ص ۱۸۱
☆ اصغر گونڈوی ،، مفیض حمد نمبر۔گوجرانوالہ۔۱۹۹۷ء۔مرتب۔اقبال نجمی۔ص ۵۵۶
☆ مولانا ظفر علی خاں،، خزینہ حمد۔مرتب:طاہر سلطانی۔۱۹۹۶ء کراچی۔ص ۳۶۲
☆ جگر مرادآبادی ،، خزینہ حمد۔مرتب:طاہر سلطانی۔۱۹۹۶ء کراچی۔ص ۲۱۱
☆ مولانا حسرت موہانی،، فن و شخصیت۔مرتب۔اصغر کاظمی۔۲۰۰۲ء کراچی ص ۱۶۔۱۷
☆ امجد حیدرآبادی ،، رباعیاتِ امجد۔۱۹۶۸ء۔ص۔۱۲
☆ سیماب اکبرآبادی ،،خزینۂ حمد۔۱۹۹۶ء،کراچی۔ص۔۲۹۳
☆ حافظ پیلی بھیتی ،، ''بیاضِ نعت'' ۱۳۳۳ھ، بدایوں ۔ص۱،۲
☆ ثاقب کانپوری ،، خزینہ حمد۔۱۹۹۶ء کراچی۔مرتب:طاہر سلطانی۔ص ۲۰۶
☆ جوش ملیح آبادی ،، خزینہ حمد۔۱۹۹۶ء،کراچی۔ص۔۲۱۲
☆ حفیظ جالندھری ،، شاہنامۂ اسلام۔جلد دوم۔۱۹۳۷ء۔ص ۴۷
☆ ذہین شاہ تاجی ،، دنیائے نعت۔(کتابی سلسلہ) شمارہ نمبر ۳۔۲۰۰۴ء۔کراچی۔مرتب،عزیزالدین خاکی۔ ص ۔
☆ احسان دانش ،، خزینہ حمد۔۱۹۹۶ء،کراچی۔ص۔۱۳۵
☆ صبا اکبرآبادی،، جہانِ حمد شمارہ نمبر ۹ صبا اکبرآبادی حمد و نعت نمبر۔۲۰۰۲ء۔کراچی۔ ص ۴۴

Marfat.com

☆ شاعرلکھنوی ،، نکہت ونور۔۲۰۰۰،کراچی۔ص۲۳

☆ بہزادلکھنوی،، جہانِ حمد،شمارہ نمبر ۸۔(بہزادلکھنوی نمبر)۔۲۰۰۲ء۔کراچی

☆ صبامتھراوی،، خزینہ حمد۔۱۹۹۶ء،کراچی۔ص ۳۴۱

☆ مولاناضیاءالقادری ،، تجلیات نعت۔۱۹۶۴ء۔خزینہ حمد۔۱۹۹۶ء۔کراچی ص ۳۴۹
''اردوحمدونعت پرفارسی شعری روایت کااثر'' (ڈاکٹرعاصی کرنالی)،ملتان۔ص۲۸۷)

☆ مولاناماہرالقادری۔انتخاب نعت۔۱۹۹۷ء۔مرتب،عبدالغفورقمر۔لاہور۔ ص ۶۸

☆ منوربدایونی ،، منورنعتیں۔۱۳۸۲ھ،کراچی۔ص ۸

☆ محشربدایونی،، حرفِ ثنا۔۱۹۸۶ء،کراچی۔ص ۱۸

☆ سیداقبال عظیم،، خزینۂ حمد۱۹۹۶ء۔کراچی۔ص ۱۳۶ (زبورِحرم) ۱۹۹۹ء۔کراچی

☆ فداخالدی ،، م،ص ،۱۹۸۳ء۔کراچی۔خزینہ حمد۔ص ۳۹۲

☆ ساجداسدی،، ''پیامبرمغفرت''۱۹۷۵ء،کراچی۔ص ۷

☆ مولانامحمدعبدالحامدبدایونی ،، جذباتِ حامد۔۲۰۰۳ء۔کراچی۔ص ۳۴۔۳۵

☆ رئیس امروہوی،، انامن الحسین،کراچی۔خزینہ حمد۔ ص ۲۷۰

☆ رعنااکبرآبادی ،، تسبیحِ رعنا۔۱۹۶۹۔کراچی۔ص ۴

☆ نیرحامدی ،، نعت نیر۔۱۹۹۷ء،کراچی۔ص ۹

☆ قتیل شفائی ،،نذرانہ ۔۲۰۰۰ء۔لاہور۔ص ۱۷

☆ کلیم عثمانی ،، ماہِ حرا۔۲۰۰۱ء۔لاہور۔ص ۲۲

☆ وقارصدیقی اجمیری ،، جرف حرف خوشبو۔کراچی۔ص۵۷،۵۸

☆ ستاروارثی،، ''حرف معتبر''۱۹۹۴ءکراچی۔ص۲۳۔۲۴

☆ قاسم جہانگیری ،، جمال مجسم۔۲۰۰۰ء،کراچی،ص۱۸

☆ حافظ مظہرالدین،، تجلیات۔۱۹۸۳۔لاہور۔خزینہ حمد۔ ص ۴۴۷

☆ اعظم چشتی،، نیراعظم۔۱۹۸۹ء۔لاہور۔ص ۲۳

☆ مولاناقاسم حبیبی۔آبشارمدحت۔۱۹۹۵ء۔کانپور۔ص ۲۷،۲۸

Marfat.com

☆ اختر لکھنوی،، حضور ﷺ۔۱۹۸۸ء۔کراچی۔خزینہ حمد۔۱۹۹۶ء۔کراچی۔ص ۱۴۹

☆ راسخ عرفانی،، جہانِ حمد۔شمارہ ۲ ۔ص۔۳۳۲

☆ مولانا عاقل اکبرآبادی،، مجموعہ نعت،،گلدستہ،،۱۹۵۲ء۔۱۹۸۶ء۔کراچی ص ۱۴۳

☆ جامی بدایونی،، زادِ آخرت۔۱۹۹۱ء۔کراچی۔ ص ۲۰۲

☆ احمد چاند پوری ،، ''نغمۂ محبت''۱۹۹۳ء کراچی۔ص ۲

☆ علامہ ریاض الدین سہروردی ،، دیوانِ ریاض۔کراچی

☆ ناصر کاسگنجوی ،، ''دیارِ گل''۲۰۰۲ء کراچی۔ص ۱۹

☆ حزیں صدیقی،، ''جہانِ حمد''شمارہ ۲،ص ۲۳۸

☆ نظیر شاہجہاں پوری،، ''خوشبوئے سخن''۱۹۹۷ء۔کراچی

☆ شمس نظامی،، طلوعِ شمس۔۱۹۸۹ء۔کراچی

☆ احمد سہارنپوری،، ''ہلالِ طیبہ'' ۱۹۸۵ء کراچی۔ص ۳

☆ ہلال جعفری،، اوج نعت نمبر ۱۹۹۹ء۔مرتب: ڈاکٹر آفتاب نقوی۔لاہور

☆ صائم چشتی ،، ''ارمغان مدینہ''۔۱۹۹۷ء فیصل آباد۔ص ۹

☆ مسرور کیفی،، خزینہ حمد۔۱۹۹۶ء کراچی۔مرتب: طاہر سلطانی۔ص ۴۴۰

☆ خلیق قریشی،، برگِ سدرہ۔۱۹۹۱ء فیصل آباد۔ ص ۲۱

☆ صہبا اختر ،، اقراء۔۱۹۸۱ء۔کراچی۔ ص ۱۷

☆ محمد علی ظہوری،، توصیف۔۱۹۹۸ء لاہور۔ص ۱۳،

☆ قصری کانپوری،، نورِ ازل۔۱۹۸۰ء۔کراچی۔ص ۱۹

☆ اقبال صفی پوری ،، رحمت لقب۔۱۹۸۸ء۔کراچی۔ص ۱۴

☆ یزدانی جالندھری ،، ''شام و سحر'' نعت نمبر۔لاہور۔خالد شفیق
مفیض حمد نمبر ا۔۱۹۹۷ء۔مرتب۔اقبال نجمی۔گوجرانوالہ۔ص ۳۵

☆ خالد بزمی ،، خزینہ حمد۔۱۹۹۷ء کراچی ص۔۱۹۰

☆ شیدا جبلپوری ،، زادِ راہ۔۱۹۸۵ء۔کراچی۔ص ۱۷

Marfat.com

☆ مبارک مونگیری ،، ذکر ارفع ـ ۱۹۹۴ء ـ کراچی ـ ص ۱۴

☆ نعیم تقوی ،، بصیرت، ۱۹۷۸ء ـ کرچی ـ ص ۱۹

☆ عارف عبدالمتین ،، بے مثال ـ ۱۹۸۵ء ـ ملتان ـ ص ۹

☆ حشمت یوسفی،، جمال الہام ۱۹۸۵ء کراچی ـ ص ۳۳

☆ شریف امروہوی ،،قندیل عرش ـ ۱۹۸۴ء ـ کراچی ـ ص ۴۰

☆ جمیل نظر،، ایقان ـ ۱۹۹۴ء ـ کراچی ـ ص ۱۷

☆ بے تاب نظیری،،نغمۂ بے تاب،، تاریخ رفتگاں ـ صابر براری ـ ۱۹۹۸ء ـ کراچی

☆ سکندر لکھنوی ،، مجموعہ نعت،،مختار کونین،،۱۹۹۷ء کراچی ـ ص ۳۴

☆ عبدالستار نیازی ،، مجموعہ نعت ''بدرالدجیٰ''۱۴۱۱ھ فیصل آباد ـ خزینہ حمد، ۱۹۹۶ء ـ کراچی ـ ص ۴۷۹

☆ قمرانجم ،، حسنت جمیع خصالہ ـ ۱۹۸۵ء ـ کراچی ـ ص ـ ۳۵.

☆ غافل اجمیری ،، برکات النعت ـ ۱۹۹۶ء ـ کراچی ـ ص ۳۶

☆ زاہد فتح پوری ـ نقشِ اوّلیں ـ ۲۰۰۱ء ـ کراچی ص ۲۵

☆ اسرار عارفی ،، ''ہادیٔ برحق''،۱۹۹۷ء ـ ملتان ـ ص ـ ۱۳

☆ تابش صمدانی ،، برگ ثنا ـ ۱۹۸۸ء ملتان ـ ص ۳۸

☆ صابر کوثر ،، ''حرا کا چاند '' ۱۹۸۷ء ـ کراچی ـ ص ۶۳

☆ آبرو فیض آبادی ''نظر نظر طیبہ''۱۹۹۳ء کراچی ـ ص ۱۱

☆ حیدر گردیزی ـ آنکھ میں گنبدِ خضرا ـ ۱۹۹۹ء ـ ملتان ـ ص ۱۳

☆ سعید نقشبندی ،، ''جہانِ حمد''شمارہ نمبر ۱۲،ص ۲۶۱ ـ جانِ ایماں ـ مجموعہ نعت ـ ۱۹۹۸ء ـ کراچی

☆ امتیاز راہی ،،خزینہ حمد ـ ۱۹۹۶ء کراچی ـ مرتب: طاہر سلطانی ـ ص ۲۸۴ ـ چراغ مدحت ـ ۱۹۹۸ء ـ کراچی

☆ امتہ اللہ تسنیم ،، ''حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر''مرتبہ طاہر سلطانی ۱۹۹۹ء کراچی ـ ص ۶۰ ـ ۵۹

☆ تہنیت النساء تہنیت ،،''حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر''مرتب: طاہر سلطانی ۱۹۹۹ء کراچی ـ ص ۶۲ ـ ۶۱

☆ خیر النساء بہتر ،، ''حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر''مرتب: طاہر سلطانی ۱۹۹۹ء کراچی ـ ص ۴۵

☆ نصرت عبدالرشید ،،''حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر''مرتبہ طاہر سلطانی ۱۹۹۹ء کراچی ـ ص ۲۱۴ ـ ۲۱۵

Marfat.com

☆ حیا بریلوی ،، ''حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر'' مرتبہ طاہر سلطانی ۱۹۹۹ء کراچی۔ص ۴۲۔۴۳

☆ وحیدہ نسیم ،، ''حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر'' مرتب طاہر سلطانی ۱۹۹۹ء کراچی۔ص ۲۱۰

☆ کنیز فاطمہ ،، عقیدت۔۲۰۰۲ء کراچی۔ص ۱۶۔۱۷

.....................☆☆☆.....................

☆ تابش دہلوی،، تقدیس۔۱۹۸۵ء۔کراچی۔بزمِ جہانِ حمد کے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرے کے لیے برادرم خواجہ تاجدار عادل کی فرمائش پر کہی گئی حمد۔

☆ احمد ندیم قاسمی ،، خزینۂ حمد ۱۹۹۶ء کراچی۔ص ۴۷

☆ حفیظ تائب ،، ''کوثریہ'' ۲۰۰۳۔لاہور۔ص،۳۱

☆ حنیف اسعدی ،، ''ذکر خیر الانام'' ۱۹۸۴ء کراچی۔ص ۳۱

☆ راغب مرادآبادی ،، ''جہانِ حمد'' کراچی شمارہ نمبر ۱۲۔ستمبر ۲۰۰۳

☆ امید فاضلی ،، مرے آقا ﷺ۔۱۹۸۴ء۔کراچی۔ص ۱۹

☆ شبنم رومانی ،، حرفِ نسبت۔۱۹۸۴ء۔کراچی۔ص ۱۴

☆ بیکل اتساہی بلرامپوری ،، انتخابِ بیکل۔کلکتہ ،بھارت۔ ص ۴

☆ ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی،،نسبت۔۱۹۹۹ء۔کراچی۔اردو میں حمد گوئی۔پروفیسر شفقت رضوی۔۲۰۰۲ء کراچی۔ص ۳۳

☆ سرشار صدیقی،،میثاق۔۲۰۰۲ء۔کراچی۔ص ۴۷

☆ عاصی کرنالی ،، ''اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر'' ۲۰۰۱ء،کراچی

☆ صابر براری ،، ''جام طہور'' ۱۹۷۸ء کراچی۔ص ۱۷

☆ راجا رشید محمود ،، ماہنامہ ''ارمغانِ حمد''۔کراچی۔فروری ۲۰۰۴ء مدیر۔طاہر سلطانی۔ص ۴،۷،۵

☆ ریاض مجید ،، ''اللھم صلِ علیٰ محمد'' ۱۹۹۴ء فیصل آباد۔ص ۱۷

☆ جعفر بلوچ ،، ''بیعت'' ۱۹۸۹ء لاہور۔ص ، ۲۱

☆ علیم ناصری ،، ''طلع البدر علینا'' ۱۹۹۹ء لاہور۔ص،۴۰

Marfat.com

☆ خالد شفیق،، ''عالم افروز''۱۹۹۶ء لاہور۔ص ۲۷

☆ ریاض حسین چوہدری،، ''رزقِ ثنا''۱۹۹۹ء۔ص ۲۳

☆ شاہ انصار الہٰ آبادی ،، ''سراج السالکین''۱۹۹۳ء کراچی۔ص ۳۱

☆ محسن احسان،، اجمل واکمل۔۱۹۹۷ء۔اسلام آباد۔ص ۲۵

☆ سہیل غازی پوری ،، ''حمد و نعت''۲۰۰۰ء،کراچی۔ص ۱۸

☆ یوسف طاہر قریشی،، ''روحِ عالم''۱۴۱۸ھ،فیصل آباد۔ص ۲۷

☆ سجاد مرزا ،، ''شوقِ نیاز''۔۱۹۹۸ء۔گوجرانوالہ۔ص ۲۳

☆ سلیم اختر فارانی ،، ضیائے ہفت رخشاں،۱۹۹۹ء گوجرانوالہ

☆ حیرت الہٰ آبادی،، ''نورِ بے مثال''۱۹۹۷ء،کراچی۔ص ۲۱

☆ لیث قریشی،، ''تابانِ تاباں''۱۹۹۱ء کراچی۔ص ۱۳

☆ ظفر عمر زبیری،، ''کتابِ حمد و نعت''۱۹۹۳ء کراچی۔ص ۱۲

☆ گوہر ملسیانی ،، ''متاعِ شوق''۱۹۹۵ء صادق آباد۔ص ۱۱

☆ نسیم سحر ،، یہ جو سلسلے ہیں کلام کے۔۱۹۹۶ء۔اسلام آباد۔ص ۳۰۔۱۳

☆ شوکت الہٰ آبادی،، چراغِ حرا۔۱۹۹۵ء۔کراچی۔ص ۳۶

☆ حنیف اخگر،، خلقِ مجسم۔۲۰۰۳ء۔کراچی۔ص ۵۱

☆ جسٹس (ر) محمد الیاس،، ثنائے کریمین۔لاہور۔ص ۴۸

☆ عثمان ناعم،، ''روحِ کونین''۱۹۹۹ء واہ کینٹ۔ص ۵۶

☆ صابر کاسگنجوی،، ''قندیلِ نور''۱۹۸۵ء اسلام آباد

☆ ماہر کرنالی ،، ''متاعِ کون و مکاں''۱۹۹۹ء لاہور ص ۲۳

☆ عبدالرحمان عبد ،، عرفانِ عبد۔۱۹۹۱ء نیویارک ص ۱۷

☆ صلاح الدین ناصر ،، ''عقیدت کے پھول''۱۹۹۶ء(نیویارک)ص۔۵۴

☆ بقا نظامی ،، ''انتخابِ نعت'' حصہ چہارم۔مرتب۔عبدالغفور قمر،لاہور دسمبر ۱۹۹۷ء۔ص ۳۸،۳۹

☆ اسلم فریدی ،، بزم جہان حمد، ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرہ۔برمکان۔تنویر پھول

Marfat.com

☆ جہانِ حمد ،، شمارہ نمبر ۱۲۔ اکتوبر ۲۰۰۳ء۔ نازش دوعالم ۔ ۲۰۰۰ء۔ کراچی

☆ صدیق فتح پوری ،، اظہارِ عقیدت۔ ۱۹۸۷ء۔ کراچی جہانِ حمد، شمارہ ۱۲، ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرہ بر مکان خواجہ تاجدار عادل

☆ ذکی قریشی ،، خورشید حرا۔ ۱۹۸۴ء ، لاہور۔ ص ۱۵

☆ اقبال عالم ،، خیابانِ نعت ۲۰۰۴۔ کراچی (بزم جہاں حمد کے لیے کہی گئی طرحی حمد)

☆ خواجہ عابد نظامی ،، ''جہانِ حمد'' شمارہ نمبر ۱، ۱۹۹۸ء کراچی ۔ ص ۲۷

☆ سید محمد امین علی نقوی ،، ''اوج نعت نمبر'' ۱۹۹۳۔ ۱۹۹۲ء لاہور۔ مدیر سید آفتاب احمد نقوی۔ ص ۶۵۸

☆ حسین سحر ،، ''سعادت'' ۲۰۰۰ء۔ ملتان۔ ص ۱۴

☆ رحمان خاور ، محرابِ حرم ۔ ۱۹۹۷ء۔ کراچی۔ (غیر مطبوعہ حمد سے اقتباس)

☆ اعجاز رحمانی ،، چراغِ مدحت ۔ ۱۹۹۹ء۔ کراچی۔ ص ۱۷

☆ ع۔ س۔ مسلم ،، حمد و نعت ۔ ۱۹۸۴ء۔ لاہور۔ ص ۶۶

☆ پروفیسر محمد منظور علی منظور ،، ''حسنِ رحمت'' ۱۹۸۹ء لاہور۔ ص ۳۲

☆ ایاز صدیقی ،، ثنائے محمد۔ ۱۹۹۳ء۔ ملتان۔ ص ۱۱۲

☆ فہیم ردولوی ،، آہنگِ اذاں ۔ ۱۹۹۹ء۔ کراچی۔ ص ۱۵

☆ ادیب رائے پوری ،، ''مقصود کائنات'' ۱۹۹۸ء کراچی۔ ص ۴۴

☆ شمس وارثی ،، ''حاصلِ زندگی'' ۲۰۰۳ء کراچی۔ ص ۷۰

☆ ماجد خلیل ،، روشنی ہی روشنی ۔ ۲۰۰۱ء۔ کراچی۔ ص ۳۶

☆ عبدالعلیم کے طالب ،، ''یا اللہ یا رسول اللہ'' ۱۹۹۳ء کراچی۔ ص ۲۸

☆ مہر وجدانی ،، ''مصدرِ انوار'' ۱۹۸۸ء کراچی۔ جہانِ حمد شمارہ نمبر ۱۲۔ کراچی

☆ مظہر عارف ،، ''حدیقہ عقیدت'' ۲۰۰۳ء کراچی۔ ص ۱

☆ محمد یعقوب فردوسی ،، ''آقا کملی والے'' ۲۰۰۳ء راولپنڈی ص ۲۲

☆ شاہد الوریٰ ،، ''حمد و ثنا'' ۱۹۸۴ء۔ کراچی۔ ص ۳۸

☆ نعیم میرٹھی ،، حرفِ تابندہ ۱۹۹۴ء کراچی۔ ص ۳۳۔ ۳۴

☆ غوث متھراوی ،، بزم جہانِ حمد کراچی ماہانہ حمدیہ طرحی مشاعرہ بر مکان خواجہ تاجدار عادل

Marfat.com

☆ رہبر چشتی ،، "نبی الحرمین" ۱۹۹۵ء کراچی ص۔ ۴۲

☆ ثاقب انجان ،، "ابرِ کرم" ۲۰۰۰ء، کراچی۔ص ۱۱

☆ غالب عرفان ،، حمدیہ طرحی ماہانہ مشاعرہ۔ بزمِ جہانِ حمد کراچی۔ برمکان، تاجدار عادل
مجموعہ نعت ،، "م" ۱۹۹۹ء۔ کراچی

☆ قاری حبیب اللہ حبیب ،، "ثنائے حبیب" ۱۹۹۰ء کراچی۔ص ۵۶

☆ شفیق بریلوی ،، بہارِ گنبدِ خضرا۔ ۱۹۹۹ء۔ کراچی۔ ماہانہ حمدیہ طرحی مشاعرہ۔ بزمِ جہانِ حمد کراچی۔ برمکان، تنویر پھول

☆ نیر اسعدی ،، "ماہنامہ ارمغانِ حمد کراچی"۔ مدیر: طاہر سلطانی ۲۰۰۴ء۔ص ۵۰
مجموعہ نعت ،، "نعت ہی نعت" ۱۹۸۷ء۔ کراچی

☆ کوثر بریلوی ،، یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ۔ ۱۹۹۷ء۔ کراچی۔ص ۳۸

☆ حافظ عبد الغفار حافظ ،، ارمغان حافظ۔ ۱۹۸۵ء۔ کراچی۔ص ۳۳

☆ بدر فاروقی ،، "اشکِ فروزاں" مجموعہ نعت۔ کراچی۔ص ۲۹

☆ عابد بریلوی ،، "کھلتا ہے دل کا گلشن سرکار کی گلی میں" ۲۰۰۱ء، کراچی

☆ قمر وارثی ،، شمس الضحیٰ۔ ۱۹۸۶ء۔ کراچی۔ص ۳۴

☆ حافظ مستقیم ،، معراجِ سخن" ۱۹۸۷ء۔ کراچی۔ص ۳۷

☆ اختر ہاشمی ،، حروف مدحت ،، ۲۰۰۱ء۔ لاہور۔ حمدیہ طرحی ماہانہ مشاعرہ۔ ۴ر اگست ۲۰۰۲ء
بمقام : فیوض القرآن اکیڈمی، کراچی (اسلم غزالی)

☆ کوثر بھوپالی ،، "چمن در چمن" ۱۹۹۶ء۔ کراچی۔ص ۱۲

☆ عارف صدیقی ، حمدیہ طرحی ماہانہ مشاعرہ بزمِ جہانِ حمد کراچی.....مقام درگاہ حضرت بہزاد لکھنوی کراچی
تجلیاتِ حرم۔ ۱۹۹۲ء۔ اسلام آباد۔

☆ آفتاب کریمی ،، "آنکھ بنی کشکول" ۱۹۹۹ء کراچی۔ص۔۳۳

☆ یامین وارثی ،، بنائے کن فکاں۔ ۱۹۹۵ء ، کراچی۔ ص ۱۳، ۱۴

☆ نفیس القادری ،، خزینۂ حمد ۱۹۹۶ء کراچی۔ مرتبہ طاہر سلطانی

☆ عبد الجبار اثر ،، حمدیہ طرحی ماہانہ مشاعرہ۔ بزمِ جہانِ حمد پاکستان، برمکان تنویر پھول کراچی

Marfat.com

☆ محمد شفیع ،، ''شفیع المذنبین'' ۱۹۹۹ء کراچی۔ص ۱۹۰

☆ خالد عرفان ،، ''الہام'' ۱۹۸۶ء کراچی۔ص ۲۳

☆ مونس انصاری ،، ''فخر بشر'' ۱۹۹۹ء کراچی۔ص ۲۲

☆ امین نقوی علی ،، محمد ہی محمد۔ مجموعہ نعت (غیر منقوط) ۱۹۸۵ء آزاد کشمیر۔ص ۱۵

☆ عاصم گیلانی ،، ''وظیفہ'' ۲۰۰۱ء، لاہور ص۔۳۳

☆ سید محمود گیلانی ،، گلِ نایاب۔ ۱۹۹۹ء۔ لاہور۔ص۔۳۱

☆ رشید ساقی ،، تقدیس قلم۔ ۲۰۰۰ء۔ اسلام آباد۔ص۔۲۵

☆ اختر شیرازی ،، ''صبح مدینہ'' ۱۹۹۸ء۔ لاہور۔ص۔۱۲

☆ محبوب الٰہی ،، ''چراغِ اطلس'' ۲۰۰۱ء۔ لاہور۔ص۔۹

☆ منیر قصوری ،، آیہ رحمت ،، ۱۹۹۰ء۔ لاہور۔ص۔۱۴۔۱۵

☆ ساحر شیوی ،، وسیلۂ نجات ،، ۱۹۹۸ء۔ دہلی۔ص۔۳۹

☆ منظور اعظمی ،، سرودِ حرم ،، ۱۹۹۸ء کراچی۔ص۔۳۵

☆ فیروز شاہ ،، باوضو آرزو۔ ۲۰۰۴ء۔ میانوالی ۔ ص ۱۲

☆ شاداں دہلوی ،، ''عالم رحمت'' ۱۹۹۴ء کراچی۔ص ۱۵

☆ عرفان اکبرآبادی ،، ''کنز العرفان'' ۲۰۰۳ء کراچی۔ص ۲۸

☆ حکیم راؤ عبداللہ عزمی ،، ''رنگ و خوشبو نور و نکہت'' ۲۰۰۲ء کراچی۔ص ۴۶

☆ عزیز لدھیانوی ،، اذنِ حضوری ،، ۱۹۹۹ء گوجرانوالہ۔ص ۷ مرتب: اقبال نجمی

☆ سید ظفر اکبرآبادی ،، ''رحمت مآب'' (مجموعہ نعت) ۲۰۰۰ء لاہور۔ص۔۱۹۔۲۰

☆ شوکت قادری ،، ''پرتو ماہِ تمام'' ۲۰۰۲ء کراچی۔ص ۳۵

☆ شوکت جوہر ،، ایک طاق دو چراغ۔ ۱۹۹۴ء۔ ''خزینۂ حمد'' مرتبہ: طاہر سلطانی۔ ۱۹۹۶ء کراچی۔

☆ قمر صدیقی ،، ''حرف حرف خوشبو'' ۱۹۸۲ء راولپنڈی۔ص ۱۷

☆ اقبال نجمی ،، خیراتِ مدحت ،، ۲۰۰۳ء۔ ''مفیض حمد نمبر'' ۲۰۰۳ء۔ مرتب: اقبال نجمی، گوجرانوالہ

☆ مسعود چشتی ،، ''تسکین قلب'' ۱۹۹۸ء۔ کراچی۔ص ۳۱

Marfat.com

☆ شاہین اقبال ،، ''کلام اثر'' ۱۹۹۵ء کراچی۔ص ۱۱۔۱۲

☆ وقار صدیقی ،، ''نقش کف پا'' ۱۹۹۵ء کراچی۔ص ۶۸

☆ محمد کمال اظہر ،، ''حرف عقیدت'' ۱۹۹۴ء لاہور۔ص ۱۹۔۲۰

☆ شکیل احمد طاہر ،، ''صل اللہ یا محمد'' ۱۹۸۵ء کراچی۔ص ۱۲

☆ صفوت علی صفوت ،، مثنوئ رسول۔۲۰۰۱ء۔امریکہ۔ص۔۱۱۔۱۲

☆ حسن اکبر کمال ،، التجا۔۲۰۰۲ء۔لاہور۔ص ۲۰

☆ قیصر نجفی ،، رب آشنا،۲۰۰۲ء۔کراچی۔ص۔۱۹۔(نوٹ)

یہ حمد بزم جہان حمد کے ماہانہ طرحی حمدیہ مشاعرے کے لیے کہی گئی

☆ انجم رحمانی ،، ''صاحب الجمال'' ۱۹۸۶ء۔ص۔۲۰

☆ صوفی جاوید اقبال،، محبوب ﷺ۔۱۹۹۷ء۔کوئٹہ۔ص ۳۶

☆ زماں سہرابی ،، ذکر رسول،۲۰۰۱ء۔کراچی۔ص۔۳۹ حمدیہ مشاعرہ (طرحی) جہان حمد،۲۰۰۰ء کراچی

☆ خیال آفاقی ،، تری آواز مکہ مدینہ۔۱۹۹۷ء۔لاہور

☆ خالد محمود ،، حسنِ ازل۔۱۹۹۷ء۔کراچی۔ص ۴۶

☆ ساجد امروہوی ،، عرفانِ مدینہ۔۲۰۰۳ء۔کراچی۔ص ۲۹

☆ عبدالوحید تاج ،، صاحب ام لکتاب۔۲۰۰۳ء۔کراچی۔ص ۴۹

☆ نازش قادری ،، سخن سخن خوشبو۔۱۹۹۶ء۔فیصل آباد۔ص ۳۳

☆ شہزاد مجددی ،، ثناء کا موسم۔۲۰۰۲ء۔لاہور۔ص ۲۰

☆ ریاض احمد پرواز ،، روائے رحمت۔۱۹۹۵ء۔فیصل آباد۔ص ۲۱

☆ نصیر کوٹی،، سیلِ تجلی۔۲۰۰۲ء۔کراچی۔ص ۱۲

☆ شمیم ٹھٹھوی ،، بوئے گل۔۱۹۹۷ء۔کراچی۔ص ۱۳

☆ پیامی مرادآبادی ''بعد از خدا'' ۱۹۹۴ء۔کراچی۔ص ۱۶۔ جہانِ حمد ماہانہ حمدیہ طرحی مشاعرہ ۲۰۰۳ء کراچی

☆ سعید وارثی،، ''ورثہ'' ۱۹۸۷ء،کراچی۔ص ۲۶۔

☆ پرویز اختر ،، صاحب معراج۔۲۰۰۲ء۔کراچی۔ص ۶۳ - ۶۴

Marfat.com

☆ صبیح رحمانی ،، جادۂ رحمت ۱۹۹۳ء ۔خزینۂ حمد ۔۱۹۹۶ء ۔کراچی ۔ص ۳۴۷

☆ خالد حسن رضوی ،، کلامِ رضوی ۔۲۰۰۱ء ۔کراچی ۔ص ۲۱

☆ پیر محمد طاہر عثمانی کریمی ،، لمحاتِ کریمی ۔ ۲۰۰۳ء ۔کراچی ص ۱۴

☆ ممتاز راشد ،،عقیدتِ خادم ۱۹۹۸ء ۔لاہور (خیال وفن حمد نمبر) فروری ۱۹۹۹ء ۔ص ۹۲

☆ فاروق نازاں ،،سجدوں کی معراج ۔۲۰۰۱ء ۔کراچی ۔ص ۲۵

☆ رشید وارثی ،، خوشبوئے التفات ۔۲۰۰۴ء ۔کراچی ۔ ص ۳۱

☆ راحت عالم نسیم ،، گستاخ آنکھیں کھلتے جاڑیاں ۔۲۰۰۳ء ۔کراچی ۔ ص ۹۹

☆ خان اختر ندیم ،، ساقی کوثر ۲۰۰۴ء حیدر آباد سندھ ۔ص ۶۵

☆ مسعودہ خانم ،، ابرِ رحمت ،رحمت بے کراں ۱۹۹۲ء ۔۱۹۹۳ء ۔کراچی

حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر ۔۱۹۹۹ء کراچی ۔ص ۱۹۰

☆ پروفیسر ریحانہ تبسم ،، مہکتے حرف ۔۱۹۹۲ء ۔خطیب الامم ۱۹۹۴ء ۔کراچی ۔صدائے اللہ اکبر ۔ص ۵۶

☆ پروین جاوید ،،حضوری چاہتی ہوں ۲۰۰۱ء ۔کراچی ۔

حمدیہ مشاعرہ طرحی جہانِ حمد پاکستان کراچی

☆ انور فاخرہ انوری ،، گل ہائے عقیدت ۔۱۹۸۷ء سکھر ۔ص ۱۱

☆ قمر سلطانہ سید ،، ''تنویرِ حرا'' ۱۹۹۹ء کراچی ۔ص ۷۰

☆ رابعہ خاتون نہاں ،، ''حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر'' مرتبہ طاہر سلطانی ۱۹۹۹ء کراچی ۔ص ۲۲۸ ۔۲۲۷

☆ نور جہاں نور بنت عرب ،، ''تحفۂ نور'' ۲۰۰۰ء کراچی ۔ص ۔ ۴۵

☆ شمع خورشید ،، ''عطائے حرم'' ۱۹۹۸ء کوئٹہ ۔۵ ۔۱۲ ۔۱۳ ۔۱۴

☆ عرشیہ علوی ،، عقیدت ۔ ۱۹۸۲ء ۔ کراچی ۔ ص ۳۹

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆ مفتی سرور لاہوری۔ دیوانِ ایذدی، ۱۹۰۸ء۔ کانپور۔
☆ مضطر خیر آبادی۔ نذرِ خدا، ۱۹۱۲ء۔ کراچی۔
☆ عائشہ امتہ اللہ تسنیم۔ بابِ کرم، ۱۹۵۴ء۔ لکھنو۔
☆ عبدالسلام طور۔ پتھر میں آگ، ۱۹۸۰ء۔ لاہور۔
☆ مظفر وارثی۔ الحمد، ۱۹۸۴ء۔ لاہور۔
☆ طفیل دارا۔ لاشریک، ۱۹۸۴ء۔ لاہور۔
☆ لطیف اثر۔ صحیفہ حمد، ۱۹۸۸ء۔ کراچی۔
☆ حافظ لدھیانوی۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ، ۱۹۹۰ء۔ فیصل آباد۔
☆ کاوش زیدی۔ بحضورِ حق تعالیٰ، ۱۹۹۰ء۔ فیصل آباد۔
☆ لالہ صحرائی۔ قلم سجدے، ۱۹۹۳ء۔ کراچی۔
☆ ابرار کرت پوری۔ خالقِ ذوالجلال، ۱۹۹۴ء۔ دہلی۔
☆ مسرور بدایونی۔ حمدیہ قطعات، ۱۹۹۴ء۔ فیصل آباد۔
☆ محبت خان بنگش۔ خدائے ذوالجلال، ۱۹۹۶ء۔ کوہاٹ۔
☆ انوار عزمی۔ نام بہ نام حمد وثنا، ۱۹۹۸ء۔ کراچی۔
☆ شیبا حیدری۔ حمد نامہ، ۱۹۹۸ء۔ کراچی۔ "
☆ گہر اعظمی۔ اللہ اکبر، ۱۹۹۹ء۔ کراچی۔ "
☆ جمیل عظیم آبادی۔ الرحمٰن، ۲۰۰۰ء۔ کراچی۔
☆ طاہر سلطانی۔ حمد میری بندگی، ۲۰۰۰ء۔ کراچی۔
☆ اجمل نقشبندی۔ صحیفہ حمد کا، ۲۰۰۰ء۔ دہلی۔
☆ سجاد سخن۔ رب العالمین، ۲۰۰۱ء۔ کراچی۔
☆ نگار فاروقی۔ اللہ الصمد، ۲۰۰۱ء۔ کراچی۔
☆ تنویر پھول۔ زبورِ سخن، ۲۰۰۲ء۔ کراچی۔
☆ علیم النساء ثناء۔ تری ہی حمد وثنا، ۲۰۰۲ء۔ کراچی۔
☆ منصور ملتانی۔ حمد ومناجات، ۲۰۰۲ء۔ ملتان۔
☆ عزیز الدین خاکی۔ الحمد للہ، ۲۰۰۲ء۔ کراچی۔
☆ راغب مراد آبادی۔ اسماء الحسنٰی، ۲۰۰۳ء۔ کراچی۔
☆ سائرہ حمید تشنہ۔ سرچشمۂ حمد، اشاعت درج نہیں۔ لاہور۔
☆ خطیب گلشن آبادی۔ محامدِ باری تعالیٰ، ۲۰۰۳ء۔ بوہرہ باکھل (انڈیا)۔

Marfat.com

☆ یونس ہویدا۔ثنائے کبریا،۲۰۰۴ء۔کراچی۔

☆ مشکور حسین یاد۔ا اَ آ ھو،۲۰۰۴ء۔لاہور۔

☆ صبا اکبر آبادی۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،، زیرِ طباعت۔کراچی۔

☆ شاعر علی شاعر۔ارمغانِ حمد،، // // // // // //

☆ حمایت علی شاعر۔عقیدت کا سفر۔۱۹۹۹ء۔کراچی

☆☆☆☆☆

☆ نعت گو شاعرات۔ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہاں پوری۔۱۹۸۴ء کراچی۔ص ۳۹

☆ انتخابِ نعت۔مرتبہ۔عبدالغفور قمر ، لاہور

☆ سید الاحرار۔مرتبہ۔اصغر کاظمی۔۲۰۰۲ء کراچی۔ص ۲۸۶۔۲۸۷

☆ پاکستانیکا انسائیکلو پیڈیا۔سید قاسم محمود۔۱۹۹۸ء کراچی۔ص ۸۰۷

☆ ادبی ورثہ۔ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی۔۲۰۰۳ء کراچی۔ص ۱۴۴۔الف

☆ تاریخ زبان وادب اردو۔صغیر احمد جان ایم اے۔۱۹۸۷ء کراچی۔ص ۱۶۳۔۱۶۴

☆ اردو میں حمد گوئی۔پروفیسر شفقت رضوی۔۲۰۰۲ء۔کراچی۔ص ۳۳

☆ گوجرانوالہ کے اہلِ قلم۔محمد اقبال نجمی۔گوجرانوالہ

☆☆☆☆☆

رسائل و جرائد

جہانِ حمد۔مدیر،طاہر سلطانی۔کراچی

خیال و فن،حمد نمبر ۔ مدیر۔ممتاز راشد ، لاہور .... مفیض حمد نمبر مدیر۔اقبال نجمی ، گوجرانوالہ

ماہنامہ نعت،مدیر راجہ رشید محمود،لاہور.........ماہنامہ حمد و نعت،مدیر شہزاد احمد۔کراچی

دنیائے نعت (کتابی سلسلہ) مرتبہ عزیز الدین خاکی،کراچی.........ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' مدیر،طاہر سلطانی۔کراچی

معارفِ رضا۔پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد،۱۹۹۸ء کراچی۔

مجلہ،بزمِ ثنائے مصطفیٰ،محمد فاروق نازاں،۲۰۰۳ء کراچی۔

سہ ماہی ''ماہیا'' روپ،کراچی۔۲۰۰۱ء مرتبین وزیری پانی پتی سید معراج جامی۔

ہائیکو ورلڈ۔کراچی۔مرتبین۔ساحر شیوی،معراج جامی

Marfat.com

بات ہے نور کے حوالوں کی

☆...... ولی عالم جلالی

حمد انداز بندگی کا ہے خوب جلوہ خود آگہی کا ہے
رب کی تعریف سب ہی کرتے ہیں رب کا دم خاص و عام بھرتے ہیں
حمد میں نثر و نظم کا انداز خاص فکرِ رسا کی ہے پرواز
حمدِ رب عشق کی رمق بھی ہے ابتدائے کلامِ حق بھی ہے
حمد ہر دور ہر زباں میں ہوئی کیا زمینوں میں آسماں میں ہوئی
سارے نبیوں نے اولیاء نے کی جس کو توفیق دی خدا نے کی
تاجداروں نے غم کے ماروں نے اپنے جیسے گنہگاروں نے
حمد میں معرفت کی ہیں باتیں پیشِ رب ہیں حسیں مناجاتیں
برکتیں سب جہانِ حمد کی ہیں نکہتیں ارمغانِ حمد کی ہیں
واہ طاہر حسین سلطانی خوب ہے حمد کی فراوانی
حمد اردو میں لکھنے والوں کی بات ہے نور کے حوالوں کی
نام اس کا بھی جگمگائے گا جو دیے سے دیا جلائے گا

(کلام تاخیر سے موصول ہونے کی وجہ سے اپنے مقام پر شائع نہ ہو سکا)

Marfat.com

میرے مخلص دوست

یہ ہیں خوبصورت کردار کے حامل میرے دوست میرے بھائی ادب نواز ادب شناس

محترم میاں محمد لطیف

جن کی ادب نوازی اور مخلص دوستی پر مجھے فخر ہے۔

☆☆☆

یہ ہیں بھائیوں کی طرح محبت وشفقت کرنے والے

محترم غلام مجتبیٰ احدی

مجھے ناز ہے ان کی پرخلوص محبت پر

فروغ حمد کے حوالے سے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرماتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

یہ ہیں ماہر طبیب اپنی زندگی کو خدمت خلق کے لیے وقف کردینے والے پرخلوص انسان

محترم ڈاکٹر ریاض الحق قریشی

جن کا کردار قابل احترام ہے۔ آپ کی ادب نوازی لائق تحسین ہے۔

☆☆☆

یہ ہیں خلوص ومحبت کے پیکر، عاشقِ رسول

محترم لیاقت علی پراچہ

ان کی رفاقت میرے لیے باعث فخر ہے۔

☆☆☆

یہ سب اللہ ربُ العزت کا کرم اور میرے ان مخلص دوستوں کی ہرممکنہ تعاون ہی کا نتیجہ ہے کہ ''اردو حمد کا ارتقاء'' اشاعت پذیر ہوسکی۔ میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت میرے ان بھائیوں کو دونوں جہانوں میں سرخرو فرمائے اور میری اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول ومقبول فرمائے آمین۔

Marfat.com

اظہارِ تشکر

اللہ رب العزت کے حضور سجدۂ شکر ادا کرتا ہوں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نذرانۂ درود پیش کرتا ہوں
کہ ان کے صدقے میں ہی مجھے ایسے احباب میسّر آئے کہ جن کے تعاون سے میری اس کتاب
''اردو حمد کا ارتقاء'' کی اشاعت ممکن ہوسکی۔
قارئین محترم میں نے تنکا تنکا جمع کرکے یہ گلدستہ سجایا ہے۔

امید ہے کہ اس کی خوشبو سے اردو حمدیہ ادب میں تھوڑی بہت مہک ضرور پیدا ہوگی۔ چونکہ کوئی کام بھی حرف آخر نہیں ہوتا ہے یقیناً کچھ کتابیں، کچھ گوشے میری نظروں سے اوجھل رہے ہوں گے۔ چراغ سے چراغ جلتا ہے۔ امید ہے مستقبل میں کوئی مرد مجاہد اس کام کو مزید آگے بڑھائے گا۔ اور اردو حمد پر پی ایچ ڈی بھی کرے گا۔

اس موقع پر میں جناب راغب مراد آبادی، جناب صابر براری، جناب پروفیسر منظر ایوبی جناب خواجہ رضی حیدر، جناب تاجدار عادل، جناب ولی عالم جلالی، جناب شہزاد احمد جناب تنویر پھول جناب میاں محمد لطیف، جناب ریاض الحق قریشی، جناب سید غلام مجتبیٰ احدی، جناب لیاقت علی پراچہ جناب محمد حمید میم، کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں .... نا انصافی ہوگی اگر میں والدہ ماجدہ ہمشیرہ صاحبہ اور اپنے اہل خانہ کا ذکر نہ کروں۔ اس سلسلے میں مجھے اپنی اہلیہ عشرت جہاں نوری اور بیٹے بیٹیاں محمد منیر طاہر، محمد سلیمان طاہر، محمد نعمان طاہر، عبدالرحمٰن طاہر، عبداللہ حسان طاہر، طلعت فاطمہ طاہر، صدف فاطمہ طاہر کا بھی بھرپور تعاون حاصل رہا۔ بالخصوص والدہ ماجدہ اور ہمشیرہ انیس فاطمہ کی دعاؤں کا کیا کہنا سبحان اللہ سبحان اللہ۔ یقیناً یہ سب ان کی دعاؤں کا طفیل ہے۔ اس وقت مجھے والد ماجد ماسٹر رفیق حسین بہت یاد آرہے ہیں۔ آپ سے درخواست گزار ہوں کہ تمام مسلمان مرحومین بالخصوص میرے والد ماجد کے لیے ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ، تین مرتبہ سورہ اخلاص، اول و آخر درود ابراہیمی پڑھ کر دعا فرمائیں۔ کہ میرے نزدیک شاید یہی میرے کام کا صلہ بھی ہو اور ان کی مغفرت کا سامان بھی۔ اللہ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

(طاہر سلطانی)

Marfat.com

اُردو حمد کا ارتقاء

تاریخ اردو حمد کا اجمالی جائزہ

تذکرہ صاحبِ کتاب حمد گویانِ اُردو

مع انتخابِ حمد و مناجات

اردو حمد میں ایم فل اور پی، ایچ، ڈی، کرنے والے

طلبہ و طالبات کے لیے ایک اہم کتاب

تصنیف و تالیف

طاہر سلطانی

Marfat.com

URDU
HAMD
KA IRTIQA

Development of urdu hamd

A Comprehensive Book

Highligting

Urdu Hamd

From 1405 to 2004

Compiled By

Tahir Hussain Sultani

38 \ 26 B,1 Area Liaquatabad Karachi . 75900

Mob -- 0300 - 2831089 -------- Ph -- 4922701

Armughan-e-Hamd@hotmail . com

☆☆☆☆☆

Marfat.com

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْهُ○

تو اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو (سورہ النصر آیت:۳)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ○

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں
اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (سورہ تغابن آیت:۱)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Marfat.com

فَاذْکُرُوْنِی اَذْکُرْکُمْ

تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ (سورۂ بقرہ، آیت: ۱۵۲)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰی

اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی کوشش کرتا ہے۔ (سورۂ النجم، آیت: ۳۹)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

اے پروردگار ہمیں صبر عطا فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ۔ (سورۂ البقرہ، آیت: ۲۵۰)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Marfat.com

Marfat.com

اُردو حمد کا اِرتقاء

طاہر سلطانی نے حمد ونعت کے حوالے سے نہایت اہم، تخلیقی اور تحقیقی کام کیا ہے۔ان کی کئی کتابیں بلاشبہ منفرد اور قابلِ ذکر ہیں۔خصوصاً پیشِ نظر کتاب ''اُردو حمد کا ارتقاء'' ایک ایسی کتاب ہے جو اپنے موضوع پر سند قرار دی جاسکتی ہے۔طاہر سلطانی کے ہاں عقیدت و انہماک کی فراوانی مثالی ہے۔وہ حمد ونعت کے حوالے سے رنگ نہیں بلکہ ترنگ کو عام کرتے ہیں۔ایسی ترنگ جو ایک عاشقِ صادق کے یہاں ہوتی ہے۔ طاہر سلطانی کی یہ ترنگ ان کی ایمانی حلاوت اور جذبہ کی صداقت سے نہ صرف ہر لحہ فزوں ہو رہی ہے بلکہ تخلیقی اور تحقیقی سطح پر دوسروں کے لیے مہمیز کا کام بھی کر رہی ہے۔میں طاہر سلطانی کو، صاحب کتاب حمد گویانِ اُردو کے اس تذکرہ کی ترتیب پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کارِ ایمان وعقیدت پر دنیا و آخرت میں بہتر اجر عطا فرمائے۔

(خواجہ رضی حیدر)

طاہر سلطانی جس ہمت، لگن، استقامت اور بے غرضی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کام کر رہے ہیں۔اس پر میں انہیں ہمیشہ رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

''اردو حمد کا ارتقاء''.........طاہر سلطانی کا ایک ایسا مہتم بالشان کارنامہ ہے۔جو ایک طرف تو حمد اور نعت کے حوالے سے تحقیقی کام کرنے والوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام کرتا رہے گا اور دوسری طرف ہمیں ایسے صاحبان اخلاص بندگانِ خدا کے طرزِ بندگی سے روشناس کراتا رہے گا۔جو زندگی کی اندھیری راتوں میں خوشبو کی شمعیں روشن کرتے رہے اور جو ہمارے معاشروں میں پھیلی ہوئی دلوں کی تاریکی اور بے اطمینانی کو دور کرنے میں اپنے اپنے حصے کی روشنی پھیلاتے رہے۔

خود بھی اطمینان حاصل کیا اور ہمارے لئے بھی سکون کا سامان فراہم کر دیا۔

فہرست کے نام دیکھئے آپ یقیناً مجھ سے متفق ہوں گے۔میری دعا ہے کہ اس موقع پر میں ان سے کہوں طاہر سلطانی خوش باش اور بامراد رہو.........اور آپ میری آواز میں آواز ملا کر آمین کہہ دیں۔

(خواجہ تاجدار عادل)

Marfat.com